UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226266

UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست کتاب مزید الابطال طبقہ دوم

نمبر صفحہ	مطالب
۲	دیباچہ
۳	بیان توحید و تثلیث و بیان مبتنین و نبی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
	نامہ تنبیہ الملحدین بجواب کتاب ہدایت المسلمین
	[illegible] مذہب پرلوی
	کتاب نعمۃ لعنبورس
	[illegible] ملگرامی
	نامہ ثانی بنام منشی ظہیر الدین
	ایضاً نامہ ثالث بنام منشی ظہیر الدین
۲۸۳ / ۲۹۲	نامہ اول بنام سید احمد خانصاحب
۲۹۳ / ۳۱۸	نامہ ثانی بنام سید احمد خانصاحب
۳۱۹ / ۳۶۰	نامہ ثالث بنام سید احمد خانصاحب
۳۶۱ / ۴۲۱	نامہ چہارم بنام سید احمد خانصاحب
۴۲۱ / ۴۴۳	نامہ دیگر بجواب کتاب ہدایت المعبود بنام منشی ظہیر الدین
۴۴۴ / ۴۵۳	نامہ مبارکباد یوم کلان بنام سید احمد خانصاحب
۴۵۴ / ۴۵۸	نامہ ششم بنام سید احمد خانصاحب
۴۵۹ / ۴۶۷	نامہ ہفتم بنام سید احمد خانصاحب
۴۶۸ / ۴۷۳	نامہ ہشتم بنام سید احمد خانصاحب

مطالب

صفحہ ہندسہ	
۴۷۷ / ۴۷۷	نامہ نہم بنام سید احمد خانصاحب
۴۷۸ / ۴۸۶	نامہ دہم بنام سید احمد خانصاحب
۴۸۷ / ۴۹۱	نامہ یازدہم بنام سید احمد خانصاحب
۴۹۲ / ۵۰۰	نامہ دوازدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۰۱ / ۵۰۵	نامہ سیزدہم بنام سید احمد
۵۰۶ / ۵۱۴	نامہ چہاردہم بنام س
۵۱۵ / ۵۲۴	نامہ شانزدہم بنام سید
۵۲۵ / ۵۳۰	نامہ شانزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۳۱ / ۵۳۸	نامہ ہفتدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۳۹ / ۵۴۲	نامہ اول بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۵۴۳ / ۵۶۳	نامہ دوم نامہ علی الاطلاق بجواب تہذیب الاخلاق بنام سید مہدیعلی صاحب
۵۶۴ / ۵۷۷	نامہ ردستم ظالم بجواب اخبار عالم بنام سید مہدیعلی صاحب
۵۷۸ / ۵۸۱	نامہ جوابی بنام مولوی سید مہدیعلی صاحب
۵۸۲ / ۵۹۸	نامہ چہارم بنام سید مہدیعلی صاحب
۵۹۹ / ۶۰۵	نامہ پنجم بنام سید مہدیعلی صاحب
۶۰۶ / ۶۰۷	نامہ بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۶۰۸ / ۶۱۰	خاتمہ المطبع و تواریخ طبع

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک ہم الخاسرون

الحمد للہ کہ منشور اجوبہ دلیل متین باصواب وسدد اقوال غیر یقین بدرستگال موسوم

تیغ تیز

از تالیف شکنندۂ ہر ماہی مذہب باطل مجیب سوالہای جواہر آفرین بحر دوران نعمان جان مغفرۃ الرحمن

مطبع چترا ہدایت لکھنؤ میں تمام ہوا تالیف جسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظ کی کتاب

در فیض محمد وا ہی آئے جسکا جی چاہے
طریق احمدیت احمد سی پائے جسکا جی چاہے

لوائے حمد کے سائے مین آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے

صحیفے انبیا کے پر مین سب وصف محمد ہے
اب اس احقاق حق سے منہ چھپائے جسکا جی چاہے

ثنائے وصف احمد مین ہین اب تک تر زبان عیسی
فلک تک انکی کانونسے سن آئے جسکا جی چاہے

محمد مصطفے کے ہین مبشر حضرت عیسے
جسے شک ہو وہ اونسے پوچھ آئے جسکا جی چاہے

مسیحا کی ہوئی ہت جلا دین ایک ٹھوکر سے
غلامان محمد پاس آئے جسکا جی چاہے

ایک ادنی معجزہ شق القمر ہی فخر مرسل کا
کوئی ایسا ہی عیسی سی دکھائے جسکا جی چاہے

ہون لاکھون امتی زندہ صدائے قم باذنی سے
اگر باور نہو تو آزمائے جسکا جی چاہے

معاذ اللہ فرزند خدا کہتے ہو عیسے کو
تو دادا کون ہے اوسکا بتائے جسکا جی چاہے

یہہ ہم للکار کر کہتے ہین تمسے پادریصاحب
یہی میدان یہی گو ہی وہ آئے جسکا جی چاہے

جسے ہو حوصلہ تم مین سے وہ آئے مقابل مین
کوئی برہان قاطع ساتھ لائے جسکا جی چاہے

ہمیں کی جسکی پھوٹی ہون اوسی آئی نظر کیونکر
کہین اندہی نی دیکھا ہے دکھایا جسکا جی چاہے

ہمارا دین حق ساری ادیانونکا ناسخ ہی
دلائل اسکی ہم سے پوچھ جائے جسکا جی چاہے

جسی فردوس لینا ہو وہ آئی دین احمد مین
نہین دوزخ مین اپنا گھر بنانا جسکا جی چاہے

عجب کیا یہ نہین معلوم تمکو پادریصاحب
یہ مثل مہر روشن ہی چھپائی جسکا جی چاہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

اسمین شک نہین چاہیے کہ ابتدای خلقت سی جتنے انبیا علیہم السلام کہ مبعوث ہوئے سب نے توحید کی نصیحت کی ہے کہ ذات باری تبارک تعالے دوئی سے منزہ ہے اوسمین تثلیث کی گنجایش نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے مگر یہ پادری لوگ تثلیث کی مدعی ہوئے ہین حالانکہ ثبوت اسکا آجتک نہین ہوا والا وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث ممکن ہے مین کہتا ہون کہ صیغہ مفرد صیغہ جمع کا نہین ہوسکتا اور صیغہ جمع صیغہ مفرد نہین بن سکتا یہہ بالکل خیال خام ہے اسکا بدانجام ہے پھر کہتے ہین کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہے مین کہتا ہون کہ بیٹا متحد ماہیت باپ کی ہوتا ہے کہ بیٹا آدمی کا آدمی اور گھوڑیکا بیٹا گھوڑا کہلاتا ہے مثلاً اگر مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے

تو اونہون نے کونسی زمین اور کونسا آسمان بنایا کوئی جزیرہ لندن یا امریکا
بسایا حتی کہ بموجب عقیدہ عیسائیان فاعاقبت اندلیش یہود کے ہاتھہ سے
خود ہی صلیب پاگئے ابطال اینیت فرماگئے دیکھو کتاب صولۃ الغیغم علی اعدائے
ابن مریم مین مصنف مرحوم تحریر فرماتے ہین - **قولہ** کہ مین نے ولیم پادری سے
تثلیث کا حال پوچھا بولے جسطرح انسان تین چیزون سے مرکب ہی ایک جسم ایک
روح ایک خون اور باوجود تثلیث کے ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی
یعنی باپ بیٹا روح القدس تین ہین پھر تین ملکے ایک خدا ہین مین نے
کہا کہ مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدائی کے لائق نہین اور
جو مرکب ہوا وہ حادث ٹھہرا قدیم نہوا اسپر حکماے فلسفہ کا بھی اتفاق ہے
الی قولہ ہر انسان مثلاً تین چیزون سے مرکب ہی اگر اون مین سے ایک
الگ ہوجاوے تو باقی بیکار ہوجاوین گے کیونکہ اگر حیات نہو تو بدن خاک
ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہوسکین اور
اگر روح نہو تو بدن و حیات دونون بیکار ہوجاوین گے پس اگر خدا تین
فردون سے مرکب ہوا اور بیٹی کی فرد بموجب مقولہ آپکے اوس مرکب سے
الگ ہوکر دنیا مین آوے اور آدمی بنکر بود و باش اختیار کرے اور کبوتر کے
گھسٹ مین حلول کرکے اوڑتے پھرے تو باپ اور بیٹے کے فردین مخضر
بیکار ٹھہرین پس معاذاللہ معزول اور معطل ہونا خدا کا لازم آیا اور اگر صاحبزادہ صاحب

کی فرد نہی ساکنان دنیا مین شمار کرلیجاوے تو وہان خدائی ہین ایک جزو
اخیر باقی رہا اور ظاہر ہے کہ جس شے کی ترکیب بگڑ گئی وہ بیکار ہوجاتی ہے
جب اوسمین بند ہوئی تو یہ شکل ▽ مثلث بنائی کہنے لگے کہ ایک کے
تین کونے ہین اور تین کا ایک مثلث ہے اسپر مینے کہا کہ یہی تکناد ائرہ تمہین
چھوٹا بنانا ہے کیونکہ مجموع تینون کونون کا مشتمل ہے مثلث واحد کا لیکن
ہر ایک اون تینون کونون سے مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام
ہے اور جب گیاروس پادری سے یہ بات کہی گئی تو بولے عام لوگون کے
سمجھانے کو اسقدر کافی ہے اور خواص پر یہہ بھید نہین کھلتا اسپر مین نے
کہا کہ اگر اثبات دین ان دو برین پر منحصر ہے تو کوئی شخص بی بی مریم کو بھی نہین
شناسائی سے مربع دائرہ اس طرح کا □ کھینچ کر کہنے لگے کہ توحید تربیع مین ہے
تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی خوانون کے لیے بھی کافی
نہ ہوگی ہان مچھوی چڑیا اس جال مین آجاوین تو آجاوین الخ لہذا ہم یہ کہتے ہین
کہ ان پادریون کا وعظ کسی ہندو مسلمان کو سننا نچاہیے اب آگے چلون
پادریونکا یہ بھی مقولہ ہے کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
کسی کتاب آسمانی مین نہین ہے مین کہتا ہون کہ جیسے صاف وصریح بشارت
ہمارے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کتب سابقہ مین ہے باوصف
اسکے کہ بسبب عناد یہود و نصاریٰ نے بہت کا لعدم کردالین تاہم ویسی کسی

انبیاء بنی اسرائیل مین پائی نہین جاتین لہذا پہلے تورات سے لیجیے کتاب
استثنا باب ۱۸ کے آیہ ۱۸ یعنے موسے علیہ السلام سے خدا فرماتا ہے
قولہ کہ مین مبعوث کرونگا اونکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی اور اپنا
کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے کہونگا وہ سب اونسے کہیگا
اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ نام لیکر کہیگا نہ سنے گا تو مین اوس سے
اوسکا حساب لونگا الخ اب مقام غور ہے کہ یہ خبر کیسی ٹھیک ہماری جناب
ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق و مصدوق ہے یعنے جب یہ الفاظ کہ
اونمین سے اونکے بھائیون مین سے موجود ہین تو صاف ثابت ہوا کہ
سوای بنی اسرائیل کے دوسرے بھائی یعنی بنی اسمعیل سے بھی کوئی نبی ہند
حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد و صاحب شریعت جدید و ناسخ شریعت
قدیم مبعوث ہوگا مراد یہ ہے کہ بنی اسمعیل سے خصوصًا اونکے لیے عاما کل
دنیا کے واسطے تجھ سا ایک نبی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مبعوث کرونگا
سو ظاہر ہے کہ اہل عرب سب حضرت اسمعیل ہی کی اولاد ہین جو کہ اولاد اکبر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے اور پھر دیکھو اللہ تعالے نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ بھی فرمایا تھا **قولہ** کہ تیری اولاد سے
زمین کے سارے گھرانے برکت پاوینگے الخ فرمایئے اب اگر پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد امجاد سے نہ مبعوث ہوئے ہوتے

توبہ قول متذکرۂ بالا لغو نہ ٹھہرتا جو داخل انجیل ہے ایسا یہی جاننا چاہیے
کہ بعضے پادریصاحب ازراہ قساوت وعناوت عقل کے نسبت جناب بی بی
ہاجرہ والدۂ ماجدۂ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جو کہ اجداد ہمارے حضور انور
کے ہین یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہین کہ بی بی صاحبہ لونڈی تہین اور انبیاء
علیہم السلام کوئی مجہول النسب نہین ہوا سو واضح رہے کہ جناب مزرہوحد صاحب نے
اپنے رسالہ موسومہ بہ فیصلۂ عدالت ہای کورٹ آسمانی کے آخر مین نہایت
عمدہ جواب حضرت ہاجرہ کی بابت دیا ہے لیکن شاید بسبب عجز از
جواب کوئی شور مچاوے اور اعتراض زبان پر لاوے تو مولوی احمد علیصاحب
واعظ محمدی ساکن دہلی نے جواب مفصل دیدیا ہے میرے سامنے خدا شناسی
کے میلہ مین جو کہ مقام چاندپور قریب شاہجہان پور مین پادری نولس صاحب
نے کرایا تہا مولویصاحب موصوف الصدر نے اوسیکا وعظ بر سر منبر فرمایا تو وہ
جاننا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ کی نسبت حضرات یہود وعیسائیہ کے یہ لفظ لعنیر
کا عائد کرنا اس سے مطلب یہ ہے کہ نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین نقص واقع ہو تو اب یہ بات بموجب شریعت تورات کے
بہی ثابت نہین اسلیے کہ تورات مین کنیز ہونے کی کئی شرطین ہین ایک یہ
کہ زر خرید ہو جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۲۱ سے ظاہر ہے دوسرے یہ کہ
وہ خود اپنے تئین غلامی مین دیدے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی سامنے

اونکے بھائیون نے اپنی غلامی کا اقرار کیا جیسا کہ ۴۲ باب کتاب پیدائش
سے ثابت ہے یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے شاہ مصر
کے سامنے اپنے غلامی کا اقرار کیا ہے جیسا کہ کتاب پیدائش کے ۴۷
باب سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ جو کفار حربی عورت ہو اور جہاد مین اہل
اسلام کے پکڑے آوے جیسا کہ کتاب پرمیاہ کے ۴۳ باب سے
ہویدا ہے اور کتاب استثنا کے ۲۱ باب مین بھی اسکی تشریح ہے پس ان تینون
وجہون مین سے کوئی وجہ بی بی صاحبہ مین پائی نہین جاتی اب رہے شریعت
اسلامیہ سو اسکو مطابق ہونا اگلے انبیا کے شریعت سے کچھ ضرورت نہین اور
اگر بالفرض شریعت اسلامیہ پر بھی رجوع کیجاوے تو کتب ہای قدمای اسلام مین
فقط لفظ ہبہ کا نسبت بی بی صاحبہ کی از جانب بی بی سارہ زوجۂ اولی حضرت
ابراہیم علیہ السلام ثابت ہوتا ہے جسکا ترجمہ دیدالنا ہوا تو یہ بھی کنیز ک ہونے پر
عائد نہین ہوتا ہے اسواسطیکہ یہ دستور عام ہے کہ جب کہیں کسی کی
کسی کے بیٹے کو منسوب ہوتی ہے تو اہل محلہ اور کل برادری مین یہ بات
مشہور ہو جاتی ہے کہ فلان شخص نے اپنی بیٹی فلان شخص کے بیٹے کو دی
تو اب اگر یہ لفظ مسلم رکھا جاوے تو تمام دنیا کا نسب باطل ہو گیا اور شرع فاسد ہو
جاوے ذلیل کنیز کر ادی ٹھہرے تو اب حسب تشریح متقدمین کے دیکھنا چاہیے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو کہ کسی جنگ جہاد کفار سے پکڑ لائے تھے

نہ اونکے بی بی صاحبہ کے ہاتہ کسی نے بیچ ڈالا تہا اور نہ اونہون نے
بی بی سارہ سے نہ ابراہیم علیہ السلام سے اپنی کنیزک ہونے کا اقرار کیا تہا
اور ثابت ہے کہ یہی تین صورتین کنیزک ہونے کی ثابت ہین لہذا پہر اونکا
کنیزک ہونا کیا معنے اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی کہے کہ شاہ مصر نے ہاجرہ کو
سارہ کی خدمت مین دیا تہا یہ سبب لونڈی ہونے کا ہوا کہتا ہون مین کہ یہ
سبب بہی لونڈی ہونے کا نہین ہوسکتا اسلیئے کہ بادشاہ جو کسیکو کچہ بخشے اور
واسطے تعظیم و تکریم کے کچہ آدمی اپنی طرف سے اوسکے ساتہہ کردی تو وہ لوگ
جو اوسکے ساتہہ آوین کیا اوس شخص کی لونڈی غلام ہوجاتے ہین یہ تو کہین کا دستور نہین اور
کتاب پیدائش باب ۱۲ کی ۱۶ آیہ مین جو ذکر ہے کہ شاہ مصر نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر احسان کیا اور اونکو بہیڑ بکری اور گاے بیل اور گدہے اور
غلام لونڈی عنایت کیے وہان بہی حضرت ہاجرہ کا نام اون لونڈیون مین نہین
پایا جاتا اب شاید کوئی کہے کہ دیکہو پیدائش کی کتاب باب ۱۶ مین مذکور ہے
کہ سارہ نے اپنی لونڈی مصری کو جسکا نام ہاجر تہا ابراہیم کی خدمت مین دیا
کہ اوسکی بہو رو ہووے اس سے بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت ہوتا ہے
تین کہتا ہون کہ یہودنا بہودنی ایسا لفظ نسبت بی بی صاحبہ کے بسبب معاشرت
کے لکہدیا ہے **قولہ** غلط ست انچہ مدعی گوید ورنہ کوئی وجہ موجہ مذکور بالا سے
پائی نہین جاتی اور اگر کسی صاحب کو یہ وہم گذرے کہ وہ غلام اور لونڈیان

جو شاہ مصر نے دی تھین انہین مین سے بی بی ہاجرہ بہی تھین مین کہتا ہون
کہ یہہ خیال بہی باطل ہے کیونکہ تشریح استفتای مولوی عنایت رسول صاحب
جو کہ ایک بڑے عالم عجرائی کہے ہین اوس سے صاف ثابت ہے کہ بی بی ہاجرہ
سنان بن علون شاہ مصر کی بیٹی تھین اور او سنے انہین تعظیماً اور اپنا کفو
سمجہ کے بی بی سارہ کو دیا تہا اب اگر کوئی کہے کہ پیدایش کی کتاب کے
۱۶- باب مین ہے کہ خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو لونڈی کہا اور پہر باب ۲۱
کے آیہ ۱۲ مین خدا نے ابراہیم سے کہا **قولہ** کہ وہ بات جو کہ سارہ نے کہی
کہ اس لونڈی کو اور اسکی بیٹی کو نکال دے تیری نظر مین بری نہ معلوم ہوا الخ
پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہاجرہ لونڈی تھین مین کہتا ہون کہ ان مقامات
مین یہود کی طرف سے الحاق ہے کیونکہ لونڈی ہونے کی جو تین شرطین اوپر
بیان ہوئین اونمین سے کوئی شرط حضرت ہاجرہ مین نہین ہے قطع نظر اسکے
اگر صرف لکہا ہوا ہونے پر عمل ہے تو دیکہو پیدایش کے باب ۱۵ کے ۱۳- آیہ
مین خداوند تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی ہے **قولہ** کہ تیری
اولاد مصر کے لوگون کی چار سو برس تک غلام رہین گے الخ اب ملاحظہ کیجیے کہ
مصر کے لوگون کے غلام یہ بنی اسرائیل ہے بنے نہ بنی اسمعیل پہر دیکہو کتاب
استثنا کے باب ۱۵ اور ۱۶ کے آیہ ۱۵ - ۱۷ مین خدای تعالی نے حضرت موسے
کی معرفت ہر فرد بشر کو امر و نہی کے طور پر فرمایا ہے **قولہ** تو اپنی بہیڑ بکری

اور کہتے اور کولھو مین سے اوس برکت مین سے جو خداوند تیرے خدا نے
تجھے بخشی ہے دل کھول کے دی اور یاد رکھہ کہ تو زمین مصر مین غلام تھا
اور خداوند تیرے خدا نے تجھے چھڑایا الخ اور پھر اوسی کتاب کے باب ۱۵ آیہ ۱۵ مین
ہے **قولہ** کہ خداوند تمکو اپنے زور اور ہاتھہ سے نکال لایا غلام خانہ سے
اور مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھہ سے تمھین چھڑایا الخ اور باب ۶ آیہ ۱۲ مین ہے
قولہ تو خبردار رہ نہ ہو کہ تو خداوند کو جو تجھے مصر کے سرزمین سے جو غلام خانہ
تھا نکال لایا بھول جاوے الخ اب جاے غور ہے کہ خداوند تعالی بار بار
بنی اسرائیل کو مکرر سکرر اپنا احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم زمین مصر
مین غلام تھے فرعونیون کے ہم تمھین چھڑالاے تو اب دیکھو کہ بی بی سارہ
کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونکو کیا فخر رہا بی بی ہاجرہ کی اولاد امجد
پر علاوہ اسکے دیکھو حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو
لونڈیان جو کہ اون بیبیون کے ساتھہ آئی تھین بارہ بیٹے حضرت یعقوب کے
انھین بیبیون اور لونڈیون سے تھے پھر دیکھو حضرت یوسف کو اونکے
بھائیون نے اسمعیلیون کے ہاتھہ بیس روپیہ کی قیمت پر بیچ ڈالا تھا جیسا کہ کتاب
پیدائش کے ۳۷ باب آیہ ۲۸ مین ہے **قولہ** اور اون لوگون نے عزیز مصر کے
ہاتھہ جاکر بیچا جیسا کہ اسی کتاب کے ۳۹ باب آیہ ۱ مین ہے اور یہ بھائی
حضرت یوسف کے غلام بنے اوسوقت مین کہ جب کال پڑا تھا اور حضرت یوسف

عرب مصر کے قائم مقام تھے پس اسصورت مین بنی اسرائیل بنی اسمعیل کے
غلامان غلام ٹھہرے تو اب ظاہر ہوا کہ یہہ لوگ بڑے نڈر شرم ہین جو
ایسے مہیوہ اعتراضات جناب اسمعیل علیہ السلام کی نسبت زبان پر لاتے
ہین منہ کے کھاتے ہین مگر ہان یہ قول کسیکا انکی نسبت صحیح ہے ؎ چون
خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان برد + یہی وجہ ہے کہ حضرت
مسیح انجیل متی کے باب ۱۵ مین فرماگئے ہین **قولہ** کہ عیب مت لگا اور تمہیں
عیب لگایا جاویگا الخ اب دیکھو بڑے بول کا سر نیچا یعنی یہود و عیسائی جو حسد
کی راہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد امجاد کو کنیزک زادہ سمجھ رہے تھے اسکی سزا یہ
ہوئی کہ یہ لوگ بار بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے چنانچہ پہلی بار
کوشن رشتم کی غلامی مین ۸ برس تک جیسا کہ کتاب القضات کے باب ۳ آیہ
۸ سے ظاہر ہے دوسری بار عجلون شاہ موآب کی غلامی مین جیسا کہ اسی کتاب کے
اسی باب آیہ ۱۴ مین موجود ہے تیسری بار فلسطیونکی غلامی مین آئے جیسا کہ
کتاب مذکورہ کے باب ۱۰ آیہ ۷ مین ہے چوتھی بار کنعان کے ایک زوراور بادشاہ
کے غلام بنے جیسا کہ کتاب سموئیل کے باب ۱۲ آیہ ۹ مین درج ہے پانچوین بار
مدیانیونکے غلام ہوئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۶ آیہ اول مین ظاہر ہے
چھٹی بار پھر فلسطیون اور عمونیون کے غلام بنے ساتوین بار اور آٹھوین بار بابل
والونکے نوین بار مصریونکے دسوین بار رومیون کے بس جو قوم بار بار پشت بہ

ابتداے آدم علیہ السلام سے بنکتے ہوے اور غلام بنتے ہوے دنیا مین
نشو نما کرے ایک جزیرہ ہندوستان مین یا اور چند جزائر سمندر مین تو کیا
اس سے غلامی کا دھبہ چھوٹ کر دوسرو پر جھوٹھ موٹھ کا الزام عائد ہوسکتا
ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ مثل دوم بجای سیخے ذات دکھائے بنی انتہی
اب پھر مطلب بشارت اول کے فقرات پر ہم آتے ہین دیکھو یہ کلمہ تجھہ سا
یہ کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے مین کہتا ہون
کہ فقرہ تجھہ سا کا کسیطرح حضرت مسیح پر صادق نہین آتا کیا معنے کہ مثلیت
جناب موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام مین مفقود ہے بچند وجہ
موجہ اول یہ کہ موسی علیہ السلام ماں باپ دونون سے پیدا ہوے اور
حضرت مسیح فقط ماں سے دوسرے یہ کہ موسی صاحب جہاد تھے اور حضرت
مسیح صاحب جہاد نہ تھے حتے کہ بقول عیسائیان ناعاقبت اندیش
خود ہے صلیب پا گئے تیسرے یہ کہ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح
تین دن رات یا چالیس دن رات شیطان کے قبضے مین رہے اور حضرت
موسی پر شیطان کا قبضہ ثابت نہین چوتھے یہ کہ حضرت مسیح خود فرماتے
ہین کہ مین تورات منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا ہون تو اب
حضرت مسیح اتباع موسی ٹھہرے اور جو متبع ہو وہ مثلیت مین داخل نہین ہوسکتا
ورنہ کل انسان مثلیت مین داخل ٹھہرین گے پانچوین یہ کہ موسی صاحب

ازواج تھے اور حضرت مسیح نے بیاہ نہین کیا اور نہ کوئی اولاد صلبی
چھوڑی فقط چند مرید چھوٹے مثل پادریون کے چھوڑی تو کیا چھوٹے
یہ کہ حضرت مسیح آسمان پر باین جسم خاکی زندہ تشریف لے گئے اور ابتک
زندہ ہین اور حضرت موسی نے مثل کل بنی آدم کے دنیا سے انتقال کیا
اور دفن کفن سب پایا لہذا مثلیت مسیح نہوئی ساتوین یہ کہ حضرت مسیح
حسب مقولۂ عیسائیان باین جسم خاکی قریب حشر کے آوینگے دنیا مین
اور عدالت فرماوینگے اور حضرت موسی کا تشریف لانا ثابت نہین تو
اب فرمائیے کہ اس توجیہات متذکرۂ بالا سے جو کہ بالکل ٹھیک ٹھیک
جناب ختمی مآب کی شان مین ثابت و متحقق ہے ثبوت رسالت من حیث
الوجوہ ظاہر و باہر ہے پھر آگے چلو اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس
فقرہ مین پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پوادر کے معتقد تھے اپنی کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق مین دیکھیے کوئی تاویل مارون گھٹنا ہوٹے آنکھ
بھی نہین کی ہے بجز اسکے کہ مسیح کے خبر ہے مین کہتا ہون کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کو کلام خدا کا لکھا ہوا ملا ہے اور ہمارے
حضور اقدس کو چونکہ آپ امی تھے تمام قرآن شریف زبانی معرفت جبرئیل
علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا اسو اسطیکہ بے پڑھے کو لکھنے کے بیجا مناسب
نہین ہوتا پھر یہ فقرہ کہ جو اوسکے سنیگا اوس سے حساب لونگا الخ کیسا

جناب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہے کہ جس نے
اونکا کہنا نہ سُنا اونسے کیسا اللہ صاحب نے حساب لیسا اور حکم جہاد
عام کا دوام کو دیا کہ ظاہر ہے دستور ہے کہ جب آدمی زبانی کہنے سے
نہین مانتا تو اوسکو ہاتھ سے سمجھاتے ہین باقی اور سب تثلیث کتاب
استفسار و ازالۃ الاوہام مین مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے
زیادہ خامہ فرسائی کی کچھ ضرورت نہین اب انجیل سے لیجیے انجیل یوحنا
باب اول آیۂ ۱۹ سے ۲۳ تک **قولہ** یوحنا کی گواہی یہ ہے جبکہ یہودیون
نے یروشلم سے کاہنون اور لیویون کو بھیجا کہ اوس سے پوچھین تو کون
ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مسیح مین نہین ہون
اور اونہون نے اوس سے پوچھا پس تو الیاس ہے اور اوسنے کہا کہ مین
نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے کہا کہ نہین پس اوس سے کہا کہ تو کون ہے
تاکہ ہم اونہین جنہون نے ہمکو بھیجا ہے جواب دین تو اپنے حق مین کیا
کہتا ہے الخ **اقول** اس بیہودہ گوئی کو پادری لوگ حضرت مسیح پر گھماتے
ہین جسکا مہمل اور بے ربط ہونا ظاہر ہے بھلا مین پوچھتا ہون کہ جب حضرت
یوحنا سے پوچھا گیا کہ تو مسیح ہے اونہون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ تو
کیا الیاس ہے اونہون نے کہا کہ نہین تیسری بار پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے
اوسنے جواب دیا کہ نہین تو اب غور فرمائیے کہ یہ فقرہ کہ کیا تو وہ نبی ہے

یسا صاف وصریح ہمارے حضور اقدس پر صادق آیا ہے یعنے ابتدا سے
خبر پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کتب آسمانی سے جو چلی آتی تھی
اسیواسطے وہ لوگ جو واقف کار کتب آسمانی کے تھے انہون نے
پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے ورنہ اس پوچھنے کی کیا ضرورت تھی دوسرے یہ
کہ حضرت مسیح اور حضرت یوحنا ہمعصر تھے وہ نبی کا کون موقع نہا دیکھو جو
عیسائی کہ منصف مزاج ہین اونہون نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا
ہے کہ آنحضرت نے دعوی نبوت کیا یعنی ولیم میور صاحب اور سیل صاحب
ومسٹر جانبورٹ صاحب وغیرہ اکثر عیسائی نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہے
قولہ کہ ظاہری حال چلن اونکا قبل نبوت کے نہایت عمدہ تھا اور انہون
نے دعوی نبوت پر معجزات دکھائے گو اونکو کوئی سحر یا شعبدہ بتائے
بلکہ سیل صاحب لکھتے ہین کہ قبل جہاد ۱۳ سال کے اندر پیش از ہجرت
سکڑون عمدہ لوگون نے اسکی تصدیق کی اور کل عالم کا اقرار نبوت کسی نبی
کا ممکن نہین پھر دیکھو حضرت متی ۳ باب ۱۱ و ۱۲ - آیہ یعنی حضرت یوحنا فرماتے
ہین **قولہ** کہ مین تو تمہین توبہ کے لیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو
میرے بعد آتا ہے مجھ سے زور آور ہے مین اوسکے جوتیان
اوٹھانے کے لایق نہین ہون وہ ہمین روح القدس اور آگ سے
بپتسما دیگا اوسکا سوپ اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ اپنے کھلیان

کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوون کو کھتی مین جمع کریگا پر بھوسی کو
اوس آگ مین جو کبھو نہین بجھتی جلا دیگا الخ **اقول** اب اسے بیان پر ہم
عیسائیون سے فیصلہ چاہتے ہین پہلے تو یہ فرماوین کہ یہ فقرہ کہ مین تو پانی
سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجھہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون الخ اسکے کیا معنی ظاہر
ہے کہ حضرت یحیی اور حضرت مسیح ہمعصر تھے پھر بعد کا ضمیر کسپر راجع
ہوا دوسرے یہ کہ جو میرے بعد آتا ہے مجھہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین الخ یہ کیا ٹھہرا بھلا جبکہ حضرت
مسیح نے حضرت یحیے سے بپتسما پایا ہے تو وہ گرو یہ چیلے ہوے
تو پھر گرو چیلے کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ مین اوسکے جوتیان اوٹھانے
کے لائق نہین تمام دنیا جانتی ہے کہ پیر کو مرید پر اور گرو کو چیلے پر فوقیت
ہوتا ہے نہ یہ پیر مرید کے نسبت یا گرو چیلے کی نسبت یہ کہے کہ مین
اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لائق نہین ہمنے کبھو نہین سنا کہ کسی پادری
صاحب نے اقرار کیا ہو کہ فلان ہندی جو کرشٹان ہوا ہے وہ ہم پر فوقیت
رکھتا ہے بلکہ ہندوستانی عیسائی کو صاحبان ولایت زاکبھو اپنے
ساتھہ کھانا نہین کھلاتے ہین الگ بٹھاتے ہین ہان یہ سنا ہے
کہ اپنے سامنے کی قابہ بیجد سیتے ہین کہ یہ نواب صاحب کو دو اسمین

ولایتی ہیں پھر یہ کہتے ہین کہ مسیح مین شان الوہیت تھی اس لیے
حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون
مین کہتا ہون یہی ہندو بھی کہتے ہین کہ رام چندر وکرشنا مین شان
الوہیت تھی پھر پادری لوگ کیون آپکو حق پر اور اونکو باطل پر بتلاتے ہین
سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی بیل نہ کودا کودے کون یہ تماشا دیکھے
کون بھائیو جاے غور ہے کہ ہمارے حضرت شافع امم یعنی رسول اکرم صلعم
نے کوئی جعل فقیرے یا ریاست کا چالیس برس کے عرصہ مین نہ پھیلایا
تھا اور بعد دعوی نبوت باقرار سیل صاحب ۱۳ برس کے عرصہ مین اسلام
کی تلوار میان سے نہ نکلی تھی حالانکہ قبل از ہجرت کوئی گھر مدینہ مین مسلمان سے
خالی نہ تھا اور بعد ازان مین کہتا ہون انتقام بھی شروع ہوا تو عجیب بے سروسامانی
تھی جنگ بدر مین تین سو آدمی اور دو گھوڑے اور تیرہ تلوارین تھین اور
ہمیشہ حضرت کے لشکر کا یہی حال رہا ہے نہ فوج کے رسالے و پلٹنین تھین
نہ توپخانہ بیل باتری اور نہ سیل نہ گولہ بم روپیہ پیسا نایاب بلکہ سراسر کم نہ قواعد
و پریٹ کاؤ ہنگ بروقت غلبہ شتہا بر شکم بستہ سنگ نہ لشکر کی چھاؤنی نہ
خرد گاہ نہ پڑاؤ نہ ڈاکٹر ہمراہ جو شئی گھاؤ نہ قاعدہ تھا جس سے اساس لیبت
کا ہو بجاے نہ کچہری کا کوئی مکان نہ ناظر نہ منشی نہ کوئی روبکار نویس نہ کمیٹی تجویز
ٹکٹ رعایا کے نہ کاغذ اسٹام نہ کوئی ولیعہد نہ قائم مقام نہ محصول جنگی نہ سکرات

اسمیں لفظ انگریزی ہے غلط ہے

کا ٹھیکہ نہ کسی طرح کی تجارت نہ دین لین کا لیکدار نہ خیمہ نہ چھولداری نہ کوئی خیر خواہ
ہندی جو کرے یاری نہ حرب ضرب کی گہات نہ قاعدۂ چاندماری غقط شاک
حال فضل ایزدباری مسجد جاے، وعظ و ابلاغ رسالت تھی ایک حجرہ اپنا
مکان تہا پھر یہ انتظام اور فتوحات متواترہ جسکی نظیر دنیا مین نہین بموجب
تحریر ریڈ صاحب کے بھلا یہ نے تائید خدا کہان ممکن تہے یہ سادگی اور یہ
آزادی اوسپر یہ آبادی دیکھو بیشک سلطنت موسوی سے بھی کہین زیادہ
فروغ تہا جو دروغ محض کو ہرگز نہین ہوسکتا مگر افسوس بعضی آنکہین ایسی ہوتی
ہین جو نور آفتاب کو ہرگز نہین دیکہتین جیسے جانورون مین چمگادر
کی آنکہہ اور آدمیون مین پادری لوگ اگر ایسے لوگ خدا کی خدائی کا بھی نہ اقرار
کرین تو ثبوت مشکل ہے اب ایک بات یہ بھی سننیکے قابل ہے کہ بعضے
پادری صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ہماری نجات کفارۂ مسیح پر منحصر ہے
اور مسلمانون کے لیے کوئی کفارہ معقول نہین ہے مین کہتا ہون کہ پہلے
ثبوت کفارہ تو کرلیا ہوتا تب ایسا فرماتے تو بجا تہا لہذا سننیکے بات ہے
کہ آپکی مقتدا پادری فنڈر صاحب کا کتاب میزان الحق باطلہ مطلق و
مفتاح الاسرار مین یہ بیان ہے **قولہ** خلاصہ تقریر پادری صاحب کا یہ ہے
کہ اگر کوئی نجات دہندہ نہ ہو تو ہمیشہ آدمی پر عذاب الٰہی رہے اور ہمیشہ
انسان ہلاکت ابدی مین رہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کے گناہون کا

کفارہ ہو اور وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای عادل اوسے قبول کرلے
اور ایسا کفارہ واجب ہی کہ قسم آدم زاد سے نہ ہو اسلیے کہ انسان
گنہگار ہے اور گنہگار گنہگار کو بخشوا نہین سکتا پس اللہ تعالے
نے اپنے بیٹے کو واسطے کفارۂ گنہگارونکے بھیجا اور وہ مخلوق کی پاس
آیا اور مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے اور عاصیون
مین شمار ہوکر سبکے گناہونکی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہا اور مارا گیا
اور جہنم مین اوتارا گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سے پاک وصاف کیا
اور تین دن کر بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتہ پر بیٹہا
الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہ تقریر سراسر خبط ہے نے ربط ہے اسلیے
کہ اگر یہ تجویز صحیح ہو تو لازم آتا ہے مسیح ابن اللہ نہ ٹہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ
قرار دیے جاوین اسواسطیکہ اللہ تعالی کو مجرمون کی خاطر زیادہ ہوئی کہ اونکی
بدلے معصوم کو ملعون کرکے جہنم مین بھیجا اور مجرمون کو نجات دیا پس
ظاہر ہے کہ جسکی خاطر زیادہ ہونا چاہیے کہ وہ ابن اللہ ٹھہرے دوسرے
یہ کہ حضرت مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوئی یا من حیث الروح سو من حیث
الروح تو کفارہ ہونا ممکن نہین ہے اور من حیث الروح وہ حسب تشخیص عیسائیان
اللہ ہین اور الوہیت معبود رعبد کے نیچے ہین کہ کوئی اوسے پکڑ سکے
اور صلیب دے سکے کیونکہ روح غیر محسوس چیز ہے تو اب ثابت ہوا

کہ من حیث الجسم کفارہ ہوے اور من حیث الجسم حسب تشخیص پادریصاحب
وہ قسم آمرزاد سے ٹھہرتے ہین پس دونون شقون مین کفارہ ثابت
نہوا تیسرے یہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جمیع احکام مثل
قصاص و تعزیرات قانونی باطل ہون اسلیے کہ جو جرم سنگین سے سنگین
تر صادر ہوگا اوسکی بھی سزا مسیح اوٹھا چکے اب مجرم کو سزا دینی بڑی بے انصافی
ہے حالانکہ مسیحی سزا پاتے ہین اور دیتے ہین اور اگر یہ عذر مسیحی پیش کرین
کہ کفارہ سے عذاب اُخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی تو اوسکا جواب یہ ہے
کہ یہ تشخیص آپ لوگون کی محض بیجا ہے اسلیے کہ جب خداے عادل ایک
جرم کو جرم نہ جانے اور سزا نہ دے اور احکام سزا دین سبحان اللہ یہ
وہی مثل ہوئی کہ متخاصمین راضی شوند قاضی راضی نمیشود چونکہ تم یہ کہتے ہو کہ کفارہ
باطل ہے اسلیے کہ فعل نبی کا امت کو واجب ہے نہ مباح پس جو کچھ کہ نبی
کرے وہ امت کو بھی کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے کہتا ہون مین کہ کفارہ
باطل ہے اور اگر علماء مسیحی کفارہ صحیح جانتے ہین تو ضرور ہوا کہ ایک
ایک بار سب مسیحی اقتداء للمسیح جہنم کی سیر کرا دین اور جہنمی کے لفظ بدنجا نہین
بلکہ جو کوئی انکو اس لفظ سے یاد کرے یا پکارے اوسکی نہایت مشکور
ہون کہ مسیح کے منصب مین شریک کیا واہ واہ صاحب کیا اچھا کفارہ
ہے کہ جس جملہ سے بجہت کفارہ بچانا ضرور تھا وہان کے راہ دکھا دین

اور اپنی جان مفت مین گوا وین اب سننا چاہیے کہ لکھنؤ مقام امین آباد
مین ایک پادریصاحب ہندی نژاد جنکا لقب فلپ صاحب قرار پایا ہی
مین نے دیکھا کہ وعظ فرما رہے ہین اور خلقت بہیڑ یا دہسان گرد پیش
جمع ہے اور بہت ایک قابلیت کے ساتہ یہی مضمون بطالت مشحون
کفارہ کا سمجھا رہے ہین فضا کا ربقول شخصے شیطان کے کان بہرے
کہین بندہ بہی وہان وارد ہوا پہلے مین نے اونکی خوش بیانی اور لسانی
کی نہایت تعریف کی جب سلسلۂ کلام فیما بین خوب مستحکم ہوگیا تب مینے
کہا کہ کفارہ مسیح کہین کتاب سے پایا نہین جاتا فقط پادری فنڈر صاحب کا
مثل میان عماد الدین بیدین ایک عندیہ یا ذہنی تشخیص ہے اسپر برافروختہ
مارا اور فرمانے لگے کہ آپ وکیل ہین ایسا نہ فرمائیے ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار ایسے نہ تھے کہ اپنے ذہن سے کوئی تشخیص گڑہ لیتے
برابر کل کتب آسمانی اور صحائف انبیاء ماقبل مین کفارۂ مسیح کی خبر ہے
مین نے جواب دیا کہ قبلہ کل کتب جنکو آپ آسمانی کہتے ہین اونکے
ترجمے اور اصل عبرانی میرے کتب خانہ مین موجود ہین اور مینے اسقدر
مزاولت کی ہے بقول شخصے کہ ہر آیہ کے تلے میرا جھوٹ لگا ہوا ہے
والا کفارہ مسیح کا مضمون میری نگاہ سے نہین گذرا فرمایا کہ نہین اشعیا
نبی کی کتاب مین وہ الہام سے فرماتے ہین **قولہ** کہ ایک برہ کی قربانی سے

نجات ممکن ہے الخ سو وہ برہ مسیح ہے کہ پاک بازتہا مین نے کہا
کہ یہہ تشخیص آپکی حسب بیان آپکے مسیح پر صادق نہین آتی اسلیے کہ عام
بات ہے یعنی قربانی کی یہ معنی ہین کہ مسلمان مینڈہا یا دنبہ یا گاو یا شتر وغیرہ
لاوے اور اوسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ساتھہ نام خدائے بزرگ و برتر
کے ذبح کرے اور گوشت اوسکا للہ تقسیم کردے تب قربانی ٹھہریگی
اور آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود مردود
نے ایک ٹکٹی لکڑی پر لٹکا کے دونون ہاتھہ پھیلا کر دو پر یک ٹھونک کے چھوڑ دیا
کہ بہت عرصہ مین بہزار تکلیف وہ جان بحق ہوے تو فرمائیے یہ کفارہ و قربانی
نہ ٹھہری بلکہ ایک قسم کا جھٹکا ٹھہرا جیسا کہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ جو جانور
ہنود وغیرہ اپنے طور پر گردن مارتے ہین تو وہ جھٹکا کہلاتا ہے اسپر فرمانے لگے
کہ پھر یہ اشعیا نبی کا اشارہ کدہر ہے مین نے کہا کہ عقلا ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف البتہ یہ اشارہ پایا جاتا ہے
کہ اونکو اشقیاء امت نے اسی حیثیت سے جیسا کہ مین نے بیان کیا عائد
ہوسکتا ہے اور بعض مقام اگلے صحائف انبیاء بنی اسرائیل مین ذکر شہادت
اور معرکہ کربلا کا اشارہ بھی ہے اگر آپ فرماوین گے تو مین دکھلا بھی دونگا غرضکہ
خاموش ہوئے روپوش ہوئے اب ایک بات اور اس کفارہ کی بحث مین
مین بیان کرتا ہون جو کہ پادری ویرلصاحب واقع لودیانہ کو لکھا ہے

وہو ہذا۔ دیکھو کتاب امثال کے باب ۲۱۔ آیہ ۱۸ مین ہے **قولہ** کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راست بازونکے عوض فدیہ ہونگے الخ اور نامہ اول یوحنا کے باب ۲۔ آیہ ۲ مین ہے **قولہ** اور وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہون کا الخ **اقول** یہان پر مین سخت حیران ہون کہ امثال والی آیہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ نیک لوگون کا کفارہ ہوا کرتے ہین جس سے کفارہ مسیح باطل ہوتا ہے کیونکہ مسیح نبی معصوم اور کمال نیکوکار تھے بھلا ہم بدکار بندونکے لیے کیون کفارہ ہونے لگے لیکن جب دوسرے آیہ نامہ یوحنا والی سے مسیح کا تمام دنیا کے واسطے بالعوض گناہ کے کفارہ ہونا ثابت ہوتا ہے یہان امثال والی آیہ پر اگر نظر کرین تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد حضرت مسیح کا سب دنیا کے بدکارون سے بدکار ہونا ثابت ہوتا ہے وجہ اس تناقص کی بیان فرما دیجیے پھر مین پوچھتا ہون کہ یہ جو بعضے پادریصاحب دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے واسطے کوئی کفارہ معقول نہین ہے یہ سراسر لغو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ہم کتاب امثال کی آیہ کو دیکھتے ہین اور پھر تمام دنیا کے رجسٹر مردم شماری کو غور کرتے ہین تو ہر سال بت پرستون اور عیسائی اور یہودی وغیرہ کے گنتی جو کہ منکر رسالت جناب ختمی مآب کے ہین مسلمانون سے زیادہ پاتے ہین جس سے

ہر فرد مسلمان کے واسطے متعدد کفارے پائے جاتے ہین علاوہ برین
آیہ نامۂ اول یوحنا والی کے مطابق جب مسیح تمام جہان کے واسطے
کفارہ ہوگئے ہین تو بھلا سمجھو تو سہی کہ ہم مسلمانون کے واسطے جو کہ
اللہ تعالے کی توحید پر ایمان رکھتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی
نبوت اور اونکی والدہ ماجدہ بی بی مریم کی صادقہ اور صدیقہ ہونے اور
نے ایمان یہود کی تہمت زنا سے بری و پاک دامن ہونیکا اعتقاد مضبوط
رکھتے ہین کیونکر کفارہ نہ ہوے ہونگے بلکہ اگر کوئی منصفی کرے تو حیات
ابدی کی مستحق فقط مسلمان ہی ہو سکتے ہین تو اب یہ دعوی یا در ہیوا جہان
حال و استقبال کا کیسا رد ہوگیا اور پھر مسلمانون کے عوض مین کفارہ
ہونا کفار کا از روی تحقیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم ہے صحیح مسلم
مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ لاوین گے کچھ لوگ مسلمان
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کریگا
اور اون گناہونکو یہود و نصاری پر رکھدیگا انچہ دیکھو یہی بات آیۂ امثال والی
سے پائی جاتی ہے اور اس حدیث کے شارح نے لکھدیا ہے کہ اس حدیث
مین وہ لوگ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاری سے سخت تکلیفات
پہونچی اور اونہون نے صبر کیا تو اب اس صورت مین یہود و نصاری سے

تکلیف پانیوالے بظاہر واعظین یہود ونصاری ہین کیونکہ اسوقت کے یہود
ونصاری اور مشرکین لوگ جب دین اسلام کی نسبت زبان درازی یا زار ونمیز
کرتے ہین اور یہ واعظین لوگ اونکو دندان شکن جواب دیتے ہین اور اپنا
وطن چھوڑ کے غیر ملکون مین جاتے ہین اور صعوبات سفر اوٹھاتے ہین
لہذا مستحق اس کفارہ کے یہی لوگ ہوئے یا جو لوگ کہ ان واعظین کی
تائید کرتے ہین زبان سے اور زر سے وہ بھی مستحق اس کفارہ کے
ٹھہرین گے پھر دوسری حدیث مشکات شریف مین بروایت مسلم مروی ہے
جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک
یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرماویگا کہ تیری دوزخ سے مخلصی کا یہ بدلہ ہے
الخ یعنی تیری عوض مین یہ یہودی ونصرانی دوزخ مین جاویگا اس حدیث
کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیث کا تھا کہ جن لوگون نے اہل کتاب
کے حظرون اور رسوائیون کے برداشت کی پس اونکو یہ جزا ہوگی سو یہ
وہی لوگ ہین جو نصاری مین بدل مشغول ہین اور وہ لوگ بھی جو ان
لوگون کی امداد کرتے ہین زبان سے یا زر سے لہذا مسلمانون کو
ثابت قدم رہنا چاہیے امر ونہی کے بیان کرنے مین کچھ کسر نکرین اسلیے
کہ خداوند تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کنتم خیر امۃ الآخر ترجمہ
یعنی ہو تم بہترین امت سے جن لیے گئے ہو لوگون مین سے تو کہ حکم کرو

ع حدیث مشکات شریف مین بحوالہ مسلم مروی ہے اول مین ہم وانصاری کی بحث ہے

بھلائی کا اور منع کرو برائی سے اور تم ایمان لائے ہو ساتہ اللہ کے اور اگر
ایمان لاتے اہل کتاب البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے بعضے اون مین
مومن ہین اور اکثر اونکے فاسق ہرگز نہ ضرر پہونچاوین گے تمکو مگر تہوڑے
ایذا اور اگر لڑائی کرین تمسے پیٹ پھیر جاوین گے الخ اس آیہ مین خاسئون
بمعنی کافرون کے مفسرین نے بتایا ہے اور بعض ایماندار سو وہ ہین جو کہ مسلمان
ہو گئے یا آیندہ ہونے والے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ یہ منصب جو کہ
خداوند تعالے کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عطا ہوا ہے
ہاتہ سے جانے نہ دین اور طریق امر بالمعروف کا جیسا کہ اللہ صاحب نے
اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے اوسی طور سے
کیا کرین جیسا کہ سورۂ نمل مین ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ ترجمہ یعنی بلاؤ طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتہ حکمت کے
اور نصیحت نیک کے الخ اور اگر مخالفین لوگ کچہ قیل وقال کرین یعنے
دین اسلام پر اعتراض کرین تو پہر خدای تعالے نے ساتہ ہے یہی فرماتا ہی
وجادلہم بالتی ہی احسن الخ ترجمہ اور جہگڑا کرو اونسے ساتہ اوس چیز کے
کہ بہتر ہے یعنی مباحثہ کرو ساتہ یہود و نصاری کے تو ساتہ دلائل عقلی و
نقلی کے مباحثہ اور مناظرہ کرو نہ یہ کہ صرف دنگا و فساد ہو یا فحش زبانی
کی باتین ہون اسلیئے کہ اس سے کچہ دین اسلام کی حقیت نہین ثابت ہوتی

بلکہ موجب بدنامی کا ہے اور باعث مخالفت خدا اور رسول کا پھر دوسری جگہ
فرماتا ہے لاتجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن ترجمہ اور مت جھگڑا کرو اہل
کتاب سے مگر وہ کہ بہتر ہو یعنی سہولیت سے گفتگو کرو اور اونکی ایذا رسانی
سے خوف کرکے یا صرف براہ خیر خواہی دین اسلام سے منہ موڑنا یا اوسکی
اعلان سے سستی کرنا بڑی قباحت کی بات ہے دیکھو سورۂ عنکبوت
کے شروع مین صاف صاف ارشاد ہوتا ہے الم احسب الناس تک آخر
ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جاوین گے اتنی ہی
پر کہ منہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین الخ اور
آزمایش خدا کی طرف سے طرح بطرح کی ہے جیسا کہ فرماتے ہین ولنبلونکم
بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات تا آخر ترجمہ
یعنی البتہ ہم آزماوین گے تمکو کچھ بھوک اور خوف سے اور نقصان مال و
جان سے اور پھل سے یعنی نفع دینے سے اور خوشخبری دی اسی محمد اون لوگون
کو کہ جب پہونچے مصیبت یا سختی کہتے ہین کہ ہم اللہ کے ہین اور اوسکی طرف
پھر جانا ہے آخر تک دین کی بابت مصیبت پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا
موجب خوشنودی الٰہی کا ہے اور اگر خوف یا اذیت کے باعث
سکوت اختیار کرے تو یہ بھی نہین بتا دیکھو اللہ تعالیٰ خود جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاف صاف اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک تا آخر ترجمہ یعنی اے رسول ہمارے
پہونچادے جو کچہ کہ نازل ہوا طرف تیرے پروردگار تیرے کی طرف سے پس
اگر نہ کہا تو نے لوگونکو یا نہ پہونچایا تو نے احکام اوسکا یعنی اپنے رب کا اور اسکو
بچاویگا تجکو لوگون سے الخ تو اب جب آنحضرت کو سکوت کرنا درست نہ تہا تو
اب کے لوگون کو کب درست ہوگا اور پہر دیکہو اسکے مطابق حدیث
بہی موجود ہے السالت عن الحق شیطانا اخرس الخ ترجمہ یعنی حق بات
سے چپ رہنے والا شیطان گونگا ہے اسیطرح دوسری حدیث بہی موجود
ہے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین الحدیث یعنی جب ظاہر ہووے فتنہ
اور ساکت رہے عالم پس لعنت ہے اوسپر اللہ کی الخ لہذا اب مسلمان بہائیونکی
خدمت مین عرض ہے کہ اسوقت آخر مین یہ فتنہ ظاہر ہوا کہ بازارون مین
وعظ ابطال رسالت وقرآن قوی البرہان کا پادری صاحبون اور کالے
کرسٹانون کی ذات سے جبکہ ظاہر و شروع ہوگیا اور معاذ اللہ تفسیر قرآن
نیچری صاحبونکی ذات قریب الممات کی بدولت ذہنی خلاف مذہب جمہور
وقواعد صرف ونحو کے طبع ہوکر مشتہر ہونے لگین تو اب آپ لوگونکو بہی
سکوت مناسب نہین قدمے درمے سخنے کوشش کرنا چاہیے اور ان
لوگون کی لغویات ہرگز نہ سننا چاہیے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دین کی دو ہی
چیزین ہین اعتقاد صحیحہ اور عملیات صالحہ سوان دونون پر اور کل بیدینون مین مفقود ہین

اور پھر دعوی یہ ہے کہ ہم دین عیسوی پھیلاتے ہین اور نیچری نرے نیچری فرماتے ہین کہ ہم تھیٹ اسلام دین نیچر یہ بتاتے ہین تو اب ان لوگون سے کوئی پوچھے کہ صاحب اعتقاد آپکا تو ایک خدا کا تین خدا ٹھہرا اور نیچر یہ کے اعتقاد کے بموجب تو اس عالم کا کوئی صانع ہی نہین قرار پاتا اور پاور یعنی صاحبون کے نزدیک اعمال صالحات کے کچھ ضرورت ہے نہ رہی جسنے کہ جتنے گناہ سرزد ہونگے وہ عیاذا باللہ حضرت مسیح کے ماتھے تھوپے جائینگے پھر وہ ترقی دین کیا چیز ہے کہ جسکے پھیلانے کے لیے یہ دھوم دھام ہو رہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت** منتر تو سنا تھا پہ منتر نہ سنا تھا اس زلف کے کاٹیکا منتر نہ سنا تھا دلکیوکین صاحب مورخ لکھتا ہے **قول** کہ حضرت محمد صاحب حسن مین ممتاز تھے اس لیئے ظاہر بکی کوئی شخص تحقیر نہین کر سکتا الا وہ لوگ جنہین خدا نے اس سے محروم رکھا ہے حضرت کا حسن ایسا تھا کہ جب آپ گھر مین یا باہر وعظ فرماتے تھے تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچھ فرماوین سامعین انکی صورت ہی دیکھ کے عاشق ہو جاتے تھے اور تمام محفل مین غلغلہ تعریف کا بلند ہوتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا رعب سطوت ہے رسوم روزمرہ مین حضرت اپنے ہم وطنون سے خلق اور تہذیب سے پیش آتے تھے اور امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم و تکریم سے

ہمکلام ہوتے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی تھا کہ غریب ترین باشندگان مکہ سے نہایت خلق اور مروت فرماتے پھر تذکرہ حضرت عیسے مصنفہ رئین صاحب باب ۵ مین لکھا ہے **قولہ** کہ حضرت موسی اور حضرت محمدؐ صاحب فقط صاحب علم نہ تھے بلکہ صاحب عمل بھی تھے اور ان دونون پیغمبرون نے اپنے ہموطن اور معاشرین کو عمل کی تاکید کی ہے الخ پھر جانڈبو پورٹ صاحب لکھتے ہین **قولہ** کہ اسکا انفصال مشکل ہے کہ حضرت پر کس قسم کی بیخودی طاری ہوتی تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا اور یہ قول بعضے عیسائیان تعصب مزاج کا کہ حضرت کو مرگی کی بیماری تھی یعنی مرگی کے دورے آتے تھے یونانیون نے نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے آپکو ایک نئے مذہب کا بانی سمجھ کے ازراہ عداوت اور اوس حالت بیخودی کو آپکے اخلاق مین ایک نقص اور عیب قرار دیا تھا جو کہ عیسائیان راست باز کے نزدیک قابل زجر اور توبیخ کے تھا الخ غرضکہ ایسے ہی چیچرس اور راڈویل اور اسپرنگر اور انربیل و لیم میور صاحب وغیرہ مورخین عیسائیون کی شہادت ہے پھر دیکھو دیباچہ قرآن شریف مصنفہ پادری جی ایم راڈویل صاحب صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ دلیلون سے ثابت ہے کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتی تھی کہ اپنے ملک کے لوگون کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے چھوڑاوین

اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اونکے یہ تھی کہ سب سے بڑا امر حق یعنی توحید الٰہی
کا جو اونکے روح پر غالب درجہ مستولی ہو رہا تھا اشتہار کرین اور محمد کی
سیرت ایک عجیب نمونہ تھی ایسی قوت وحیات جو ایسی شخص ہین ہوتی ہی جسکو
خدا اور قیامت پر اعتقاد کامل ہوتا ہے اسمین جو کچھ نتیجے نکالے جاوین پہر اونکی
ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اونکو اون لوگون مین تصور
کرنا چاہیے جنکو اخلاق اور ایمان اپنے ابنا جنس کے تمام حیات دنیوی
پر ایسا اختیار حاصل ہے الخ پہر مسٹر جانڈینورٹ صاحب نے کھلا کھلی اقرار کیا ہے
قولہ کہ مجھے اسمین شک نہین ہی کہ اوس شے سے جسکی آنے کی خبر اپنے
بہائیون مین سے موسے نے بنی اسرائیل کو دی ہے اور فارقلیط جسکی
خبر عیسے مسیح نے انجیل یوحنا مین دی ہے محمد صاحب مراد ہین الخ اور مسٹر کاڈ
فری ہنکس نے اپنی کتاب ابالوحی قرآن مین جسکا ترجمہ اردو جناب
مولوی مجتہد مذہب نیچریہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی نے کروایا ہے
اور بنام نہاد حمایت الاسلام چھپوایا ہے اس تحقیق شرح وبسط سے بیان
کیا ہے کہ ایسا بیان مین نے کسی مسلمان کے کتاب مین نہین دیکھا
فقط **اقول** اب ایک بات یہ بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ بعضے یاد رہے
یہ بھی کہہ ڈالتے ہین کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی پیشین
گوئی نہین ہوئی مین کہتا ہون کہ جیسی پیشین گوئیان ٹھیک ٹھیک اور

درست وسلم ہمارے جناب خاتم رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئین
اور ظہور مین آئین ویسی کسی انبیا بنی اسرائیل سے نہین ہوئین منصفین غور
فرماوین حدیث کے اوستادون نے روایتین کی ہین از انجملہ ایک یہ بھی حدیث
ہے **قولہ** کہ آنحضرت نے فتح مکہ و بیت المقدس و یمن و عراق کے صحابہ
کو خبر دی تھی کہ میرے صحابی خزائن شاہ فارس اور شاہ فرنگ کے آپسمین
تقسیم کرین گے اور ایرانیون کی لڑکیان اونکی خادمہ ہوجائین گی سو یہ
سب صحابہ کی زندگی مین واقع ہوگیا کہ خلافت مین خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کے بی بی شہربانو دختر یزدجرد جناب امام حسین علیہ السلام کے نکاح
مین آئین اور ساتھ مہربانو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے تصرف مین الخ پھر
دوسری حدیث **قولہ** یعنے آپ نے خبر دی تھی کہ فارس اسلام کے ہاتھ
پر ایک ٹکر یا دو ٹکر لیکر نیست و نابود ہوجائیگا پھر قیامت تک پارسی تخت
پارس پر نہ بیٹھے گا اور فرنگیونکا راج مدتون تک رہتا ہے فرنگی خشکی تری والے
ہین یعنی دریائے حکومت بھی خوب کرینگے اور جب دنیا آخر ہونے لگی تو بڑا
عروج کرین گے الخ **اقول** سو ظاہر ہے کہ فرنگیونکا راج قائم ہے برخلاف
پارسیون کے کہ اونکا راج پردۂ زمین پر کہین ایک موضع بھی نہین ہے اور آنکہ
دنیا آخر قریب ہی دیکھو فرنگیونکا راج بڑھتا جاتا ہے پھر مسلم مین مستورد
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے **قولہ** کہ مین نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل سنا ہے کہ قیامت نہین آویگی مگر یہ
کہ فرنگی سب آدمیون سے زیادہ ہولین گے پھر مسلم نے بسند ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **قولہ** کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ
یعنے اونکے پھر آنیکے وقت مین قسطنطنیہ فرنگیون کے قبضہ مین ہوگا پھر
ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ زمین کے گوشے خدا نے مجھے دکھائے اور مینے زمین کے
پورب پچھان کی طرف دیکھا اور میری امت کا راج رفتہ رفتہ پہونچ رہیگا جو گوشے
مجکو خدا نے دکھائے **اقول** اب دیکھو یہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی
اور اس فرق باریک پر غور کرکے ایمان لاؤ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مینے
پورب اور پچھان کی گوشے دیکھے پس اوسکے موافق مذہب اسلام پورب سے
پچھان تک جیسا پھیل گیا ویسا جنوبًا اور شمالًا نہین پھیلا یعنے ہندوستان
سے دریاے ملنجانک پھر یہی ایک پیشین گوئی ہے **قولہ** یعنے حضرت
نے فرمایا تھا کہ پچھم والے مسلمان ہمیشہ غالب رہین گے جب تک خدا کا
حکم اونکے پاس پہونچے مطلب یہ کہ قیامت آجاوے اور مراد پچھم والون
سے شام اور بیت المقدس کے مسلمان ہین کیونکہ شام حجاز سے پچھم
کو واقع ہے اور ابی امامہ کی روایت مین لفظ اہل شام صاف موجود
ہے اب جای غور ہے کہ یہ پیشین گوئی کیسی ٹھیک پوری ہوئی سلطان

صلاح الدین کے وقت مین جب تمام یورپ نے متفق ہوکر مسلمانون کو
شام سے نکالنا چاہا تو انجام یہ ہوا کہ بلبینان مین چالیس لاکھ فرنگیونکی
قبرین بنا ناپڑین اور ہمارے حضور صادق ومصدوق کے فرمانے کے
بموجب اہل شام ہی غالب رہے جیساکہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف
لب التواریخ مین لکھا ہے اور اپنے ان لڑائیون کا نام گرد سیڈ یا جہاد مقدس
نام رکھا ہے الخ پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** الحدیث ان ہلاک امتی
علی یدی اغلمۃ من القریش میری امت یعنی اصحابون کی تباہی قریش کے
چند لونڈون کے ہاتہ سے ہوگے مراد حضور کی یزید اور مروان کے
بیٹون سے ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** الحدیث
کیف بک اذا لبست سوار ی کسریٰ ترجمہ یعنی ایسراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب
شاہ ایران کے کپڑے تجھے پہنائے جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
بعد وفات خلیفہ صاحب اول کے خلیفہ صاحب دوم کی خلافت مین ملک
ایران فتح ہوا اور کسرا پرویز شاہ ایران کے کپڑے غنیمت مین آئے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے سراقہ کو پہنائے اور فرمایا کہ شکر
خدا کا جسنے یہ کپڑے شاہ ایران کے ہاتہ سے اوتروائے اور سراقہ کو
پہنوائے غرضکہ اسی طرح کی اور بہت سی پیشین گوئیان ہین کوئی کہان تک
لکہے نہ کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئی دیکہو حضرت متی کی انجیل باب ۱۶ مین

مسیح کا قول **قولہ** کہ انمین سے جو یہان کہتے ہین بعضے دین جو موت کا مزہ جب تک کہ ابن آدم کو اپنے بادشاہت مین آتا نہ دیکھہ لین نہ چکھینگے الخ اب پادری صاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ اونمین سے کون باقی ہے اور حضرت مسیح ابھی تک تشریف نہین لائے ہمارے امام آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار مین بیٹھے ہین ہان اگر کوئی پادری صاحب یا ہندی کرسچن مثل میان عماد الدین نے دین یا مولوی صفدر علی صاحب پادریان حال کے نائب یا جیسے کہ سید احمد خان صاحب جج بنارس کے کہ انہون نے کچھ حواری بھی جمع کیے ہین یہ فرماوین کہ یہ ان لوگون کی طرف اشارہ ہے تو پھر مردہ جلانا پڑیگا ایک روئی ہی سیکڑون آدمیونکو کہلانا پڑیگا درخت بیخ کو بددعا دیکر سوکھانا پڑیگا نب مسیح ہونا مانا جائیگا تھوکون سُنوسانا جائیگا **اقول** بھائیو یہ بات خوب شرح وبسط سے ثابت ہے کہ یہود ونصاری کے علمانے جب بشارات واضحہ ہمارے عالیجناب کی کتب عہد عتیق وجدید مین پائی ہین تب وہ اسلام لائے ہین ورنہ قبل اجرائے حکم جہاد بلا جبر واکراہ کیون وہ لوگ ایمان لاتے اپنا خانمان چھوڑتے عزیز واقارب سے منہ موڑتے سیکڑون طرحکی قیدین شریعت اسلامیہ سہتے کہلے بندون مثل عیسائیان ایں الوقت کے کیون نہ رہتے دیکھو پہلی صدی مین یہود کے علما جیسے عبداللہ ابن سلام اور دوابن شعبہ ومینا بن اور مخریق وکعب احبار وغیرہ اور

نصاری کے علما جیسے بحیرا راہب اور وہ حبر جس ہی کہلاتا ہے اور نسطور
حبشی اور صغاطرہ یعنے وہ روم کا بشپ جو دحیہ کلبی پیغمبر صاحب کے
ایلچی کے ہاتہ پر مسلمان ہوا تب اوسکو رومیون نے مار ڈالا اور جارود
اور نجاشی ابی سنبا یعنے حبش کا بادشاہ اور وہ سبکے سب قسیس اور
رہبان یعنی پادریصاحبان اور منک لوگ جو حضرت جعفر ابن ابیطالب
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہ مدینہ منورہ مین آکر مسلمان ہوگیا پہر دیکہو
آپکی صحبت نبوت اور عموماً رسالت کا ہرکلیس یعنی قیصر روم اور مقوقس بادشاہ
مصر قبطی عیسائی اور ابن صوریا اور حی بن اخطب علماء یہود وغیرہ نے اقرار
کیا ہے اگرچہ حسد اور شقاوت ازلی اونکو مانع رہے اور مسلمان نہین ہوے
پہر بعضے پادری خصوصا کالے کرسٹان یہ ہانک بہی بازارون مین
ہانکتے ہین **قولہ** کہ دین اسلام بزور شمشیر دنیا مین پہیلا ہے الخ
اقول اس تقریر کا مطلب مین آج تک نہین سمجہا اگر یہ مطلب ہی کہ جو دین
بلا شمشیر زنی پہیلے وہ حق ہے تو بالکل مغالطہ ہے اسواسطے کہ اگر یہ بات
حق ہو تو چاہیے کہ اگلون کے بت پرستیان اور اسی طرح انگلستان کی
بت پرستی اور اہل ہنود کا مذہب اور لانبی گرو کے تقلید اور بودہ کا مذہب
اور اہل چین کا طریقہ اور لوترا لیمانی کی پیروا اور درمیوالا ہندوستان
کے کرسٹان اور سید احمد خانصاحب جج بنارس کی حواری جو کہ سرسٹہ

نیچرل اسٹ کو بہت اسلام بتاتے ہین اور گردن مڑوری مرغی کہاتے ہین
یہ سب مذہب برحق ٹھہرین حالانکہ یہ بات بالاتفاق باطل ہے کیونکہ ان
دنیون کے واسطے کبھو شمشیر زنی نہین ہوئی بس اب ہمکو یہ بات ثابت
کرنا چاہیے کہ قرآن اور صاحب قرآن نے بابت تبدیل مذہب کے کبھو
جبر نہین کیا دیکھو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط جو کہ اسلام کے
بڑے سخت مجاہد مشہور ہین بکذا ۔۔

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران
سپہ سالاران فارس کو لکھا جاتا ہے سلام علے من اتبع الہدی اما بعد
تمکو مسلمان ہونیکی دعوت کرتے ہین پھر اگر تم اسلام سے انکار کروگے
تو صرف جزیہ دیا کرو اور اسلام کے سامنے حقیر بنو پھر اگر اس سے بھی انکار
کروگے تو میرے پاس ایک ایسا لشکر ہے جو خدا کی راہ مین جان دینے کو
ایسا پسند کرتا ہے جیسا پارسی شراب کو پسند کرتے ہین والسلام علے
من اتبع الہدے فقط پھر دوسرا عہدنامہ جناب خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کا بعینہ درج کتاب ہوتا ہے **قولہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہے
جو خدا کے بندے امیرالمومنین عمرؓ نے اہل بیت المقدس کو دیدی اونکی جانونکو امان اونکے
گرجاؤنکو امان اونکی صلیبونکو اور سقیم و صحیح کو امان تمام عیسائی مذہب کو
امان عہدیہ ہے کہ اونکے گرجون مین سکان نہ بسین گے نہ اونکے گرجے

ڈہائے جائین گے اور نہ گرجونگے عمارت کچہہ کم کی جاے گی نہ اون کی
صلیبین کم کیجائین گی نہ کچہہ اونکا مال لیا جائیگا دین عیسوی چہوڑنے کے
واسطے اونپر کچہہ جزیہ نہ مقرر کیا جائیگا اونمین سے کسی عیسائی کا کچہہ ضرر نہ ہوگا
بیت المقدس مین کوئی یہودی نہ بسے گا بیت المقدس والونپر اتنا ہی لازم
ہوگا کہ وہ جزیہ دیا کرین جیسا کہ مدائن والے جزیہ دیتے ہین اور بیت المقدس
والونپر واجب ہوگا کہ وہ اہل فرنگ اور چورونکو بیت المقدس سے نکالدین
پہر جو فرنگی بیت المقدس مین سے نکلے تو اوسکی جان اور مال امن مین ہے
جب تک کہ اپنے مامن مین پہونچ جاوے اور جو فرنگی کہ بیت المقدس مین قیام
کرے وہ بہی امن مین ہے لیکن اوسکو جزیہ دینا ہوگا جیسا کہ بیت المقدس
کے عیسائی دین گے اور بیت المقدس کے جس عیسائی کی خوشی ہو کہ وہ
اپنے مال سمیت اہل فرنگ کے ساتہ چلا جاوے تو اجازت ہے اونکی
خانقاہون اور گرجون سے کچہہ اسلام لتعرض نکریگا اونکی جان اور اونکے
گرجے اور اونکی صلیبین سب امن مین ہین جب تک کہ وہ چاہین امن
مین پہونچ جائین اور جو کوئی کہ بیت المقدس مین سواے اہل فرنگ
اور اہل بیت المقدس کے بستا ہے وہ بہی اگر بسا رہنا چاہے تو اوسکو
بہی بیت المقدس کے عیسائیون کی طرح جزیہ دینا ہوگا اور جو چاہے
اپنی زمین اور گہر مین پہر واپس آوے تو سب ملکیت اوسکی اوسکو بدستور

ملے گی اور یہ شرط ہے کہ جب تک عیسائیون کے کنیسٹ نہ گرٹ لین اور
غلہ کی مالش نہ کرلیوین اونسے جزیہ نہ لیا جاوے گا جو اس عہدنامہ مین
لکھا گیا خدا کا عہد ہے اور خدا کے رسول کا ذمہ اور خدا کا ذمہ اور خلفا
کا ذمہ اور جملہ مسلمانون کا ذمہ جبکہ اہل بیت المقدس جزیہ دیا کرین فقط
گواہ شد گواہ شد گواہ شد
خالد بن ولید عمرو ابن العاص عبدالرحمن ابن عوف معاویہ ابن سفیان

اقول اب پادریصاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ عہدنامہ اسلام کو جابر
بتلاتا ہے یا عدالت رحیمی کے اوصاف سناتا ہے صاحبو جاے غور
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام مین بہت سخت تھی کفار پر اور
اونکے جہادون مین شام کا جہاد سب سے بڑا جہاد تھا اور جب بیت المقدس
کو لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو خلیفہ صاحب کو بہ نفس نفیس جانا پڑا پھر جب
آپ بیت المقدس پر قابض ہوگئے اور عیسائیون نے جزیہ دینا قبول کرلیا
تو نہ کسی فرد بشر کو مارا نہ زبردستی مسلمان کیا اور ایسے بہتر اور نرم شرطین
لکھدین جسکا خود مورخین عیسائی احسان مانتے ہین چنانچہ ٹامس نیونٹن صاحب
نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر لکھا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے کتاب
اظہار الحق مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب جو کہ زبان عربی مین
تالیف ہوکر مطبع مصر سے جناب نجف علی خانصاحب ڈپٹی واقع رای بریلی کے

کتب خانہ مین موجود ہے اور ڈپٹی صاحب نے اردو مین ترجمہ اوسکا
کرایا ہے اوسکے پانچوین باب مین جوکہ سراسر حقیت قرآن اور رسالت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین ہے اوسکے صفحہ ۱۱۱
تک اگر کوئی ملاحظہ کرے اور ہٹ دھرمی پر نہ اڑے تو بالکل اوسے یقین
کامل ہوجاے گا اب ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ڈپٹے
سعیدالدین صاحب مرحوم ساکن لبسوان ملک اودھ جبکہ حج بیت اللہ سے واپس
آئے اور مجھہ سے لکھنؤ مین ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے **قولہ** کہ کل انبیا
علیہم السلام کے معجزات اونکی حیات تک باقی رہے ہین اور پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اسوقت تک موجود ہین ازانجملہ ایک یہ ہے
الی قولہ کہ مین بعد فراغ حج بیت اللہ کے متوجہ طرف زیارات مقامات
متبرکہ کے ہوا تو پہلے جبل ثور پر بمشقت شاقہ کہ تین کوس کی چڑہائی ہے
چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا رہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا
اسلیے کہ چوڑائی اوسکے تخمینا ۱۲ انگشت کی ہوگی اور طول کا ڈیڑہ بالشت
کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان مسلم ایمان حاجی جوکہ مجھہ سے بھی دو چند سہ چند
لحیم وشحیم تہا آیا اور کپڑے اوتار کے زمین پر لپیٹا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کے اوسکے اندر اوتر گیا یہ دیکھہ کے مین بھی اوسکے اندر در آیا اور دو
رکعت نماز نفل ادا کی باقی پہر چند شخص مسلمان جوکہ آئے تہے ایک دوسری

بعد اسکے اندر در آئے فتبارک اللہ احسن الخالقین الخ اب جاے غور ہے کہ جنکے معجزات اس وقت تک بہیئت مجموعی موجود ہون اوسکی نبوت کا انکار یہ کیا خدا کی مار ہے مین پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچھ معاذ اللہ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہو سکے کہ بڑہتا یا گھٹتا ہو گا نہ انسان کا بدن آہن ہے اور نہ وہ پتھر مقناطیس ہے جو کہ اپنے مین کھینچ لیتا ہو نہ ہر ایک انسان مین مادہ کراماتی ہے کہ کرامات کے زور سے اندر اوتر جاتا ہے نہ کوئی ساحر فرعونی ہے کہ رسیون کو سانپ بناتا ہو نہ بقول سید احمد خانصاحب جج بنارس پیغمبران یورپ مین سے کوئی اون لوگون مین تہا جو گمان کیا جاوے فقط اب ایک بات یہ بہی سننے کے قابل ہے کہ پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پادریون کے پوادے تہے اونہون نے اپنی تصنیف کتاب میزان الحق باطلہ مطلق مین کچھ روح کے تقاضون کا حال لکھا ہے اور اکثر پادری لوگ بازارون مین بڑ مارا کرتے ہین کہ خدا کی کتاب وہ ہے جو تقاضاے روح کو مفید ہو سو پادریصاحب کے بیان مین ایک تو صریح یہ نقص ہے کہ اسکی کوئی دلیل نہین لکھی صرف پادریصاحب کا عندیہ ہے اور ایسا عندیہ ہر مذہب والا اپنے مرضی کے موافق ٹھہرا سکتا ہے مثلاً سید احمد خانصاحب اور اونکے حواری معجزات شریعت اسلام مین کیا کچھ ایجاد مین نکالتے ہین پیٹ پالتے ہین وقت کو ٹالتے ہین آگے نہین دیکھتے ہین بیچا

نہین سنبھالتے ہین پھر دیکھو ہنود کہتے ہین کہ جانور کو اپنی خلاف نفس اور کھانے کیواسطے ذبح کرنا خلاف تقاضاے روح کے سمجھتے ہین اور عقل کے نزدیک نہایت ناستحسن اور نے رحمی تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہرگز اسکی اجازت نہین اور چونکہ تورات و انجیل ہین اور قرآن مین اسکی اجازت ہے لہذا یہ تینون کتابین روح کے تقاضا کو رفع نہین کر سکتین پس باین وجہ انمین سے معاذ اللہ کوئی خدا کا کلام نہین ہے الخ اب فرمائیے کہ بلا دلیل کامل کسی بات کو اپنے عندیہ کے موافق تقاضاے روح کا ٹھہرا لینا مذہب کے مقدمے مین کچھ بکار آمد نہین معلوم ہوتا اسی طرح عیسائیون مین علماء پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک جن باتون کو بزعم خود تقاضاے روح کا ٹھہراتے ہین اور قرآن قوی البرہان مین اوسکی نفی بتلاتے ہین اوس سے قرآن کو کچھ نقصان نہین عائد ہو سکتا دوسرا نقص پادریصاحب کے بیان میزان الحق والے مین یہ ہے کہ بعض بعض جگہہ اونہون نے ایسی بات لکھی ہے کہ جس سے کل مطلب خبط ہوتا ہے لہذا اب ہم بطور اجمال کلی یہان بیان کرتے ہین کہ تقاضاے روح کے رفع کرنے والی باتین دو قسم کی معلوم ہوتی ہین ایک تو اعتقاد کاملہ دوسرے اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ احسن اور اکمل مشتمل ہے اس لیے مین دعوی کرتا ہون کہ قرآن شریف تقاضاے روح کو

بخوبی رفع کرسکتا ہے لہذا اسی راہ سے خدا کا کلام ٹھہرا پس اب مین واسطے
تصدیق اپنے دعوے کی قرآن شریف کی ایک فہرست لکھے دیتا ہون
منصفین خود غور کرلین گے کہ آیا روح کے تقاضے کو ایسی ہی باتین
رفع کرتی ہین یا کوئی اور جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان
۲۷ باتون سے بھرا پڑا ہے اوسمین لمبی چوڑی کوئی آیت نہین ہے
کہ جسمین ان ۲۷ بات مین سے کوئی بات موجود نہو پہلی بات قرآن مین خدا
کی صفات کاملہ کا بیان ہے اور اوسکا واحد اور قدیم اور ازلی اور
ابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور
آسمان و زمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمن اور صبور اور عادل اور
قدوس اور محی یعنی جلانیوالا اور ممیت یعنی مارنیوالا وغیرہ ذلک دوسرے قرآن مین
پاک اور منزہ ہونا ذات باری کا بیان ہے مثلاً حادث ہونیسے عاجز ہونیسے
جاہل ہونیسے ظالم ہونیسے وغیر ذلک تیسری قرآن مین توحید خالص کی دعوت
ہے شرک سے مطلق منع کرتا ہے اور تثلیث سے بھی جو یقینا شرک
کی ایک شاخ ہے چوتھے قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہے اور اونکو
ساتھ نیکی کے یاد کیا ہے نہ معاذ اللہ تہمت زنا سے پانچوین پیغمبرونکو
پرستش بتون اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بنایا ہے چھٹے قرآن
مین پیغمبرونپر ایمان لانیوالون کی مدح ہے ساتوین قرآن مین پیغمبرونکے

منکرون کی مذمت ہے آٹھوین قرآن مین عموماً سب پیغمبر و نبی پر ایمان لانیکو
اور خصوصاً حضرت مسیح پر ایمان لانیکی تاکید ہے نوین قرآن مین وعدہ ہے
کہ ایمان لانے والے منکرون پر غلبہ پائین گے دسوین قرآن مین قیامت
کی حقیقت اور قیامت کی جزاے اعمال کا بیان ہے گیارہوین قرآن مین
بہشت اور دوزخ کا مذکور ہے بارہوین قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی
ناپائداری کا ذکر ہے تیرہوین قرآن مین عقبی کی مدح اور اوسکے پائداری کا
مذکور ہے چودہوین قرآن مین چیزون کی حرام حلال ہونے کا بیان ہے
پندرہوین قرآن مین تدبیر احکام منزل کا بیان ہے سولہوین قرآن مین
سیاست مدنی کی احکام کا بیان ہے سترہوین قرآن اللہ کے اور اللہ
والون کے محبت پر اوبھارتا ہے اٹھارہوین قرآن مین ایسی چیزون کا
بیان ہے جو خدا تک پہونچانیکا ذریعہ ہے اونیسوین قرآن عبادت
بدنی اور مالی مین نیت خالص خدا کے واسطے رکھنے کی ہدایت کرتا ہے بیسوین
قرآن فاجر اور فاسق لوگونکے صحبت اور ہم نشینی سے منع کرتا ہے اکیسوین
ریا و سمع یعنے دکھلانے اور سنانے کے واسطے کوئی عبادت اور کام
کرنے سے قرآن منع کرتا ہے بائیسوین تہذیب اخلاق کی قرآن مجملاً
و مفصلاً تاکید کرتا ہے تیئیسوین قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال [illegible]
چوبیسوین اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و سخاوت [illegible] و عفت وغیرہ

کی قرآن مدح کرتا ہے پچیسویں اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ غضب و کبر و بخل و نامردی
و ظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہے چھبیسویں قرآن تقوای دلی اور پرہیزگاری
کے واسطے وعظ اور نصیحت سناتا ہے ستائیسویں قرآن یاد خدا اور عبادت
خدا کی رغبت دلاتا ہے فقط اور کچھ شک نہیں کہ یہی باتیں عقلاً اور نقلاً بہتر اور
محمود ہیں تاہم یہ البتہ سچ ہے کہ وہ عجیب مضمون ہیں والے قرآن میں نہیں
ہیں کہ معاذ اللہ فلانے پیغمبر نے اپنے بیٹیوں کے ساتھ زنا کیا یا فلانے
پیغمبر نے اوربا کی جورو کے ساتھ زنا کیا یا جیسے ہوشیع پیغمبر کو خدا نے
حکم کیا قولہ کہ جا اور ایک عورت زنا کے لڑکے اپنے لیے لے اور اوسنے
جاکر ایک عورت سماۃ جمر کو لیا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی پھر دیکھو ایسا ہے
کلوئید یا جلد ۶ ۱۱ ونمبر لکھا ہے قولہ کہ اسلام کا وہ حصہ ہی جس سے اوسکی
باتے ذات کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ میں موثر
ہے یعنے قرآن کی نصائح کسی دو ایک سورتوں میں مجتمع نہیں ہیں بلکہ
اسلام کی عالی شان تعلیمات ہیں بسلسلۃ الذہب کے مانند مخلوط ہے اور مخروج
ہے جھوٹھ اور غرور اور کینہ کشی تہمت سخریہ عداوت فضول خرچی طمع حرص مکاری
خیانت اور نفاق وغیرہ کی سخت ملامت کی گئی ہے الخ اب بعضی پادریصاحب
یہ اعتراض ہی کرینگے ہیں قولہ کہ جناب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی متبنی بیٹی کی جورو سے نکاح کرلیا اقول میں کہتا ہوں کہ ان نا عاقبت

* ہوشیع کی کتاب اول باب ۲ کو دیکھو صفحہ ۲۰۰ سطر ۲۰ سے

اندیشون سے کوئی پوچھے کہ تم لوگ کچھ سوچنے سمجھنے بھی ہو یا فقط اعتراض
ہی کرنا جانتے ہو ایصاحب یہ اعتراض تو جیسا تم لوگون پر منقلب ہوتا ہے
ویسا کسی مذہب پر نہین عائد ہوتا دیکھو انجیل مین اکثر جا مسیح فرماتے ہین
کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور یہ بھی ظاہر ہے
کہ بیبل کے محاورہ مین خدا کو مجازاً باپ بولا ہے تو اب اس صورت
مین تمام بنی آدم خدا کے بیٹے ہوے تو بی بی مریم علیہا السلام بھی خدا
کی منہ بولی بیٹی ہوئین تو اب خیال فرمائیے کہ از روی انجیل کے یہ بھی
ثابت ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام پہلے یوسف نجار کے نکاح مین تھین
اور پھر یہ بھی اوسی انجیل سے عیان ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئین
جو کہ منجملہ اقنوم ثلاثہ ذات باری سے بحسب اصول عیسائیون کے ہے
تو اب معاذ اللہ خدا سے حسب عقیدہ عیسائیان منہی بیٹی باوصف اسکے
کہ پسر متبنی یوسف نجار نے طلاق بھی نہ دیا تھا حاملہ ہوئین تو پھر پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حضرت زید پسر متبنی نے بی بی زینب کو طلاق دیدیا
تھا کچھ کسی نے اوپر جبر تو کیا تھا نکاح کر لیا کیا بیجا ہے سبحان اللہ یہ ناعاقبت اندیش ناحق کی
شیخی مارتی ہین بقول اہل ہند اپنا ٹیٹ نہین دیکھتے ہین بگانی پگلی نہارتے ہین کسی نے
سچ کہا ہے رباعی عیسی کہ مرتبت پر نصاری کو فخر ہے سچ ہے مسیح
زیب وہ آسمان ہوئے پر ماہ ہاشمی سے ترقی کر گئے کیا رونق فضاے

عرش معلی کہان ہوے اب مین اصل حال سناتا ہون وہ یہ ہے
اقول بی بی زینب روجہ زید متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی
کی بیٹی تھین اور صورت یہ ہوئی کہ جب وہ سن تمیز کو پہونچین تو ضرورت شادی کی پڑی
کی پڑی اور اوسوقت تک مسلمانون کی قلت تھی اور بسبب پرخاش ظاہر ہونے
دین اسلام کی اہل برادر یعنی از حد نفاق تھا اسوجہ سے نکاح بی بی صاحبہ
کا حضرت زید جو کہ لے پالک اور متبنی تھے اونکے ساتھ پڑہادیا گیا پس جبکہ
اسلام پھیلا اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی تو بسبب آنحضرت کی بسبب اسکے
کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین نسبت بی بی زینب کے کلمات نامناسب
کہنے لگین کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو اور بی بی صاحبہ نے یہ شکایت
حضور اقدس سے بیان کی تو حضور کو گو نہ ملال ہوا مگر چونکہ بحکم خدا یہ امر کر چکے
تھے کچھ نہ فرماتے تھے اور بی بی صاحبہ موصوفہ بھی ہر وقت حضرت زید
سے ہنگامہ و پرخاش کرتے تھین لہذا انہون نے مجبور ہوکر انکو طلاق
دیدیا تب اللہ جلشانہ نے بگواہی فرشتگان مقربین جناب رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح بندہوادیا کہ دورت خاطر طرفین رفع ہوجاے
پس اسکی طرف قرآن مجید مین اشارہ ہے کہ جو کچھ تو چھپا رہا تھا اسکے
ظہیر ظاہر کو یا جسپر بیدینون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بی بی زینب
پر عاشق ہوگئے اور معاذ اللہ حضرت نے زید سے طلاق دلواکر آپ نکاح کرلیا

اقول صاحبو مقام انصاف ہے کہ اتنی بھی ناگواری خاطر اپنے حبیب کے اللہ تعالے کو گوارا نہ ہوئے اوس مقلب القلوب نے زید کے دل کو پھیر کے طلاق دلوادیا اور جناب اقدس سے نکاح پڑھوادیا کہ ظاہر ہے بھلا کوئی ان عقل کے پیادون سے پوچھے کہ جبکہ بی بی صاحبہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین اور بچپن تربیت حضور مین ہجرت کر آئی تھین تو پہلے ہی آپنے اونسے نکاح کیون نہ کرلیا جس چیز پر کہ آدمی عاشق ہوتا ہے پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون کو دیدیتا ہے الصاحب اگر تعشق حضور کو اون سے تھا تو کون مانع تھا کہ آپ اونسے اول ہی نکاح نہ کرلیتے کسی نے سچ کہا ہے **بیت** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر + بلکہ اللہ تعالے کے کام اور حکمتین پوشیدہ ہوتے ہین دیکھو اس نکاح کے کردینے مین یہ حکمت تھی کہ ہنگام جہالت مین اول جہلا نے یہہ دستور مقرر کرلیا تھا کہ پسر متبنے کو منصب موافق پسر صلبی کے حاصل تھا لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسبات کے کہ یہ بات ظاہر ہوجاوے کہ پسر متبنے پسر صلبی کی لیاقت نہین رکھتا ہے اسیواسطے پہلے اس امر کو اپنے پیغمبر کے ساتھہ ظاہر کرادیا کہ آگے کو شریعت اسلامیہ مین کوئی حرج واقع نہو ورنہ مسلمان بھی مثل یہود و نصارا کے شترنے مہار ہوجاتے دیکھو کتاب احبار باب ۲۱ - آیہ ۷ **قولہ** اوس رنڈی کو

جو فاحشہ یا بی حرمت ہے جورو نہ کرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے
خصم نے طلاق دیدیا ہو الخ اور آیہ ۲ باب پہلی کتاب ہوسیع کا یہ ہے
قولہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لیے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے نہر کے پری زنا کرتی ہے
الخ پہلا آیہ اول باب ۲ - اوسی کتاب کا یہ ہے **قولہ** خداوند نے مجھے
فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے زنا کرتی
ہے محبت کر الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ
عورت کو معہ حرامی بچون کے اپنے لیے لے اور کسی دوسرے کے
پیاری اور چہنال جورو سے دل لگا اب غور کی جاہے کہ پادری لوگ
اس شریعت بیل کو کچہ بہی منافی قدوسیت خدا نہین سمجھتے اور اسلام
کی صحیح اور درست روایتون کو منافی قدوسیت گردانتے ہین پہر اور لیجیے
باب ۲۰ - آیہ ۱۴ کتاب خروج مین ہے **قولہ** تو خون مت کر تو زنا مت کر
الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین اور باب ۱۴ کتاب ذکریا مین فرماتے
ہین **قولہ** اور مین ساری قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لیے بٹورونگا
اور شہر چہینا جائیگا اور گہر لوٹے جائین گے الخ اور جملہ اخیر ترجمہ
فارسیہ ۱۴ یون ہے **قولہ** و بازنان بزور خواہند خسپید الخ
یہان خود ایسے لوگون کو جو بنی اسرائیل کی جورون کے ساتھ

زبردستی زناکرین خبر دیتے ہین غرضکہ اسی طرح تمام بیبل مزخرفات سے
بھری پڑی ہے اوسپر یہ لوگ غور نہین کرتے فقط اپنی بات پر فخر ہے
کہ ہم انجیل کے منادی کرنے کو امریکہ یا لنڈن سے آئے ہین کوئی
پوچھے کہ یہ منادی کیسی ہے صاحب یہ تو بڑی فضیحتی ہو رہی ہے اگر آپ
لوگ گھر ہے بیٹھے رہتے تو بہتر تھا آس آپ کی منادی نے تو خانہ
بربادی کردی ای سبحان اللہ کیا مبارک منادی ہے اگلون نے
سچ کہا ہے بیت دشمن دانا کو بھائی جانیے + یار نادان کا نہ کہنا مانیے
میرے سامنے ایک شخص نے ہمارے اوستاد سے پوچھا کہ قبلہ کیا
وجہ ہے کہ حضرات عیسائیہ نے ختنہ کو ترک کیا ہے باوصف اسکے کہ
بیبل رائج الوقت مین ختنہ کی تاکید ہے اور اہل اسلام مین بھی اس امر
کی پابندی ہے کہ ختنہ بلاشک سنت موکدۂ انبیا بنی اسرائیل ہے اسکا
نسخ کسی وقت مین نہین ہوا حتی کہ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا بلکہ انکے
یعنی عیسائیون کے مقتدا پولوس بھی مختون تھے مگر اب پادری لوگ
موافق رسم یہود کے ختنہ سے منکر ہین اسکے کیا وجہ ہے انہون نے
ہر چند کہ وہ بھی ہندو ہین مگر انصاف پسند ہین اور خاندان عالی سے ہین
فرمایا قولہ کہ فقط حفاظت عقیدۂ تثلیث کیواسطے عیسائیون نے اسکا ترک
اختیار کیا ہے کہ وہان ختنہ ہونے سے پوتے تین رہے جاتے ہین

اسپر سائل صاحب بہت معقول ہوئے اور فرمایا کہ مین کسی پادری یا میان
عماد الدین صاحب پانی پتی لاہتی سے اسکا استفسار کرونگا اب ایک
بات اور قابل سننے کے ہے عرض کرتا ہون کہ آج تک جتنی کتابین میان
عماد الدین صاحب نے تصنیف کی ہین اور میرے پاس معرفت انہین پادری
صاحبون کے آئے ہین سبکا جواب باصواب تحریر ہوکے رجسٹری
کراکے اونکی خدمت سرپاندست مین جا چکا جسکی ایک کتاب ضخیم ہوگئی
ہے جوکہ بنام تردید الابطال بجواب عیسائیان حال و استقبال ہوچکی
ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب طبع ہوکر تقسیم ہونیوالی ہے چنانچہ
کتاب مسمی بہ ہدایت المسلمین جوکہ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مصنفہ
مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ میان عماد الدین نے لکھہ کے طبع کرایا ہی
اوسکے جواب مین بندے نے نامہ تنبیہ الملحدین لکھکر روانہ کیا ہی
اوسکی نقل بھی بعینہ درج کتاب ہذا باقی اور چند نامہ بجواب مرتدین و مشرکین
وقت کے آخر کتاب مین ضرورتا درج کردیے ہین کہ واعظین محمدی کو عند الوعظ
کام آوین ہان ایک کتاب اور درینوالا مسمی بنام خطوط بنام جوانان ہند و ستانی
مصنفہ پادری جی مری مچل صاحب ال ال ڈی ڈی و پادری وہ صاحب میرے پاس
بطلب جواب آئے اوسکے دیکھنے سے نہایت استعجاب ہوا اور صاف
ثابت ہوگیا کہ پادری صاحبون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے نقد ایمان

کیسۂ باطنی سے کھو گیا ہے ابلیس پر تلبیس انکے سر اپنے رو گیا ہی
مادۂ علمی و عقلی بالکل انکے دماغ سے دھو گیا ہے بہت کچھ انہون نے
اس کتاب مین خامہ فرسائی کی ہے از انجملہ ایک آدہ بات کا جواب اس
کتاب وعظ مین بھی درج کرنا مناسب معلوم ہوا وہو ہذا **قولہ** پادریصاحب
فرماتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ایک اور بہت
مشہور واقعہ ہے قرآن مین اسکا یون بیان ہے **الی قولہ** سبحان الذی
اسری بعبدہ ۵ ترجمہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو رات
ہی رات مین ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک الخ مفسرین بیان کرتے
ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات آسمانون سے گذر کے
عین حضور مین خدا کے پہونچائے گئے اور اوسی رات کو پھر مکہ مین
تشریف لائے مگر اس کل بیان کے لفظ قرآن مین پائی نہین جاتی
اور محمد صاحب کے پیرووں کو وہمی خیالات سے منسوب کرنا چاہیے جس طرح سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان کیا ہی معراج مین کوئی
بات یا معجزہ پایا نہین جاتا ہم اکثر کہتے ہین کہ ہمنے نیند مین یہ کیا یا وہ
دیکھا اپنے خوابون مین فلانے جگہہ پہونچائے گئے قواعد ترجمہ کی رو سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتین ایسی ہی معنی رکھتی ہین یہ اکثر
علما کی راے ہے کہ حضرت حفصہ محمد صاحب کی بی بی نے صاف صاف

کہا کہ شب معراج مین اپنے بستر سے آنحضرت کسی وقت باہر نہین
گئے ایسے مضمون پر حفصہ کی گواہی لائق اعتبار ہے ممکن ہے کہ اب
ایک طرح کے اندیشہ دلی مین پڑے ہون اور یون ہی جانتے تھے کہ
معراج رویا کے طور یا حقیقی ہوئی یا شاید بارادۂ غیر فرہی انہون نے
بیان کیا ہو کہ یہ معراج حقیقی ہوئی اور ایسے امرون مین اس طرح کی
غلطیان اکثر واقع ہوتی ہین پھر مخفی نرہے کہ معراج کی حقیقت پر سوای
بیان حضرت کے اور کوئی گواہ پایا نہین جاتا ایسے مضمون کے باب
مین ہم ایک ہی گواہ پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہین خاص کر کے جب وہ
گواہی دیتا ہے الخ جواب مین کہتا ہون اپنے مخاطب صاحب سے
کہ نشہ کی ترنگ مین آپ لوگون کو کچھ بکنا نہ چاہیے چہ جاکہ اعتراض لکھنا
بھلا پہلے تو آپ ہی فرمایئے کہ حضرت حفصہ کی گواہی کہ تمام رات
حضرت بستر سے جدا نہین ہوئے یہ لائق اعتبار ٹھہرے اور پھر
اسکے بعد آپ ہی فرماتے ہو کہ فقط جناب رسالت کی گواہی بابت معراج
کے کہ ایک ہی گواہ ٹھہرتے ہین قابل اعتبار نہین فرمایئے کہ یہ کیا
انصاف ہے کہ ایک مقام پر تو ایک عورت کی گواہی حسب تفہیم آپکے
قابل اعتبار ہو اور دوسرے مقام پر اوسی مقدمہ مین مرد پیغمبر کی گواہی
لائق اعتبار کے نہ ہو کسی نے سچ کہا ہے **بیت** بی ہنر مسند نشین اہل ہنر

در در خراب عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + دوسرے یہ کہ
حضرت بی بی حفصہ کا بیان صحیح ہے اس لیے کہ تفسیرون مین لکھا ہے
کہ جسوقت حضور اقدس معراج سے تشریف لائے تو بستر گرم تھا اور زنجیر
حجرہ کی جنبش مین تھی لہذا اس سرعت سیر مین اگر حضرت حفصہ کو نہ اطلاع
ہوئی تو کیا بعید ہے مشہور ہے کہ کسی ہندی نے اعتراض کیا تھا قولہ
رب کے در ہے نہ دوار ہے نبی کے کہہ ٹھاون جواب پایا جیسے
ہچ اپچ سے نکسن جات ہے پارچنانچہ ابھی چند عرصہ نہوا ہوگا کہ ایک ملحد
نے مجھسے مقام بنارس مین کہ وہان بازار الحاد کا بہت گرم ہے سوال کیا
کہ آپ وکیل ہین ہادی سبل ہین مجکو کسی دلیل عقلی سے معقول کیجئے تو مین
معقول ہوتا ہون مین نے کہا کہ عین مناسب کہنے لگا قولہ کہ آپکے
عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ آسمان اول دنیا سے پانچ سو برس کی
راہ ہے اور اسیقدر دبیز بھی ہے غرضکہ اسیطرح ساتون طبقہ آسمان کا باہمہ
مفاصلہ واقع ہے اور معراج کے باب مین اہل اسلام مین یہ بات
ثابت ہے کہ اس مفاصلہ متذکرہ کو جناب رسالت نے جب طے کیا اور
واپس آئے تو بستر گرم تھا اور زنجیر حجرہ کی جنبش مین تھی یہ بات کسی طرح
ہمارے قیاس مین نہین آتی مین نے کہا کہ قیاس مین نہ آنا تو دوسری
بات ہے اللہ جل شانہ کی کل حکمتین اور کاریگریان تم کیا ہو بڑے بڑے

حکیم یونانی وفیثاغورس گذر گئے اونکے قیاس مین کب آئین اور آپنے کل مرحلہ
فیثاغورس کا بھی نہ پڑھے ہونگے ابھی تو مدرسہ علیگڈہ کی نیو بھی نہین
پڑی تو اب اس صورت مین ابھی کوئی آپسے استفسار کرے کہ آپ
بڑے ذیعلم وعقیل ہین عقل سلیم کے پیش خود ذلیل ہین سرغنہ لشکر
اصحاب فیل ہین تو یہ فرمایئے کہ آپ کے اور ہمارے فقط چہرہ مین دس
راہین اللہ تعالے نے بنائی ہین اور دسونکا حادسہ جداگانہ ہے مثلاً
منہ مین آدمی کے زبان ایک مضغہ ہے مگر جب اوسپر کوئی چیز رکھو معاً
روح جان جاتی ہو کہ شیرین ہے یا تلخ اور ہاتھہ مین لیے رہو یا تمام اندام
مین ملو کچھ اطلاع ذائقہ نہ ہوگا اب بتلائیے کہ اسمین آپ کی رای یا قیاس
کیا شرح کرسکتا ہے یا ناک کا سوراخ اور کان کا ایک ہی موضع ہین ہے
قریب قریب واقع ہین والا ناک کے سوراخ سے جو کام نکلتا ہے
وہ کان کے سوراخ سے نہین نکلتا اسکا کیا سبب ہے وعلی ہذا
یہی حال سب منفذ کا ہے تو جب اوس حکیم مطلق نے ایسی ایسی کاریگریان
ہر ایک ذی روح مین ایجاد کے ہین تو پھر اوسکی کل حکمتین اور کاریگریان
کب قیاس مین آسکتی ہین لہذا قیاس کو تو طاق پر چھوڑیے اور توہمات
شیطانی جھوٹے کہلانے سے منہ موڑیے اور شب معراج کی
حقیقت ہمسے گوش کیجیے ہوش کیجیے دیکھو حکما فلسفہ کا اسپر

اتفاق ہے کہ جتنا کام دنیا مین ہوتا ہے سب آسمان اور سبع سیارہ
سے تعلق ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ اگر مہتاب نہ برآمد ہووے تو کسی
پھل مین شیرینی نہ آوے اور اگر آفتاب برآمد ہو تو کوئی پھل اشجار مین کبھی پختگی نہ قبول کرے
سب خام رہین مابقی سیارگان کے بھی ایسے کچھ مآثر کہے ہین تو اب
اسصورت مین جبکہ شب معراج آئی تو حکم حاکم مطلق صادر ہوا کہ آج ایک
مہمان عزیز ہماری یہان آتا ہے میکائیل پایہ ارزاق رکھہ دے اور
اسرافیل صور پھونکنے سے باز رہے عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح
سے باز رہے آسمان دوم سے معطل ہو جبرئیل امین بہشت مین جاوین
اور ایک براق بہین براق ہمراہ لاوین اور جانب مکہ کے جاوین اور وہان سے
ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے پاس
لاوین اور دستور ہے کہ جب شاہنشاہ کے حضور مین کوئی اوسکا تخت
بادشاہ حاضر ہوتا ہے تو کل عملگان اور ملازم اوس آنیوالے کے
آمد آمد اور سامان جلوس مین سب کاروبار چھوڑ کے متوجہ ہو جاتے
ہین کہ دیکھیے فیمابین ان بادشاہان جلیل القدر کے کیا مشورہ ہے
پس یہی شکل اوسوقت بھی تھی کہ کل کاروبار کائنات کو سکوت تھا دائرہ فلکی
قیام پذیر ہو گیا تھا تو پھر فرمائی کہ ایسے وقت مین تبادل پانا تاثیرات فلکی
کا کہان ممکن تھا کہ کوئی بیدار ہوتا یا نجر کے جنبش موقوف ہوتے

اور بستر کی گرمی فرو ہو جاتی مثلاً آپ کی جیب مین گھڑی ہے مجھے
دیجیے مین اوسکے پرزے ساکت کیے دیتا ہون یقین ہے کہ
دس ہزار برس تک جس منٹ پر کہ اسوقت سوئی موجود ہے اوس سے
آگے نہ بڑہیگی نہ گھٹیگی یہ کہکے مین نے کہا کہ یہ تو دلیل عقلی بدیہی
اپنے ثبوت دعوے کی پیش کی اب آپ کسی دلیل عقلی یا نقلی سے
اسکا رد پیش کیجیے یا فقط توہمات شیطانی پر کاربندی ہے غرضکہ
خاموش ہوے روپوش ہوے آجتک آتے ہین اب پھر ہم اپنے
مخاطب اول سے رجوع لاتے ہین تیسری دلیل سناتے ہین اقول
تیسرے یہ کہ بموجب آپکے تشخیص کے ثبوت معراج مین دو گواہ قرار پاتے
ہین ایک جانیوالا مخبر صادق اور دوسرا بلانیوالا حاکم حاذق جل شانہ جس نے
بیان کیا اسریٰ بعبدہ اور اگر متوسط جبرئیل علیہ السلام بھی زمرہ گواہان
مین محسوب سمجھی جاوین تو پھر تین گواہ عادل ٹھہرے تو ہماری تو ڈگری
ہوئی اور آپکو ڈسمس پہونچی پس بروقت اجرای ڈگری بسبب بضاعتی جہنم
جیلخانہ ہوا بقولہ تعالے شانہ ذوقوا عذاب جہنم الذی کنتم توعدون اب صاحب انجیل
کو تو دیکھیے کہ حضرت مسیح کے بعد صلیب کے پھر زندہ ہونے مین لوقا نی
کچھ اور مرقس نے کچھ کا کچھ بیان کیا ہے تو پھر وہ بقول آپکے کب قابل
اعتبار ٹھہرا واہ وا صاحب آپنے خوب خطوط کی بنیاد ڈالی کہ دین عیسوی کی

بنا ہی بگاڑی کیا خوب خیالات آپکو سوجھتے ہین بقول شخصے کیا خوب
پہیلی آپ بوجھتے ہین بھلا اب بھی تو کہو عالم رویا مین مثل سید مہدی علیخان صاحب
ڈپٹی کلکٹر مرزاپور شاگرد رشید سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی الندنی
آسمان پر جائیے حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کر آئیے شبیہ
اقدس کا پتا بتائیے جیسے ہمارے حضور اقدس نے بعد مراجعت معراج
کے مسجد اقصے کا بالکل نقشہ بنایا ہے تب تو اہل مکہ نے صدقت یارسول اللہ
فرمایا ہے الخراب مین ناظرین کتاب ہذا سے ایک بات یہ بھی عرض کرتا ہون
کہ یہ جو پادری صاحبان بازارون مین وعظ فرماتے ہین کہ ہم دین عیسوی کو
پھیلانے آئے ہین مین کہتا ہون کہ انسے کوئی پوچھے کہ وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے دین کی تو دو ہی چیز ہین اعتقادیات اور عملیات
سو اعتقادیات حضرات عیسائیہ کا تو یہ حال ہے کہ ایک خدا کے تین خدا
ٹھہرائے گئے اور اپنے پیغمبرونپر زنا کی تہمت اور جھوٹھ بولنا اور چور
اور ڈکیٹ کا گمان صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے اور عیسی علیہ السلام کو
معاذاللہ باطن کی راہ سے ملعون اور جہنمی ہونا بتایا ہے اور یہ تینون
باتین عقل سلیم و قلب مستقیم کی رو سے جسپر مدار عقل اور تکلیف شرعی کا
ہے قطعاً باطل اور یقیناً ضلالت ہین براین تقدیر اگر عملیات کچھ ہوے
بھی تو کس کام کے واہی برجالیکہ عملیات بھی کچھ نہون یعنے سب بزعم ظاہر

کہ ایسے عملیات جو محض ورزش شیوہ عبودیت اور تزکیہ نفس کے
لیے ہوا کرتے ہین مثلاً ذکر الٰہی وغیرہ عبادت بدینہ خداوندی اور
مخالفت نفس امارہ بقیودات حلت وحرمت بعض مکاسب و مآکل
ومشارب وملابس سوا انمین سے کوئی امر دین عیسوی مین پادری
صاحبون نے باقی نہین رکھا بلکہ اوسکو محض بے وقوفی جانتے ہین
رہگئی اخلاق اور اعمال جو حسن تمدن اور انتظام معاش کے بکار آمد
ہون سو انکے محدث ورزالت وحسن وقبح جملہ ملل ونحل مین یہان
تک کہ ملاحدہ وزنادقہ کے نزدیک بھی مسلم الثبوت ہین پس وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے کہ جسکے پھیلانے کے لیے یہ دھوم دھام ہورہی
ہین کہ ہزارون پادری اسکی روٹی کھاتے ہین اور اکثر اہل ہند سے
بھی جو کہ زر دوست اور دنیا پسند ہین پادری ہوتے جاتے ہین لاکھون روپیہ کا صرف ہے
اور ہورہا ہے ہر ایک قریہ اور شہر مین ہم دیکھتے ہین کہ ایک گرجہ
معہ ایک ولایتی پادری کے کھڑا ہورہا ہے ہان اگر یہ کہیے کہ بیدین
ہونے کا نام دین عیسوی ہے تو اسکو اہل دانش جہل مرکب کہتے
ہین الخراب ایک بات اور واغطین دین اسلام کو یاد رکھنے کی ہے یعنی
اکثر ملحدین حال کا یہ قول بھی ہے کہ معاذ اللہ یہ کیونکر ثابت ہوا کہ
اس عالم کا کوئی صانع بھی ہے مین کہتا ہون کہ اول تو اسکا جواب

یہ ہے کہ تمہارا باپ کون ہے لہذا گواہوں سے باپ کا اثبات
آدمی کرسکتا ہے اور اگر والدین یا دوسرے اشخاص واقف کار صحت
نسبت اوسکے مولود کے نہ تسلیم کیجاوے تو پھر بڑے خرابی ہے
لو اب اس صورت مین ہم ایک جمہور کی گواہی پیش کرسکتے ہین دیکھو کل
مذاہب کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا برحق ہے کیا معنے کہ جب تک کوئی
فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے فعل ظہور مین نہین آسکتا مثلاً قلم دوات
کاغذ ہم سب موجود کردین مگر جب تک کہ کوئی کاتب نہو ایک حرف کاغذ
پر برآمد نہوگا یہ بات بدیہی ہے چنانچہ بنارس مین اسکا بڑا چرچا ہے
ایک ملحد صاحب پیرو نیچر نے سنیچر سے مجھ سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے
کہ ہم لوگونکا فلاسفہ کے اعتقاد پر عمل ہے مین نے کہا کہ فلسفہ کے
تو یہ قول ہین کہ پہلی عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل
ثالث اسیطرح سے انہون نے عقول عشرہ تک تقسیم منہی کیا ہے اسی سے
کل کائنات کا پتہ دیا ہے لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ جسکو انہون نے عقل
اول قرار دیا ہے اوسیکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے جیسے
اٹلا پر چون پسان اسپر فرمانے لگے کہ نہین اونکی راے ہے کہ اس ہیئت
موجودہ زمین و آسمان مین ایک مادہ شخصی ہے کہ اوس سے ہر شے کا
نمود و عدم ہوتا رہتا ہے مین نے کہا کہ صاحب مادہ شخصی از خود کسی شے مین

نہین آسکتا آخر اوس مادہ کا کوئی بانی ٹھہرے گا اور یہ تو ہمارا بھی
اقرار ہے کہ اللہ جل شانہ ایک حکیم مطلق ہے اوس نے اپنی حکمت
بالغہ سے اس کائنات کو بنا دیا ہے جب تک کہ اوسکو منظور ہے یہ دورہ
یون ہی چلائیگا کہنے لگے کہ یہ نہین ہم یہ کہتے ہین کہ یہ جوہر ملت و
مذہب تین تفریق ہے کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے اس سے
خدا کو کیا کام تمہارے شے جو کہ پیدا ہے جسے جی چاہے کھائیے اور جسے
چاہیے نہ کھائیے مین نے کہا کہ اگر یہی عقیدہ آپکا مار کھایا ہے تو مدعی
ضرور پوچھیگا کہ آپ بن جور و بنیٹی تہوسبکے ساتھہ اپ ایک ہی طرح سے پیش
آتی ہونگی اسپر تو خاموش ہوئے اور ٹہنڈے ٹہنڈے تشریف لیگئے پھر دیکھو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
سے کچھ اوسوقت کے ملحدون نے جمع ہوکر سوال کیا تہا کہ ذات باریتعالے
کے ثبوت کی کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ کل صبح کو مین اسکا جواب
دونگا اور صبح کو آپ اونکے پاس نہ گئے قریب شام اونکی محفل مین آپ
تشریف لائے انہون نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ آپ امام وقت ہین
آپنے خلاف وعدہ کے کیون کیا صبح کا وعدہ تہا آپ اسوقت کہ قریب
شام ہے تشریف لائے پہلے اسکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین
ایک ضرورت کے واسطے صبح دریا پر گیا تہا اور نیت یہ تہی کہ طے کرکے
تمہارے پاس پہونچونگا والا وہان ایک عجیب تماشا پیش آیا کہ اوسمین

مین محو ہو گیا لہذا خلاف وعدہ کے یہ وجہ ہوئی انہون نے فرمایا کہ وہ تماشا
کیا تھا کہ جسمین آپ محو ہو گئے ہمسے تو فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین نے
ایک عرصہ تک دیکھا کہ ایک کشتی پانی پر از خود بلا ملاح اور دیکھنے والے کے
دریا مین موجود ہے اور مسافرون کو کنارہ پر آکر اس پار سے اوس پار
اور اوس پار سے اس پار لیجاتی ہے اون ملحدون نے بڑا قہقہا مارا اور
کہا کہ یا امام یہ بات کب قیاس مین آتی ہے کہ بغیر از ملاح کے کشتی اس پار سے
اوس پار جاوے اور آوے آپنے فرمایا کہ یہی تو مین بھی حیران ہون کہ
تم لوگون کے قیاس مین یہ بات کیونکر جم گئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دنیا
کا کہ جسمین اٹھارہ ہزار خلقت مختلف المائیت ایک جنس سے دوسری
جنس کو تعلق نہین یہ بغیر کسی صانع یا پروردش کرنیوالے ازلی و ابدی کے
کیونکر اجتک دائم و قائم ہے غرضکہ سب خاموش ہو گئے لہذا ہماری کل کتاب
مین جسقدر کہ درانیولا بصفات و تقریرات ملحدانہ جسایان ماضی و حال و
استقبال کے اعتراضات تھے سبکے جوابات ہو گئے ہین انشاء اللہ
تعالے اگر حیات مستعار باقی ہے تو طبع ہو کر مشتہر کیے جاوین گے
اسقدر وعظین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سر دست لکھو
گئی کہ عند الوعظ بر سر موقع سنایا کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین آمین یا رب العالمین

العبد

نتیجہ کتاب ہذا ہین یہ باتین اور یہی بڑہائی گئین اول مولوے
عماد الدین صاحب پانی پتی لاامتی جو کہ عیسائی ہوے ہین
اونہون نے چند کتابین بعبارت توہینی ہمارے جناب اقدس
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن قوی البرہان کی نسبت مخضر
بے قاعدہ تحریر کرکے طبع کراکے مشتہر کیا ہے اونکے
جوابات جو کچہ کہ ہمنے دیے ہین از انجملہ دو کتاب کا جواب
اسمین بہی داخل کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا داخل کیا وہو ہذا

نامۂ اول

ہو المستعان

نامۂ تنبیہ الملحدین

بجواب کتاب ہدایت المسلمین

مولویصاحب مظہر الطاف و کرم ہٹ دہرمیان عماد الدین خوش زاد لطفہ
بعد ادب و حب کے مطلب یہ ہی کہ کتاب بطلان آب مسمی بہ ہدایت المسلمین و
در اصل مضل الضالین جو کہ بجواب اعجاز عیسوی کی آپنے تصنیف کی ہی
بگت ہنسائی کی ہی نیاز مند کو معرفت آپنے فلصاحب دستیاب ہوئی چشم پر آب

ہوئی ہمت تردید ہم رکاب ہوئی تائید از جناب رسالت مآب ہوئی کل
تجویز اپکی خراب ہوئی دفعہ اول خلاصہ دیباچہ قول یعنے کہتر ین
عماد الدین کے ناظرین کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ یارہ سو برس سے
اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی عمدی کا دعوی کرنا شروع
کیا ہے اور سبب اسکا یہ ہوا ہے کہ تعلیم محمدی جو کہ برخلاف ان کتب کے
ہے اور نبوت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ کسی طرح سے
ثابت نہین ہوتی مگر جو کتب مقدسہ جھوٹہ ہوجاوے تو رسالت نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متحقق ہو اور اگلے علما محمدی نے اس مقدمہ مین
دم نہین مارا مگر اب متاخرین اور اس ملک کے مولویون نے اس ملک
مین ثبوت تحریف کے لیے طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور سبب اسکا
یہ ہوا ہے کہ جب پادری فنڈر صاحب نے ۱۸۵۴ عیسوی مین شہر
آگرہ مین ڈاکٹر وزیر خان جو اسوقت ملک عرب مین ہین اور مولوی رحمت اللہ
کیرانوی والی جو اب ملک ترکی یا روم مین ہین ایک کتاب اعجاز عیسوی بڑی
کوشش سے لکھی ہے تو بہی پادری فنڈر صاحب اور اونکی کتاب میزان الحق
پر فتحیاب نہوے اور مولوی صاحب نے اس کتاب مین منکرون اور ملحدون
کی کتابون کے حوالے دیے ہین اور بہت جھوٹی سندین پیش کی ہین
اور بدون انگریزون کی مدد لیکر یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی ہے خصوصا

رومن کاتھلک بشپ سے اور بعض جا محض جھوٹھ حوالہ دیا ہے کہ فلانی
کتاب مین یہ لکھا ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکھا اور جو رستم ہی کہی بر ہی کی
اونکی صحبت مین تھا اور یہ کتاب اکثر لوگون کے یہان ہے کہ چھپا چھپا
پڑھتے ہین اور لوگونکو گمراہ کرتے ہین لہذا مین نے اسکا جواب لکھنا
مناسب جانا ناظرین سے التماس یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے کے
وقت کتاب اعجاز عیسوی کو دیکھتے جاوین تاکہ انصاف کے واسطے مفید ہو
اور اسمین ۹ باب اور ۳۶ فصلین ہین خداوند مسیح کے نام سے آمین الخ
جواب مشفق من آپنے کمال کیا جھوٹھ کا انبار لگادیا گفتار لغو کا تتق
بنادیا بقول شخصے ہاتھ پاؤن پھول گئے جو کچھ کہ کالج آگرہ مین پڑھا تھا
وہ بھی بھول گئے آگاہ دیکھتے ہو نہ پیچھا دیکھتے ہو جو کچھ ذہن ناحق پر وہ ہیز
آتا ہے لکھ کے بھیجتے ہو لہذا ہم گفتگو کو طول نہین دیتے ہین انکے
۹ باب اور ۳۶ فصل کو ۱۲ دفعہ مین ختم کیے دیتے ہین ۔ بھلا جبکہ آپ
خود مقر ہین کہ ہنگام مباحثہ پادری فنڈر صاحب مقام آگرہ مین صحبت
مولویصاحب اور وزیر خانصاحب مرحوم و مغفور مین موجود تھے حل من
مزید کے مستحق نہین ہوسکتے جو آپ نے جواب نہ دیا خوف ہین
آگئے دم دبا گئے پیچھے یاد کیا دین عیسوی کو برباد کیا آپنے سنا نہین
اہل فارس کا قول ہے مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد دوسرے

یہہ کہ عرصہ ایکسال سے زیادہ کاگذرتا ہے کہ ہمنے آپ کی کتاب تحقیق الایمان ضعیف البنیان اور مباحثہ اتفاقی کا جواب معہ ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شدومد سے ایکو للکہا اور آپنے تاحال جواب نہ دیا بہلا فرمائیے موجود کے ہوتے مفقود سے اعتراض کرنا کتنی بڑی نادانی ہے سراسر ندلت اوٹھانی ہے ہم کہ انام ہین صحت رسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈنکا بجارہے ہین ہمکو جواب نہین دیتے ہو مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرحوم بقول تمہارے ملک عرب یا ترکستان مین ہین اونکی کتاب سعادت انتساب پر اعتراض بیہودہ لاتے ہو منہ کی کھاتے ہو معقولیت دنیا و عقبی سے نہین شرماتے ہو اتنا بھی نہین جانتے ہو کہ العلم حجاب اکبر کی دھوم ہے یہ وہ بیتین گوئی ہے کہ جسکا اشہر از شام تاروم ہے **فعلہ** **قولہ** دوسری فصل صفحہ ۲۲ ہمین آپنے ماشاء اللہ کچھ الہام کی شناخت مین گفتگو طول وطویل کچھ ذہنی کچھ وہمی وخیالی اور بالی مادہ معقولیت سے خالی جسکو مقدمہ مین کچھ تعلق نہین بیان کیا ہے یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے **الی قولہ** کہ معجزہ اوس کام کو کہتے ہین جو خلاف عادت قدرت الہی سے سرزد ہوا اور وقوع مین آوے پس اگر معجزہ ہر زمانہ مین واقع ہوا کرتا یا کبھی کبھی سال کے بعد معجزہ ہوتا رہتا جیسے دمدار ستارہ کبھی کبھی

نکلتا ہے تو وہ خلاف عادت نہ ہوتا بس ضرور ہے کہ معجزہ ہر زمانہ مین
نہ ہوا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایک دفعہ ہوکر بند بھی نہ ہوجاوے
لہذا موسے کے وقت مین یہ خرق عادت ظہور مین آئے اوسکے
بعد بھی دوسرے نبیون کے ہاتھہ سے کبھی کبھی اوسکا وقوع
ہوا آخر مین یہ قدرت بڑی زور شور سے نمایان ہوئی پھر بند ہوگئی
تاکہ معلوم ہو کہ وہ قادر مطلق پہلے اپنے بندون کے ہاتھ سے
اس قدرت کو بار بار دکھلاتا رہا آخر کو مجسم ہوکر خود بدرجۂ کمال اس قدرت
کو آدمیون مین چند روز رہ کر دکھلایا کیا اور یہ کہہ گیا کہ اب مین اس طاقت
کو بند کرتا ہون چنانچہ یوحنا کی انجیل ۹ باب آیہ ۳۹ تک وہ ہوا
قولہ ضرور ہے کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک
کرون ہے کرون رات آتی ہے جب کوئی کام نہین کرسکتا جبتک
کہ مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون الخ جواب یہان تو آپنے
بالکل رسالت ہماری سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کردیا کیا
معنے جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ خدا خود ہی مجسم ہوا اور اس قدرت
کو یعنے معجزات کو بذات خود کرتا رہا پھر اس طاقت کو بند کرگیا اور یہ
آپہی انجیل یوحنا سے نشاندہی کرتے ہو کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے
کامون کو جب تک دن ہے کرون الخ سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی

کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا بہلا ہم پوچھتے ہین بقول آپکے کہ حضرت مسیح
خود فرماتے ہین اور خدا تھے پھر انہون نے یہ کیون کہا کہ جسنے مجھے
بھیجا ہین اوسکے کامونکو جب تک کہ دن ہی کرون ہان یہ البتہ ہوسکتا
ہے جیسا کہ انکے متقدمین کی تجویز ہے کہ پہلے خدا نے اپنے بندے
یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے بندون کے بھیجے یعنے
ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر کم وبیش جیسا کہ مشہور ہے آئے جب اوسپر بھی
کسی نے کہنا نہ مانا تب اللہ تعالے نے معاذ اللہ مجبور ہوکر اپنے ایک
اکلوتے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بھیجا چنانچہ وہ دنیا مین آیا اور بقول پادری
فنڈر صاحب مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے
اور اوسنے اپنے پیرون کے یا اپنے باپ کے بندون کے کفارہ
ہوا اور آسمان پر چلا گیا لو پھر اور پیغمبر یا رسل بھیجنے کے خدا کو کون ضرورت
تھی سو ہمین محکوم یہ عذر ہے کہ اگر بالفرض یہ قول مسلم رکھا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے اور قرینہ بھی مقتضی ہے کہ جب اللہ تعالے نے بذریعہ
پیغمبران علیہ السلام اپنے بندون کو ہدایت کیا اور وہ انحراف
کرتے رہے تب اوسپر اللہ نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے مسیح علیہ السلام
کو بھیجا پھر جب اوسنے بھی انحراف کیا بلکہ بقول پادریون کے کہ یہودی
پھانسی دینے سے بھی نہ چوکے تب اوسنے اپنے بیٹے کو بلا لیا

کہ ظاہر ہے یعنے حضرت زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور چھ سو
برس تک دنیا حسب قول حضرت مسیح کے منے نور رہے یعنے پیغمبر
دنیا کا چراغ ہے اور اس عرصہ مین کوئی پیغمبر نہ آیا اور حقیقت مین جب
ایسا پیغمبر جلیل القدر نور البصر چلا جاوے تو پھر اور پیغمبر کے آنے کی
دنیا مین کون ضرورت تھی لہذا ہمارا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ
حضرت مسیح کے بعد بعثت ہوئے تو اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ خدا خود محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنکے آیا جیسا کہ حدیث
شریف مین بھی آیا ہے کہ جب حضور اقدس باہر سے تشریف لاتے
تھے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا پیکا کمر مبارک سے کھولتی
نہ تھین یون ہے کہ کھینچ لیتی تھین اور پیکا نکل آتا تھا اور پھر دیکھو انجیل
متی کے باب ۲۲ - آیہ ۴۴ قول مسیح یعنی حضرت فرماتے ہین قولہ
کہ اسلیے مین تمھین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور
ایک قوم کو جو اوسکے پھل لاوی دیجاوے گی اور جو اوس پتھر پر گریگا
چور چور ہوجاویگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا الخ اب ظاہر ہے
کہ جسنے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کیا وہ
چور چور ہوگیا اور جسپر آپ یا آپکے صحابہ رضوان اللہ گرے گئے اوسی

پیس ڈالا اگر آپ کو کچھ شک ہو تو تاریخ صولت فاروقی دیکھہ لیجیے اب
اسمقام پر آپ ضرور فرماوین گے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کوئی معجزہ نہین ہوا اور حدیث مین جو معجزات کہ قلم بند ہین اونکو
آپ مانتے نہین ہین اوسمین یہ ڈھکوسلا نکالتے ہو کہ حدیث دو سو
برس کے بعد آنحضرت کے قلم بند ہوے ہین اسوجہ سے وہ
معتبر نہین ہین مگر آپنے مباحثۂ اتفاقی مین بمقابلۂ حافظ ولی اللہ صاحب
کے کہدیا ہے قولہ کہ یہ انجیل مسیح پر نازل ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا
تو بہ ایمان ہے کہ جیسے نازل ہوئی ہمین نے قلم بند کیا ہے الخ مگر ہم اسکو
بھی دلیل نہین پکڑتے ہین فقط وہ معجزہ جسکا ثبوت آج دوسرے مذہب
سے ہو سکتا ہے پیش کرتے ہین اقول اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ
الْقَمَرُ وَاِنْ يَرَوْا اٰيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ترجمہ یعنی پاس آگئی
وہ ساعت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور
کہین کہ یہ جادو ہی قدیم الخ فتح کے دنون مین آدھی رات کو کافر
جمع تھے حضرت اونکو سمجھا رہے تھے اونہون نے مانگے کچھہ
نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو چاند کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اوس سے
مشرق کو ایک مغرب کو جبتک ہنڈیا خوب دیکھ لیا پھر مل گیا یہ نشانی ہے
قیامت کی کہ آگے سے کچھہ یون ہی چلنے والا ہے از موضع قرآن الخ

اب دیکھو اس معجزہ باہرہ مین جب سب تاویلون سے آپ لوگ ہارے
ہین تو یہ توجیہ نکالی ہے کہ یعنے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان ضعیف
البرہان مین اس معجزہ کو بیان کرکے کچھ تفسیر مدارک و بیضاوی کا حوالہ دیکر
لکھا ہے یعنے تفسیرون مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ قیامت مین
چاند شق ہوگا اور ہٹ دھرمی یہ کی ہے کہ دوسری آیہ نہین لکھی ہے
یہ اوڑان گھائی میان عزازیل کی ہے کہ وہ جسکو بہکاتے ہین آدہی بات
بتاتے ہین مطلب کہ فقرے کو کھا جاتے ہین اب دیکھیے اُنکے
استاد ہوے ہین برسرفساد ہوئے ہین کیا بگاڑتے ہین جہاں
مارتے ہین جیتتے ہین نہ ہارتے ہین دیکھو مولوی عبدالقادر صاحب
رحمہ اللہ ترجمہ فائدہ پہلے مین لکھتے ہین قولہ کہ حج کے دنون مین
کافر جمع تھے اونھون نے معجزہ طلب کیا تب چاند دو ٹکڑے ہوگیا
لہذا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ اوسدن بھی چاند دو ٹکڑے ہوجائیگا
اور سوا اسکے بعض کے لفظ مفسرون کی دلیل کرتی ہے اسبات پر
کہ بعض کفار عرب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے نہین ہوا انھون نے ہماری
آنکھون پر سحر کیا ہے پس اس سے یہ بات نہین پیدا ہے کہ قیامت مین
چاند شق ہوگا کیونکہ دوسری آیہ کہتی ہے کہ دیکھا اور کہا کہ یہ جادو ہے چنانچہ
اسکا ثبوت ہم اپنی کتاب تردید الابطال مین بہت شرح و بسط سے دیچکے ہین

اور شق ہونا ثابت کردیا ہے اور سوانح الحرمین مین لکھا ہے **قولہ** کہ
شہر دہار جو کہ متصل دریای چنبل صوبۂ مالوہ مین ہے اب اوسکو شاید دہارا
نگر سے کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک بارگی
اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا اوسنے اپنے یہان کے
پنڈتون سے جو دریافت کیا تو سبھون نے اپنے کتابین دیکھکے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اونکے ہاتھہ پر چاند دو ٹکڑے ہوجاویگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی
اپنا حضور اقدس مین بھیجا جسکا نام بایا زن تھا کہ قبر اوسکی ضلع مراد آباد
موضع شیرپور مین کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور اُس ایلچی
کے واپس آنے پر وہ راجہ بھی ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبداللہ
رکھا اور قبر اوس راجہ کی شہر دہار کے باہر ابتک زیارتگاہ ہے اور
تواریخون مین لکھا ہے کہ جب یہ ایلچی گیا تو اوسکی زبان ہندی تھی اوس نے حضور نے
اوسکی زبان مین فرمایا کہ ہیم کُسل یعنے اچھے تو ہو اور راقم دو برس تک
اسبات کی تلاش مین رہا اور بڑے بڑے پنڈتون سے پوچھتا رہا
کہ وہ کون سی کتاب ہی کہ جسمین یہ خبر تحریر ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا
ہونگے اور اونکے ہاتھہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا آخر گوا نام کے
مقام مین ایک پنڈت نووارد سے ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا

کہ وہ کتاب بہگوتری پران ہے اور مین بیشک یہ خبر تحریر ہے اور شہر
بنارس مین بڑے بڑے پنڈتون کے یہان مل سکتی ہے لہذا آپکو
اگر ہمارے قول کا اعتبار نہ ہو تو تکلیف کیجیے دون کی نہ لیجیے یہان
چلے آیئے ہم آپکے ساتھہ ہون اور چل کر وہ کتاب بنارس مین بعونہ
تعالیٰ دکھلا دین علمائے فتحیالی اپنی سرکار ابد قرار سے یا دین بغلبین
بجاوین دوستون کو خوش کرین دشمنون کو جلاوین اور مولانا رفیع الدین
صاحب نے اپنے رسالہ شمس القمر مین اوس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے
اور تاریخ فصلی سے نقل کیا ہے اور آپکو علم فارسی اور عربی کے عالم کہلاتے
ہوا اپنے وقت کے علم الملکوت ہو بقول اہل اودہ انصاری کے ہوت
ہو کیا آپنے یہ کتابین نہ دیکھی ہونگی مگر کیا کرو ختم اللہ علی قلوبھم سے
مجبور ہو بقول حضرت سعدی موشک کور ہو بغض و حسد احمدی سے
مامور ہو کوچہ راستی سے دور ہو دیکھو توراۃ مین لکھا ہے کہ حضرت
یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹھہر گیا اور اس قصہ کو بھی کسی اہل
تواریخ نے نہین لکھا حالانکہ یہ معاملہ دل کا تھا تو اب کیا سب تشخیص
آپکے توراۃ ہی جھوٹی ٹھہری جو کہ بموجب اقرار علمائے سبھی کے طبقہ
اول مین ہے اب اس انجیل مروجہ کو غور کیا چاہیے دروغ گو را تا بہ
ایوان بلکہ تا بہ پنجایہ ہیچ راستی نیست کاذب الفقہ او تھا سیئے بدمتکالان

محمدی کو شرمائیے وہ یہ ہے باب ۲ انجیل متی کی آیہ ۱۶ قولہ جب ہرودس نے دیکھا کہ مجوسیون نے مجھے دہوکا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگون کو بھیجکر بیت اللحم اور اوسکے ساری سرحدون کے سب لڑکے جو کہ دو برس کے اور اوس سے چھوٹے بھی اوسوقت کے موافق جو اوسنے مجوسیون سے سنا تھا قتل کروائے الخ اب دیکھو یہ قتل اطفال نے گناہ کستی تاریخ یہود و مجوس عبرانی و یونانی و ہندی و انگریزی و پرتگیزی سے کہین ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو کہ بڑا جوبانی بدنامی ہرودس کا ہے اس قتل کا حال نہین لکھا اور نہ زبان زد خاص و عام ہے بڑے تعجب کا مقام ہے اور نہ کسی اور علماء یہود نے جو کہ بڑے مورخ گذرے ہین اپنی تواریخون مین لکھا ہے یا مر تو ایک بڑا ظلم صریح تھا اور بہت بڑا سبب بدنامی ہرودس کا تھا اور پھر کسیطرح سے اسکے اظہار مین کچھ الزام اونکے مذہب پر بھی عائد ہو سکتا تھا پس اگر واقع ہوتو ضرور رہے لکھتے اب فرمائیے کیا انجیل ہی الحاقی ہے اس مقام سے رہست و دروغ کی بیباقی ہے مگر اسوقت کے بعضے پادری لوگ جو چند کتاب اردو پڑھ کے نیم ملا خطرہ ایمان ہوئے ہین طمع دنیا پر عیسائی بعضے مسلمان ہوے ہین ایک تقریر نئی بطالت شق القمر مین کرتے ہین اپنی قبر کو نار سقر سے بھرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر دھرتے ہین وَاِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

سے نہین ڈرتے ہین حق کو باطل کرنے پر مرتے ہین یہ تقریر کرتے
ہین **قولہ** کہ اس کے تو لفظی معنے یہ ہوتے ہین کہ پاس آگئی وہ ساعت
اور پھٹ گیا چاند پس اس سے یہ کہان ثابت ہے کہ محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو شق کیا **جواب** سبحان اللہ کیا
اچھی سمجھ ہے بقول شاعر ؎ ابتک نہ ہوئی مغز سخن سے آگاہ
لاحول ولاقوۃ الا باللہ ایصاحب جب کفار قریش نے یہ معجزہ طلب کیا
جسکی شرح اوپر سے چلی آتی ہے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے تامل کیا پس اوسی حال مین یہ آیہ نازل ہوئی یعنے اللہ تعالے
اشارہ فرماتا ہے کہ تو کیون تامل کرتا ہے ای حبیب ہمارے ہمنے
وہ ساعت قریب کردی اور پھٹ گیا چاند اب غور فرمایئے کہ کیسا اعلی مرتبہ
ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگاہ باری مین پایا گیا
کہ باوجود خواہش حضور اقدس یہ حکم نازل فرمایا اور کر دکھایا اب اس مقام پر
ایک نکتہ باریک یہ ہے کہ کل امر مرہون باوقتہ جو مشہور ہے یعنے کل امر
شدنی ہوتے ہین اپنے وقت پر سو اس نظیر سے وہ بات بالکل ثابت
ہوگئی کہ وہ ساعت جبکہ مشیت الہی مین تھی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا
وہ قریب کردی پس اقتربت الساعۃ جو فرمایا تو اس سے یہی بات
پیدا ہے ورنہ فرماتا کہ قد ان اللہ شق القمر لہذا آیکو یہی چاہیے کہ

اسی طرح ہمکو بہی معقول سمجھے گفتگو کو طول نہ دیجیے مضمون فضول نہ کیجیے
مشفق من دین اسلام عالی مقام متوالے کی پگڑی نہین ہے جو گرتی
پڑتی چلی جاتی ہی اسکے باطل کرنے مین معقولیت مدعی کی آتی ہے عقول عشرہ
حکماء فلسفہ کے چکر کھاتی ہے **دفعہ ۳** اب تیسری فصل جو کہ الہام
کی صورتون اور فائدون کے بیان مین آپنے لکہی ہے او سے ہم
فضول جان کے کہ محض سبز باغ دکھایا ہے یا دریان حال کو بیوقوف
بنایا ہے جہوٹے کا دستور ہے کہ پہلے حاصل مطلب کے لیے کچہہ
روغن قاز سا سامع پر چہڑک کے مطلب بیان کرتا ہے اور پہر ہمارے
مطلب ہی تعلق بہی نہین رکہتا پس اوسے قلم انداز مطلق کرکے طرف
فصل چہارم ہم شبدیز قلم سعادت رقم کو مثل برق ساطع کے کوندلاتے ہین
آپکی تشخیص باطلہ کو روندتے ہین اس فصل چہارم مین آپکا خلاصہ بیان یہ ہے
قولہ کہ عیسائی لوگ جو کتابین لے رہے ہین اونکے مصنف بہی الہامی
شخص تہے کیونکہ شرطین الہام کی جو فصل دوم مین ہین اون کتابون کے
مصنفون مین پائے جاتے ہین سوائے اسکے یہ بات ہے کہ ان
عیسائیون کی کتابین اون یہودیون کی کتابون کو اچہی طرح پر کامل کرتے
ہین کہ اور ہی ایک معجزہ سمجھدار آدمی کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضامین
جو کتب یہود مین انتظار کسی آنیوالی کی دکھلاتے ہین ان کتب جدید سے

کمال درجہ مطابقت رکھتے ہین کہ مثل مغز اور پوست دکھلاتے ہین اگرچہ
اس مقام پر بہت سے دلائل ہمارے پاس موجود ہین پر یہان ہمکو
طوالت منظور نہین ہے اسلیے صاف صاف اپنا مطلب کہتے ہین
کہ یہ سارا مجموعہ بیبل کا کلام الہی ہے اچھی دلیلون سے اسکا ثبوت
ہوچکا پر ایک فرقہ محمدی جو تھوڑے دنون سے دنیا مین ہے
وہ بھی الہام کے قائل ہین مگر اس فرقہ کو ہم جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوسکا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین الہام کی شرطین
جو کہ فصل دوم مین ہین اپنے اندر نہین رکھتے تھے اور اونکی کتاب
بھی خدا کی اگلی کتابون سے کچھ میل نہین کھاتی اگرچہ وہ لوگ بھی کتب
مقدسہ کو کلام الہی جانتے ہین پر وہ ان کتابون کو محض جھوٹا اور محرف
بناتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ یہ کتابین ضرور آسمان سے نازل
ہوئین مگر یہودیون اور عیسائیون نے ان کتابون مین کہین کہین لفظ
بدل ڈالے اور جان بوجھہ کے اوس کلام کو صحیح نہ رہنے دیا مگر یہ
اونکا دعوی ہی دعوی ہے اسکا ثبوت اُنہون نے آج تک نہین دیا
سب سے بڑی کتاب اونکے پاس اس باب مین اعجاز عیسوی ہے جو خدا
کی پاک الہامی کتابون پر دھوکے بازی سے عیب لگاتے ہین اسلیے
اب ہم خدا سے مدد مانگ کے اوسکے جواب پر توجہ کرتے ہین

اسکے بعد اپنی لنیان چہاٹ کے ایک مسودہ ابلہ فریبی کا کانٹہ کے
باب دوسرا اعجاز عیسوی کے جواب مین شروع کیا ہے **قولہ** یعنی اعجاز عیسے
کے دیباچہ مین اوسکا مصنف کہتا ہے کہ اگر پادریصاحب صرف
کتب مقدسہ کے ترجمہ تقسیم کرنے پر اکتفا کرتے تو مسلمانون کو اونسے
کچھ تعرض نہ تھا لیکن وہ تو اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر و تقریر مین اعتراضات
بیہودہ لاتے ہین اور اونکی زبان و قلم پر وا ہے بتا ہے اعتراضات
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گذرتی ہین اور اونکے
چند مسائل مین تحریف کا بڑا سبب ہے اور حق یہ ہے کہ باقی اونکے
سب مسائل فروعی ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک
رسالہ مستقلہ لکھا جاوے سو یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی گئی اسپر آپنے
یہ جواب دیا ہے **قولہ** مین کہتا ہون کہ جو اعتراض ہم لوگ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کرتے ہین وہ سب بجا ہین کیونکہ سب بیانات
قرآن و حدیث سے لکھتے ہین اپنے دل سے تراش کر نہین لکھتے جیسے
آپنے ہماری نسبت تراش کے لکھی ہین الخ اور اسکے سوا پادری آپنے
لغویات ایک بات زمین کی ایک آسمان کی بیان کیا ہے جیسا کہ جھوٹے کا
دستور ہے کہ پہلے کچھ سبز باغ سا دکھاتا ہے مگر ہمکو طول فضول سے
کچھ سروکار نہین نہ ابلہ فریبی اپنا منشا ہے بمنصب حاکم ازل فی بیان

عزازیل اور اونکے پیروون کو دیا ہے اب ہر ایک بات کا جواب باصواب
ہم آپکو دیتے ہین **جواب** اول فصل چہارم کے بیان مین **اقول**
آپکی مقتدا اونکا قول یہہ چلا آتا ہے کہ جو روح القدس کہ مسیح پر نازل ہوتا
تہا وہی بعینہ حواریون مین بہی حلول کرکے بولتا تہا عقدہ باطنی کھولتا تہا
بھلا اب ہم پوچہتے ہین کہ روح القدس کی مرتبہ شکل جو مسیحیون نے اپنے
متخیلہ مین درج کی ہے اوسے کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا یعنی کبوتر کی
صورت اور پہر معاذ اللہ روح القدس کا حافظہ کچہ یاد رہیا جون کے وعظہ
سے بہی ردی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی زبان سے کچہ اور حضرت متی
کی زبان سے کچہ اور پولوس مقدس مین جب حلول فرماوے تو اور ہی
کچہ سناوے یعنے ختنہ کو ممنوع کرے باوصف اسکے کہ جناب مسیح کا
بہی ختنہ ہوا ہے اور پولوس صاحب بہی مختون تہے اسیطرح ایک حواری
مین حلول کرکے ایک چیز کو حلال کرے اور دوسرے حواری مین یعنے
پطرس مین جاکر کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے کہو مسیح
کی زبان سے نسخ توریت کی ممانعت کرے اور کہو پہر اونہین کی زبان
سے نسخ توریت کہہ سناوے یہہ امر بہی کچہ اختلال حواس سے کمتر نہ گنا
جاویگا اور پہر پادری فرنچ صاحب یہہ فرماتے ہین **قولہ** کہ کتاب الہامی مین
ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی جاوے بلکہ جو باتین متعلق بحواس ہین

اوسمین الہام کی حاجت نہین مثلاً جو امر کہ سماعت یا البصر پر منحصر ہے اوسمین
الہام ضرور نہین الخ اور پادری فنڈر صاحب کی یہ تشخیص ہے **قولہ** کہ ضرور
ہے کہ کتاب الہامی موافق ہو انصاف و شریعت دلی سی جیسیکہ اللہ نے
آدمی کے دل مین منقش کیا ہے اور جمیع امور کیا مشاہدات اور اولیات
و مبصرات سب الہام سے لکھی جاوین الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہان
پر کونسا قول مسلم کہا جاوے اگر پادری فرنچ صاحب کا قول مسلم سمجھین تو
کتب مقدسہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور جو پادری فنڈر صاحب کا قول
واجب تسلیم ہو تو شریعت ہر قوم و ملت بلکہ ہر متنفس کے مختلف ہی بسبب قوت
و ضعف قلب کے پس موافقت کتاب کی محال ہوئی شریعت دلی سی غور فرمایئے
کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ گائی نہ کھائین اور
کوئی جی نہ ماریں اور مسیحیونکا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ بھیڑ بکری
چوہا بلی گھوڑا سور کتا کوا چیل گدہا اور قبل سب نوش جان فرماوین گو
بعض جانور مقتضائے حکمت نہ کھاوین ورنہ سب جانور اونکی شریعت مین مثل
ہرہی ترکاری کے ہین **جواب** دوسری بات کا یعنی آپنے یہ جو فرمایا
کہ اگرچہ محمدی بھی الہام سے قایل ہین اور مذہب محمدی جو تھوڑے
دنون سے ہے اسکو ہم جھوٹا مذہب اور جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوس مذہب کا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین شرطین الہام

کی موافق تشخیص باطلہ آپکے یہ ہین اور اونکے کتاب یعنی کلام اللہ ہی
کلام خدا نہین ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ آپکو کیسے یہ کام ہوا پادریون
ہین نام ہوا سبحان اللہ مینڈکی کو بھی زور کام ہوا بھلا ہم استفسار کرتے
ہین اور اگر کچھ معقولیت رکھتی ہو تو شمار کرتے ہین کہ عزازیل یعنی جو کہ
معلم الملکوت ہے جواب پاتا ہے اور پھر شیطنت سے باز نہین آتا ہی
کسی نے یہ لطیفہ کہا ہے آپکے ملاحظہ کو تحریر کرتا ہون نامہ ہذا کو در معنی
سے بھرتا ہون وہو ہذا **قولہ** شیطان یہ کہتا ہے باؤ بکتے پھرنا ۔ ہر کس
ناکس کے ذائقہ کو چکھتے پھرنا ۔ آدم کو تو سجدہ نہ کیا نخوت سے ۔ ہر
پوتے کے آگے شرمگاہ رکھتے پھرنا ۔ اب کہیے اگر کوئی اعتراض کرے
کہ شیطان تو آجتک خدا کی خدائی کا منکر ہے کبھو وحدانیت کا اقرار
نہین کیا تو کیا معاذ اللہ خدا ہی کا وجود نہ ٹھہرا لہذا اس گفتگو پر ہی اعتنا
کیا حاصل جو اپنی اوقات ضایع کرین اسے کوئی ذی فہم قبول نہ کریگا
مزلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دہریگا مثلاً کسی امر کے نسبت یہ کہنا کہ ہم نہین
مانتے یہ دعوی بلا دلیل ہے فرمایئے اسکی کیا سبیل ہے اور یہ جو نسبت
مولوی صاحب کے آپ فرماتے ہین کہ انہون نے جھوٹی نشاندہی
کی ہے یا بقول بعضے بددین انگریزون سے مدد لیا ہے تو اب معلوم ہوا
کہ قدماے علماے مسیحیہ بددین تھے بھلا فرمایئے جب حسب اقرار

آپکے قدیم لوگ بدو بن ٹھہرے تو آپ کس طرح اور کس دلیل سے عالم
دیندار ہوئے اسواسطیکہ جب اصول ہے غارت غول ہوا تو فروع بھی
ناقص ٹھہریگا اور جو آپ فرماتے ہین کہ ہم قرآن سے تردید مذہب
اسلام کرتے ہین تو اس مقدمہ مین تو ہمکو یقین ہے کہ پہلے خطون مین بہت
کچھ معقول کر چکے ہین مگر خیر اب ہم آپکو بطور امر کلی کے یہ بات جتاتے ہین
کہ جب کفار قریش نے نسبت اسی قرآن کے زمانہ آنحضرت مین دعوے
ابطال کا کیا تو خود اللہ جلشانہ نے اونسے اسی قرآن مین یہ حکم نازل فرمایا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنے لاؤ تم مانند اسکے کوئی سورت پس اب
اگر آپ کو دعوی ابطال قرآن کا ہے تو ایک قصہ سورہ ہی بنا کے پیش
کرو ایکو پادریان حال کا خیر اندیش کرو آپنے تو پہلی ہی اپنی تصنیف مین
لکھا ہے قولہ کہ مین بیس برس تک کالج آگرہ مین عربی و فارسی پڑہا کیا
تو اب وہ عربی کون سے دن کام آویگی انتہی یہ کہ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ کہا ویگی
حضرت من یہ وہی مثل ہوئی بلکہ آپکی نسبت اصل ہوئی کہ تمام عمر دہلی مین
رہے مگر بہاڑ جھوکتے رہے ادہر ادہر پونکتے رہے اور جو مسیلمہ کذاب کے
چند آیہ گڑہی ہوئی آپنے لکھی ہین اون سبکا جواب ہم نامہ اول مسمی بہ ہدایت
مین لکھہ چکے ہین کہ یہ بیمزہ و بیرنگ عبارت کسی طرح ایسی فصیح و بلیغ کلام
کے مقابل نہین ہو سکتی اسواسطیکہ ایسا ہذلیات قرآن مین معاذ اللہ

خدا نے کہین نہین فرمایا ہے اور مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب تو
یقین ہے کہ کہین جھوٹا حوالہ دیا ہوگا کیونکہ اوسوقت مین تو وزیر خانصاحب
مرحوم نے بہت کچھ خرچ کرکے کتب مسیحیہ کو حاصل کیا تہا اور بالفرض
اگر انہون نے جھوٹے حوالے دیے بہی تو ہمنے تو جو کتب کہ ہمارے
پاس موجود ہین اونکے حوالے آپکو لکہیے آپنے تو اونکا بہی جواب دیا
تو اب فرمایئے کہ بہلا ہم کس طرح سے جانین کہ محمد وزیر خانصاحب نے
جھوٹے حوالے دیے ہونگے **دفعہ ۴** فصل دوم صفحہ ۴۳ جو کہ
اعجاز عیسوی کے مقدمہ فصل اول کے جواب مین ہے **قول** آپ فرماتے
ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے کتب عہد عتیق کے نام بیان کرکے
اختلاف بتلایا ہے اور اس مطلب پر انہون نے ہمارے علما کی تصانیف
سے چند قول درست اور چند نادرست اور کچھ اپنے ذہن سے تراش کے
بلا سند پیش کیے ہین لہذا اون سب تقریر ونکا جواب یہ ہے کہ بعض
کتابین جنکی نسبت وقت تصنیف اور نام مصنف علماء متاخرین کا خلاف ہے
ہمارے لیے کچھ نقصان نہین کرتا یعنی یہ ہزار ہا برس کی کتابین پرانی
ہین جیسے محمدی مذہب مین صحیح بخاری و ابن ماجہ و مسلم وغیرہ اہل اسلام
ان کتابون کو مانتے ہین اور اختلاف رکہتے ہین مثلاً جن کتابون کو
سنی قبول کرتے ہین شیعہ قبول نہین کرتے اور خارجی یا اور فرقے

اہل اسلام مین ایسی ہی ہین بس ہمارے یہ کتابین حدیث کی ہین ہمنے
مولویصاحب سے یہ نہین کہا کہ انکو مانو بلکہ تم ہی اونمین اختلاف
جانو اور اونکو کلام الٰہی نہ مانو کیونکہ اگلون نے بھی بالاتفاق تسلیم نہین
کیا ہے الخ جواب مشفق من ابتو آپ دیدہ ودانستہ جھوٹھہ بولنے لگے
اپنا عیب آپ کھولنے لگے ہر چند کہ ہمارے پاس کتاب اعجاز عیسوی
نہین ہے تو بھی ہم نشاندہی کرتے ہین کہ مولویصاحب نے حدیث
کی کتاب کی طرف اختلاف کبھو نہ سنا یا ہوگا کہ اہل اسلام مین جھوٹھہ بولنا
بڑا گناہ ہے اب صاحب یہ کہا ہوگا کہ کتاب القصات اور اخبار الایام اور
کتاب راعوث کو جو کسی طرف منسوب نہین کرتے اور کتب سماویہ مین داخل
رکھتے ہین اور حواریون کے نام سے جو بہت کتابین مشہور ہین انہکو
کسواسطے منسوب الیہ کی تالیف اعتقاد نہین کرتے جیسے انجیل دوم یوحنا
اور انجیل قرس معنون بانجیل مصریان اور انجیل دوم منی معنون بانجیل طفولیت
وغیرہ ہین اسکا جواب آپکو دینا چاہیے اور اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل صحت
ہو تو پھر اگر یہی کتب کسی نے اوسوقت مین لکھکر کسی کتب خانہ مین ڈال
رکھی ہون تو کیا فی زماننا مسیحیونکے نزدیک صحیح ہوجاوینگے دیکھو دستور
ہے کہ علم لوگ کتاب تالیف کرکے اعتبار بڑہانیکے واسطے جلیل القدر
عالم کا نام لکھدیتے ہین اور پھر بھوا اسکے اگر کسی نے کوئی کتاب ملحدانہ

لکھے کے حضرت مسیح کے نام سے ڈال رکھے ہو تو وہ بھی درمیولا لبسبب
اعتداد ایام صحیح ہو جاوین دوسرے یہ کہ ہمنے قطع نظر کی جملہ امور سے
تو بھی صرف زبان کے کہنے سے خصم کو اعتبار نہین ہوتا اگر آپ
النسخ مروجہ حال ہین جو جو کتاب جس جسکی طرف منسوب ہین اونکی صحت
اسنید ہی علماء متقدمین کے اقوال سے جتا دیتے تو اتنا بدمانہ ہوتا ذرا
مقابلہ تو کیجیے علماء مسیحیہ کے کتب عہد عتیق کتب عہد جدید سے کسقدر
فرق رکھتے ہین پھر ہم کس طرح سے کہہ سکتے ہین کہ کتب عہد جدید بآیاتہ
صحیح ہین اور یہود کے غلط بلکہ مقدمہ تو بالعکس معلوم ہوتا ہے اور فرقہ
اسلامیہ شیعہ اور سنی بلکہ کل فریق محمدیہ مین قرآن کے باب مین کچھہ
فرق نہین ہے کہ کوئی کہتا ہو کہ قرآن کا فلان پارہ یا فلان آیہ غلط ہے
اور فلان صحیح اس وجوہات متذکرہ بالا سے آپکے کل کتب کی صحت متصور
نہین دیکھو تاریخ ٹیلر صاحب کی تینتالیسوین باب کی ۳ - اور ۴ فصل
اور تاریخ کلیسا ولیم میور صاحب کی دفعہ ۳۰ - اور ہارنصاحب کی تفسیر
اس جعل کی مفسر ہے **قولہ** کہ مؤرخین اور مفسرین بیبل اس امر کے قائل
ہین کہ اسلاف مسیحیون نے واسطے ترقی دین عیسوی کے بہت جعلسازیان
کی ہین اور بہت کتابین جعلی بنائی ہین الخ اور دیکھو کتاب نیازنامہ
بیوقوفی کا جامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس جبلپوری

عقل سے دوری جو کہ نئی ہانک ہانکتے ہین ابطال اسلام مین خاک
پھانکتے ہین مگر بمصداق حدیث شریف کہ کل شئے یرجع الے
اصلہ پر جب آگئے ہین تو ایک دلیل ہمکو بتا گئے ہین **قولہ** صفحہ ۱۰ ہکذا۔
یعنے ہارنصاحب ترجمہ لاطینی کے حق مین جو کہ مدار ایمان مقلدان پوپ کا ہی
یہ لکھتے ہین **الی قولہ** کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین ہے
اسمین الحاق بھی ہوا ہے الخ اور پھر آپ بھی ماشاءاللہ اور چشم بد دور شیطان کے
کان بھری اپنی کتاب تحقیق الایمان وسوسۂ شیطان علیہ اللعن مین تحریر فرماتے ہین ہمکو
جناتے ہین **قولہ** ۱۰ مقام مین تحریف بطور سہو کاتب کے ہی الخ اب کہیے کہ یہ بھی ہماری لیے نقصان نہین ہے
آوہر بقول شخصی آپکی کتب مقدسہ سے بی بی تمیز خالدار کی وضو بھی زیادہ مستحکم ہوئین **بقولہ** این وثاقت
رشکمند از مسیح چیرچون وضوی محکم بی بی تمیز ور یہ جو آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ ہمکو
یہ نہین کہنا مولوی صاحب سے کہ آنکو مانو بلکہ تمہی اختلاف جانو الخ اقول
یہ البتہ ہماری طرف سے آپکو شاباش ہے کہ خوش باش کا کلمہ منکلمات سے اولی
ہی چاہیے کیون نہ ہو **مصرعہ** این کار از تو آید و مرداں چنین کنند مگر اتنا
ہم البتہ پوچھتے ہین کہ جب پادری صاحب سے کہ ملاحظہ ہین آپ یہ کہنا
لے گئے ہونگے تو اونکو کیا رونمن قائل کر سمجھایا ہوگا انعام پایا ہوگا سنا
ہے کہ دیانون ہمکو بھی بتایئے دودہ مالیدہ کھایئے ہیلی پر سوار ہوجایئے
عاقبت تو گئی دنیا تو بنایئے بقول مشہور میان عزا نیل کے چونا لگایئے

مشتاق ہین ان کتابون کو ہمارے سمجھ جایئے گا تو جواب تحریر فرمایئے
خدا سے ڈریئے اہل ہند کو پیش سرکار انگلشیہ بدنام نہ کریئے **دفعہ ۵**
اعجاز عیسوی کے مقدمۂ دوم کے جواب مین اور فصل ۴۔ اعجاز عیسوی
کے مقدمہ فصل سوم کے جواب مین اور باب سوم فصل اعجاز عیسوی کے
مقصد اول کے جواب مین غرض کہ اسیطرح آپنی چند فصلون مین گفتگو
عجیب قطع کی کی ہے **جواب** ان فصلون مین غور کرنے سے
ہمکو ثابت ہوا کہ خدانخواستہ آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے
اسواسطیکہ فہرست کتب اور اثبات تحریف جو آپنے بہرصورت کتب مقدسہ
مین پایا ہے تو گھبرا کے یہی عذر مجہول فضول پیش کیا ہے کہ یہہ
سب کتابین گو کہ اب حواریون کے نام سے مشہور ہین مگر الہامی
نہین ہین فقط روزمرہ کی بات چیت ہے جیسیکہ محمدیون مین حدیث
کی کتابین ہین **اقول** بھلا مین پوچھتا ہون کہ مفرد اپنے کتاب سوالات
السوال مطبوعہ ۱۸۴۳ عیسوی مین جو کہ اب واقع لندن ہے بذیل سوال
دوم لکھتے ہین **قولہ** کہ کتابین محولہ ورس ۲۳ باب دوم متی نسبت دنابود
ہوئین اسلیئے کہ جو کتابین انبیا کے اب موجود ہین کسی مین عیسی علیہ السلام
ناصری نہین کہلاتا ہے الحراب فرمایئے انجیل متی موجود ہے اور اوسمین
یہ خبر ہے کہ ناصرہ ایک گانون تھا اوسمین مسیح پیدا ہوا اور رہتا تھا اور

جسٹن کے قول کے تصدیق اس باب مین مولوی صفدر علی صاحب نے جو ہمارے
اپنی کتاب نیاز نامہ مین کرتے ہین اور یہ باب ہم پوس مقدس کا خط
جو کہ کلیسیون کو لکھا گیا ہے وہ درج کتاب ہے اور بقول آپکے کہ کتابین یا خط
الہام سے نہ تھی حالانکی مقدمہ مین یہی بلا الہام لکھی گئی تھی وہ ہمارے علمانے
داخل کتب مقدسہ نہین کین تو یہ خط تو داخل ہے آیہ ۱۶ قولہ اور جب یہ
خط تم مین پڑھا گیا تو ایسا کرو کہ لاودقیہ کے کلیسیا مین بھی پڑھا جاوے
اور لاودقیہ کا خط تم بھی پڑھیو الخ اب فرمایئے یہ خط کیون نکالا گیا یہ مگر محمد
تحریف کیون پایا گیا محمود نے اتنا بھی نہ سمجھا لاگیا پس معلوم ہوا کہ یہ خط
بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو تھا شاید اسی لحاظ
سے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین بچاس مقام کے تحریف ہونے کا
بلور ہو کاتب کے اقرار کیا ہے الزام کم فہمی کا پادریان حال و استقبال
کو دیا ہے اور دعوائے تحریف کے اب ہم الحاق واقعی ثابت کرتے ہین
قابلیت کا دم نہین بھرتے ہین مگر بالفعل وہ لوگ ہین کہ جہان دو چار دن مدرسہ
سرکاری مین پڑھے آگے کو بڑھے دو چار مسئلے ذہن نشین ہوئے گمراہی
اس جونپور کے قاضی ہونے پر مرتے ہین اب دیکھو باتین مضحکہ ہکذا۔ اور
اوسنے اپنے ۱۲ شاگردون کو یہ بلا کے انہین ناپاک روحون پر اختیار
بخشا تاکہ اونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور ہر کھوٹ دور کرین اور اون

۱۲ رسولون کے یہ نام ہین۔ پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور
اوسکا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اوسکا بھائی یوحنا فیلپوس
اور برطلما اور متی خراج گیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب جو تدی کہلاتا
ہے شمعون کنعانی اور یہودا اسخریوطی جسنے مسیح کو پکڑوادیا الخ اب غور
کیا چاہیے بڑے تعجب کا مقام ہے کہ جب بارہ حواریون کے نام معہ شرح
نام ثابت و متحقق ہوگئی تو پھر لوقا و متی کی انجیل الحاقی کہنے کا نہین
اب اگر آپ یہ عذر پیش کرین کہ حضرت متی کی تحقیقات غلط ہے کیا
وجہ کہ انہون نے مثلاً تدی کو لوقا اور برطلما کو بارتھولما کو متی نہین بتایا
تو اور خرابی واقع ہوتی ہے کہ لوگ یہ کہین گے کہ معاذ اللہ جب
حواریکی تحقیقات غلط ہوئی تو اور ونکی یعنی پادریصاحبون کی تحقیقات
جبکہ فی زماننا از کلیہ مشہور دہر زیادہ ہستند کب صحیح ٹھہرین گے بلکہ اغلط
ہوجائین گے اور جو ہو کاتب قرار دین گے تو مطبع لندن و لیھم
وائس صاحب جو کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین کہ یہ انجیل چھپی ہے جسکی کہ ہم نشاندہی
کرتے ہین بالکل غلط ٹھہریگا اور کل پادریان لندن و امریکہ پر الزام
دروغگوئی کا آئیگا اب آپ جوابی کتاب تحقیق الایمان مہدم الادیان
مین لکھتے ہین قولہ اگر یہود تحریف کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور
اگر عیسائی کرتے تو یہودی چلاتے لہذا آپ سے پوچھا جاتا ہے

کہ تحریف لفظی کے سوا اعراق واقعی اور عمدی بھی ثابت ہوگیا بلکہ دو حواریون
وجود ہی کا معدوم ہوگیا فریقین مین سے کسی نے چون نہ کیا عقل ظاہر
بین پادریان حال کے سو گئے تقدیر الٰہی تخم اسلام کا مزرعۂ ہستی مین
بو گئے مثل سگ زرد برادر شغال کے ہین کہنے کو ہیچ ہو گئے دفعہ
تین فصلونکی تشخیص مین اسکا خلاصہ مطلب آپنے یہ رکہا ہے **قولہ** یعنے
چھوٹے مولویون نے اسلام کی ایسی کتابین تصنیف کرکے لوگون کو
الہامی کتابون سے بار رکہا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس پھندے
سے چھوٹے الخ **جواب** سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ وہ بدیوانہ مجنون
و دیوانہ بدہ ای صاحب مسلمان شکر گذار اپنے پروردگار کے ہین کہ اللہ تعالے
نے ایسے بیدین ضعیف الیقین کو ہم مین سے نکالا ورنہ کیا معلوم
کتنون کو اپنے ساتہہ جہنم مین لیجاتا کیسی بابین ڈالتا کیا افعال بنکالتا
بقول شخصے ایک مچھلی تمام تالاب کو گندہ کرتی ہے دیکھو ذرا سی غلاظت کیسا
دماغ پراگندہ کرتی ہے مشفق من آپنے سنا نہین طمع دنیا اور شامت
اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے اللہ تعالی آدمی کو شامت اعمال
سے بچاوے خدا نکرے کہ علت شائع کی تجویز آدمی کے ذہن مین آوے
آپنے سنا نہین منہ کہاتا ہے آنکہہ لجاتی ہے یہ وہ بیماری ہے کہ بعد
موت کے جاتی ہے ہماری تحریر کو کیسے کہ کیسی پتے کی سناتی ہے

اور اگر آپ کی رائے ہین یہ بات ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی جو علم
شیطانی جھوٹی کہانی سے بالاامال مجہول النسب الخیال ہین عیسائی ہو گئے
اسلیے ازردی حساب کے عیسائی بڑہے اور مسلمان گھٹ گئے
سو یہ بھی خیال خام ہے اسکا بدانجام ہے کیا معنے کہ ابھی تاریخ ۱۲
فروری سنہ حال عیسوی کو ہمنے اخبار انگریزی واقع مطبع الہ آباد مہتمم
یا ربارو شیے بوش مین دیکھا وہ لکھتا ہے بحوالہ اخبار مذکور قولہ کہ چار
انگریز ولایت سے جلیل القدر نے فی الحال کسی مولوی اہل اسلام کے بیان
جاکر بعد معقولیت تمام تردین محمدی اختیار کیا ہے اب بیت اللہ کے
حج کا ارادہ ہے الخ مہربان من اسصورت مین بھی ہم تصور کیجیے کہ بالاارہے
کہ دو ادنے گئے اور چار اعلے آئے پس کثیر کو قلیل پر غلبہ ہے اور
اعلے بہر صورت ادنے پر فوق رکھتا ہے اور اگر مولوی صفدر علی صاحب
کو بھی آپ اپنے مین شمار کیجیے تو بھی ایک حصہ ہم بڑہے رہے بقول لنمتحان
عالی کہ آپ نقارہ ارشت نواختہ مراجعت بدائرہ گاہ نمودند اور ہم بفضلہ وکرمہ
اڑے رہے کھڑے رہے صادق بیت دل جلی فقیر ہین ہم دو دو آدمی
کے دعوی ہے اپنے عرش پر لگی ہوئی دفعہ ۷ باب چہارم فصل
اول اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل دوم کے جواب مین قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان نے

یہ بات بیان کی ہے چنانچہ ذیل کا مضمون اوسکا یہ نکالا ہے کہ باعث کتاب موسی
کے جواب عیسائی اور یہودی لیے ہوے ہین حضرت موسی کی تصنیف
معلوم نہین ہوتین اور اسپر اسندین انہین مجموعہ توریت سے مولوی صاحب
نے پیش کی ہین انکو مشروحًا بیان کرکے اب یہ جواب دیتے
ہوا لی قولہ کہ مولویصاحب نے اسقدر دردسری ناحق کی اگر یوسیفس
مورخ کے تواریخ یا کسی اور عیسائی کی تواریخ و تفسیر وغیرہ مین اس امر
کی تحقیقات کرلیتے کہ یہ کتابین کسنے لکھین تو یہ دردسری اوٹھانی
نپڑتے مگر چونکہ مولویصاحب جاہلون کو دھوکا دینا چاہتے ہین اسلیے
یہ دردسری اوٹھائی اور پھر اسکے بعد جو دل مین آیا خوب سنایا الاجواب
اونکی باتونکا اور سب دلیلونکا یہ ہے کہ سب کتابین عہد عتیق کی صدی صدی
ہین حضرت عزیر نے جو کہ کاہن حضرت ہارون کی اولاد سے تہا اور
کاہن بنی سے چھوٹا عہدہ نہین بلکہ بڑا عہدہ ہے اونسے اونکی ترمیم
کی تو پھر اب جو فقرات مولویصاحب پکڑتے ہین منجملہ ۱۲ فقرات متذکرہ
بالا سے وہ سب اوس ترمیم کنندہ کی ہین الی قولہ پھر اسپر آپنے ہارنصاحب
وغیرہ و دیگر علماء یہود کے بھی سندین پیش کی ہین کہ وہ صاحب الہام
تہا اور مسلمان بھی عزیر کی بزرگی کے قائل ہین اور واقف ہین اور قرآن
مین ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ پس یہ وہی عزیر ہے جسکو قرآن

خدا کا بیٹا بتلاتا ہے اور ترمیم کنندہ ہے اوسنے اسمین یہ فقرے
ملائے ہین الخ الجواب ہو کہ اب یہ بات ثابت ہوئی کہ شاید آپکو عقل کا
ہیضہ ہوگیا ہے یا مشیر آپکا آپکے دماغ سے مادۂ حافظہ کو دھوگیا ہے
عقل ظاہر بین کو کھوگیا ہے آپکے سرہانے بیٹھکے روگیا ہے جیسے
میان رشک کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے شعر ہجر مین حاجت
پولاؤ نہین + رشک بیٹھا ہے بن بلاؤ نہین + دیکھو ابھی مفصل ماقبل مین
جو مترکب کی بابت مولویصاحب نے بیان کیا تھا اوسپر آپ سو سو
تقریر کر گئے ہو کہ یہ سب کتابین الہامی نہ تھین حدیث کی کتابین تھین
اب اس مقام پر اولٹی سناتے ہو کہ مولویصاحب نے کسی تواریخ
یہود یا عیسائی کی تفسیر سے کیون سند نہ لے جو اتنے دور سے کے اور دوسری
یہ کہ یہ کتابین متفرق تھین عزیر کاہن نے انھین ترمیم کیا یہ کیا واہیات
باتین ہین اپنی کتاب مین بھرتی کیا ہے بھلا کہانت سے اور پیغمبری سے
کیا نسبت پیغمبر و نکام سلان خدا لقب ہے اور کاہن جادوگرون کو
کہتے ہین لفولہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آمتودیدہ و دانستہ جھوٹھہ
بولنے لگے اپنے عیب آپ کھولنے لگے اور اوسپر طرہ یہ کہ قرآن مین
عزیر کو خدا کا بیٹا بتلاتا ہے الیصاحب یہ تو ایک طفل نابالغ بھی جانتا ہو
ہے قرآن یہ کہتا ہے کہ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کچھ قرآن مین

یہ نہین آیا ہے کہ عزیر خدا کا بیٹا تھا سو یہ آپکے عربی دانی ہی کچھ اٹکل بچو
معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی عقیدہ آپکا مار کھایا ہے تو ہم آپ کو
ایک بات ایسی بتاوین یعنی آپ لوگون کو یہی فہمایش کیجیے کہ دیکھو
قرآن مین اور سب آسمانی کتابون مین شیطان کا نام مکرر سکرر درج
ہے اوسکی پیروی کرو تو یقین ہے کہ پادری لوگ آپکے تلقین سے اور
بھی خوش ہونگے طمعای خیر خواہی دین گے اور خیر خواہون مین
نام لکھہ لین گے اور پھر سوا اسکے جب خدا کی کتابین جسمین بخویز باطلہ
آپکے کاہنون کی ترمیم کے محتاج ہوئین تو کیا مثلین اور مقدمے
کچھہ ہونگے ٹھہرے کہ تجویز ثانی اور تجویز ثالث اوسمین لازم آتی ہی خدا ایسی
گمراہی سے بچاوے ایسے کے پاس بجاوے بس اسی جواب کو
فصل سوم اور چہارم پر لگا لیجیے گا مکرر بیان کرنا اور نامہ بڑہانا کچھہ
ضرور نہین البتہ فہرسی ابتدا ستور نہین خدانخواستہ ہمارے دماغ مین
کچھہ فتور نہین اب فصل دوم جو اعجاز عیسوی کے مقصد دوم کے جواب
مین آپنے تحریر کی ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آسمین آپکا یہ بیان
ہے قولہ یعنے مولویصاحب عہد عتیق کی کتابون کو یونانی اور لاطینی
سے مقابلہ کرکے علماے اوس اختلاف سے رفع بلہ کرکے
جوانہون نے اکتیس جگہہ پر اختلاف اپنے گمان مین

نکال کر پیش کیئے ہین جنکا نام انہون نے ۳۱ شواہد رکھا ہے شاہد
اول یعنے ہارنصاحب کہتے ہین قولہ کہ ہمارے یہان کتاب استر
باب کے آیہ ۲۰ پر ختم ہوئی ہے اور یونانی اور لاطینی مین ۱۰ باب کے
آیہ ۱۰ پر اور چھہ باب اور بھی زائد ہین جنکو یونانی اور رومی واجب تسلیم
مانتے ہین اسپر اب جواب دیتے ہو قولہ کہ بے شک ایسا حال ہے
پر اس سے کیا لازم آتا ہے کون سی تحریف یہان سے ثابت ہوتی
ہے کلام الہی جو عبرانی مین ہے اور کا ترجمہ لاطینی مین کیا گیا کتاب
استر کے اندر جو باب جو انہون نے لکھہ رکھی ہین وہ سب احادیث
اور تواریخ سے بطور ترجمہ مترجمون نے لکھہ دیئے تھی بعض لوگون نے
اونکو کتاب مین شامل کر لیا اور یہ مترجمونکا دستور ہے کہ اونمین بعض
بعض زیادہ یا حواشی یا کوئی قصہ متعلق حدیث وغیرہ سے لکھہ دیا کرتے
ہین عبد القادر کے ترجمہ کی طرف دیکھو کہ کیسا لکھا ہے جسکا ذکر قرآن
مین نہین ہے اگر وہ ترجمہ حامل متن نہ ہوتے تو ابتک وہ قواعد عیز
مین ملجاتے اون یونانیون اور رومیون سے پوچھو کہ تمنے یہ چھہ باب
کہان سے ٹھہرائے اصل عبرانی مین ہین دیکھو وہ خود ہی کہین گے
کہ روایات جمع کر کے مترجم نے لکھی ہین یہ واہیات اعتراض ہمے
اسکو فرق نہین کہتے ہین الخ جواب کہتا ہون مین کہ اول تو اس آپکے

بیان سے یہ بات نکلتی ہے کہ اصل کتب عہد عتیق کی زبان عبرانی ہین نہین
اور یہہ ترجمے جو کہ اب ہندوستان مین آپکے پادریصاحبان پیش
کرتے ہین یہ سب یونانی یا لاطینی سے کیے گئے ہین فقط لفظ عبرانی
کہ کتاب عبرانی سے ترجمہ ہوے اعتبار بڑہانے کے واسطے لکھا گیا
ہے تو یہہ سب جھوٹے ٹھہرین شاباش نمک حلالی ایسکا نام ہے اور
کیون نہو ہمیشہ آپ اور آپکے آباو اجداد سب اہل اسلام ہی رہے ہین اور
آب و نمک اسلام کا ہے پاتے رہے چند عرصے سے اب آپ اگر عیسائی
ظاہر ہین ہو گئے تو کہانتک اثر لطفہ و نمک نہ ہو دوسرے یہہ قول آپکا
کہ بہت باتین حدیث اور تواریخ سے لیکر اسمین بھرتی کی ہین جیسے خوگیر کی
بھرتی چارجامہ مین ہوتی ہے یہ لکھکر آپ عیب چھپانے کے واسطے
اور خیرخواہی کی راہ سے کہ ایسا نہو کہ کہین پادریصاحب سمجھ جائین لکھیے
آفت لائین مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ کہ مترجم قرآن قوی البرہان
ہین جہنسے آپ جھکے ہو کہ دیکھو انھون نے تراجم قرآن مین کیا کچھ حاشیہ
کیا ہے یا معنی مین افراط تفریط کی ہے یہہ گویا آپنے فقط ابلہ فریبی
کے واسطے نظیر دی ہے خیر اب ہم زیادہ تلاش نہین کرتے پردہ
کسیکا فاش نہین کرتے ہان اگر آپ سے اسقدر کا جواب پائین گے
تو باقی شواہدات مین کلام کرین گے آپ کو سلام کرین گے ورنہ اہل اسلام

اتنا ہی کافی ہے وافی ہے دیکھو دیگ مین ایک ہی چانول ٹٹولتے ہین
عقدہ پختہ وخام کا کھولتے ہین اور جو لوگ کہ فہمیدہ ہین چیدہ ہین جہاندیدہ
ہین کنایات ونکات پسندیدہ ہین آپکی کتاب دیکھتے ہی سمجھ جائین گے
وہ آپنے کفر کے پردہ مین اگر خوب کام کیا جو دشمنان دین احمدی کو بدنام
کیا فروغ اسلام کا سرانجام کیا اور حقیقت مین جو ایسا عالم دانا پہلنا اور
نہ جانا تو کیونکر ان باتون کا پتا بتا تا معقولیت یہود ونصاری کی کہات سکھاتا
بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب وہنرش
نہفتہ باشد + اب ہم خدا کا نام لیتے ہین آپکی فصل سوم جو کہ اعجاز عیسوی
کی مقصد سوم کے فصل چہارم کے جواب مین ہے قدم دہرتے ہین قولہ
اب کہتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ
پر اعتراض کیا ہے اور کہین کہین کے قول کچہ درست کچہ نادرست کچہ تحریف
کرکے کچہ معنی نہ سمجہ کے بیان کیے ہین مگر یہ تحصیل حاصل ہے اور چونکہ
یہ بحث بحث سے خارج ہے اسلیے ہم ہر ہر قول پر توجہ نہین کرتے
کیونکہ ان تینون عقیدون کو بلا بحث ہم قبول کرتے ہین اور آپسے بہی کہتے
ہین کہ قبول فرمائیے پہلا عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کے الہام سے
ہین مولوی صاحب اس بات پر اعتراض کرتے ہین کہ یہہ عقیدہ عیسائیون
نے کیون رکہا ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ ہمارا یہ عقیدہ بہت

سچا اور درست ہے کیونکہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
بھی آپکو یہی گمان ہے جو کچھ انہون نے الہام یا وحی سے پایا وہ قرآن
مین ہے اور جو کچھ انہون نے اپنی تحریر اور رای سے کہا وہ سب حدیث
ہے اگر یہ کہو کہ نبی بدون الہام کچھ بولتا ہے نہین تو چاہیئے کہ سب
حدیث بھی قرآن مین داخل کرو یہ محض بیہودہ بات ہے یہ عقیدہ ہمارا ثبوت
کا محتاج نہین الخ **جواب** سبحان اللہ مولانا نظامی نے سچ کہا ہے **بیت**
خران راکسی در عروسی نخواند ۔ مگر آن زمان کاب دہنرم نماند ۔ ایصاحب کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق قول پادرے فنڈر صاحب دیکھو آنکھین سینکو موشے
مین آو تیلی کے بیل نہ بنجاؤ کھڑے کھڑے گھنٹے نہ ہلاؤ ہتیلی پر سرسون
نہ جماؤ فنڈر صاحب کے قول پر مولوی صاحب فرماتے ہین انہون نے
لکھا ہے **قولہ** جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا اولیات سب الہام سے
لکھے جاوین تو اب حسب تشخیص آپکے ایک اُتو ہمارا کہین نہین گیا آپ بنو یا
اونپر جماؤ تمہین اختیار ہے بندہ لاچار ہے **دوسرا عقیدہ** یعنی مولویصاحب
کہتے ہین کہ عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت
کے بھی قائل نہین ہین وہ کہتے ہین کہ نبیون سے بھی گناہ ہوجاتے
ہین الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ یہہ بات بہت درست اور قابل
تسلیم ہے اگر اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو کہ انبیا کس دلیل سے معصوم

ہوے کلام الٰہی یعنے بیبل تمہارے پاس موجود ہے اوس سے
ثابت کرو کہ انبیا معصوم ہوئے ہین معصومیت انبیا پر کوئی دلیل مسلمانونکی
پاس نہین ہے قرآن مین مطلق اسکا ذکر نہین ہان شرح مواقف مین مولویونے
نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے مگر ہم اونکی عقلی دلیلونکو
نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے غرضکہ اسیطرح اور بہت واہیات مانیجولیا
آپنے بکا ہے الخ **جواب** ہم کہتے ہین کہ اسمین آپنے بڑی غلطی کی
ہے جو سنے گا آپکو معقول کریگا اول تو یہ کہ مفقود سے جواب مانگنا
یہ محض واہیات ہے بیہودہ بات ہے خرافات ہے دوسرے
یہ کہ ہم انام مین ہین وکیل ہین آپکی کتاب کا ردکس شد و مد سے لکھا
اور آپکو خبر کرا کے روانہ کیا اگر آپنے اوسکا جواب نہ دیا تھا منہ کو
سیا تھا تو یہی بات پوچھتے جب ہم جواب نہ دیتے تب ہی اور ہر رجوع
کرتے ایسے لغویات کتاب مین بھرتی نکرتے دیر کی اور اتے منہ کی کھاتے
لہذا اب ہم سے سنیے تقریر فضولی مغز سا معین نہ دہنیے بیبل کی
نسبت تو ہمارا یہہ جواب ہے کہ وہ سراسر خراب ہے اوسمین تو معاذ اللہ
یہود مردود نے انبیا کی نسبت زنا ثابت کی ہے ناحق کی روسیاہی
لی ہے اور پھر عیسائیونکو بھی اپنا پیرو کیا ہے بقول اہل ہند یہہ بس
وہ چھائی دونونے مل خاک اوڑائے مگر قرآن قوی البرہان مسلم البیان

واجب الاذعان مہدی اہل ایمان قاطع برہان شیطان علیہ اللعن منزلہ برحضور
پرنور پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے البتہ ہم معصومیت کل انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ثابت کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ
فرماتا ہے کہ ذکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین پس اس سے
صاف ہویدا ہے معصومیت انبیا پیدا کہ جہان کہین قرآن مین ذکر مرسلین
آیا ہے اللہ صاحب نے وہان اونکو بہ تعریف یاد فرمایا ہے تو انبیا بہر
صورت معصوم ٹھہرے کسی نبی کو مثل تورات وانجیل برائی سے نہین یاد کیا بلکہ
جب زمانہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا اور یہود نے
تحریف کرکے انبیا پر تہمت زنا وغیرہ تورات مین ملایا ہے اسی پر اللہ
جلشانہ نے نسبت اپنے حبیب کے سورۂ انا فتحنا مین حکم قطعی کہلا کہلی
نازل فرمایا لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک
ویھدیک صراطا مستقیما یعنے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اور تمام کے اوپر تیری
نعمت اور دکھلائی راہ سیدھی اب مولانا عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ فایدہ
مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ یہہ بات اللہ نے کسی بندے کی شان مین نہین
فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اگرچہ بہت بندے ہین اسمین نذر کرونا
ہے الخ اور یہہ جو مسلم نے روایت کی ہے الحدیث کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں غین یعنی کچھ کدورت آجاتی ہے تو اس سے
دن بھر میں سو بار اللہ تعالیٰ سے میں بخشش مانگتا ہوں الخ وہ یہ بات ہے
کہ غین لغت میں ابر کو کہتے ہیں ایک ابر سا آپکے دل پر کبھو ہو جاتا تھا بعض علما
نے اس امر کی تفسیر یوں کی ہے کہ آپکا دل مثل آئینہ کے تھا پس امت کے
گناہوں کا عکس جب اوسمیں پڑتا تو آپ استغفار کرتے اور فی الحقیقت
یہ استغفار امت کے لیے تھا اور بعض نے یوں کہا ہے کہ ہر ساعت درجات
بڑھتے رہتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
پس کہو اپ پہلی حالت کو اوسنے سمجھ لیتے تھے بعد اسکے جب اوس مرتبہ
سے بڑھ جاتے تو اوسکے خلاف معلوم ہوتا اوسوقت اپنی پہلی حالت
پر ندامت کرتے اور اوس سے استغفار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ
آپکا دل آئینہ تھا جب کوئی شخص خاص آپکے مقابلہ پر ہو جاتا تو کچھ اوسکی کدورت
آپ کے دل پر منعکس ہوتے تب آپ استغفار فرماتے چنانچہ تائید کرتی ہے
اسکی وہ حدیث کہ آپنے فرمایا تھا کہ مقتدیوں کی حالات سے مجھے نماز میں
تشابہ ہو جاتا ہے اب فرمایئے کہ یہ صفت معصومیت پر دلالت کرتی ہے یا مثل
توراۃ وانجیل خدا پر زنا ثابت کرتی ہے دیکھو انجیل میں یوسف نجار کو شوہر
حضرت مریم کا قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پھر حاملہ ہونا اونکا روح القدس
سے بیان کیا ہے اور بقول مولوی رحمت اللہ صاحب اللہ خدا پر بھی زنا ثابت

کیا ہے اور سوا اسکے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت کی شان مین تو آیۂ تطہیر موجود ہے جنیل انبیا و مرسلین مین
کیسی نمود ہے بہلا فرمایئے اولاد امجاد جسکے یعنی اہل بیت مستحق آیہ تطہیر ہو
اوسکی معصومیت مین کیا شک ہا پھر دیکھو قال اللہ تعالی واللہ یعصمک
من الناس تا آخر ترجمہ یعنی فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ خدا نگاہ رکھیگا تجکو
لوگون سے حدیث مین آیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیہ تو باہر تشریف
لائے حضور اقدس خیمہ سے اور ارشاد کیا صحابہ سے جو کہ پاسبانی پر تھے
کہ جاؤ ای لوگو حراست میری میرا پروردگار کرتا ہے اور روایت کی گئی
ہے کہ ایک سفر مین آنحضرت نے نیچے ایک درخت کے لوگون سے
جدا ہو کر استراحت فرمایا تھا کہ آیا ایک اعرابی کافر اور کھینچی شمشیر اپنی اور کہا کون
ہے کہ باز رکھے تجھے مجھسے آپنے فرمایا کہ اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑی
شمشیر اوسکے ہاتھہ سے اور مارا سر اپنا اوسنے اوسی شمشیر سے تا روان
ہوا دماغ اوسکا پس نازل ہوئی یہہ آیت فقط تو اب انہین وجوہات ماہرہ
ہمارے علما معصومیت ثابت کرتے ہین اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ شرح مواقف
مین مولویون نے اپنی دلیل عقلی سے یہہ مسئلہ ثابت کیا ہے اسکو ہم
نہین مانتے مین پوچھتا ہون کہان جو دلائل لاطائل خلاف عقل نقل پیش
کر رہے مزلۂ آخرت سے اپنا نامۂ اعمال بھر رہے ہو تو کیا معاذ اللہ

اسکو الہام غلبۂ القاء لاہی سمجھی ہو اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ہم نہین مانتے
تو آپ کون ہین جو نہین مانتے دیکھو شیطان اور بت بیدین اخوان الشیاطین
خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی سہی یہ محض واہیات خیال ہے
اسکا بدمآل ہے ہان یہہ ایسی بات ہے کہ کسی یہودہ نے کہا کہ مین نے
رات کو خواب مین دیکہا کہ تمام دنیا میرے فلانے پر ہے سامعین نے
پوچہا کہ تم کہان تہے کہا پاؤن کا جوتا جدا تہا تیسرا عقیدہ قولہ بعض
آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ عیسائی لوگ اون لوگون کی
نسبت جو کہ روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات و معجزات بہی ظاہر
کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ نہ ایمان بہی ہو سکتے ہین اسکے
جواب مین آپ یون تحریر کرتے ہین یا کر تحریر کرتے ہین قولہ کہ بعضے فریبی آدمی
آپ کو فریب سے بزرگ بنانے کے واسطے کراماتین اور جہوٹے معجزے
دکہلاتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کی طرف سے نہین ہوتے
ہین اونکے شرارت کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جاتی ہے اسبات کا امکان
عقلاً اور نقلاً ثابت ہی الجواب خیال کیجیے راہ پر آئیے بات مین بات
پہر بتایئے خدا سے شرمایئے دیکھو مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ
کہ جسکو روح القدس سے مستفیض جانتے ہو تو اب غیر مستفیض کا ذکر
کہان یہہ بہی مثل ہوئی بیت چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + الخ اب فصل چہارم جو تینون فصلون کی تلخیص مین ہے وہ قابل رجوع ہم نہین پاتے کہ اوسکے جواب ماقبل ہو چکے لہذا اب باب ششم فصل اول جو کہ اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل چہارم کے جواب مین ہے رجوع لاتے ہین حق بولتے ہین آپکی ابلہ فریبی کو میزان خرد مین تولتے ہین عقدۂ سربستہ کھولتے ہین **دفعہ ۱۴** اس فصل مین آپنے یہ بیان کیا ہے **قولہ** کہ مولوی صاحب نے تورات شریف سے ۱۴ آیات نکال کے پیش کیے ہین اور دعوی کیا ہے کہ ان آیات کا مضمون ظاہر اغلط معلوم ہوتا ہے اور یہی تحریف کی دلیل ہے اسپر آپ یون بول چلے ہین **الی قولہ** یعنی مین کہتا ہون کہ مولویصاحب نے ان آیات کے سمجھنے مین بڑا دھوکا کھایا ہے یا دوسرون کو غلطی مین ڈالنا منظور ہے ناظرین ان آیات کو اور انکے مطالب کو غور کرین وہ ۱۴ آیات یہ ہین پیدایش کے ۴۶ باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ خدا نے وعدہ کیا یعقوب سے کہ مین تجھے مصر سے پھیر لاؤنگا پھر پیدایش ۴۹ باب آیہ ۳۳ مین ہے **قولہ** کہ یعقوب مصر مین مرگیا پس بگمان مولوی صاحب یہ روایت تورات کے غلط ٹھہرے مین کہتا ہون کہ پہلے آیہ کا مطلب مولویصاحب نہین سمجھے کیونکہ وہان یعقوب سے بنی یعقوب مراد ہے اور بالفرض اگر مولوی صاحب کا مطلب مان بھی لین تو بھی خدا کا وعدہ جو یعقوب

سے تہا وہ پورا ہوا ہرگز یہ روایت غلط نہین ہے بلکہ برحق اور سچی روایت
ہے پیدایش ۵۰ باب آیہ ۱۳ مین ہے **قولہ** کہ اوسکے بیٹے اوسکو
لائے اور کنعان کے کہیت مکفیلہ کے مغارہ مین دفن کیا اور پہر اولاد
یعقوب کے معہ ہمراہی مصر کو پہرے دیکہو جیسا خدا نے فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا اور اگر مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ زندہ گیا تہا مردہ آیا تو جواب
یہ ہے کہ خدا نے یہہ کب کہا تہا کہ مین تجھے زندہ لاونگا کیونکہ جب یعقوب
مصر کو گیا تہا بڈہا مرد تہا پس خدا نے اوسکے اطمینان کے واسطے
یہہ فرمایا تہا کہ تو اپنے باپ دادے مین دفن ہوگا اور رہیل کا یہہ عام
محاورہ ہے کہ یعقوب سے اولاد یعقوب مراد ہے اور اسرائیل سے
بنی اسرائیل الخ **جواب** ہمارے نزدیک اسمقام پر مولوی صاحب کا
بیان نہایت درست اور صحیح ہے اور تمہاری تشخیص محض لچر و پوچ ہے اسطیکہ
معاذ اللہ خدای تعالے نے اسنے صریح البیان بات کو مبہم کیون فرمایا
اگر اسکو یون فرمادیتا کہ حالت پیری مین جو تو جاتا ہے وطن سے تو تو غم
نہ کہا ہم تجھکو تیرے آباو اجداد سے پہر ملائین گے یہین دفن کرائین گے
پہر لائین گے تیری اولاد کو یہین بسائین گے تو فرمایئے اسمین کیا نقصان
تہا دوسرے یہہ کہ خدا فرماتا ہے کہ تجھے مین پہر لاونگا تو تجھے سے مراد
لاشہ نہین ہوسکتا یہہ تو کہین کا محاورہ نہین نہ روزمرہ کا بول چال ہے

اب اگر آپ شاید یہ فرماوین قابلیت جتاوین کہ قرآن شریف مین بھی ایسے
معمے ہین مثلاً حروف مقطعات ہین کہ اونکے معنی علماء اسلام چند طرح سے
بولتے ہین سو یہہ محض غلط ہے علماء اسلام یہہ کہتے ہین کہ انکے معنے
خدا ہی جانتا ہے یا اوسکا رسول آپکی طرح تاویل لاطائل جسکو مطلب سے
کچھ علاقہ نہین کبھو نہین فرماتے یہ تجویز آپکی سراسر غلط ہے پھر کہتے ہو
کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب آیہ ۸ مین ہے
قولہ سب مدیانی قتل ہو گئے تھے پھر قاضیون کے باب آیہ ۱ و ۲ سے
معلوم ہوتا ہے کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکھا
پس یہ طاقت مدیانیون نے کہان سے پائی وہ تو قتل ہو چکی تھی پس
یہہ آیہ غلط ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ پہلے آیہ مین لفظ مدیانی
سے وہ سب مراد ہین جو برسر مقابلہ تھے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے
جاری رہنے تک نظر آئے جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہ کہ ہر ہر مدیانی مرد قتل ہوا
ایسا کبھو وقوع مین نہین آیا چنانچہ قرآن کا بھی یہی محاورہ ہے اور سب جہانکی
عادت ہے کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد لشکر
سے ہوتی ہے جیسے سورۂ حج مین رکوع تین مین ہے
ہکذا — وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ یعنے پوری کرین
اپنے منتین اور طواف کرین اس قدیم گھر کا دیکھو یہہ مقام عام خص منہ البعض ہے

یعنے کل نذرون کے ادا کرنیکا اور سب لوگون کو طوف کرنیکا حکم ہوا ہے
حالانکہ بڑی نذرین پورا کرنی منع ہین اور بدون طاقت کے حج کرنا فرض
نہین پس اسیطرح یہہ آیہ شریف کہ سب مدیانی قتل ہوئے عام مخصوص البعض
ہے جیسے کوئی کہے کہ ۱۸۵۷ء مین دہلی مین سب انگریز اور عیسائی
قتل ہوے اور باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے تو اس سے
یہہ مراد نہین ہے کہ تمام روی زمین پر کوئی نہ رہا بلکہ مراد یہہ ہے کہ اونکے
ہاتہہ جو آیا مارا گیا اسکے سوا جب مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب کیا
تہا تو یہہ ماجرا اوس قتل سے ۱۹۶ برس کے بعد وقوع مین آیا تہا اور
چونکہ اونکے چہوٹے بچے اور بچیان اور کچہ بقیہ اوس قتل کی باقی نہی اور
مدت بہت گذری تہی اسلیے کہ وہ مدیانی پہر طاقت ور ہوگئے تہے اسکے
سوا یہہ ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو مدیانیونکا قہراً مغلوب کیا تہا
پس قادر مطلق تہوڑونکو بہتونپر غالب کرسکتا ہے پس یہہ آیہ صحیح اور اعتراض
غلط الخ **جواب** مشفق من سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسکو کہتے
ہین بلا ہم پوچہتے ہین کہ مولوی صاحب نے تو قتل ہو چکے پر اعتراض کیا ہی
اور آپ اپنے جواب ناصواب مین لفظ سب سے مراد وہ سب لیتے ہین جو برسر مقابلہ
تہے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آئے
جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی قتل ہوا فرماتے ہو مین پوچہتا ہون

کہ آسکنا کیسا آیہ تو کہتی ہے ہو چکے اور آپ قیاس پیش کرتے ہین بھلا
بکا قیاس کیا خدا کے حکم پر بھی مقدم ہوا اور پھر اوسپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو
تو قرآن کو پیش کرتے ہو اور تمام جہان کو سمیٹتے ہو جو کچھ کہ باقی رہا ہے اب
تم اوسے سمیٹتے ہو کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے یعنی سورہ حج کی ۴ رکوع مین پوری کرین اپنے منتین اور
طواف کرین اس قدیم گھر کا۔ الم پھر بلوبکی قتل کی نظیر لائے ہو سبحان اللہ
قرآن مترجم مولوی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ کا دیکھو اوپر سے دو آیہ پڑھکر
ملاحظہ کرو وساوس شیطانی پر لات مارو ہر جگہہ نہ ہارو کل مقام پر قابلیت لغو
نہ نگہارو یعنے اللہ تعالے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم کرتا ہے اور
پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانون چلتے
اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹونپر چلے آتے راہون دور سے ف
ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو تمپر خدا نے
حج فرض کیا ہے حج کو آؤ باپ کی پشت مین لبیک کہا جنکی قسمت مین حج
تھا ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزارون خلق پیادہ آتے
ہین لیکن فرض جب ہے کہ سواری میسر ہو اور اگر کہ نزدیک ہو اور شخص
کو چلنی کی عادت ہو تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے الخ اب فرمایئے
کہ حکم خدا مین اور پکار دینے لوگون مین حج کے واسطے ضمیر جمع کی ہے صیغہ

واحد نہین اور پانون چلتے اور پیادہ و سوار بے مراد وہی ہے صیغۂ جمع کا
ظاہر ہے جیساکہ فائدہ پانچ مین بیان ہوا اور بری نذرین یہ لفظ با لبیت
العتیق کے فائدہ (۲) مین ملاحظہ فرمایئے مولانا فرماتے ہین قولہ
کہ متین انے مراد ونکے واسطے جو مانی ہو نوہ ادا کرین اہل سنت اسمد کی
ہے اور کسی کی نہین الخ اب کہیے کون جیتا کون مارا کہنے ہر ہیز بر ہیز
بیکار غرضکہ اسیطرح اور سب اعتراض آپکی نسبت مولویصاحب وہی تباہی
نظر آتے ہین اب ہم بعونہ تعالے آگے بڑہتے ہین اس فصل بد فعل
کو قلم انداز کرتے ہین دفعہ ۹ فصل دوم اعجاز عیسوی پر مقصد دوم فصل
چہارم کے جواب مین اسمین ایکا بیان بطور ہذیان ہے ہے قولہ کہ یہ
فصل مقصد دوم کے آخری فصل ہے اور اب مصنف اعجاز عیسوی عہد
عتیق کی نسبت جو کچہ لکہنا تہا لکہہ چکا اسلیے اس آخری فصل مین بڑے
ماتہہ پانون جیتا بانہ مارے پر فضل آلہی سے کچہ بہی ثابت نہ کر سکے آہی
ماتہہ پانون مار کے ٹہنڈے ہوئے دو باتون کا بیان مولویصاحب
نے اس فصل مین کیا ہے اول کتب عہد عتیق [illegible] فساد بتلاے
ہین دوسرے باقرار خود ملحدون اور بی ایمانون کی کتابون [illegible]
نکال کر اور کچہ ذہن سے تراش کے [illegible] اعتراض [illegible]
کی ذات پاک پر کیے ہین پہلا فساد کتاب دوم [illegible] ایام کے باب

آیہ ۲ مین ہے **قولہ** کہ اخذیاہ ۲۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا پھر اوسی کتاب کے باب ۲۱ آیہ ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخذیاہ کا باب یہورام ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھ برس اوسنے سلطنت کی تو کل عمر اوسکی ۴۰ برس کی ہوئی اسلیے بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹھہرا اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ اس مقام پر ضرور سہو کاتب ہے ہارنصاحب کا قول درست ہے کہ عبری لوگ ابجد کے حرفون مین اعداد کو لکھا کرتے ہین پس میم بجاے کاف کے سہو کاتب ہی معلوم نہین کہ ایسے مقامون سے مولوی صاحب کا مطلب کیا ہے تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کی ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ضرور سہو ہے نہ تحریف اور اس قسم کی سہو ہر کتاب مین عقلاً و نقلاً جائز ہین چنانچہ فصل ۲ باب ۸ مین ایسے مقام قرآن مین بھی ہین دکھلادون گا اور اگر اسکو تحریف کہین تو تحریف عمدی کسی فائدے کے لیے اگر کہین ہو تو ہوتی ہے اس سے کسیکا کیا فائدہ ہے محمد صاحب کی کوئی بشارت اس سے فوت نہین ہوتی مسیح کی کوئی فضیلت بڑھتی ہے یہود کے کہنے کا نقطہ نہ آتا ہے بہرکیف یہ سہو ہے بحث سے خارج الزم **جواب** مہربان من یہ جواب آپکا شرگوز ہے بقول شخصے نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسواسطیکہ جب آپنے خود تسلیم کرلیا کہ یہ سہو کاتب ہے تو پھر اسمین تاویل لاطائل فضول ہے کیا معنے کہ باوصف موجود ہونے

قدکس واطیکانوس اور قدکس افریمی اور قدکس الکسندرنیوس کی یہہ کتابین علمار
یہود کی قدیم ہین فقط سہو کاتب نہ رفع ہوا تو پھر اور اختلافات کیونکر رفع
ہو سکتے ہین آپ کہان تک کوشش کرینگے یا ایصاحب کا حیلہ اعداد
جو آپ پیش کرتے ہین یہہ گمانی بات ہے مزخرفات ہے بقول مشہور واہے
تیل کی کہلی ہے بری ہے یا بہلی ہے دستور ہے جب آدمی سب طرف سے
ہارتا ہے تو کچہ نکچہ ہاتہہ پانون مارتا ہے ہان یہہ جو آپنے فرمایا کہ اس سے
کچہ بشارت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین فوت ہوتی ہے نہ
حضرت مسیح کی فضیلت کہوتی ہے نہ کچہ نقد یہود کے ہاتہہ آتا ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ اسیطرح یہود نے بشارت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حذف کرکے ایمان کو کہویا ہے کتاب اللہ کو سحر بطالت مین بویا
ہے اور فضیلت حضرت مسیح بہی اسیطرح چہپاتے ہین جہوٹی کہانی بناتے
ہین کہتے ہین کہ مسیح موعود ابہی پیدا نہین ہوا وہ مسیح کا ذکر جہان کہین
کتب عہد عتیق مین پاتے ہین الدجال مسیح فرماتے ہین مگر نہین معلوم
کہ مسیحی کیونکر یہود کو اپنا صہایتی جانتے ہین کسی کی نہین مانتے ہین اہل اسلام
جو کہ مومن بہ مسیح علیہ السلام ہین انہین کی نہین مانتے ہین ایصاحب ذرا
ہوشمین آیئے اعلی کو دہو کے اسفل نکہایئے کچہ تو خدا سے شرمایئے
قرآن جو کہ صداقت رسالت مسیح علیہ السلام سے مملو ہے اسکو تو نہین

مانتے ہو اپنے گواہ کو آپ جھوٹا جانتے ہو دیکھو مولویصاحب تو ۴ فساد
بتلاتے ہین مگر ہم ایک ایسا فساد بتلاتے ہین کہ آپکا اصول ہے غارت غول
ہوا جاتا ہے جو سنتا ہے وہ شر ماتا ہے ہکذا کتاب اشعیا نبی ۴۳
باب کے آیہ ۴ **قولہ** ازبسکہ تو میرا پیارا ہے اور میری نگاہ مین عزیز اور
گران مایہ ہے اسلیے مین تیری بدلے لوگ اور تیری جان کے عوض مین
گرد ہین دونگا الخ اور پھر اوسی کتاب کے اوسی باب کے آیہ ۱۱ **قولہ** مین مین ہی
خداہون میرے سوا کوئی بچانیوالا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچالیا
الخ اور پھر اوسی کتاب ۴۹ باب کے آیہ ۲۶ **قولہ** اور مین تیرے ظالمون کو
انہین کے گوشت کھلاؤنگا وہ میٹھی می کے مانند اپنا لہو پیے کے
بیخود ہوجاوینگے اور سارے بشر دیکھینگے کہ مین تیرا خدا بچانیوالا
مین یعقوب کا قدیر تیرا چھڑانیوالا ہون الخ اب فرمائیے کہ اسمین کونسی آیہ
کو سچ اور کونسے کو جھوٹھہ جانین یا جھوٹھہ اور سچ کو ایکہی مین سانین یا آپکی
تجویز کو لچر و پوچ جانین لہذا اب ہم شمشیر قلم صداقت رقم کی باگ اوٹھاتے
ہین آپکے آٹھہ باب فصل چار پر جاتے ہین دیکھیئے گا کہ کیسی دھجیان اوڑاتے
ہین خدا نے ہمکو اپنے حبیب پر شیدا کیا ہے معلوم ہوتا ہی کہ ہمین اسی
وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اب ایک بات اور سن لیجئے جو کہ آپنے
اسی فصل کے صفحہ ۱۰۷ مین بجواب ۴ فساد مجوزہ مولویصاحب کے لکھا ہے

اور اوپر قرآن شریف کی نظیر لائے ہو اسطرح پر کہ واسطے دھوکا دینے جاہلوں
کے کہین کا فقرہ اوڑا کے کہین جمایا ہے پادریصاحب کو سمجھایا ہے
تاکہ وہ جانین کہ معاذ اللہ ایسی غلطی قرآن مین بھی ہے **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین مغالطہ عزازیلی بتاتے ہین **الی قولہ** کہ مولویصاحب نے
جو دو آیہ لکھکے صموئیل کی کتاب اور تاریخ کی کتاب کے لکھا ہے
قولہ کہ اس کتاب کے ناظر کو خدا اور شیطان مین فرق کرنا مشکل ہوا الخ اسکے
جواب مین آپ ہاتھہ پانوں مارکے بقول خود جب ٹھنڈے ہوے
تو قرآن پر آ جھکے ہو کہ ایسا خیال قرآن پر درست آتا ہے الخ **اقول** واہ
سبحان اللہ کیا خوب آپکا خیال ہے ایصاحب ابھی دنیا علم تفسیر
قرانی سے مالامال ہے آپکا کہنا خیال ہے جب فقط مدرسۂ سرکاریکے
پڑھے ہوے رہجائین گے تب البتہ آپکے ایسے جھوٹے وسوسے
اور حوالے کام آوین گے میان ابلیس پر تلبیس کے من بھاونگے
مرتیا ہلاوین گے اب سنیے آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن کے
ساتوین پارہ کے آخر مین لکھا ہے کذلک زین لکل امۃ عملھم ترجمہ
یعنی ہر گروہ کی نظر مین ہمنے اونکے کام اچھے بنا رکھے ہین لہذا ہر ایک
شخص اپنے اچھے برے کامونکو بہتر جانتا ہے پھر اوسی پارہ کے ۱۱
رکوع مین ہے وزین لھم الشیطان ما کانوا یعملون ترجمہ اور شیطان نے

اونکے کام اونکو اچھی دکھلائے ہین اسپر آپ طعن کرتے ہین **قولہ** پس اسکا فاعل آیۂ اول مین خدا اور معاذ اللہ آیۂ دوم مین شیطان معلوم ہوتا ہے **جواب** دیکھو شروع رکوع آیہ اول کا ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ یعنے تم لوگ برا نہ کہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہنے لگین اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھے اسیطرح ہمنے بہلا دکھائے ہین ہر فرقہ کو اونکے کام الخ مراد یہہ کہ ہر فرقۂ باطلہ بھی اپنے افعال بد مآل کو مثل آپکے بہتر جانتا ہے اب فرمائیے کہ اس سے یہ بات کہان نکلی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے اچھے بنا رکھے ہین اور ہر ایک جو اچھے بڑے کام کرتا ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ خدا نے ایسا ہی کر رکھا ہے اور دوسری آیہ رکوع امین بھی آپکی رای ناقصہ بلکہ انقص نے غلطی فاش کھائی ہے شامت اعمال آپکی آگئی آئی ہے دیکھو شروع رکوع سے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے اپنے مخاطب سے کہ ہمنے بہیجے تھے رسول بہت اگلی امتون پر تجھسے پہلے پہر اونکو پکڑا سختی مین یعنی اون امتون کو بسبب عدم بجا آوری حکم رسولون کے تاکہ متنبہ ہوکر اطاعت کرین حکم خدا کے اور پہونچا اونپر عذاب ہمارا تو گڑگڑائے لیکن سخت ہو گئے دل اونکے الخ اب فرماتا ہے اور پہلے دکھلائے شیطان نے اونکو جو کام کرتے تھے اور آپ ترجمۂ ہذا مین فرماتے ہین **قولہ** اور شیطان نے اونکو اونکے کام

اچھے دکھائے ہین یہ دروغ آپ کا فاش پکڑا گیا ہمارے قلم کی انی میان
عزازیل کے دماغ میدماغ مین پار ہوگئی جھوٹے پیمبر کے سر پر جوتیونکی
مار ہوگئی ہماری صداقت کی پکار ہوگئی بس اگر دُون کی نہ لیجیے تو ہمارے
آپکے حبیت ہار ہوگئی کتاب ایکی صفحہ صداقت سے دُھوگئی والدہ عزازیل
آپکی سرہانے رو گئے اب اسکے بعد آپنے فساد ۶۰ مین عجیب گانٹھ
دی ہے یعنی آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ مولویصاحب نے فساد ساٹھ کو
یون بیان کیا ہی کہ کتاب دانیال کی باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ اوسنے
کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جاوے اور
آیہ ۱۹ کے آخر مین ہے **قولہ** کہ آخر کے وقت معین مین یہ ہوگا الخ بس
خواب کے دن سے ۷ برس ۴ مہینے ۲۰ دن کے بعد دورۂ آخر آنا چاہیے
تھا مگر اتبک نہین آیا اسلیے یہ پیشین گوئی غلط ہوئی پھر کہتے ہو الی **قولہ**
کہ اسکے بعد مولوی صاحب نے بہت سی بیفائدہ تقریرین کین ہین اور لکھنؤ
کے کسی مجتہد اور پادری یوسف ڈیف صاحب کی کچھ گفتگو نے محل
اولئی سلئی بیان کرکے کہا کہ مین کہتا ہون کہ مجتہد صاحب کا بیان حق
بجانب تھا پس ان واہیات باتون سے ہمین کیا علاقہ ہم تو اعجاز عیسوی
کو اس نظر سے دیکھتے ہین کہ کہین چلکر مولویصاحب کتب مقدسہ مین
تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کے ثابت کرین پر وہ تو اس امر کو

دبا گئے اور ملحدانہ تقریرین کر رہے ہین اسپر یہ جواب ہی آپنے دیا ہے **قولہ** کہ پاترک کی تفسیر مین لکھا ہے کہ انٹوکس کے مار ڈالنیکے بعد یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر ہوتی ہے پس ایک دفعہ پوری ہوئی دوسری دفعہ پوری ہونیوالی ہے اور یہ مضمون نہایت دقیق ہے جسکو کلام الہی سے مناسبت ہے وہی اسبات کو خوب سمجھیگا الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ مونوس صاحب کا جواب اور تشخیص اسمقام پر کیا بیجا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ پاترک صاحب کی تفسیر مین لکھا ہے اوسے ہم حسب قول آپکے جیسا کہ آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین لکھا ہے کہ حدیث کا کچھ اعتبار نہین پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سو برس کے بعد لوگون نے بنائے ہین لہذا ہمارا بھی یہی قول ہے آپکی نسبت اگر انجیل یا تورات سے کوئی دلیل دکھائیے تو البتہ سماعت ہوگی دیکھو پہلا خط ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم ومغفور کا جو کہ انہون نے آپکے علما وقدما کی نظیر پادری فنڈر صاحب کو لکھا تھا اور سپر پادریصاحب نے اپنے دوسرے خط مین اپنے قدما کی نسبت کیا لکھا ہے اور اونکی بے اعتباری ثابت کی ہے **قولہ** اولاً تعجب کرتا ہون کہ ٹامس ہاٹن اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب لوگون کی کتاب آپکو پسند ہین یہ تو مسیحی نہین بلکہ جماعہ منکرین مسیحی سے ہین نہ نبی کو مانتے ہین نہ وحی کے قائل ہین اور نہ موسی وعیسی کو برحق جانتے ہین اور معجزہ سے بھی انکار ہے وہ تو وحدت الوجود اور دہریہ کی قسم سے ہین الخ

اب فرمایئے جب کہ قدما کا یہہ حال ہے تو اب آپکو نظیر لانا متقدمین
اپنے سے کب مجال ہے بس مناسب ہے کہ تم مسلم کو فاش نہ کیجیے
اپنا پردہ آپ فاش نہ کیجیے مگر مضمون مین چوری کرنا آپکو نچاہیے تھا مولوی صاحب
نے جو تقریر مجتہد صاحب لکھنؤ کے بیان کی تھی وہ آپکو ہو بہو بیان کرنا چاہیے تھا
اوسکو واہیات کہنا عین واہیات ہے ہم کیا کرین اعجاز عیسوی ہمنے
بہت تلاش کی کہین دستیاب نہوئی ورنہ آپکی اوڑان کہانی کا پردہ کھول
دیتے جو کچھ باقی رہتا ہے وہ بھی بول دیتے آپکی ابلہ فریبی اس سے
بھی بڑہ کر کھول دیتی انشاء اللہ اگر زندگی بخیر ہے تو پادری ڈلف صاحب
کی گفتگو جو کہ مجتہد صاحب لکھنؤ سے ہوئی تھی کسی سے دریافت کر کے
مابعد لکھی جائیگی مگر سردست اتنا ہماری تحقیقات مین آیا ہے ایک آدہ صاحب
جو اس جلسہ مین شریک تھے بہت نزدیک تھے وہ فرماتے ہین آپ کو
شرماتے ہین **قولہ** کہتے ہین کہ اوائل سلطنت نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کے
پادری یوسف ڈلف صاحب کہ بہت بڑے عربی دان تھے لکھنؤ مین آئے
اور صاحب کلان بہادر کی کوٹھی مین فروکش ہوئے اور بذریعہ پرچہ پیام بڑی
صاحب سے بادشاہ کو اس بات کی درخواست کرائی کہ آپکے علماء فریقین سے
ہمارے پادریصاحب گفتگو کرنا چاہتے ہین لہذا اگر آپکے سامنے ہو تو عین
مناسب ہے اسپر بادشاہ نے منظور فرماکر آٹھہ علماء حنفی مذہب فرنگی محل

کے اور دو بھائی مجتہد العصر لکھنؤ مذہب امامیہ کے مقام تخت گاہ مین مجتمع
کر کے صاحب بہادر کو اطلاع دیا اور طلب کیا تب صاحب کلان معہ پادریصاحب
مسبوق الذکر و قریب ہفتاد تن صاحبان دیگر ولایت کے اسکے ہم جلسہ ہوے
مقام معہود مین پہلے پادریصاحب نے کچھ سلسلۂ ربانی مین علمار موصوفین
سے گفتگو کی مابعد درگفتگو باز ہوا قیل و قال مذہبی آغاز ہوا پادریصاحب
نے کہا کہ یہہ خبر قرآن شریف کے کہ کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے
بنی اسرائیل مین بشارت دیتا ہون ایک نبی کی یاتی من بعدی اسمہ احمد سو لفظ
یاتی کو قاعدۂ عربی سے اُنہون نے صیغۂ مستقبل قرار دیکر یہ کہا کہ تم لوگ
جو کہتے ہو کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے وہ نہین ہین اب
جو آویگا اوسکی یہہ خبر ہے یعنی کنایہ مین یہہ کیا اپنی طرافت سے جیسے کہ
یہود کہتے ہین کہ مسیح دجال ہوگا جو کہ آنیوالا ہے اس قرینہ کو اُنہون نے
یہان جمایا اسپر مولوی ظہور اللہ صاحب مرحوم عالم حنفی مذہب نے اونہین جواب
دیا از روی قاعدۂ نحو کے مگر وہ قیل و قال کرتے رہے تب مجتہد صاحب لکھنؤ
نے فرمایا کہ دیکھو لفظ من بعدی دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خدا فرماتا ہے
کہ ہمنے خبر دی تھی عیسے کو اوسنے کہا ای بنی اسرائیل میرے بعد ایک نبی آویگا
اوسکا نام ہوویگا احمد تو اس صورت مین اونکی نسبت صیغۂ مستقبل قرار پایا
ہے بس اسپر پادریصاحب بند ہو گئے سکتے کے دہنگ ہو گئے دوسرے

دن کا وعدہ کر کے گئے تھے آجتک آتے ہین اور اوسی سب کو لکھنؤ سے
روانہ ہو گئے پھر مقابلہ پر نہ آئے آپ لحاظ فرمایئے کہ مولویصاحب نے
شاید اسپر فرمایا ہوگا کہ مجتہد لکھنؤ حق بجانب تھے اسکو آپ اولٹی سلٹی تقریر
قرار دیتے ہین مشفق من مضمون مین چوری کرنا مغالطہ دینا مناظرہ سے
بعید ہے اگرچہ ہم انام مین ہین مگر خبر ہندوستان کی رکھتے ہین ابھی ہمنے
مولوی صفدر علی صاحب اسسٹنٹ مدارس ضلع جبلپور کو اونکی کتاب نیاز نامہ
بیوقوفی کا جامہ کا جواب لکھا تھا اونھون نے ہمکو لکھا کہ تم گستاخی کرتے ہو
سزا پاؤ گے بچتا ؤ گے تب ہمنے اونکی گستاخی اونھین کی کتاب سے ثابت
کر کے اونکو نامہ ثالث لکھا کہ آپ اپنے گستاخی کی خبر نہین رکھتے ہو اور ہمکو گستاخ
کہتے ہو سنا جاتا ہے کہ آپ جبل پور مین انجیل لیکر ہنومان تالاب پر منادی
کرنے گئے تھے ہندؤون نے للکار لیا نکال دیا وہان آپنے گستاخی بلکہ بیباکی
کی سزا کچھ نہ دیا خیر خواہی کو پیش نہ کیا خوف مین آگئے دم دبا گئے اور ہم کو
وکیل ہین ہادی سبیل ہین ہمین دھمکاتے ہو خدا سے نہین شرماتے
ہو اسپر ابھی تک جواب نہین آیا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ یہہ مضمون نہایت
دقیق ہے جنکو کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اس بات کو خوب سمجھینگے
اقول کیا خوب اپنے منہ آپ معقول ہوتے ہو اگلے جو کچھ کر گئے ہین اوسی
بھی ڈبوتے ہو نزول تورات کو آجتک کئی ہزار برس کا عرصہ ہوا اور ابھی تک

بقول آپکے کوئی متقدمین متاخرین مین سے مطلب واقعی نہ سمجھا تو
پھر فرمائیے کہ آپ پر تو روح القدس بھی نہین آتی آپ کیونکر سمجھے اور پھر
کس بھروسہ پر ابطال اسلام پر چشم ٹھو کتے ہو گستاخی معاف پشت پر پھپھولے
کے پونکتے ہو اب ہم خدا کا نام لیکر آگے بڑھتے ہین آپکے اس بیان پر
کہ مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم نے ۷۰ اعتراض
خدائے تعالے کی ذات پاک پر کیے ہین اور پھر جا اڑتے ہین دفعہ ۱۰
آپ کہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم
لکھتے ہین پہلی مخالفت زبور ۱۰۳ آیہ ۸ مین ہے **قولہ** خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دھیما اور شدت سے رحیم الخ اور اول کتاب
صموئیل کے باب ۶ آیہ ۱۹ مین ہے **قولہ** اوسنے ۵۰ ہزار ۷۰ آدمی اون مین سے
مارڈالے الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ رحیم اور مہربان کے یہ معنی
نہین ہین کہ مطلق مجرمون کو کبھو سزا نہ دے کیونکہ منصف اور عادل بھی ہے
اور یہہ جو کہا کہ ذراسی خطا پر مارڈالا سو یہہ جھوٹی خطا نہ تھی بلکہ بڑا جرم تھا
کہ اُنھون نے خدای تعالی کی نسبت بے ادبی کی تھی اوسکا صندوق
کھولکر دیکھنا چاہا جسکے دیکھنے کی اور کھولنے کی اونکو اجازت یا حکم نہ تھا
وہ یہانتک شریر ہو گئے تھے کہ خاص خدا کے صندوق مین ہاتھہ ڈالنا شروع
کیا آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے یہ اعتراض قرآن پر نہین پڑتا بلکہ قرآن

اچھی طرح واقع ہوتا ہے الرحمن الرحیم یعنے خدا نہایت
مہربان بہراوسکی طرف آسکے زعم مین برہ فروشی اور کافرونکے
بیچے اور عورتین ظلماً پکڑنا اونکا مال لوٹنا خون بہانا اور نہایت رحیمی
کے حکم لکھے ہین الخ جواب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپنے بالکل
جھوٹھہ بولنے پر کمر باندہی ہے دیکھو ہمارے پاس ترجمہ فارسی نسخہ
توراۃ فاضل خان ہمدانی اور چھاپہ لندن ولیم روس صاحب کا موجود ہے
اوسمین آیہ ۹ اقولہ ومردمان بیت الشمس رازدیدند کہ بصندوق خداوند
بگریستند واز قوم پنجاہ ہزار ونہتاد نفر زدو قوم ماتم گرفتند زان رو کہ خداوند
خلق را بصدمہ عظیم زدہ بود الخ اب فرمائیے کہ صندوق کھول کر دیکھنا اور
ہاتھہ ڈالنا کہان ثابت ہے اوسوقت مین تو آپ رحم مادر مین بھی نہ آئے
تھے صحت عزازیلی کے لطف نہ اوٹھائے تھے پھر مولوی صاحب
کی نسبت کہتے ہو کہ آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے مین پوچھتا ہون
کہ سراسر لطف اور رحمی غضب نسبت اون لوگون کے آتنی خطاپر اتنے
آدمی سخت عذاب سے مارے اسپر مولوی صاحب نے کیا بیجا کہا کہ جبکہ اون پر
اتنا مہربان تھا تو ایسی خطای خفیف پر درگذر کرنا لازم تھا آپ یہ کیا پکارتے
ہین مثل مشہور ہے کہ ککڑ یکے چور کو لاٹھی سے نہین مارتے ہین اور
قرآن شریف مین جو رحمن و رحیم فرمایا تو دیکھو تمہاری توریت سے ثابت ہے

کہ اگلی امتون مین ذراسی گناہ پر کیسا سخت عذاب ہوا کرتا تھا اور یہان
اس امت مرحومہ پر کتنا بڑا رحم ہے کہ کیسا ہی گنا ہگار ہو اور توبہ کرے
اور پھر مرتکب اوس گناہ کا نہ ہو تو توبہ قبول ہو جاتی ہے اور پھر اوسپر
یہ احسان فرمایا کہ قوم کفار کے جہاد مین قتل کرنا اور مال لے لینا روا کر دیا
اور لڑکے بالے کہ بچہ شیاطین ہین فروخت کر لینا بعوض اپنی جانباز یکی
جائز کیا کیا بیجا ٹھہرا ابھی حاکم دنیا کے سامنے جو کوئی خیر خواہی کرے تو انعام
ملتا ہے خدا کہ حاکم قوی ہے اوسنے اپنا انعام بھی سب سے بڑہ کے
قرار دیا تو اب اسپر اعتراض لانا کیسا ملحدانہ ہے یا نہین خیال کیجیے تورات
مین لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے جہاد مین بنی اسرائیل کی عورتین اور
لڑکے جو کہ بارہ برس تک کے تھے قتل کروا دے اور بعد اونکے یوشع
علیہ السلام نے ہزارونکو قتل عام کا حکم دیا ہے تو اب یہ اعتراض آپکے
تورات اور اون مرسلین مقتولین کے شان مین نہ منقلب ہوا بس اب آپ
کافر و ملحد و بے ایمان ٹھہرے یا نہین مولویصاحب کہ نظیراً تمہارے
عقیدے بناتے ہین اونکو کافر و ملحد بتاتے ہو خدا سے بھی نہین ڈرتے
ہو یہہ وہی مثل ہوئی کہ کسی معلم نے اپنے شاگردون سے کہا کہ گدہیا کے
ساتھہ فعل شنیع بڑا سخت گناہ ہے قضا کار کہین ایکدن معلم صاحب
خود رفع حاجت کو باہر تشریف لے گئے تھے وہان شیطان نے

جو ور خلانا تو ایک گدہی کہین کسی جسمہ مین پانی پی رہی تہی اوس سے
خود بدولت افعال بد کے مرتکب ہو رہے تہے وہی طالب علم وہان پہونچا
اور ذات شریف کو اس حالت نالائقہ مین دیکہکے پوچہا کہ یا حضرت یہہ کیا
نے حرمتی ہے آپنے تو منع کیا تہا اور اب خود بعینہ اوسی امر مین مبتلا ہو
اسپر شارع الیہ نہایت غضب ناک ہوکر فرمانے لگے مثل آپکے قابلیت
جتانے لگے قولہ کہ دیکہو اسکے دونون پاؤن پانی مین ہین لہذا کچہ
غسل کی بہی ضرورت نہین ہے باینوجہ کدورت نہین ہے تو اب
بمثل آپکے بنسبت اصل ہوگئی قابلیت آپکی کہو گئی اور تورات مروجہ حال
بہی صفحہ صداقت سے دہو گئی مناسب ہے کہ اب اور کسی کتاب پر
ایمان لائیے بودہا یا وترالیمانی کے پیرو ہو جائیے تین چار خریدیئے
ہاتہہ اوتہا لیئے ہان اگر آپ یہ فرماوین کہ وہ قتل جو انبیاء ماقبل نے کیا ہے
وہ بطور غضب الٰہی اوس خلقت پر ہوا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے اقول
کہ خیر آپکا گمان درست اور صحیح تو اب یاد رکہو کہ جب انبیا علیہم السلام آئے
اور شریرون نے اونکا حکم نہ مانا اور تکذیب دی اور بیان کین اور مسیح
علیہ السلام کو صلیب کا ارادہ کیا تو حسب تجویز آپکے اسیوجہ سے اونپر
قتل کا حکم ہوا اور خدا کا غصہ جلال مین آیا اور مسیح آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اب تم قتل کفار نابکار بلا دریغ عام جائز رکہو اور ہمیشہ

کے لیئے اپنے ہمیون کو حکم دیجاوے کہ اس کام نیک انجام کو اپنے بیچ مین
جاری کہین اور منزادہی کفار بدکردار کو جلاوطن کیا کرین اور بشرط مقابلہ قتل کیا کرین
ورنہ جزیہ لیلیا کرین اب اسکے بعد آپنے بہت سی باتین نالائق مولویصاحب
کی نسبت بیان کرکے صفحہ ۱۹ مین یون جھک مارنے لگے ہو قولہ کہ لفظ
کنوارے جس عبری لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ علمہ ہے اوسکے کنوارے کے معنی
نہین ہین عام عورت کے ہین مگر یہہ مولویصاحب نے جھوٹھہ بولا ہے بندہ
قسم نے اس لفظ کی تحقیقات کی ہے عبرانی لغت سے وہان صرف علم
کے معنی کنوارے کے ہین علاوہ اسکے عیسے علیہ السلام کی پیدایش سے
دوسو برس پہلے توارت کا ترجمہ ۷۰ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تھا
جسکا نام سپٹواجنٹ ہے اسوقت بھی اون عالمون نے اس لفظ علمہ کے معنی
کنوارے لکھے ہین عیسائیون نے یہہ معنی نہین گڑھ لیے ہین ان مقامون
سے ظاہر ہے کہ مولویصاحب کا ارادہ خلقت کو گمراہ کرنیکا ہے تحقیقات
سے غرض نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ اونکی کتاب تمام جہان مین
مردود ہے اور بی بی مریم علیہا السلام پر معاذ اللہ عیب لگایا ہے ناحق کی
روسیاہی لیا ہے اگر ہم اونکی سب تقریرونکا قرار واقعی جواب دین اور
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھپے ہوے عیب کہدین
جو مولوی عبدالباری نے کتاب معلومات مین جو کہ عالمگیر بادشاہ کے وقت

ہین تہا اور بڑی نے ادبی سے بیان کیا ہے الخ **جواب** بہلا ہم پوچہتے ہین کہ آپ جو فرماتے ہین کہ علیہ کے معنی ہین مولویصاحب نے جہوٹہ بولا ہے کیونکہ ہمنے تحقیقات کی ہے لغت عبرانی سے اسکے معنی کنوا رکیے نہین تو آپ فرمائیے کہ ابہی دفعہ ماقبل مین بجواب مولویصاحب کہہ چکے ہو کہ یونانی ولاطینی ترجمونکا کیا اعتبار اور بیان پیرسٹوجنٹ پیش کرتی ہو جو کہ زبان یونانی مین حسب بیان آپکے ترجمہ ہوئے یہہ دہوکا دینا ٹہرا کہ جیسے آدمی خود ہی نہ مانے اوسکو پہر اپنے مفید مطلب کے لیئے گواہ گردانے الیصاحب ہوش مین آیئے اعلے کے دہوکے اسفل نکہائیے دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ ہمنے لغت عبرانی مین دیکہا ہے اسکے معنے کنوا رکیے نہین اسکا اعتبار کون کریگا جبکہ آپ ہر دفعہ تذکرہ ہمارے مین موافق اپنی رای خام بدانجام کے جہوٹے ہوے تو اہل انصاف آپ کو کیونکر سچا جانینگے آپکی تجویز خرافات کو مانینگے آپنے سنا نہین کہ ایک جہوٹے سے کسی نے پوچہا تہا کہ تمکو جہوٹہ بولنے مین کیا ملا اوسنے کہا کہ اب جو مین سچ بہی کہتا ہون لوگ نہین مانتے ہین مجکو جہوٹا لبار یا جانتے ہین اب دیکہو آنکہین سینکو عبری دانی سیکہوانگی بجو غلیلہ نہینکو **قولہ** تلمود موسی ربی عینو علیہ الماشالوم یعنے حدیث جناب موسی

علیہ السلام کی کتاب عین الیعقوب مین علمہ بمعنی حصیر یعنے پردہ نشین وجوان
وبالغہ ہونا اب فرمائیے اگر کسی اور کتاب لغت مین عام عورت کے معنے
بھی ہون کیا عجب بس مولوی صاحب نے کسی اور لغت عبرانی سے
یہ معنی دریافت کیے ہونگے اور یہہ جو آپ فرماتے ہین قولہ کہ مولوی
عبدالباری نے جو کہ عالمگیر کے زمانہ مین تھا اوسنے معاذ اللہ جناب
رسالت کی نسبت بے ادبی کی ہے سو اسکا جواب ہم آپکو پہلے ہی لکھ
چکے ہین کہ ایسے پہلے بھی بہت لوگ مرتد ہوگئے ہین یہ بات کچھ آپہی نے
نئی نہین کی لہذا ایسے لوگون کی نظیر لانا کچھ عقلمندی نہین ہے
نیک اندر بد ہر کہین ہے اور اگر یہ کہتے کہو تمہارے علماء دین حق الیقین
جو ہماری نسبت الزاماً کتب آسمانی جھوٹی کہانی سے نظیر لاتے ہین تو اسکا
جواب یہ ہے کہ آپ لوگ اونکو اور اونکے راویون کو سچا جانتے ہو
کسیکی نہین مانتے ہو اسواسطے ہمارے علماء باوقار اونکو دلیل پکڑتے
ہین اور ہر مقام پر حضرت بی بی زینب کا ذکر جو الزاماً آپنی اپنی کتاب بطلالت
مآب مین اکثر تحریر کیا ہے نظلمۂ دنیا و آخرت لیا ہے اس لغویات سے کیا
حاصل الیصا جب اسکو تو ہر خاص و عام جانتے ہین کہ یہہ بات کسیطرح قبیح
نہین اسواسطیکہ بی بی زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوتی تھی کی
بیٹی تھین اگر حضور اقدس کی رای مین معاذ اللہ اونکی جانب تعشق ہوتا تو

پہلے ہی نکاح نہ کر لیتے منہ سے کاہیکو بیاہ دیتے جو کوئی شخص ایک
چیز پسند کرتا ہے وہ پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون
کو دیدیتا ہے لہذا وجہ اس نکاح کی یہ ہوئی ہے کہ جب اسلام پھیلا
اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی اور بیبیان حضرت کی نسبت بی بی زینب کے
بوجہ تقاضاے عقل کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین شاید کچہ طعن حقارت
آمیز کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو کرنے لگین اور بی بی صاحبہ
بھی زید سے نااتفاقی فرمانے لگین تب حضور اقدس کو یہ بات گونہ ناگوار
ہوئی مگر چونکہ حسب الحکم الٰہی یہ امر کر چکے تہے کچہ نہ فرماتے تہے پس
اللہ جلشانہ کو انہی ناگواری طبیعت اپنے حبیب کے گوارا نہوئی اور
مقلب القلوب نے زید کے قلب کو پھیر دیا طلاق دلوا دیا اور بگواہی
ملائکہ مقربین عرش معلی پر نکاح بی بی صاحبہ کا اپنے حبیب سے بندہ
دیا چنانچہ اسکے جانب قرآن شریف مین اشارہ فرمایا ہے کہ جو تو
پوشیدہ رکھتا تہا منہ تجہیر ظاہر کر دیا جسپر شاید بیدینون نے یہ اعتراض کیا
ہے کہ حضرت معاذ اللہ عاشق ہو گئے اور نکاح کر لیا اب اگر عقل ہو گی
تو جان لوگے ہماری بات کو مان لوگے کہ ہم آپ کو مقدمات گذشتہ
کا لب لباب بتاتے ہین گو آپ نہین شرماتے ہین ہر مقام پر منہ کی
کہاتے ہین غرضکہ اسکے سوا اور جو کچہ کہ آپنے بکا ہے محض واہیات ہے

جبکہ توریت ہی دہمس ہوئی تو انجیل مروجہ تو اوسکا طبقہ ادنی ہے وہ کہان
سلامت رہے اب اسکے بعد آپنی فصل چہارم قرار دیکے اوسمین
ان تینون فصلون گذشتہ کے مانند کچہ واہیات عنت ربود سابکا ہے
جیسا کہ ابلہ فریبونکا دستور ہے لہذا سب باتونکا جواب منصف دیندار
کو ہمارے اتنی ہی بیان مین کافی ہے اب باب ہفتم فصل اول جو کہ آپنے
معاذ اللہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رد کے باب مین قائم کی
ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آپ کی قابلیت کو ٹٹولتے ہین ہر چند کہ
آپ بڑہ بڑہ کے بولتے ہین اپنی قلعی آپ کہولتے ہین یعنی خلاصہ
مطلب اس باب فصل اول کا یہ ہے **قولہ** کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا حال تواریخون اور قرآن شریف کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملک عرب مین شہر مکہ کے اندر ایک مندر یعنے بت خانہ تہا جسکا نام کعبہ ہے
اکثر محدثین محمدی نے صدہا قسم کی شرافتین جہوٹی حدیثین پیدا کرکے
اوسکی بنائی ہین مگر ظاہر ہے کہ وہ ضرور بتخانہ تہا محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادے وہان کے پوجاری تہے ہر سال وہان
میلہ لگا کرتا تہا جسکو اب حج کہتے ہین اور اگلے زمانہ مین اس میلہ کو
موسم کہا کرتے تہے بکرے مینڈہے اونٹ گائے بیل وہان چرا
کرتے تہے اور اہل عرب شراب پی کر شعر و اشعار پڑہتے تہے تمام

بت پرست عورت مرد وہان سیس نوا سکے درشن کرتے اور گرد پھرتے
تھے جسکو پرکرما یا طواف کہتے ہین قدیم سے یہ رسم تھی جب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے اور جوان ہوے کمائی کی فکر
مین دو سفر کیا آخر کو بی بی خدیجہ کہ ایک بڑی مالدار عورت اور خوب صورت
تھین اون سے تقدیر کی یاوری سے نکاح ہوگیا جو کہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کئی جگہہ عیسائیون کی گفتگو سنی تھی اور بت پرستی کی عیوب
اونپر ظاہر ہوگئے تھے کیونکہ یہ بت پرستی ایسا امر نہین اگر انسان تھوڑا
غور کرے تو معلوم ہوجاتا ہے اور جہاندیدہ آدمی اس سے جلد متنفر
ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان مین دیکھو اہل اسلام کی آنے
سے کسقدر بت پرستی کم ہوگئی پس محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک قسم کی فقیری صوفیہ کی طور کے اختیار کی جیسے عابد لوگ
خلوت نشین صحرا پسند ہوتے ہین چنانچہ غار حرا مین جو مکہ کے پاس ہے
جاکر بیٹھنے لگے غرضکہ اسطرحکا مالیخولیا بک کے اپنے تحریر فرمایا ہی
الی قولہ کہ پہلے بیت المقدس یعنی یہود کے کعبہ کے طرف سجدہ کیا
کہ گرویدگی یہود ہو جب دیکھا کہ یہودی کسیطرح راہ پر نہین آتے تب پھر
مکہ کی طرف سجدہ کا حکم دیا اور مدینے کے لوگون کو متفق کرکے مکہ پر
چڑھ گئے اور مار پیٹ کی وہان کے لوگونکو مسلمان بنالیا اور لوٹ مار

کے لالچ اور حور قصور کی طمع دیکر اہل عرب جو شہوت پرست ہین اور خوف جان دکھلاکر مسلمان کرلیا بلکہ ہم بھی اونہین مین تھے خدا نے بڑا فضل کیا کہ اپنے پاک طریقہ اور نجات کی راہ مین لایا یہانتک محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال سنایا انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے فرصت دی تو محمدی تواریخ جسد الکھ کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین ہے الخ جواب یہان تو آپ بالکل ہار گئے جھک مار گئے سوا اسطیکہ یہ بات کل چرمتی سے کہان سے کہان جا ٹھہرتی ہے دیکھو کتاب اول سلاطین کے فصل ح - آیہ ۹ **اقولہ** ترجمہ فارسیہ ادبروی صفحہ ہا کہ میان بستہا بود مدشیران وگاوان وگرو میان مصور بودند ہمچنین بر بروی بستہا تصویر ہا از بالا بود و در زیر گاوان و شیران صنعتہای زیادہ آویزان بودند الخ پھر پہلا باب اخبار کی کتاب کا آیہ ۵ **قولہ** پس گوسالہ را در حضور خداوند ذبح نمایند و کاہنان از پسر ان ہارون خون را آورند و در مذبحے کہ در برابر جادر جماعت ست بگرداگرد بپاشند الخ **اقول** بھلا اب آپ سے استفسار کرتے ہین دیدہ و دانستہ شرما کرتے ہین کہ وہان کعبہ کو تو کفار عرب بتون سے ملوث کیا تھا اور یہان جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی بتون کی نجاست سے پاک کرکے سرشتۂ باطلہ کو توڑ اسرشتۂ آبائی کا کچھ پاس نکیا بقول آپکے عدم گرویدگی یہود و نصاری کا ہراس نکیا اور وہان معاذ اللہ حضرت سلیمان

کے نسبت بیت المقدس مین خود احد اس قسم کا ایجاد ہے تو کیا
آسکے نزدیک یہ کعبہ بھی نئے بنیاد ہے اور نہ مذہب یہود و نصاری بھی
از قسم الحاد ہے واہ واہ صاحب کیا اچھے عیسائی ہوئی ہو جو اونکو بھی
بورتے ہو کیا خوب فقرے جوڑتے ہو نمک حرامی کو نمک حلالی جانتے
ہو ہمارے کہنے کو نہین مانتے ہو لاحول ولا جنکا کہا تے ہو اونہین بھی
بکھا نتے ہو اور پھر یہ بھی اعتراض ہے قولہ کہ کعبہ کی شرافت مین محدثین
نے جھوٹی حدیثین بنائی ہین الخ اقول اب وجہ شرافت کعبہ ہمسے سنہ
لیجئے گفتگو بیہودہ نہ کیجیے پہلے تو دیکھو اللہ تعالی قرآن شریف مین
فرماتا ہے شرافت کعبہ بتاتا ہے جبکہ مبارکا ومن دخلہ کان آمنا
ترجمہ یعنے جو اسمین داخل ہوا اوسنے امن پائی دیکھو ایسا حکم تورات
مین یا انجیل مین نسبت بیت المقدس کے کہین آیا ہے نہ اللہ جلشانہ
نے کسی گھر کی نسبت ایسا حکم عام فرمایا ہے اور سبب اوسپر سجدہ ہونیکا
یہ ہوا ہے کہ جب اللہ تعالے نے اس دین محمدی کو کامل فرمایا اور
ہمیشہ کے لیے قرار دیا تو لازم ہا کہ لازم ہوا کہ کعبہ بھی اسکو ایسا دیا جاوے
کہ کامل و اکمل ہوتا کہ آیندہ کو کوئی فریق اعتراض نکرے کہ یہہ دین تو کامل
تھا اوسکو کعبہ کامل کیون نہ ملا تو کعبہ کامل مکہ معظمہ ہے اسواسطے کہ جب
حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے اور اولاد کثیر

ہوئی تو انہون نے بارگاہ باری مین سوال کیا کہ ہمکو اور ہماری تمامی اولاد روی زمین کو ایک عبادتگاہ ہو کہ اوسکی طرف ہم سجدۂ خداوندی بجالاوین اور عبادت کرین تب حسب الحکم باری ایک کعبہ عقیق سرخ و سپید کا جسکا نام بیت المعمور تہا باغ جنت سے جبرئیل امین لائے اور بیچوبیچ ناف زمین پر جہان کہ اب مکہ معظمہ موجود ہے نصب کیا اور حکم آدم علیہ السلام ہوا کہ اب تم اور تمہارے نامی اولاد روی زمین کی اسکی طرف سجدۂ خداوندی بجالاوین چنانچہ تا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام تہے دستور جاری رہا جبکہ قوم نوح علیہ السلام پر اللہ تعالے کو طوفان بہیجنا منظور ہوا کہ اوس طوفان مین کوئی مقام زمین مین جاے امن نہ رہ سکتا تہا تب ملائکہ کو حکم ہوا کہ اوس خانۂ مکرم کو اوٹھالاوین چنانچہ فرشتے حسب الحکم باری اوس خانۂ مقدس کو آسمان پر اوٹھالے گئے اور اب آسمان ہفتم پر موجود ہے کہ فرشتے اوسکا طواف کرتے ہین مگر ایک پتہر اوسمین کا جسکو کہ سنگ اسود کہتے ہین اور اب خانۂ کعبہ مین موجود ہے کہ حاجی لوگ اوسکو بوسہ بروقت طواف دیتے ہین اور صورت یہ ہوئی کہ کوہ صفا و مروہ مین اس پتہر کو ایک پتہر کی پیٹ مین چہوڑ دیا تہا لہذا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم بناے کعبہ کا ہوا اور آپ حسب تجویز جبرئیل امین دیوار خانۂ کعبہ بناتے تہے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کوہ صفا سے پتہر لاتے تہے جس جگہ

حضرت اسمعیل نے اوس پتھر کو کہ جسمین وہ پتھر تھا اوٹھانیکا ارادہ کیا
تب وہ پتھر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا کہ یا حضرت مجکو ہاتھہ نہ لگایئے کہ مجھ
مین امانت خدا ہے کہ مین بے حکم خدا اوسے دے نہین سکتا
بس یہہ حال سنکر حضرت اسمعیل نے یہہ کمال حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے عرض کیا اسپر حضرت نے بارگاہ باری مین درخواست کی کہ یہہ
امانت ہمکو مرحمت ہو تو ہم اس پتھر کو اس خانہ مکرم مین لگادین تب
حسب الحکم حاکم مطلق اوس پتھر کو حکم پہونچا کہ وہ امانت حوالے کردی
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سنگ خوشرنگ کو گوشہ خانہ
مکرم مین لگادیا اور دستور یہہ مقرر کیا کہ بروقت طواف کے لوگ اوسکو
بوسہ دیا کرین چنانچہ وہی دستور ابراہیمی آجتک جاری ہے اور ہنگام
جہالت مین بھی یہی دستور جاری رہا ہے تو اب یہہ ملعن آپ کا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کہ بانی کعبہ ہین اونپر بھی پرتا ہے باوصف اسکے
کہ یہود و نصاریٰ اپنی تئین اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام فخریہ بتاتی
ہین مگر آپ اللہ کے فضل سے انمین بھی اپنی تجویز مین بانی بت خانہ
ٹھہراتے ہین اور پھر سیکڑون روپیہ بچارے عیسائیون کے کہاتی
ہین مگر خیر ہمین اس سے کیا کام جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے
پانی کا ہگا آخر کو منہ پر آتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اگر زمانہ فرصت دیگا

تو خاص تواریخ جدی محمدی للہ کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین
ہے الخ **اقول** یہہ بات بھی دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان
جا ٹھہتی ہے مثلاً اگر خدا نے ہمین فرصت دی تو ہم بھی جو کچھہ باقی
ہے کہہ سنائین گے بلکہ کر دکھائین گے اطمینان رکھیے **مصرعہ**
ہر کسے را بہر کارے ساختند + کیا معلوم شاید اللہ جلشانہ نے ہمین اسی
کام کے لیے بنایا ہو دیکھو مسیلمہ کذاب نے جو دعوی نبوت کیا تھا
آخر کو مارا گیا سراوس خود سر کا مثل خیار تراوتارا گیا باقی شبہات آپکے
مجنونانہ بڑ ہے ایسے شبہات مدعی ہر انبیا کی نسبت بیان کر سکتا ہے
مثلاً یہود جو کہ منکر رسالت حضرت مسیح علیہ السلام ہین کیا کچھہ بھی وہ بکتے
ہین آپکا منہ تکتے ہین **قولہ** یعنے معاذ اللہ بی بی مریم علیہا السلام
بتول نہ تھین جوان بالغہ تھین یوسف نجار سے نکاح ہوا تھا ان اگر
پانچ سات برس کے لڑکے یعنی باکرہ دوشیزہ سے حضرت مسیح پیدا ہوے
ہوتے تو البتہ قریب قیاس تھا کہ روح اللہ ہین پھر آگے جلو مرد نیوگ
تہمت بد لگاتے ہین اور اوس نبے معصوم کی عصمت مین بٹہ لگاتے
ہین **الی قولہ** کہتے ہین کہ مرد نیان ساتھہ ساتھہ پھرتی تھین نکاح کی کیا
حاجت تھی **تقول** اہل ہند کام چلے یون تو بیاہ کرے کیون رہی معجزات
اونکے نسبت یون کہتے ہین **قولہ** سوا سے چند مچھوے اور چڑیمار ون

کے اور کسی نے گواہی نہین دی ہماری کتاب مین اونکے معجزات
کا ذکر ہے نہین مثل موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے جلسہ
عام مین پیش مخالفین و حکام کہو معجزہ ظاہر نہین ہوا اگر مردہ جلایا
بھی ہوگا تو پہلے سے کسی مرید یا شاگرد کو قبر کہنہ مین بٹھایا ہوگا پھر
قم باذن اللہ کہکے اوٹھایا ہوگا مثل بازیگران ہند کچہ شعبدہ ساد کہایا
ہوگا اب لو موسے علیہ السلام کے منکر یون کہتے ہین **قولہ** کہ وہ بڑے
جادوگر تھے پہاڑ مین چشمہ آب بند کیا ہوا تہا اوسے لاٹھی مار کے
پانی بہادیا یارون کو ہتیلی پر مثل آپکے سرسون جماکر دکہادیا دریاے
نیل مین بزور سحر سیکڑون کوڈوبادیا دریا مین پایاب گہاٹ پہلے
سے دیکہہ کہا تہا اوسی طرف فرعون سے بہاگ کر پار اوتر گئے
مثل حضرت ابراہیم آگ کو ٹہنڈا کیون نہ کیا الخ اور حضرت
ابراہیم کے منکر یون بہونکتے ہین کہ آگ خود بخود بجہہ گئی تہی اوسوقت
ہوا نہتی یا ہیزم تر تہین وہی لکڑیان آگ کی سپر تہین علی ہذا آپکی نسبت
بہی لوگونکو گمان ہے **قولہ** کہ مولوی عماد الدین صاحب نہ تیل دیکہتے
نہ تیل کی دہار دیکہتے ہین خوب غفلت مین سو گئے ہین نرے بیکنے
کہڑے ہو گئے ہین العاقل تکفیہ الاشارہ سمجہہ جائیگا ہمکو معاف فرمائیگا
ایسی بیہودہ تحریر نہ فرمائیگا مستغنی ہن این عجیب رنگ ست کلوخ انداز را

یاد اش سنگ ست آبلی کوشش محض بیکار ہے دیکھو اگلونکا اس شعر پر
پر مدار ہے شعر پھر عزازیل اگر چرخ برین پر چڑھجاے ۔ دین اسلام ہوگم
دین نصاری بڑھجاے ۔ حضرت من جس مقام کے بزرگیان اسوقت
آشکار ہین اوسکو آپ کہانتک مٹائین گے دیکھو ابھی چند عرصہ کا ذکر ہے
کہ منشی سعید الدین صاحب ساکن قصبہ بسوان ملک اودھ جو کہ ڈپٹی کلکٹری کے
عہدے پر مامور تھے جبکہ بیت اللہ کے حج سے واپس آئے تو مجھے
لکھنؤ مین ملے مین نے کچھ حال کعبۃ اللہ کا پوچھا فرمانے لگے قولہ کہ مین
بعد فراغ حج کعبہ مین بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو متوجہ ہوا تو پہلے جبل ثور
پر کہ تین کوس کی چڑھائی ہے چڑھا اور غار ثور پر پہونچا اور استعجاب سے کھڑا
رہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا کہ چوڑائی اوسکی ۱۲ انگشت کی اور لمبائی ڈیڑھ
بالشت کی ہوگی کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان حاجی مسلم ایمان کہ مجھ سے بہت
دو چند سہ چند لحیم شحیم تھا آیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسکی اندر راہ ترگیا
پس یہہ دیکھکے مین بھی اوسیطرح سے اوسکے اندر در آیا اور دو رکعت
نماز ادا کی مابعد پھر چند شخص اور آتے گئے اور اوترتے گئے فتبارک اللہ
احسن الخالقین الخ اقول اب ناظرین دیکھین اور غور فرماوین کہ ایسے
مقام کی نسبت یہہ مزخرفات بیانات مدعی سراسر دھوکا ہے کہ نہین مین
پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچھ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہوسکے

کہ لٹتا یا بڑہتا ہوگا اور نہ جسم انسانی آہن ہے نہ وہ پتھر مقناطیس ہے
جو انپر سے کھینچ لیتا ہے اور نہ اب کہین جہان مین کوئی ساحر فرعونی ہے
جو رسیون کو سانپ بنا دے نہ بقول سید احمد خانصاحب مجتہد نیچر
سراسر سنیچر اون حاضرین مین سے کوئی پیغمبر ان یورپ مین سے
تہا جو معجزہ کے زور سے در آیا اور سکے اندر جا کے مٹن چاپ یا حاضری
کہا آیا لہذا ایسے معجزات باہرہ سے انکار بیان عماد الدین ہے کا کام
ہے کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہرا اصل نہ چھوڑے نسل کو کم اصل
اصل ہوئے لاکھ برس تپ کرے سو کاگا ہنس نہوئے اور یہ فقرات
آپکے قولہ کہ ہم ہی اونہین مین تے خدا نے بڑا فضل کیا جو اپنے
پاک طریقہ مین لایا الخ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا نے آپ پر فضل نہین
کیا بلکہ مسلمانون پر فضل کیا جو ایسے گمراہ کو اسلام سے نکالا اور یوم
جزا کو مسلمانون کے لیے کفارہ بنایا دیکھو صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الحدیث کہ لاوین کے کچہ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا
اون گناہون کو اون سے معاف کریگا اور اونکے گناہ یہود و نصاری پر
رکھہ دیگا الخ آپنے اسکے بعد اپنی دوسری دفعہ قائم کرکے یہ بیان کیا ہے
کہ محمدی مذہب اسقدر ہین پس اس بحث کو ہم فضول جانتے ہین ہمین آپ سے

اور قدیم سے ہمارے علماء دین سے عیسائیون سے رد و قدح اصول
مین ہو رہی ہے فروع سے کیا کام اب جب آپ اپنے اصول کی
صحت اور ہمارے اصول کی غلطی ثابت کر دین گے تب فروع
کی گفتگو ہو سکتی ہے مین ہنگام طفولیت مین مولوی صاحب
سے سبق پڑھ رہا تھا کہ کسی گھر سے ایک لونڈی آئی اور اوسنے مولوی صاحب
سے پوچھا کہ ہماری بی بی نے بی بی کا کونڈا کیا ہے سودہی نہین ملتا
کہیے تو دودہ اور شکر سے کہاوین مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے
کتاب مین کونڈا ہی نہین درست ہی چاہو دہی سے کہاؤ یا دودہ سے
کہاؤ یا یون ہی پھانک جاؤ فقط **وفعالہ** فصل سوم جو کہ آپنے قرآن کے
نزول مین بیان کی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے **قولہ** یعنے آپ چھکتے ہین
یا بھکتے ہین کہ سب آیتین اور حکم خلیفہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی کمیٹی کی رائے کے موافق اوسمین درج ہین جسکو ہم مسلمان لوگ
اجماع امت کہتے ہین اوسکو آپنی کمیٹی جو ہمارے نزدیک کان امیٹھی ہی
فرمایا ہے اسکے بعد کچھ سورتین نزول وحی از اصل کچھ اپنی طرف سے
بطور طعن یعنے معاذ اللہ آنحضرت بوقت نزول وحی مثل اونٹ کے
چلاتے تھے اور چیختین مارمار روتے تھے سو یہہ سرشتہ نزول
وحی کا کسی پیغمبر پر نہین ہوا پھر یہہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے

موافق اکثر وحی آئی ہے اور کوئی فقرہ بعضے وقت کسی اور کا پسند آگیا
وہ بھی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر پسند کر کے فرمایا ہے
کہ دیکھو یہی وحی ہوئی اور خدا نے شب معراج کو پردہ مین حضرت پر وحی
کی ہے پھر کچھ اور روایتین اور حدیثین اپنے مطلب کے طور کے
اپر پھیر کر کے آپنے بیان کی ہین کہ یہ بھی حسب رای حضرت عمر
رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کے نازل ہوئے ہین الخ جواب
اب ہم آپکے جواب طلب ہین ہر چند کہ آپ سر دست قلب ہین کہ سب کچھ
تو آپنے فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آخر نزول وحی کے کیا شکل ہونا چاہیے تھا
یا یہہ نظر دیتے کہ کل انبیا پر یون وحی آتی تھی لہذا اسیطرح اپر بھی وحی
آنا چاہیے تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہان آپکے مشیر شریرونکے شریر
بھول گئے جھوٹھ بولتے بولتے ہاتھ پانون پھول گئے معلم الملکوتی
بھول گئے بلا یہہ تو فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ یہہ جو آپ کے
مقتدایان فی شعور نے روح القدس کی شکل مرئیہ جو کہ حضرت مسیح کے
نسبت وحی لائے تھے اپنے متخیلہ مین درج کرتے تھے یعنے
کبوتر کی صورت آپ فرمایئے کہ اسے کون قبول کریگا ہان اگر یہہ
توجیہ کیجاوے کہ جب آب و اہن سے مسیح نے تولید پائی تو بجہت
احتیاج کسی نوع کی کمی رہی بقول شخصے بیت آدم کا جسم جبکہ عناصر سے

بل غار + کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا اس صورت مین یہان بچ غیب مین
ایک کبوتر بنا لہذا وہی متوسط ہوا تو شاید کوئی ایسا سادہ دل عقل کا پیادہ
شیطان کا دادا قبول کریگا اب رہی یہہ بات کہ چیخین مارتے اور روتے
تھے یا اونٹ کی بولی بولتے تھے یہہ محض غلط ہے فقط اتنی بات ہے
کہ اوائل آمد وحی کے وقت مین صورت بیخبار کی ہو جاتے تھے اور یہہ
کہ موافق رائے صحابہ رضوان اللہ بھی وحی آئی ہے یہہ کچھ خلاف قیاس
نہین ہے وہ لوگ برگزیدگان خدا تھے خدا اپنے دوستون کی رائے
کو جائز رکھتا تھا اسمین کیا نقصان ہے کوئی مقام الزام کا نہین دیکھو
یوشع علیہ السلام جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی نایب بنے تھی اونکی خاطر سے
اور پاس انکا خدا نے کیا کہ ایک وقت اونکے واسطے آفتاب ٹھہر گیا جیسا کہ
توریت مین لکھا ہے یہہ کوئی طعن کی بات نہین ہے ملاحظہ کیجیے کہ
پادری فنڈر صاحب آپکے مقتدا بلکہ آپکے دھرم باپ اپنی کتاب میزان الحق
مین بعض جا توصیف ہمارے سرکار ابد قرار کی کر گئے ہین دیکھو باب ۳
فصل ۴ جو کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال وچلن کے بیان
مین ہے قولہ یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مین
کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک ہین اور دانا اور دنیوی
کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بھی خوب وپسندیدہ اور شقرا

سلام
اصلاح عیسائیون کی ہمدردی کے واسطے
ہوا ہے اور
دوسری کا ہوا
فوائد کتاب ہذا
نمبر ۲ باب
پادری صاحب کا اقرار
نمبر ۳ باب

ومساکین پر مہربان اور اپنے اصحاب وخویش واقربا پر صاحب احسان تھا
لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنو پر سخت اور کینہ ور تھا الخ
اقول اب دیکھو جب سب تعریف جو کہ انبیا کی شان ہے حضرت مین پا یا ہی
تو ازراہ عناد وکفر کے یہ شق لگایا ہے بھلا پوچھو کہ جب آپنی صفت بموجب
آپکی تشخیص کے اللہ جلشانہ نے اونمین مجتمع کیا تھا تو دشمنون پر سخت
ہونے سے کیا نقصان عائد ہوا اور باطنی اور دلی پاکی سے ایسا شخص
ہمہ صفت موصوف کہان بیگانہ ہوسکتا ہے یہ ہٹ دہرمی ہے کہ نہین
دوسرے یہ کہ فرمانا پادریصاحب کا کہ دلی پاکی سے بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ
سے کہا ظاہر ہے اور عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا
دشوار ہیں اب مجھے آپسے یہ سوال ہے کہ چونکہ آپکا قلب عداوت نبی
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالا مال ہے اگر آپکو اونکے اطوار نہ
پسند آئے تو اس سے کیا نقصان ہے دیکھو آفتاب جہان تاب
مین ہزارون چرندو پرند اوڑتے پھرتے ہین اگر ایک چمگادر کہ اڑنے والون
سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا سیکڑون ملحدون دین بلکہ خود
میان شیاطین خدا ہی کے منکر ہین تو خدا کی خدائی مین کیا نقصان لازم
آتا ہے پس اسی جواب کو فصل چہارم جو کہ آپنے محمد صاحب کی تعلیم کی نسبت
لکھا ہے لگا لیجیے گا بھلا ہم پوچھتے ہین کہ محمدی تعلیم اگر بری ٹھہرے تو انجیل

مروجہ کی تعلیم کہ جسمین حلت وحرمت شرعی وعرفی بھی ممکن نہین اور بعد بول براز
کے کاغذ سے شرمگاہ پوچھنا اور کھڑے کھڑے بول کرنا اور کل حشرات
الارض کو ہری ترکاری سمجھنا یہ تعلیم خدا کی کب ٹھہریگی اور کون ذی شعور اسے
پسند کریگا خیر اب ہم باب ہشتم جو کہ فصل اول قرآن شریف کی فصاحت وبلاغت
کے رد مین بنایا ہے درآتے ہین دیکھئے کیسی دھجیان اوڑاتے ہین
آپکو جھوٹا بناتے ہین پہلے آپنے سورۂ بقر کی دوسری رکوع مین سے لکھا ہے
قولہ جسکا ترجمہ یہ ہے بس اگر تم قرآن کے برابر نہ بنا سکو اور ضرور ہے
کہ قرآن کے برابر بنا سکو گے تو ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی
اور پتھر ہین الخ پھر سورۂ بنی اسرائیل سے لکھا ہے **قولہ** تم قرآن کے برابر
نہ بنا سکو گے اگرچہ آدمی اور جن ایک دوسرے کی مدد کرو الخ اسکے بعد کہتے ہو
قولہ کہ ان دعووں کے موافق بعضے مسلمان کہتے ہین کہ ضرور قرآن ایسا ہی
ہے بس اسکے جواب مین کہتے ہو **الی قولہ** کہ بندے نے اپنی کتاب
تحقیق الایمان مین اس فصاحت وبلاغت کا جواب جو ضرور تھا وہ تحریر کر دیا
ہے اور خوب واضح کر دیا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعوی
غلط ہے اور باطل ہے مگر بعضے مسلمان اسمین جو زیادہ توضیح چاہتے
ہین اسلیے ہم اونکے فائدہ کے لیے زیادہ توضیح کرتے ہین الخ **جواب**
بھلا فرمائیے یہ کیا عقلمندی ہے باوبندی ہے ہمکو سال بھر سے زیادہ کا

عرصہ ہوا جو ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان ضعیف البرہان کا جواب لکھنؤ بھیجا
اوسکا حوالہ آپنے نہ دیا کہ اوسنے یہہ لکھا تھا ہمنے اوسکا جواب یہہ دیا
اب جو سنیگا آپکو جھوٹا بتاویگا آپکے مکائد فاسدہ مین کب آئے گا
اب اور سنیے سید حسین علی صاحب واعظ محمدی ساکن لکھنؤ واقع حیدرگنج
قدیم نے ایک رسالہ بنام رد ازالۃ التحریف مسجع بہ قافیہ وردیف بہ تقریر
دلپذیر تحریر کرکے ایک پارہ عم کے آخر ورقون مین چھپوایا ہے اور تقسیم
کیا ہے نیک نامی دارین لیا ہے آپکے ذمہ الزام کذب صریحی کا دیا ہے
بس اب مین خلاصہ اوسکا درج نامہ ہذا مین کرتا ہون اسکا تو جواب دیجیو گا
یا فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہی ہے جیسے کہتے ہین بڑے لکھے کچھہ نہین
پڑھے کو آندہے ہین سنیے اونکا بیان ہے قوی البرہان ہے قولہ اشہر
ہو قرآن مقرر الزمان کے معجزون مین سے ایک یہہ بھی معجزہ ہے کہ
از بار بسم اللہ تا سین والناس تبدل وتحریف وتغیر وتصحیف سے مبرا
اور معرا ہے یہی سبب ہے کہ از شرق تا غرب واز جنوب تا شمال ایکہی
انداز وچال پر ہے لفظ در حرف تو کیا نقطہ واعراب مین بھی فرق نہین
ہے یہہ بات کسی کتاب مین میسر نہین ہر چند کہ عماد الدین نٹیو کرسچن
نے اپنی کتاب رسالہ تحقیق الایمان مطبع ۱۸۶۶ء صفحہ ۹ مین فتنہ پردازی
اور وسوسہ اندازی کی راہ سے نقصان وتحریف قرآن کی بابت راہب

الی ضلالۃ المذاہب کا حوالہ دیا ہے کہ اوسنے اپنی تصنیف کتاب دبستان
مذاہب مین بضمن تعلیم ششم صفحہ ۳۷۳ سطر ۱۱ و ۱۲ النسخہ مطبوعہ ۱۸۰۹ عیسوی
مین قول ہے کہ بعضے از سورہا کہ درشان علی و فضل آنش بود بر انداخت الخ
مگر یہہ قول قابل قبول کے نہین کیونکہ کتاب مذکور خالی از اسناد ہے اور
صاحب کتاب منجملہ اہل ارتداد نہ شیعون مین شمار نہ سنیون مین اوسکا
اعتبار ہے بس ایسی کتاب اور ایسے الحاد مآب کی سند لانی پیشگاہ عقلا مین
آپکو ہنسانا ہے افسوس اتنا بھی نہین جانتے کہ الزام خصم کو مسلمات خصم
سے ہوتا ہے نہ افواہی راہ و رسم سے اور مسلمنا اگر تحریر صاحب دبستان
جو نہ مسلمان نہ اونکے کتب سے واقف سنی سنائے باتین لکھتا ہے درست
بھی ہو تو بھی منافی مدعا نہین کیونکہ لفظ بعض کا اول دلیل ہے اسپر کہ یہ بعض
وہ لوگ ہین کہ جنکا بشہادت جمہور امامیہ ہمچو قاضی نور اللہ شستری وغیرہ کے
فرقۂ امامیۂ اثنا عشریہ مین اعتداد بھی نہین اگرچہ تحریرین اقوال علماء کرام
امامیہ کے فی الجملہ طول ہے مگر چند اقوال دربارۂ ثبوت عدم تحریف قرآن
بلا زیادت و نقصان بنا بر رفع زعم عوام و استفادۂ عام ذیل مین درج کرتا ہون
قولہ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمونی جو بڑی عالم اس فرقے
کے گذرے ہین اپنے رسالۂ اعتقادات مین لکھتے ہین **قولہ** یعنے اعتقاد ہمارا
قرآن مین یہہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر

نازل کیا تھا وہی ہے جو اندنون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
مین اور اونکے ہاتھ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اسکی
سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ اور ہمارے نزدیک والضحیٰ
والم نشرح ایک سورہ ہے اور سورہ والفیل ولایلاف ایک سورہ ہے
اور جو شخص کہ نسبت کرتا ہے ہماری طرف کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زائد
تھا وہ جھوٹا ہے الخ **قول** دوم فاضل طبرسی تفسیر مجمع البیان مین قول
سید مرتضی کا جو بہت بڑے عالم و مجتہد حضرات شیعہ امامیہ کے ہین یون
نقل کیا ہے **قول** یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہی جیسا شہرون اور
بڑے بڑے مشہور حادثون مین اور واقعون عرب کے شعرون لکھے
ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنی قرآن مین بڑی کوشش اور بڑے سبب
تھے اور وہی قرآن کے مقدمہ مین اوس حد کو پہونچی جو انبیاء مذکورین
مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کو علماون نے اوسکی محافظت اور
نگہداشت مین نہایت درجہ کوشش کیا یہانتک کہ قرآن مین حرکتون
اور قراتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اونہون نے اوسکو
یاد کر رکھا ہے اور معلوم ہے الخ **اقول** اب دیکھو ایسی سچی محافظت و
نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسمین تبدیل و تغیر و نقصان ہو گیا ہو

قول سوم محمد ابن حسن حر عاملی جو کہ بڑے محدث فرقۂ امامیہ اہل تشیع کے ہین انہون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہی **قولہ** ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نموده بتعلیم یقینی میداند کہ قرآن در غایت و اعلی درجہ تواتر بوده و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ **قول چہارم** صاحب مصباح الشیعہ نے لکھا ہے **قولہ** یعنے جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین کہ قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جسکا اعتبار نہین الخ **قول پنجم** ملا صادق شارح کلینی نے بھی لکھا ہے **قولہ** یعنے ظاہر ہوگا قرآن اسی ترتیب سے جس ترتیب سے کہ اب موجود ہے جب ظہور فرماوین گے بارہوین امام اور ایسے ہی مشہور بھی ہوگا الخ **اقول** غرضکہ اسیطرح اور اور علماء حضرات شیعہ کی تصریح ہے پس جبکہ جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قائل عدم تحریف کے ہین بحدیکہ شیخ صدوق نے پکار دیا کہ جو ہمارے طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ تغیر ہوا وہ جھوٹا ہے اور جو اسکے قائل ہوے ہین اونکا اس فرقہ مین اعتبار نہین اور پھر اون غیر معتقد ونکا قول بھی اونکے عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وہ بھی نماز مین اور تلاوت مین اسی قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہے لہذا اب بیٹھکر سچن صاحب صاف صاف

بلا خلاف منظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور یہہ چند اوراق دافع نفاق ملاحظہ
مین لاوین ہٹ دہرمی پر نہ اڑ جاوین اپنے پادریصاحب کو سناوین
اور راہ راست پر واپس آوین توہمات الیسی سے پیچھا چھڑاوین طمع
دنیا پر نہ اڑجاوین عاقبت بناوین پھر اگر اسپر بھی دیدۂ انصاف مین بینا
نہو اور گوش ناحق نیوش شنوا تو بحکم آنکہ بیت گر نہ بیند بروز شپر چشمہ
آفتاب را چہ گناہ اقول اب اسکا بھی کچھ جواب فرمائیگا یا ہماری خطون کی
طرح سرمۂ خاموشی کھائیگا یا دم دبائیگا پھر آپ یون آتے ہین تحریر
فرماتے ہین قولہ واضح ہو کہ یہہ فصاحت و بلاغت کا مقدمہ بڑا نازک
اور غور طلب ہے بہت سے مسلمان اسکی ازبس معتقد ہین اور بڑی
بڑی لنترانیان لگاتے ہین اسلیے ہم بھی خیال بدمآل ناظرین کے
سامنے پیش کرکے انصاف چاہتے ہین ہان اس معاملہ مین ایک
دقت درپیش ہے کہ کوئی کتاب اس فن یعنی فصاحت و بلاغت کے
قاعدون کی عربی زبان مین ایسے پائے نہین جاتے کہ جس سے
خوب معلوم ہوجاوے کہ فصاحت کے فلان فلان قاعدہ اور فلان
فلان رعایتین ہین تاکہ ہم اون قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے اس
دعوی کی تصدیق یا تکذیب کرین اب شاید کوئی کہے کہ مختصر معانی مطول
اور تلخیص طازادہ وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین

اونکے مطابق دیکھنا چاہیے تو جواب یہہ ہے کہ یہہ سب کتابین اون لوگون کی تصنیف ہین جو مسلمان اور فصاحت قرآن کی بڑے معتقد تھے اونھون نے یہ کتابین ایسے طور سے تصنیف کی ہین کہ یہہ کتابین ہمارے سامنے معتبر نہین ہوسکتین کہ ان قرآن کے مقلدون نے اس طرح پر یہہ کتابین بنائی ہین کہ جو بولیان خلاف فصاحت قرآن ہین تہین اونکے لیے ایک ایک قاعدہ مقرر اور وضع کرلیا ہے اور اون سقمون کو فصاحت مین داخل کرلیا ہے بس مسلمانون کو لازم تہا کہ علم فصاحت و بلاغت مین اون فصحا کی تصانیف جو کہ قرآن کے مقابلہ پر تھے عرب مین اور جو اوسکو فصیح نہ جانتے تھے پیش کرتے اور اونکے کتب کے قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے دکھلاتے پر مسلمانون نے اون فصحا کی کتابین گم کرڈالین اور قرآن کے معتقد ہوکر اوسے کلام الٰہی فرض کرلیا اور کہہ دیا کہ خدا سے زیادہ فصیح کون ہے الخ **جواب** ہم کہتے ہین کہ انوار الفرقان مین دیکھیے اوسمین لکہا ہے **قولہ** کہ جب نزول قرآن شریف شروع ہوا تو شیطان علیہ اللعن شیخ نجدی ہاتف ہوکے کفار قریش کے پاس آیا اور کہا کہ تم قرآن پر یہہ اعتراض پیش کرو کہ قرآن مین جو یہہ لفظین تمنے پیش کی ہین یہہ خلاف فصاحت اور محاورۂ عرب کے ہین ایک تو لا تتخذنا ھزوا اور دوسری لفظ کبارا اسپر حضور اقدس نے تامل کیا کہی ایک

روز کے بعد آپ مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش مین سے
بی رئیس اور معزز اسبات کے بھی بیٹھی تھے کہ ایک شخص بڑا پرانا آدمی
نہایت بلیغ و پر محاورہ بقول شخصی تم سے بھی زیادہ کید کا آمادہ میان
عزازیل کا داماد بڑا آبرو دار مکار گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ اہل قریش
مین مرد چیدہ نہایت خوش بیان و پسندیدہ آپ کی ملاقات کو آیا حضور
نے اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہاتھہ اوٹھا کر اشارہ فرمایا کہ ادہر بیٹھیے
جب وہ اودہر بیٹھنے لگا تب پھر دوسری طرف کو اشارہ کیا کہ ادہر بیٹھیے
اسیطرح کر رسکر راوسکو ڈھکایا تب وہ بیتابانہ یہی کلمات زبان پر لایا
کہ اتتخذنا ھزوا انا شیخا کبارا تب آپ مسکرائے اور اون منکران
قرآن سے متوجہ ہوکر فرمانے لگے شرماتے لگے کہ دیکھو یہ تم مین
بڑے فصیح ہین بلیغ ہین کبیر ہین جہاندیدہ ہین پیر ہین اب ان سے
پوچھو کہ آپ یہہ کیا فرماتے ہین شرماتے ہین خلاف محاورہ کلمات
زبان پر لاتے ہین ہمکو بھی شرماتے ہین غرضکہ وہ لوگ دنگ ہوگئے
سکتے کے سے عالم ہوگئے پس مشفق من جواب دینا ہمارا کام ہے
جواب دندان شکن اسیکا نام ہے انشاء اللہ اس سے بھی بڑھکے
سنائین گے اگر حیات مستعار مین فرصت پائین گے تب تو اپنے
جناب معلی القاب سے انعام پائین گے حور مقصورات فی الخیام

ہین رنگ لیان مچائین گے دوسرے یہ کہ یہ جو آپ فرماتے ہین منہ کی
کہاتے ہین **قولہ** کہ جو کتب فصاحت مین تصنیف ہین اونکا ہم اعتبار نہین
کرتے وہ اہل اسلام نے موافق قرآن کے بنالین ہین **اقول** سو یہہ
ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ مجکو اپنی نسبت صحت ولدیت کی
اپنے والدین کی گواہی کا اعتبار نہین ہے اور دوسرا کوئی گواہ اسنے
زیادہ معتبر نہین ملتا تو اب فرمائیے ہوش مین آئیے یہہ کہا ٹھہرا
لہذا ہمارا منہ نہ کہلوائیے ہمسے سچ نہ بلوائیے خدا سے ڈریے اہل علم
ہند کو بدنام نہ کریے سبحان اللہ کل تجویز آپکی آپ ہی پر منقلب ہوتی
ہے تقدیر ہنستی ہے تقریر روتی ہے ہماری تحریر کو کیے کیسے موتی
پروتی ہے مین پوچھتا ہون کہ اگر مسلمانون نے وہ کتابین گم کر ڈالین
تہین تو عیسائی اور یہودی اور کفار عرب نے کیون نہ رکھا اور ہمراب
آپ پادریون سے کہہ کے کیون نہین تلاش کراتے دعوی بلا دلیل
پیش کرنا اور ژاژ خائیہ اور ڈرانا یہ کون قابلیت ہے ایصاحب مدعا علیہ
مدعی سے کہے کہ تو میرے دعوی کا ثبوت دے یہہ کون قاعدہ
ہے اس سے کیا فائدہ ہے آپکے اعتراضات نے اکلی مثل
سید احمد خانصاحب جج بنارس پر رباعی صادق آتی ہے **رباعی**
ہر کوئی جہچھوندر کہ ہوائی ہے یہہ + یا کرک شب تاب کی جائی ہے یہہ

پھیلی ہوئی ہے صفحۂ عارض پہ تمام + ہے روشنی یا کہ روشنائی ہے
یہہ + اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ فصاحت کا یہہ بھی
ایک قاعدہ ہے کہ مجیب کا جواب سائل کے سوال کے موافق ہونا
چاہیے اس درست قاعدہ کے موافق قرآن کے یہ آیہ جو سورۂ بقرہ
کے ۲۵ رکوع مین ہے حالانکہ ۲۵ مین نہین ۲۶ مین ہے رہ گئی
یعنے یسئلونک ماذا ینفقون ترجمہ ای محمد تجھسے پوچھتے ہین لوگ
کہ خدا کی راہ مین ہم کیا چیز خرچ کرین یعنی کھانا یا کپڑا جو بہتر ہو بتلاؤ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مین یہ جواب دیا قل ما
انفقتم فللوالدین والاقربین والیتمی والمساکین وابن السبیل
ترجمہ۔ جو تم خیرات کرو ماں باپ اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
کو دیا کرو بس یہہ جواب سوال کے موافق نہ ہوا کہ تم نے خرچ کرنیکی
چیز پوچھی تھی اونھون نے خرچ کرنے کی جگہہ بتائی اسلیے یہ آیہ فصاحت سے
گر پڑے الخ **جواب** دیکھو اسمین کتنا ایر پھیر کرکے آپنے جھوٹھ
ملایا ہے مولانا عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ پہلی آیہ کے ترجمہ مین فرماتے
ہین **قولہ** تجھسے پوچھتے ہین کہ کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو سو ماں باپ
کو اور نزدیک کے نلتے والون کو اور یتیمون کو اور مسافرونکو دیا کرو اور
پھر فائدہ پہلے مین حاشیہ پر فرماتے ہین **قولہ** کہ لوگون نے پوچھا تھا

کہ الون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ مال کوئی ہو والا جسقدر رہکانے سے خرچ ہو ثواب زیادہ ہے الخ اب فرمائیے کہ اس دھوکے بازی سے آپکو بجز اسکے کہ اپنا پردہ فاش کرنا ہے یا اور بھی کچھ اس سے فائدہ متصور ہے لہذا جو عقیل ہین صاحب برہان و دلیل ہیر اسی جواب کو کل پہ پھیلا لین گے آپکو جھوٹا بتلادین گے پس اسیطرح آپسے جھوٹے مترجمون نے تورات و انجیل کا جو ترجمہ کیا محض بیدیانتی سے جو چاہا خلاف منشا مثل منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن اوہامی کلام خدا کا ترجمہ کردیا حتے کہ وہ ایک نئی چیز ہوگئی صفحہ صداقت سے دھو گئی خیال فرمائیے جبکہ آپنے ایک آیہ قرآنی مین اتنا ایر پھیر کیا ہے تو پھر آپسے تو اور بھی مرتدین گذرے ہین انھون نے کیا معلوم کیا کچھ نکیا ہوگا مثلاً آنحضرت اپنی گردن پر لیا ہوگا کیا خوب آپکے لغو نے کل کو نہ چھوڑا خوب ہوا جو اپنے اسلام سے منہ موڑا اگر آپ ادھر نہ جاتے تو اہل اسلام کس نظیر سے آپ کو اور آپکے اگلون کو جھوٹا بناتے خیر آمدم بمطلب اسکے بعد آپنے ایک تنبیہ قائم کرکے یہہ بیان کیا ہے بہت سی لمبی چوڑی تقریر جسکو ہذیان کہتے ہین بک کے یہہ خلاصہ نکالا ہے **قولہ** کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن شریف مین بہت گرد و نواح کے بولیون کی بھرتی کی ہے اور بولیون کا بیان کرکے ایک فہرست بھی لکھتے ہو اور اوسپر یہہ طعن کی ہے

کہ جو لوگ ملک ملک کی سیاحت ہوتے ہین وہ سب زبانین جانتے ہین
جیسے مثلاً دلال ہین کہ اونکی بولی الگ ہے یا اور سبطرف کی بولی جدا جدا
ہے غرضکہ منشا آپکا یہ ہے کہ جناب رسالت پناہ فصیح نہ تھے اگر فصیح
ہوتے تو گنواری بولی جو عرب کے دہقانیونکا محاورہ ہے نہ بولتے
چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آپنے محاورۂ اہل فارس قرار دیکر فرمایا ہے
کہ یہ سلمان فارسی سے پایا ہوگا اسیطرح اور فقرات چند قرآن کے بیان
کرکے لکھا ہے کہ فلان منلع کے عرب سے محاورہ ہی فصاحت سے
خارج ہے اب یہ کہنا اونکا کہ تم لوگ اسکے برابر نہین بنا سکتے ہو اسکے
کیا معنی ہین وہ تو فصیح ہی نہ تھے اوسمین تو لغات وحشیہ اور محاورات
اجنبیہ کی بھرتی ہے اوس سے تو عمدہ بھرتی کی کتاب مقامات حریری
ہے الخ جواب کہتا ہون مین کہ یہ بیان آپ کا اونٹ کا یا دہے
نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسوا اسیطرح کہ تمام عالم جانتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی محض تھے یا آنکہ زبان عربی حسب محاورہ
لکھ کے بول سکتے تھے تو اب فرمایئے کہ کل محاورات دور دراز ملکون
کی بولیان درست درست اور سنجیدہ حسب محاورہ اونکے کے باوصف
علمیت نہونے کے آپکو کیونکر معلوم ہوئین اگر آدمی تمام عمر صرف کرے
تو دو چار ملکون کی بولی اور محاورہ ٹھیک ٹھیک نہین جان سکتا لہذا

ثابت ہوا کہ یہہ کام خاصۂ خدا سے تعالے کا ہے کہ وہ سب زبانون کا
بانی ہے او سنے بلاشبہہ اپنے فرشتہ جبرئیل امین کی معرفت سب
ملکون کی محاورہ مین قرآن شریف کو نازل فرمایا کہ جانو تم کہ اگر یہہ پیغمبر برحق نہین
ہین تو سیکڑون ملکون کی بولی اور محاورات آپکو کیونکر معلوم ہوے
سبحان اللہ کوئی تشخیص آپ کی ہم منافی مطلب خود نہین پاتے ہین
پس معلوم ہوا کہ آپ ہمکو تصدیق رسالت و قرآن شریف کی اوس پردہ مین
جاکر بناتے ہین خیر اگر یہی بات ہے تو ہم بھی آپ کو مرحبا کہہ سناتے ہین
مشفق من یہ لطیفہ ہمارا قابل تحریر ہے دل پذیر ہے نئے نظیر ہے
اگر سچے عیسائی سمجھہ جائین گے تو یقین ہے کہ ہمکو مرحبا فرمائین گے
آپ کو شرمائین گے مکار و ناہنجار بنائین گے اور یہہ جو آپنے فرمایا **قولہ**
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محاورۂ فارس ہے سلمان فارسی سے پایا ہوگا
بھلا آپ تو فارسی دان ہین قابلیت کے ہیو قوف خان ہین زبان پہلوی
جو فارسی خاص ہے بالاختصاص ہے اوسمین تو خدا کا نام یزدان و
اہرمن آیا ہے یہ کیا اعتراض ہیوودہ آپنے فرمایا ہے غرضکہ آپنے
خوب کام کیا ہے جو گرجا مین بیگ کے اپنا نام کیا جیسے کہتے ہین کہ بدھیا
مری تو مری آگرہ تو دیکھا خیر اب ہم آپکو سلام کرتے ہین آگے بڑہتے ہین اس
فصل کو آپنے تتمہ فصل اول باب ہشتم قرار دیکے یہ تقریر چھانٹی ہے **قولہ**

کہ اس تتمہ مین ہم یہہ بات دکھلاتے ہین کہ قرآن شریف کے بعض فقرے
فصاحت و بلاغت لفظی و معنوی سے اور رعایات سے خالی ہین اسپر
آپ یون فرماتے ہین الی قولہ یعنے پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے معاذ اللہ یہہ پہلی آیہ قرآن کی غلط ہے اور فصاحت سے خارج ہے
عام لوگون کی سی گفتگو ہے کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کے عام ہے
اور رحیم ادنی ہے اور رحمن اعلی ہے فصحای عرب کی عادت ہے
کہ صفات مین اعلی سے ادنی کی طرف ترقی کیا کرتے ہین محمد صاحب نے
ادنے سے اعلی کی طرف اولٹی ترقی کی پس اونکو یہہ کہنا چاہیے تھا
بسم اللہ الرحیم الرحمن جواب آپ علمیت ہی جتلاتے ہین اور یہہ پیٹ
کے پیچھے بیوقوف ہی بنے جاتے ہین دیکھو انوار الفرقان مین ہے کہ مبرد زجاج
یا فراء زجاج کے نزدیک یہہ لفظ عبری ہے اگر عربی ہوتی اسکے بعد رحیم کا ذکر
نہ فائدہ رہتا معدن الجواہر مین ہے کہ یہہ تعلیل مردود ہی جایز ہے
کہ اس تکریر مین تاکید کا فائدہ منظور ہووے پس اصح یہہ ہے کہ یہہ اسم
عربی ہے لیکن ہرگاہ کہ توریت مین مذکور اور اس کتاب کی زبان پر مشہور
تھا تو اس سے توہم پیدا ہوا کہ یہہ اسم عبری ہے تفسیر قرطبی مین ہے
کہ علی التقدیر عبرتہ یعنے کہتے ہین کہ یہہ اسم مشتق نہین ہوا سطیکہ
منجملہ اسماے مختصہ آلہیہ ہے اگر مشتق ہوتا تو وجود کے ساتھہ

اتصال پاتا اور رحمن العباد کہنا صحیح ہوتا کہیں ہے کہ رحمن کا لفظ تمام
قرآن مین تینتیس ۳۳ جگہہ آیا اور رحیم کے سوا کسی دوسرے نام باریتعالے
سے اتصال نہین پایا جواہر التفسیر مین ہے کہ اس لفظ کو نصارے
اپنی زبان مین رہمایا رہیما یہ ہاے ہوز کہتے ہین اسواسطے بعض حواشی
مین ہے کہ بعض علما کے نزدیک یہ اسم سریانی ہے معدن الجواہر
مین ہے کہ اصح یہہ ہے کہ یہ اسم عربی ہے تو اب خیال فرمائیے
کہ از روے قاعدہ اور تحقیقات قدما کے جبکہ معلوم ہوگیا کہ یہہ اسم
بجز لفظ رحیم کے کسی دوسرے نام باریتعالی سے اتصال نہین پایا
تو اب بسم اللہ مین اللہ جلشانہ نے باتصال رحیم رحمن کو مقدم کرکے
فرمایا کہ قاعدہ اور فصاحت سے دور نہ پڑے اور اگر بموجب تشخیص باطلہ
آپکے پہلے رحیم اور پھر رحمن فرماتا تو فصاحت مین فرق آجاتا اور یہہ
جو آپنے فرمایا **قولہ** اہل عرب صفات مین ادنے سے اعلے کیطرف
ترقی کیا کرتے ہین وہ قاعدہ بتلایئے یا کوئی فقرہ بنام نہاد کسی قدما
عرب کے گڑھ کے سنایئے ہمکو تو ایک شعر عربی کا یاد ہے آپکے
پیش کرتے ہین ہکذا۔ رایت صبیا علی قصیر یخجل البدر والہلال۔ فقلت یا سماک
فقال لو تقلت لی لی فقال لالا۔ اور پھر ہم تو دیکھتے ہین کہ ابھی غدر
مین حکام کمپنی بہادر نے کہ دانایان فرنگ مشہور ہین اعلے کو رجوع کیا

مابعد ادنے پر ہاتھ ڈالا اور سوا اسکے آپتو فصاحت مین گفتگو کرتے تھے
اعلے اور ادنے کا ذکر فضول تہا اب لیجیے دوسرا فقرہ **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین ایاک نعبد وایاک نستعین آپکا اعتراض یہہ بہی غلط ہے
اور عام لوگونکی سی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے
ترتیب کے برخلاف ایسے مدعی فصاحت کو بولنا نہ چاہیے تہا الخ **جواب**
تفسیر دیکہیے یعنے ہم تیرے ہی بندگی کرین اور تجہہ سے مدد چاہین بحرالدر
مین ہے ایاک تہا مشتق اوی الیہ سے یا اواہ سے بمعنی ضم الیہ
گویا بندہ کہتا ہے الیک التقطع بالعبادۃ والاستعانۃ تجہی تک ہم چہوٹ
آتے ہین بندگی کرنے کو اور مدد چاہنے کو اسرار فاتحہ وغیرہ مین ہے
کہ ایا ضمیر ہے کہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنے ملحقات کی طرف اور
یہ ملحقات تین چیز ہین خطاب کا کاف اور غیبت کے ہا اور تکلم کے یا جیسے
ایاک ایاہ ایای ایاہا ملحقات ثلثہ سیبویہ اور اخفش کے نزدیک مفعول ہین
نصب کے محل مین واقع جیسے رأیتک کا کاف اور انت کی تا اور
خلیل کہتا ہے کہ یہہ تینون مضاف ہین جر کے محل مین پڑے ہوے
کیونکہ عرب کہتے ہین اذا بلغ الرجل ستین فایاہ وایا الشواب اور جمہور
کا یہ مذہب ہے کہ یہہ ہرگز اعراب کے محل مین نہین سوا اسطیکہ ایا ضمیر ہے
اور ضمیر کسیکی طرف مضاف نہین ہوتی اور بعضے بصری قایل ہین کہ یہ

ملحقات تنہا ضمیر ہین اور ایا عماد ہے اور بعضے کوفی قائل ہین کہ ایا مع الملحقات ضمیر ہے اور ابن عصفور سے مروی ہے کہ ایا اسم ظاہر ہے بمعنے نفس کہ بعض حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے اس تقدیر پر ایاک نعبد و ایاک نستعین کے یہہ معنی ہوے کہ تیرے ہی ذات کو پوجتے ہین ہم اور تیرے ہی ذات سے مدد مانگتے ہین ہم پھر دیکھو عبد اللہ ابن مبارک فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ ہر حال مین آدمی خدا کا بندہ رہے جیسا کہ ہر حال مین خدا بندہ کا رب ہے اور بندہ خادم نہ چاہے جب بندے نے خادم چاہا عبودیت کی حد سے نکلا اور عبودیت حفظ حدود ہے اور وفا بالعہود اور رضا بموجود اور ترک طلب مفقود اسکی طرح نہین کہ جدہر پایا اودہر ڈہل گئے حضرت سری سقطی فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ دعوے کو اہمال کرے اور اذیتونکو احتمال اور حسب مولی کا خیال رکھے ارباب تحقیق افادہ فرماتے ہین کہ ان تینون مرتبون کے لیے تین قسم کے لوگ مخصوص ہین عبادت اہل شریعت کے ساتھہ خاص ہے اور عبودیت اہل طریقت کے ساتھہ اور عبودت اہل حقیقت کے ساتھہ ارباب تدقیق فرماتے ہین کہ عبادت اہل محاضرہ کا منصب ہے اور عبودیت اہل مکاشفہ کی خدمت اور عبودت اہل مشاہدہ کی منزلت محاضرہ حضور قلب ہے کہ قال و قیل اور استدلال دلیل سے حاصل ہوتا ہے اور مکاشفہ

حضور قلب ہے کہ قال و قیل اور استدلال دلیل کی بغیر حاصل ہوتا ہے
اس مرتبہ مین ریب کی دواعی اور عیب کے حجت بالکلیہ اوٹھہ جاتی ہے
خیران و مہونکو آپ کیا سمجھین گے بقول شخصے اندہے کے آگے رووے
اپنے دیدے کھووے اب دیکھیے حسب بیان ہمارے کے اسمین
نے ترتیبی کیا ہوئی بلکہ عین ترتیب اور قاعدہ ادا ہوا کہ ہم آپکے مطیع
ہین اسواسطے آپسے مدد چاہتے ہین جواہر تفسیر وغیرہ مین ہے کہ ارباب
عرفان فرماتے ہین قولہ کہ نستعین بمعنے طلب عون اور طلب معونت
نہین بلکہ بمعنی طلب عین اور طلب معاینہ ہے یعنے الٰہی ہمکو وہ مرتبہ عنایت
ہو کہ عبادت کے وقت معاینہ کے مقام مین پہونچین گویا تجکو بچشم
سر دیکھین منازل السائرین اور حل العقال وغیرہ مین ہے کہ اس معاینہ
کے تین مرتبہ ہین ایک معاینۂ ابصار وہ حواس ظاہرہ اور حواس باطنہ اور اون
حواسون کے مدرکات کا ادراک ہے اسطور پر کہ اسکے سبب مبدع
اور موجد کیطرف توجہ تام ہووے دوسرا معاینۂ قلب کہ وہ اشیا کے
حقایق کو جانتا ہے اسطرح پر کہ ریب اور شک کو اصلا گنجایش نہ رہی
تیسرا معاینۂ روح و حق سبحانہ کا مشاہدہ ہے عیانا پس نستعین کا قائل
فراخور حوصلہ معاینہ کے ہر مرتبون کو طلب کرتا ہے اور حسب استعداد
فیاض مطلق اور جواد حق سے فیض وجود پاتا ہے پس آپکی تو ہیچ کی بھی ہیچ

گئی ہین ان وجوہات کو کیا سمجھوگے کالج آگرہ مین اس تلقین کا کہان
ٹھکانا تہا وہان تو فقط بہکانا تہا مناسب ہے کچہ دن ہم سے سبق لیجیے
ہماری جوتیان سیدہی کیجیے ورنہ دون کی تو نت لیجیے دوسرے یہ کہ
مین پوچہتا ہون کہ اگر آپسے کوئی پوچہے بیٹے اسمقام پر کہ آپ عیسائی ہوے
ہین تو بہلا بتلایئے کہ حسب اعتقاد نے بنیاد آپکے اللہ تعالے نے
حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا بیٹا بتلایا ہے تو پہر بیٹے کے ہوتے
او سنے پہلے بہت انبیا اور مرسلین مثل حضرت موسی و ابراہیم وغیرہ بہیجے
سبکے بعد اپنا بیٹا یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کو کیون بہیجا اُسکو چاہیے
تہا کہ پہلے اپنے فرزند دلبند کو بہیجتا پہر اور مرسلان کو بہیجتا یہ بہی خلاف
ترتیب ہے اوس حاکم صاحب ترتیب سے یہ حرکت عجیب ہی تو پہر کیا جواب
دیجیے گا یا الزام تشکیشی قائم کیجیے گا مگر ہان اگر یہہ عذر قایم کیجیے گا کہ پہلے
خدا نے اپنے بندے یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے
مخلوق کے نہ بہیجے کہ شاید لوگ راہ پر آوین جب لوگون نے اونکا
کہنا نہ مانا تب اوسنے معاذ اللہ اپنے بیٹے اکلوتے مسیح کو کل اختیار
دیکے اور اپنا قائم مقام کرکے بہیجا سو اونکو حسب اعتقاد باطلہ آپکے
مخلوق نے صلیب ہی دیدیا تو اب صاف ثابت ہوجائیگا کہ اب جو بعد
بیٹے کے مبعوث ہوا وہ خدا ہے تہا تو کیا جواب دیجیے گا آپ کو تو نتا

انکار رسالت ہے اور یہان خدائی ثابت ہوئی جاتی ہے بیت نازم
کہ از رقیبان دہن کشان گذشتم گوشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد
لہذا آدمی کو مناسب ہی کہ پہلے سوال کا جواب سوچ لے تب سوال کرے
قدم کو جادۂ راستی سے باہر نہ دھرے مشفق من بیوقوف کی یہی پہچان
ہے کہ دوسرون کو بیوقوف جانتا ہے کسیکی نہین مانتا ہے اب آپ
کہین گے کہ تمنے یہ ٹھٹھہ بازی کی ہے یا کفر بکا ہے سو ہمنے جھوٹھ
نہین کہا مثلاً اس بات از روی علم کے کہین اوسکے بعد ایک آدہ لبید بھی
لگا دیا کیا نقصان ہی کہ یہہ قول مشہور ہے ؎ اسپ را قیمچی و ہندی
را لبد باد را باران و باران را ژند اور مثل ہندی بھی عام ہے بُرا نائی کا
بنا دینا ہمارا کام ہے قول ہندی بکذا ۔ لات کا دیوبات سے نہین
مانتا ہے نیک و بد نہین پہچانتا ہے پھر تیسرا فقرہ یعنے آپ فرماتے
ہین قولہ یخادعون اللہ والذین آمنوا ہمنے منافق لوگ خدا کو اور مسلمانون
کو فریب دیتے ہین یہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اُسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا ہان مسلمان البتہ فریب مین آسکتے ہین سو
اوسنے مسلمانون کو جدا بیان کیا ہے بس یہ کلام ملبغ نہین ہے الخ
جواب حقیقت مین خدا بیچ فرماتا ہے بلکہ اپنی غیب دانی جتاتا ہے
کہ منافق خدا اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین دیکھو ایک تم ہی ہو کہ

جھوٹی کتابین چھاپ چھاپ کے بانٹتے ہو یہ فریب نہین ہے اور خدا کو
فریب دینا یہ معنی نہین کہ یعنے ہرچند کہ دہریہ و مرتد ہو گئے ہو اوسپر بھی
اپنے تئین حق پر بتلاتے ہو اور عالم الغیبی کے یہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا بلکہ اوسکے یہ معنی ہین کہ وہ اول و آخر اور ظاہر و
پوشیدہ سب جانتا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ ہان مسلمان فریب
ہین آسکتے ہین یہ بھی جھوٹھ ہے جو مسلمان مسلم الایمان کامل الایقان
ہین وہ کبھو منافق کیا شیطان عدو انسان کے دھوکے مین نہین
آسکتے اور جو مثل آپکے شیطان یا اوسکے کسی پادری کے کہنے
مین آگئے اسلام سے دم دبا گئے وہ ازل مین خدا کے نزدیک
منافق مقرر ہو چکے تھے گو بعد عرصہ کے دنیا مین ظاہر ہوے
ایصاحب مسلمانی کچہ گائے کے گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے
ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑے مسلمان چمار ہوتے جو کہڑے
گائے کہاتے ہین نہ جیتے چھوڑین نہ مرے اسیطرح آپنے اور بہت
فقرے قرآن شریف سے بیان کیے ہین اور اعتراضات لایعنی لکہی
ہین کفر بکا ہے لہذا یہان اتنے ہی پر اکتفا کے گئی بس اب ہم دوسری
ایکی دفعہ پر دفعہ بناتے ہین آپ کو شرماتے ہین دفعہ ۱۲ فصل دوم
قرآن کی اون آیات کے بیان مین جو کہ آپسمین مختلف ہین اس فصل

نے اصل مین آپ یون بول چلے ہین میزان بیخبری مین اپنے تئین
تول چلے ہین **قولہ** یعنے واضح ہو کہ مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری
پاک کتاب یعنی ہمارے بڑی کوشش کرکے اس قسم کے آیات
بہت نکال کے پیش کیے ہین جنکا جواب دیا گیا اور بتلایا گیا کہ انمین
ہرگز مخالفت نہین ہے پر آپ یہہ کہتے ہین ہم کہ قرآن مین وہ آیتین
جو آپسمین مخالفت رکھتی ہین کسقدر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن
کلام الٰہی نہین ہے اور کوئی علماء محمدی اوسکا جواب نہین دیسکتا اگرچہ
قرآن ایک چھوٹی سی کتاب ہے پر اس قسم کے آیات اوسمین بہت
ہین پر رقم چند مقامات بطور نمونہ کے دکھلاتا ہے **الی قولہ** سورہ
نسا مین لکھا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدو
فیہ اختلافاً کثیراً۔ ترجمہ کیا تم قرآن مین فکر نہین کرتے اگر یہہ خدا کا کلام
نہوتا تو تم اسمین اختلاف بہت پاتے مراد محمد صاحب کی یہ ہے کہ قرآن
مین اختلاف نہین ہے اگر تم اسمین اختلاف پاؤ تو جان تو کہ یہہ خدا
کا کلام نہین ہے الخ اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن بقول محمد صاحب
خود کلام اللہ نہین ہے کیونکہ اوسمین بہت اختلاف موجود ہے
پہلا اختلاف سورہ بقر مین ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ ترجمہ اس
کتاب مین کسیطرح کچھ شک نہین ہے پھر کہا وانکنتم فی ریب مما

نزلنا علی عبدنا ترجمہ اگر تمکو قرآن کی نسبت کچھ شک ہے الخ اسپر آپ
فرماتے ہین قولہ کہ پہلے بطور استغراق نفی شک کے تھے دوسرے
مین وجود شک ثابت کیا الخ جواب واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی
ہے کیا خوب عقل خوردہ بین آپکی بوجھتی ہے دیکھو تم سے پہلے بہت
بیدین دشمن دین متین اہل محاورہ عرب مین تھے کسی نے یہہ اعتراض و
اختلاف نہ بتایا کیا ایسی زیادہ کوئی صاحب ادراک اور صاحب علم بیباک
سفاک ناپاک نہین ہوا اب بارہ سو ۱۲۰۰ برس کے بعد دورین جزیرۂ ہندوستان
بقول شخصے لمسن مین زعفران باطل کنندۂ قرآن واجب الاذعان مثبت
نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم ہی ہوے ہو کہا تکا مطلب
کہان لگاتے ہو نفی و استغراق کی نظیر لاتے ہو خلقت کو دھوکا بتاتے
ہو آپکو جھوٹا بناتے ہو خانۂ آخرت آگ سے پاٹتے ہو بگانے شگون
بد کے لیے اپنی ناک آپ کاٹتے ہو ہمسے سنیے پہلی آیہ کا منشا یہہ ہے
کہ کفار اوسوقت مین خدا و رسول کی اور کتاب اللہ کی منکر تھے بتون کو خدا
اور شیاطینو نکو اپنا پیغمبر اور اپنے آباو اجداد کے بیانات کو کتاب اللہ
جانتے تھے اونکے جواب مین اللہ تعالے یون خطاب کرتا ہے
یعنے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ الف لام سے مراد اللہ جو کہ اسم ذات
ہے اور میم سے مراد محمد جیسے دنیا مین بہے ایسے کنایات کیا کرتے ہین

یعنی فلان سمیم بسر یا لام بسر اور ذالک الکتاب سے مراد قرآن اور لاریب فیہ
سے یہ مطلب ٹھہرا یعنی اسمین کچھ شک نہین ہے یہہ لوگ جھوٹے ہین
جو تجکو اسی رسول ہمارے میرے سوا اور معبود یا رسول بیوجود یا دوسری
کتاب تالیف کی طرف بلاتے ہین تو کہا نہ مان انکا الخ اور دوسری آیہ کا منشا
اور مقام دیکھیے الکل بچہ خلیلہ نہ پھیکیے ذرا اور پر بڑھایئے ہٹ دہرمی
پر نہ اڑ جایئے یعنی شروع رکوع جسکو شروع مطلب کہتے ہین پڑہ آیئے
یعنے اللہ تعالی جل شانہ بنسبت اپنی مخلوقات کے مخاطب ہوکر فرماتا
ہے ترجمہ لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنادیا تمکو زمین بچھونا
اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اوس سے میوہ
کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو الخ اب
کہتا ہے اور اگر ہو تم شک مین اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لے آؤ اور ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ اونکو جنکو پکارتے
ہو اللہ کے سوا الخ از موضح القرآن اب فرمایئے آپکا کید فانی ہوگیا
دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہوگیا آپکا بیان جھوٹی کہانی ہوگیا شیطان
علیہ اللعن آپکے سرہانے روگیا اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ مصنف
اعجاز عیسوی نے ہماری پاک کتابون سے اختلاف بتلایا ہے
اسلیے ہم بھی قرآن مین اختلاف بتلاتے ہین الخ اقول اس سے

ثابت ہوا کہ یہ بیان آپکا فقط ضد کے سبب سے ہے یا وقت کو ٹالنا
یا دریصا جیونکو سانچے مین ڈہالنا آگاہ نہ دیکہنا بیجہا نہ سنبہالنا مراد ہے
یا آپکا یہ منشا ہوگا کہ صاحب عقل مسلمان سمجہہ جائینگے کہ یہہ شخص مسلمان
ہے فقط پادری صاحبونکے مال کہانے دہوکا بتانے کے لیے
اودہر سے گفتگو کرتا ہے سو یہہ محض فضول ہے ہمارے یہان اسلام
مین فتوی ظاہری پر ہے باطن سے کچہہ تعلق نہین مگر ہان یہہ البتہ
ہم کہتے ہین کہ اگر آپ اودہر نہ جاتے تو اس طرح کی اودہیڑبن کیونکر بتلاتے
خیر اگر گمان ہمارا صحیح ہے تو آپنے اسوقت آخر مین خوب کام بنایا
جو شیطان کے بہی چونگا یا اب دیکہو انجیل مروجہ حال کا حال اور اوسکا
مآل ہر ایک فقرہ ایک سے دوسرا غیر ہے عجب طرح کی سیر ہے ربط
ہے نہ ضبط ہے بلکہ بالکل مضمون مہمل سر اسر خبط ہے قولہ لوقا کی انجیل باب
۷ آیہ ۳۴۔ انسان کا بیٹا کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکہو کہاؤ اور شرابی
خراج گیر اوسکا دوست اور حکمت اپنے فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے
الخ اب کہیے یہ کیسی بات ہے نہ ربط اگر فرمائیے کہ یہہ حضرت
مسیح کا اشارہ ہے تو یہہ اونکا ابن اللہ ہونا قوت ہوا کہان حوار یصا ب
انسان کا بیٹا فرماتے ہین اور شرابی خراج گیر کو اونکا دوست بتاتی ہین
حالانکہ ایسا نہین ہوسکتا کہ بدکار آدمی پیغمبر کا دوست ہوا اور حکمت اپنے

فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے یہ ہی غلط اور محض واہیات بات
ہے فرزند تو اکر باپ گدہا بھی ہوا تو سے حکیم بوعلی سینا جانین گے اور سکا
کہا مانین گے ہان اگر کوئی حکیم حکیم کی تصدیق کرے تو البتہ ہوسکتا ہے
سبحان اللہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین اپنا تینٹ نہین دیکھتے
بگانی پہلی نہارتے ہین اب توراۃ کو دیکھیے جو کہ اول طبقہ میں ہے
فصل اول کتاب ایوب آیہ پہلی **قولہ** وایوب دیگر جواب داد وہ گفت کلام
را متوجہ شدہ بشنوید واین بجای تسلیہای شما باشد بمن متحمل شوید تا بگویم
وبعد از گفتگو ہم استہزا نمایید آیا نالہ من بآدمی بود اگر چنین می بود چرا روحم
تنگ نمیشد الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہ کیا بات ہے جو بنام ایوب
پیغمبر علیہ السلام کتاب اللہ مین درج ہے یعنے یہ جو فرماتے
ہین کہ اگر نالہ میرا آدمی کی طرف سے تہا تو میری روح کیون تنگ ہوتی
الخ تمام دنیا جانتی ہے اور آپ بہی جانتے ہونگے کہ حضرت ایوب
علیہ السلام کے تمام جسم مبارکین کیڑے پڑ گئے تہے اب اگر آپ کہین
کہ یہ ذکر ایوب کا بطور قصص گذشتہ جیسا کہ قرآن شریف مین مرسلین کا
ذکر آیا ہے اسیطرح یہان بہی خدائے تعالے نے حضرت ایوب کا ذکر
فرمایا ہے تو یہان خدا کا نام بہی نہین کہ خدا نے فلانے پیغمبر کو یہ
خبر وحی اپنے سے حال سے جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص

اسم نامعلوم کہہ رہا ہے کہ ایوب نے یون کہا ہان اگر یہ کہیے کہ
او سے عزاتر میم کنندہ کے یہ مزخرفات ہے باحواریان ناخواندہ کے
حرکات ہے تو مجبوری ہے لہذا اگر آپ سچے عیسائی ہوے ہو تو
مولوی صفدر علی صاحب کو بھی جہل پوپٹ بلوا لیجیے کوئی جواب معقول ہمکو
تحریر فرمایئے طمع دنیا پر جھوٹہ کو سچ نہ بتایئے الخ پھر دوسرا اختلاف
بقرین ہے قولہ لا یکلمہ اللہ یوم القیامۃ پھر کہا ور یکلمہ ربہم سلام عما کانوا یعلمون
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ پیا کہا صدا اون کافرون سے بات نکرے گا
پھر کہا ای محمد تیرے رب کی قسم ہے ہین اون سب سے جو کچھ انہون نے
کیا ہے پوچھونگا پس ایک آیہ ان دونون مین سے باطل ہے کیونکہ ایک
جگہہ کہتا ہے کہ مین کسی کافر سے بات ہی نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہی
پوچھونگا الخ جواب پہلی جگہہ بات نکرنے سے مراد یہہ ہے کہ مین اون
سے ناراض محض ہون جیسے کہتے ہین کہ فلانا فلانیسے ایسا ناراض
تہا کہ بات ہی نہ کی اور دوسری جگہہ کا منشا یہہ ہے کہ کوئی یہہ نجانے
کہ اللہ تعالے اب اونسے کچھ مواخذہ نہ کریگا بلکہ ایک ایک حظا پوچھے گا
کچھ واگذاشت نہوگا کیا خوب شاید آپ ہی سمجھہ کے مرتد ہوے ہو کہ
جب ہم مرتد ہو جائین گے تو خدا ہمسے کچھ پوچھے گا نہین سو یہہ بیخبری ہے
پھر تیسرا اختلاف آل عمران مین ہے قولہ کتاب احکمت آیاتہ ترجمہ

اس کتاب کی یعنے قرآن کے سارے آیہ محکم ہین الی قولہ یعنے کھلا کھلی اپنے مطلب پر دلالت کرتے ہین دوسری جگہہ کہتا ہے منہ آیات محکمات واخر متشابہات - ترجمہ یعنے کچھ آیتین اس قرآن مین محکم ہین اور کچھ متشابہ یعنے کچھ کھلا کھلی کچھ گول گول پس ایک یہ باطل ہے الخ جواب واہ سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھے ایسی سی پوچھے مجنون سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور امام حسین علیہ السلام جب لڑتے تھے حق کس کا تھا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بھی فرماتے ہین ایسا صاحب پہلے جا یہ معنی ہین کہ اس قرآن کی آیہ مضبوط ہین یعنی مثل تورات وانجیل اسمین تغیر وتبدل نہوگا اور دوسری جگہہ کا مطلب یہ ہے کہ متشابہات ہی اسمین ہین کہ منافقونکو اکثر جا جھوٹے شبہ پڑینگے یا منافق اکثر جا شبہہ ڈالینگے جیسے ابتم ڈالتے ہو یا متشابہات سے حروف مقطعات مراد ہین جیسا کہ مفسرون نے تفسیرون مین لکھا ہی الخ پھر چوتھا اختلاف قولہ انی متوفیک ورافعک الی - ترجمہ ای عیسے مین تجھے مارونگا اور اپنی طرف اوٹھالونگا الی قولہ پھر کہتا ہے ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم ترجمہ یعنی نہ عیسے کو مارا نہ اوسے سولی دیا مگر اونکو شبہ پڑگیا الخ اس صورتمین ایک آیہ قرآن کی غلط ہے اور وہ جو ملانے لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق

نہین ہے غلط ہے اور بیجا ہے ضرور وفات سے مشتق ہی تفسیرون
مین دیکھو الخ جواب مین کہتا ہون آپ بات کا منشا و سیاق کلام
کو بھی دیکھتے ہو یا یون ہی موافق اپنے عندیہ کے غلیلہ پھینکتے ہو پہلے
آیہ مین جو فرمایا کہ انی متوفیک یعنے یہہ لوگ جانین گے کہ ہمنے مار ڈالا
والا مین تجھے بچا لونگا طرف اپنے جیسے ہمنے دفعات متذکرہ بالا مین
تورات سی کتاب شعیا نبی سی نشاندہی کردی ہے مگر روایت اسکی
یون ہے کہ عیسوق ایک بادشاہ تہا اوسوقت مین قوم یہود مین وہ بڑا دغمر
تہا حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسنے چاہا کہ آپ کو شہید کرے چنانچہ
ایک وقت فرصت کا دریافت کرکے ایک مکان مین کہ جہان آپ تشریف
رکھتے تہے آکر محاصرہ کیا اور بذات خود اوسکے اندر گیا تب جبرئیل علیہ السلام
بموجب حکم خدا حضرت کو جہت مکان کی پہاڑ کے آسمان پر اوٹھا لے گئے
اور وہ بادشاہ جو اوس مکان سے باہر نکلا تو اوسکی صورت اصلی بدل کے حضرت
مسیح کی سی ہوگئی ہر چند کہ لوگون سے اوسنے عذر کیا کہ مین عیسوق
تمہارا بادشاہ ہون کسی نے اعتبار نکیا اور فورًا اوسے پکڑ کے سولی
یعنے صلیب پر چڑہا دیا جب وہ مرگیا اور صلیب سے اوتارا گیا تب دیکھا تو
بادشاہی تہا تب وزرا اور اہل کارون نے اس بات کو پوشیدہ کر ڈالا اور
مشہور کردیا کہ حضرت مسیح کو صلیب دیدیا لہذا یہی سبب ہے کہ بموجب

مقولہ یہود کے عیسائی چاہتے ہین کہ حضرت مصلوب ہوے بس اسکی
طرف اللہ تعالے اشارہ فرماتا ہے کہ اونکو یعنے یہود کو شبہہ پڑگیا
اب کہیے کہ دونو آپہی اور تم جھوٹے ہوے اور یہ جو کہا قولہ
کہ ملانے لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق نہین ہے
وہ جھوٹے ہین الخ اقول مین کہتا ہون کہ وہ سچ کہتے ہین ورنہ آپ
بڑے قابل ہین عربی دان ہین بقول ہمارے قابلیت کے بیوقوف خانہ
ہین کوئی گردان بتا دیجیے یا کوئی کتاب لغت عربی پیش کیجیے یا فقط
اپنے قول وعقدہ کو کالوحی سمجھے ہو بھلا ہم کہتے ہین کہ آسمان کا کیہ
وجود نہین یا آفتاب ومہتاب فقط ایک وہم خیالی ہے انکا جرم کالعدم
ہے آپ تسلیم کیجیے اب دیکھو لغت وفات بالفتح فامصدر ست از مجرد
بزیادت تا یعنی مرگ از منتصب و متوفی بضم میم وفتح فوقانی وواو وتشدید فا وفات
یافتہ شدہ اسم مفعول ست از توفی کہ باب تفعیل ست ثلاثی مجرد ومزید فیہ اور
مدعی نے مجرد کو چھوڑ کے مزید فیہ سے مطلب ثابت کرنا چاہا ہے اب ہا یہ
فرمانا آپکا قولہ کہ تفسیرون مین دیکھو الخ یہ آپکا سجکم انکہ الامر فوق الادب
اب ہم ادا کرتے ہین بمظلمہ ندامت آپکی سر مبارک پر رکھتے ہین دیکھو تفسیر
معالم التنزیل صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۹۳ ہجری قولہ حسن وکلبی وابن جریج
یہ تینون مفسر کہتے ہین کہ معنی متوفیک قابض کے ہین اور دلیل یہ لاتے ہین

کہ دوسرے موقع قرآن مین وارد ہے فلما توفیتنی اور وہان بجز اوپر
اوٹھا لینے کے موت کے معنی نہین ہو سکتے الخ جواب فرمایئے کہ آپ
اپنی درخواست سے منہ کی کھاتے ہین قبل آپ کی عملیت کے کہ آپ
پہر منہ کی کھاتے ہین اس طرح فصل ہر ہین کوئی آیہ کہین کی اور کوئی کہین کی
آپنے پیش کی کہ یہہ اختلاف ہے اس سے کچھ فائدہ نہین ہے ابھی گھر گھر
مسلمانون کے یہان قرآن شریف مترجم موجود ہین سب دیکھ لین گے
اپنی تسکین کرین گے اور جو منافق ہین اونکا ہم ذکر نہین کرتے پہر اسکے
بعد آپنی فصل سوم قرآن کی جھوٹی آیتون کے بیان مین قائم کی ہے یعنے
لکھتے ہو قولہ کہ اگر قرآن کے تمام وہ جھوٹے مضامین جو اوسمین لکھے ہین
اور جو عقلاً و نقلاً صریح باطل ہین اس فصل مین مفصل بیان کرون تو ایک دفتر تیار
ہوتا ہے کیونکہ اوسمین کئی طرح کی غلطیان ہین اول آنکہ رسولون اور پیغمبرون
کے جو قصے اوسمین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیے ہین
اکثر بیان خلاف واقع کے ہین کیونکہ سنے سنائے قصے اکثر آدمی کو کم غلط
یاد رہا کرتے ہین خصوصاً اوس شخص کو جو کہ نے علم ہو دوسرے یہہ کہ یہودیون
اور عیسائیون کی پراگندہ حدیثونکے قصے جھوٹے اور اونکی صحت بھی نہ تھی
جو محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوام الناس سے سنکر قرآن مین
جمع کیے ہین جیسے اصحاب کہف کا قصہ یا نمرود کا یا مسیح کے نولد کا قصہ

وغیرہ معتبر حدیثون سے انہون نے لے لیا ہے تیسرے یہ کہ عرب
وفارس وغیرہ قرب وجوار کے ایام جہالت مین ناقص خیالات اوہمین
قلمبند ہوے اور واہیات قصے جیسے اصحاب فیل وغیرہ کا قصہ جسکو اسوقت
کے تعلیم یافتہ لندن رسیدہ مثل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس قبول
نہین کرتے کیونکہ اون باتون کا بطلان ظاہر ہوگیا لیکن چونکہ اسطرح کے
جھوٹے اعتراضات مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری نسبت محض دھوکا دینے
کے لیے بہت جمائے ہین اسلیے لازم ہوا کہ کچھ قرآن کا حال بھی اون
مؤلفون کو سناؤن پس بطور نمونہ چند جھوٹے مضمون قرآن کے دکھلاتا
ہون الخ **جواب** یہان پر جو آپ بیان کرتے چلے آتے ہین کوئی
وجہ ثبوت نہ دیا فقط جیسے گھوڑا مٹوا دا ہوا راستے مین گودکرتا چلا جاتا ہے
چلے گئے اسلیے ہم بھی نے ثبوت بات کا جواب نہین دیتے ہین
مگر پہلا جھوٹھ جو آپنے قائم کیا ہے اسکو ہم بھی قائم کرکے آپکا پیچھا
لیتے ہین **قولہ** پہلا جھوٹھ سورہ بقر مین ہے فلا تجعلوا لله انداد او انتم
تعلمون ترجمہ خدا کے لیے دیدہ ودانستہ شریک پیدا کرتے ہین اسپر
آپ فرماتے ہین **الی قولہ** کہ نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین
دانستگی مین کوئی بھی شریک نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ دانستگی مین
شریک کرتے ہین لہذا یہ آیہ جھوٹھ ہے الخ **جواب** ابتو آپ جھوٹھ

بولنے ہین شیطان کے بھی کان کاٹنے لگے معاذ اللہ دروغ بے فروغ
سے کنوئین پاٹنے لگے امر صریحی کو بھی چھپانے لگے اپنے کتب
مقدسہ کو جھوٹا پایا تو قرآن کو بھی جھوٹا بتانے لگے ایصاحب ایک تو
تم ہی ہو جو خدا کا شریک بناتے ہو مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بناتے ہو
وحدہ لاشریک کو صاحب ازواج واولاد بناتے ہو دوسرے فریق یہود نا مسعود
ہین جو عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین تیسرے ہنود مردود ہین ہر سنگ بدرنگ
واشجار نا ہنجار کو معبود جانتے ہین گنگا گومتی بھاندتے ہین تو اب تم جھوٹی
ہوے قرآن قائم البرہان سچا ٹھہرا پھر دوسرا جھوٹا **قولہ** ولقد علمتم الذین
اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین ترجمہ ای یہودیو تم
جانتے ہو اون لوگون کو جنہون نے زیادتی کی سبت کے دن اور ہمنے
کہا بندر ہوجاؤ اور وہ بندر ہوگئے الخ یہ قصہ محض جھوٹا ہے یہود نے
ہرگز اپنی کتاب مین مذکور نہین کیا اور نہ وہ جانتے ہین جسکو وہ کہتا ہے کہ
جانتے ہو الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ مدعی کا اپنے عیوب کا
نہ بیان کرنا اپنی کتاب مین اگر وجہ جھوٹ ہونیکی ٹھہری تو پھر آپ کی
انجیل بھی جھوٹی ہوئی دیکھو انجیل مین لکھا ہے کہ دن صلیب ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام کے تمام دنیا مین اندھیرا چھا گیا تھا اور اس سانحہ کو ہنود
ومجوس ویہود وغیرہ نے اپنی کہین کسی تواریخ یا روزنامچہ وغیرہ مین نہین لکھا

حالانکہ یہ معاملہ دن کا تھا تو اب حسب تشخص آپکے اخیل ہوئی ہوگی ہم
آپ سے بہت خوش ہوے اہل ہند کا قول صحت پذیر ہوا بورے
بس کیے جواب ہی پوت کمال - اور یہان تو کتاب قصص الانبیا موجود ہے
بہت معتبر کتاب ہے قدیم ہے جمہور انام کا اوسپر اتفاق ہے گو آپکو
یا اور چند اشخاص ہندوستان کو نفاق ہے اگر یہود کہ مدعی ابطالت خدا اور رسول
ہین انہون نے ایک مرفائس اپنے ذلت نامہ کا اپنی کتاب مین نہ لکھا
تو کیا نقصان ہے دیکھو یہود بعثت مسیح علیہ السلام کے بہے قائل
نہین ہین بتا ان کتب مقدسہ کو دجال بدآل پر جاتے ہین مسیح موعود کا
پتہ ہی نہین بتاتے ہین لہذا اگر آپکا قول یہود پر وثوق ہے تو تکذیب
مسیح علیہ السلام ہی مان لیجے عیسائیون سے تولے چکے اب کچھ
نظر نفد یہود سے ہاتھ کیجیے قرآن سے بیان جو کہ تصدیق رسالت مسیح ہی
ہے اسپر الزام نہ دیجے بقول شخصے ؎ اولا انداف بودم بعد
ازان شستم شیخ + نماچون ازان شود اسال سید بشیوم + پھر میرا جھوٹا
قول واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور ترجمہ ای یہود یو جب ہم نے
تم سے اقرار لیا اور تمہارے سر پر کٹرا کر دیا کوہ طور کو اور کہا کہ مضبوط پکڑو
توراۃ کو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سر پر گرادون گا الی قولہ تفسیرون مین اور
عبارت اور مناسب کے فائدہ دوم مین ہے کہ جب کوہ طور کو اوٹھا کے

اونکے سر پر کھڑا کیا اور کہا کہ اس توارت کو مضبوط پکڑو ورنہ یہ پہاڑ سر پر گرادونگا اور یہود نے ڈر کر توارت کو لے لیا ورنہ کہتے تھے کہ ہمنے حکم ہمسے نہ ٹلین گے یہ قصہ جھوٹ ہے کوہ طور اونپر کبھو کھڑا نہین ہوا الخ

جواب اسمین کوئی دلیل ذلیل ہی آپکو نہ سوجھی اپنے سمجھنا سمجھ پر اکتفا کیا اور آپ کی سمجھ اوپر سے غلط ہونی چلی آتی ہے بس یہان بھی غلط ہوئے قرآن سچا ٹھہرا مثلاً ہم کہتے ہین کہ توارت مین ٹھہرجانا آفتاب کا حضرت یوشع بن نون کے دعا سے اور انجیل مین اندھیارا ہوجانا تمام جہان مین بوقت صلیب مسیح علیہ السلام کے اور قتل کرنا ہیرودس بادشاہ یہود کا لڑکون کو بروقت تولد مسیح یہ سب کہین کسی تواریخ یہود و مجوس و ہنود اور جتنے کہ فرقہ دنیا مین موجود ہین نہین لکھا ہے تو کیا آپکے ذہن رسا و طبع ذکا کے نزدیک یہ سب غلط ہے اگلون نے سچ کہا ہے مصرعہ تربیت نااہل را چون گردگان برگنبدست ہمارے نزدیک آپکا اتنا سا قدر پڑھ جانا کل مذاہب کو مضر ہوا اب آپکا فوت ہی مناسب ہے یا جزیرہ انڈمان کو چلا جانا چوتھا جھوٹ آل عمران مین ہے **قولہ** ان الذین کفروا بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم۔ ترجمہ جو لوگ مسلمان ہوکر پھر کافر ہوگئے اور اپنے کفر مین بڑھ گئے اون کی توبہ قبول نہوگی یہ بالکل جھوٹ ہے اور خدا پر بہتان ہے کیونکہ کوئی معصیت ایسی نہین جہان مین

کہ اوسکا مرتکب جب توبہ کرے قبول نہ ہو نقص نہین چاہتے کہ ایسی توبہ بندہ
پر خدا مہربان نہ ہو الخ جواب چہ خوش یہ اعتراض آپکا کل کو بولتا ہے
رشتہ الفت توڑتا ہے میان عزازیل کی گردن مروڑتا ہے مذہب
عیسائی بھی ایکا بیہودا چھوڑتا ہے دیکھو جب موسی علیہ السلام توراۃ
شریف لینے کو کوہ طور پر چالیس رات کا وعدہ کر کے بنی اسرائیل سے
تشریف لے گئے تو کئی ہزار آدمی باغوای سامری سنار کے
گوسالہ پوجنے لگے اور بت پرست ہو گئے پھر جب موسے علیہ السلام
تشریف واپس لائے اور انکو لعنت ملامت کی تب وہ لوگ حسب فہمایش
حضرت کے پچتائے اور توبہ پرست عدہ ہوے اور آپنی ہی اونکی عفو
تقصیرات چاہی مگر خالق اکبر کا یہی حکم ہوا کہ فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل
ترجمہ یعنی قتل کرو تم اپنے نفسونکو بسبب پوجنے گوسالہ کے لہذا وہ
بھی ایسے ستعد تھے کہ برابر بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کو
قتل کیا جب توبہ اونکی قبول ہوئی تو اب آکر آپکا قیاس ناسپاس مجوزہ
خناس صحیح سمجھا جاوے تو پھر لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی رسالت اور تورات بھی جھوٹی ہوئی بس معلوم ہوا کہ آپ کے خیال
خام بد انجام مین یہی بات آئی ہوگی کہ بعد ارتداد جی توبہ بچاتی ہوگی
سو یہ تجویز آپ کی محض شیطانی خیال ہے اسکا مآل ہے بہر حال تم

ص یعنی ظاہر مفہوم قرآن ہر

جھوٹے ہوے کسی کا قال ہے آپکے حسب حال ہے خالی از لطف
نہیں اسلیے پیش کیا گیا بیت تیری ڈاڑھی سے تو ای شیخ
صفائی بہتر + ایسے عیسائی سے کنبو کا قصائی بہتر لہذا بقول آپکے
اسے مختصر پر اسے چھوڑ کے ہم آگے بڑھتے ہین آپکی فصل چہارم
جو کہ آپنے ثبوت تحریف قرآن مین بیان کی ہے جاڑتے ہین اس
فصل مین آپ یون جھکے ہین قولہ اہل اسلام بہت جوش خروش کے
ساتھ بیان کرتے ہین کہ ہمارے قرآن مین غلطی نہین ہے یہ بہت محفوظ
وماموں ہے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاگردون کو
زبانی یاد کرایا تھا آجتک ہم لوگ اپنی زبان پر حفظ کرتے ہین اوسکا ایک
شوشہ وحرف بھی نہین بدلا اور اوسمین سہو کاتب ہونے کی بھی گنجایش
نہین رہی یہ دعوی سوای عالمونکے جاہل لوگ بھی بازارون مین عیسائیون
سے کیا کرتے ہین مگر مین کہتا ہون کہ یہ بھی مسلمانون کا جھوٹا دعوی
ہے ضرور اسمین سہو کاتب ہوا یا سہو قاری وقوع مین آیا اور مسلمان انکو
ہرگز اپنی زبان پر صحیح طور سے حفظ نہین کہہ سکتے انجیل مقدس کے
اختلاف قرارت مولویصاحب نے بڑے جوش خروش مین آنکر بیان
کیے جو ہمارے مسلم ہین پر قرآن کے اختلاف عبارات دیا گئے
اونکا ذکر نہ کیا والا مولویون نے اس عیب چھپانے کے لیے کہا ہے

کہ قرآن سات قرارت پر نازل ہوا ہے پھر اسپر آپنے عثمان اور جلال الدین
سیوطی کی اور دو ایک تفسیر وںکا حوالہ دیکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی
صحت نہین ہوئی بس مولویون کو اسلام کی چاہیے کہ پہلے اپنے
بزرگ جلال الدین کو اصلاح دین بعد اوسکے دعوی کرین کہ قرآن سات
قرارت پر نازل ہوا ہے اسکے بعد پھر آپ غلطیان بزعم خود بیان کر چلے
ہین قولہ کہ اول سورۂ بقر کے ۳۵ رکوع مین ہے و اعلم ان اللہ علی
کل شئی قدیر۔ بعضے کہتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ عبارت نہین بولی بلکہ بجاے اسکے یہ عبارت بولی ہے الی قولہ
اعلم امر من اللہ لہ۔ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ اب انصاف کرو کہ یہہ عبارت
حافظون نے یاد نہ رکھے تحریف کے الخ جواب یہہ اعتراض آپکا
محض لغو ہے کہ نے نشان محض ہے فقط اپنی بات آپ لکھتے ہین
کہ بعضے کہتے ہین تو اب کیا معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند
ہمارے ہین دوسری یہہ کہ دونون آیہ صریح آپسمین مختلف العبارت
و مختلف المعانی ہین لہذا ہمارے نزدیک آیہ اول تو لاکلام صحیح
نے دہوکا دہی ہے مگر دوسرے نے ربط سراسر خبط آپنے
گڑھے ہی کوئی ذی علم و الفضل اوسکو تسلیم نہ کریگا نہ مانیگا آپ کو مسیلمہ
کذاب ہذا الوقت جانیگا پس یہان تو آپ صاف صاف دہری گئے

ایصاحب آپنے شاید رسالہ مصنفہ محمد سعد اللہ صاحب نہین دیکھا جو کہ بیان
قرارت قرآن مین بہت شرح وبسط سے تصنیف ہے فقط کالج آگرہ سے
روکہی سو کہی عربی ہے پڑہ اوٹہہ کہڑے ہوے ہو بقول مشہور ؎
نہ محقق بود نہ دانشمند ۔ چار پاے بر و کتابے چند ۔ بعضے راویان صحیح
سے جو کہ آپکے ہم مکتب تہے سنا گیا ہے کہ آگرہ مین بوقت
طالب علمی وصغر سنی آپسے اور ایک حافظ نوجوان سے بڑا یارانہ تہا
ہیل میل سیل سپاٹے یکجا کہانا پینا تہا لب بلب سینہ بسینہ تہا اونسے
تو کچہ حال قرارت اور الفاظ قرآن کا آپنے دریافت کیا ہوتا ہمنے تو سنا
ہے راست و دروغ بر گردن راوی کہ آپ اور وہ ایک جان و دو قالب تہے
بعضونکا قول ہے کہ آپ مغلوب تہے وہ غالب تہے مگر خیر اب
ہم بتاتے ہین کہ مصنف رسالۂ مذکورۂ بالا نے جتنے زبانون عرب مین کہ
قرآن نازل ہوا ہے سبکی شرح بیان کردی ہے **قولہ** آیات کوفی چہہ
ہزار دوسو چھتیس آیات بصری چہہ ہزار دوسو سولہ آیات شامی چہہ ہزار دوسو
پچاس آیات مکی چہہ ہزار دوسو آیات مدنی چہہ ہزار دوسو چودہ آیات عام
چہہ ہزار چہہ سو چھیاسٹہ اب فرمایئے کہ اس تول ناپ مین غلطی کجا
پہر دوسرا قول آپکا **قولہ** آل عمران کے رکوع پانچ مین ہے فیکون طیرا بعضے
کہتے ہین اور بعضے قرآنون مین طایرا ہے **جواب** شاباش اب آپ

راہ پر آئے دیکھو دونون لفظون کے معنی ایک ہی ہین تو اب اسطرح
کے اختلافی قرارت سے معنی نہین تبدیل ہوتے ہین نہ کتاب اللہ کو
بحر بطالت مین ڈبوتے ہین اور اس باب مین ہمنے آپ کو پہلے نامہ
جو کہ تحقیق الایمان آپ کی پہلی کتاب ہے لکھ چکے ہین کہ اختلاف قرارت
بمعنی تحریف نہین کہلاتے ہین جیسے کہ سورۂ الحمد مین یہہ لفظ مالک
ملک ملاک تینون قرارت مین درست ہین کہ اسمین معنی نہین بدلتے یہ
ہر جوار رودیار عرب کا محاورہ و لہجہ کہلاتا ہے اور آپ کے اختلاف
قرارت پر کسی علماء محمدی نے اعتراض نہین کیا ہے ہان ہمارے
علما لوگ پوجیات مدخلہ کتب مقدسہ پر اعتراض لاتے ہین اور محض ٹیڑھ
پوچ بناتے ہین مثلاً مین کہتا ہون کہ آپ لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ
بیبل موجودہ سب الہام سے لکھی گئی ہے اور حواری بھی سب صاحب
الہام تھے تو اب یہہ فقرہ جو کہ خط پولوس مقدس مین بنام ٹمطاؤس
ہے وہ ٹمطاؤس کو لکھتا ہے قولہ کہ میرا لبادہ جو کہ ونتی پر ٹنگا ہے
لیتے آنا اور فلانی کو ٹھہری میرے لیے صاف کر رکھنا یا جیمڑے کے
دفتی کی کتاب جو طاق مین رکھی ہے لیتے آنا الخ بھلا یہہ الہام کیسا یہہ
تو خانہ داری کی باتین ہین بالکل مزخرفات حرکاتین ہین لقولہ کہان
جھگڑا پچائی کا نکالا باغ کا کاغذ + کجا رشوہ کجا فتنہ وعجب تقریر کرتے ہین

پس اسیطرح آپنے اس فصل نے اصل مین تضییع اوقات کی ہے ناحق کی
بکسیاہی لی ہے اب اسکے بعد آپ لکھتے ہین قولہ کہ ہم ایک نقشہ
لکھے دیتے ہین کہ جس سے ہمارے عیسائی بھائی مسلمانون کو دکھا دینگے
کہ اسقدر غلطیان قرآن مین ہین الخ جواب یہہ تدبیر آپنے خوب کی اور
اچھا وعدہ قرار دیا ہم بھی خوش ہوے کیا معنے کہ جب تفسیر دکھائین گے جو
منہ کی کھائین گے آپ ہی شرمائین گے آپ کی شان مین جو کچھ مناسب جانینگے
وہ فرمائین گے بقولہ بیت لب گزیدۂ اغیار را چہ بوسہ دہم ۔ عقیق کندۂ
نامہ دگر چہ کار آید ۔ اب اسکے بعد آپنے باب نہم قرار دیکر فصل اول خاص
مسیح کی چال چلن مین اونہین اپنے کتب مقدسہ و محرفہ سے بیان کیا ہے
ہر چند کہ جو دیکھیے گا محض لغو و پوچ آپہی جانیگا ہمکو کچھ اس فصل سے بحث
نہین خدانخواستہ ہمکو جناب مسیح علیہ السلام سے انکار ہے بل ہمین
قیل و قال ہمارا بیکار ہے مگر تعلیم مسیح علیہ السلام جو آپنے بطور خود قائم کی ہے
اور فصل سوم ثبوت تثلیث مین ہانکی ہے اوسمین ہم شہ بذیر قلم کو پھیلتے ہین
آپ کی اوڑان گہائیان دیکھتے ہین آپ کا خلاصہ بیان ہے قولہ کہ کوئی
تعلیم مسیح کی تعلیم سے ایسی نہین ہے کہ کوئی اوسپر اعتراض کرے
ہر چند کہ حسب بیان انہین کے تعلیم مسیح علیہ السلام مشخصہ آپ کے
از سر تا پا غلط بلکہ اغلط ہے مگر ہمکو اس سے کچھ سروکار نہین حجتی نہین مناظ

تکرار نہین جھوٹھہ بولنے پر ہمارا روزگار نہین معاذ اللہ جھوٹی ہماری سرکار
نہین بجز ذات خدا کے کسی پر ہمارا مدار نہین محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار کے سوا دوسرا ہمارا سردار نہین خیر آدم بمطلب **قولہ**
آپ کہتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام بہت منہ پھاڑ پھاڑ کے
اعتراض لاتے ہین مسیحیونکو جھوٹھا بناتے ہین اور محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے قرآن مین اوسپر اعتراض کیا ہے اسلیے
واجب ہے کہ ہم اوسکی بابت مسلمانون سے کچھ گفتگو کرین **الی قولہ**
واضح ہو کہ ہماری مذہب کے بنیاد صرف عقل پر نہین بلکہ عقل والہام
دونونپر ہے اور خاصکر وہ عقاید جنمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتے
مثلاً خدا کے ذات وصفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے کہ ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال رکھنا چاہتے ہین کہ جس طرح پر وہ آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری نسبت یہ خیال رکھو نہ وہ خیال جو ہماری عقل تراش کے
پیش کرے بس بموجب کلام اللہ یعنے بیبل کی تثلیث کی بابت ہمارا
یہ اعتقاد ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کے اور توحید مین تثلیث کی
پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک
اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس کے
الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ویسا بیٹا

ویسا ہی روح القدس باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ غیر
محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی
تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسیطرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق
بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود دیون ہے باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق
اور روح القدس قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح
القدس خدا اسپر بھی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسیطرح باپ خداوند بیٹا
خداوند روح القدس خداوند تو بھی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند اسیطرح
ہمکو ایک اقنوم کو جداگانہ خدا و خداوند ماننے ہین اسیطرح ہمکو تین خدا یا تین
خداوند کہنا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق نہ مولد بیٹا صرف
باپ سے ہے مصنوع و مخلوق نہین پر مولود ہے اور ولادت اوسکی
مشابہات سے جسکے معنی خدا ہی جانتا ہے عقل انسانی اسکو معلوم
نہین کر سکتی روح القدس بھی نہ مخلوق نہ مولود ہے باپ بیٹے سے
نکلتا ہے اس تثلیث مین ایک دوسرے سے پہلے نہین نہ پیچھے
ایک دوسرے سے بڑا چھوٹا نہین بلکہ بالکل تینون اقنوم برابر و یکسان
ہین واضح ہو کہ تثلیث کی بابت ہمارا یہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ کلام الٰہی سے
ہمارے مذاہب کی بنیاد ہے صرف عقل پر نہین بلکہ عقل و الہام دونون پر
ہے اور خاص وہ عقیدہ جسمین عقل انسانی اسیطرح دخل نہین دیسکتی

مثلاً خدا کے ذات و صفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال کرنا چاہتے ہین کہ جس طرح پر وہ خود آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میرے طرف یہ خیال رکھو الخ غرضکہ پھر آپنے مکر سکر اسی تقریر کو ایرپھیر
کے بہت کچھ دور تک لکھتے چلے گئے ہو جھوٹے کا دستور ہے
کہ بات کو طول بہت دیتا ہے اب اسقدر کا ہم جواب دے لین تو پھر آگے
کو بڑہین **جواب** ہو استعان مہربان من پہلے تو ثبوت وحدانیت
اپنے کتب مقدسہ سے لیجیے ہمکو الزام نہ دیجیے دیکھو انجیل مرقس
باب ۱۲ آیہ ۲۸ **قولہ** اور فقیہونمین سے ایک جسنے اوسکی بحث سنی اور دیکھا
کہ اوسنے اوسے اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اوس سے پوچھا
کہ سب سے پہلے کا حکم کونسا ہے یسوع نے اوسے جواب دیکر کہا
سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ اے اسرائیل سن لے کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے پھر پولوس مقدس کا پہلا خط جو کہ بنام تمطاؤس
لکھا گیا پہلے باب کے آیہ ۱۷ **قولہ** اب ازلی بادشاہ
غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت جلال ابدالآباد ہووے الخ
پھر دیکھو کتاب اول ملوک آیہ ۶۰ ترجمہ فارسیہ **قولہ** تا آنکہ تمامی قبایل زمین
بدانند کہ خود خداوند خدا ست نہ دیگرے و دل شما بخداوند خدائے ما
سلیم باشد تا آنکہ در فرائض او رفتار نمودہ اوامرش را مثل امروز بجا آورید

الخ پھر دیکھو زبور ۵۰ - آیہ ۱۱ ترجمہ فارسیہ قولہ وآدمی خواہد گفت کہ بہ تحقیق
ازبرای صادق عوض ہست بدرستیکہ کہ خدائی ہست کہ بر زمین حکم فرمایدا لخ
اب فرمائیے آپکا بیان یہ ہے کہ بیبل سے یہ مسئلہ تثلیث کا اخذ کیا
گیا ہے تو کیا مقامات متذکرہ بالا آپنے ملاحظہ نہین کیے یا بقول آپکے
مولوی صاحب نے اسمقام پر آنکھہ پر پٹیکری رکھکے تو کیا مقام ہذا مین
آپ کی بھی بھوٹ گئی یا مناب انصاف ہاتھہ سے چھوٹ گئی یا عقل سلیم
آپکی غدر مین توٹ گئی ہم تو سنتے ہین کہ یہ موجودہ بیبل آپکی انہین کتب
آسمانی جھوٹی کہانی کا ترجمہ ہین اب آپکے بیان سے ثابت ہوتا ہے
کہ شاید کوئی اور بیبل آپنی اپنی تجویز سے تالیف کرنا چاہی ہے تاکہ کوئی
فرقہ جدید مسیحیون مثل لوتھر صاحب وکالوین صاحب کے نکالا چاہتے ہے
کہ انہون نے سولھوین صدی مسیحی مین اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد
ڈالی ہے ترقی دین کی کہتے ہین کہ تجویز نکالی ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین
تثلیث کے پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین
کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا
روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے الخ اقول بہلا یہ کیا تقریر ہے
کہ تین اقنوم ہے قرار دیتے ہو اور پھر واحد بھی بناتے ہو مین پوچھتا ہون

کہ کسی قاعدہ سے صیغہ واحد صیغہ جمع کا اور جمع کا صیغہ مفرد بن سکتا ہے
تو اب معلوم ہوا کہ آپکے زعم باطلہ مین خدائے وحدہ لاشریک لہ کی ذات
ایک معجون مرکب ٹھہری واہ میان عزازیل نے اچھی پٹی پڑہائی ہے جیسیکہ
اطبا چند اجزا جمع کرکے ایک معجون بناتے ہین ویسے آپ معاذاللہ ذات
پاک حق تبارک و تعالی کی بتاتے ہین الیصاحب حکماء فلسفہ کا بھی اسپر اتفاق
ہے کہ خدا قدیم ہے اور جو چیز قدیم ہے وہ مفرد ہے اور جو مرکب ہے
وہ حادث ہے اور ذات باری تبارک و تعالے شانہ قدیم ہے حیف
صد حیف کہ آپنے اپنی علمیت خاک مین ملائی گو کہ مشن سے کسیقدر تنخواہ پائی
الامان الامان وسوسۂ شیطانی سے مولانا روم بیچ فرما گئے ہین **بیت** بے
ادب اعلم دین آموختن ہ دادن تیغ بدست راہ زن ہ پھر کہتے ہو کہ ہمکو
تین خدا یا تین خداوند ماننا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق
نہ مولود بیٹا صرف باپ سے ہے مصنوع نہین اور مخلوق نہین پر مولود
ہے اور ولادت اوسکی مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا
ہے عقل انسانی اسکو معلوم نہین کرسکتی الخ **اقول** بھلا صاحب جب
یہ بات معلوم ہوئی کہ بیٹا باپ سے ہے تو نعوذ باللہ منہا باپکو بھی کوئی
باپ لازم آیا اور ذات جناب باری مین قاعدۂ دور تسلسل سمایا یہ وہی مثل ہوئی
کہ تلی سے تیل اور تیل سے آپنے گلگلا پکایا اور پھر یہ کہ ولادت اوسکی مشابہات

سے ہے یہہ اور طرہ ہوا ایصاحب منہ کو لگام دیجیے اوچ کی نہ نیچے
عیسائیان حال کو بدنام نہ کیجیے جو سنے گا وہ کیا کہے گا جب خدا کا بیٹا
مشتبہ ہوا تو نبی آدم کی نسبت مثل نبی جان وغیرہ کیا کہین گے آپ کے
بیان کو پیش کرین گے اور کل اولاد آدم کو تہمت والد القلبی کے قائم کرینگے
اور کہین گے کہ دیکھو ایک آدم زاد بدنہاد کا یہ اقرار ہے کہ خدا کا بیٹا مشتبہ
ہے تو اس صورت مین کل اولاد آدم مشتبہ ٹہریگی آپنے کمال کیا خدا کو
صاحب اولاد و ازواج بہی قرار دیا اور پہر اوسکے بیٹے کو مشتبہ بہی بنا دیا
لہذا ان خیالات فاسدہ سے باز آؤ توبہ کرو کفر نہ بکو اور جو آپنے کہا
قولہ کہ بیتون اقانیم برابر ہین تو اس سے صاف ثابت
ہوا کہ خدا تین ہر چند ہر ایک جنس سے ہین پر تین ہونا خواہ مخواہ متحقق ہوا ابلا
اگر کوئی آپ سے پوچہے کہ مولوی عماد الدین تثلیث کا نمونہ ہین کہ تین
بہائی ہین مگر تینون ملکر ایک ہی ہین یا تین ہی سے کل جاندار کا توالد و تناسل
ہے تو معاذ اللہ خدا مین کیا کل عالم مین تثلیث ثابت ہوئی تو پہر اسکا کیا
جواب دیجیگا ایصاحب اس سے بہتر تقریر تو مولوی صفدر علی صاحب نے
کی ہے گو روسیاہی لی ہے ہمارے نزدیک اسمین اس باب مین بالکل
ماضی ہوئی گو اسکے صلے مین جونپور کے قاضی ہوے مگر ہان پادریصاحب
البتہ آپسے راضی ہوے دوسرے یہ کہ مین پوچہتا ہون کہ بوقت صلیب کے

حضرت مسیح نے صلیب تینون اقنوم سے اختیار کی یا ایک یا دو سے
اسواسطے کہ شاید کہو کہ بروقت صلیب اقنوم خدا جدا ہوگیا تہا کہ ذات خدا
کو زوال نہین ہے اسمین ہمین گفتگو کی مجال نہین ہے تو پہر کفارہ
باطل ہوا کیونکہ یہ شعر مشہور ہے شعر ہووے قربانی کو مینڈہا تندرست +
اور ہووین او سکے سب اعضا درست ۔ اور جو کہو کہ یہ ہیئت تثلیث ہوئی تو
پہر تین دن یا چالیس دن معاذ اللہ مسیح و روح القدس و خدا پہر سہ اقنوم مدفون
رہا اور جہنم مین گیا تو اس عرصہ مین خدائی کون کرتا رہا پیامبر رزق ہیجدہ ہزار عالم
کون بہرتا رہا پہر اگر یہ جواب دوگے کہ انتظام خدائی پادریون کے سپرد کر گئے
تہے یہ مظلمہ اونکی گردن پر دہر گئے تہے تو یہ قابل پذیرائی کے نہین ہے
کہ آدمی کا کام خدائی نہین ہے اب اسکے بعد آپنے فقط ثبوت تثلیث کے
لیے کچہ اشارات ذہنی تراش کے بعضے غلط بعضے خیالی لاابالی مادہ
معقولیت سے خالی بیان کیے ہین قولہ یعنے خدا نے انسان کو اپنی
شکل پر بنایا مگر اوسمین کیا ہے صرف پانی لہو روح ہر چند کہ ترکیب انسان
کی چار چیز سے ہے مگر آپنے اپنے مطلب کے لیے تین ہی قرار دیے
خیر اس سے ہمین کچہ مطلب نہین بعدہ کہتے ہو کہ انسان کو بولنا سکہلایا مگر
اوسکے کلام تثلیث کی گواہی کے لیے ہر وقت اسم فعل حرف سے
ترکیب پیدا کیے اور پہر وہ کلمہ واحد کا واحد ہے یہ علامت ہے اسبات کی

کہ آدمی کا بولنا تثلیث بولتا ہے حالانکہ بولنا حیوان کا بھی مسلم ہے مگر آپنے
انسان کا ہے بولنا فرمایا غرضکہ اسیطرح اور بھی بہت سے تین آپنے
اپنے مطلب کی قایم کیے ہین جیسیکہ موجودات ظاہری جمادات نباتات
حیوانات اور پہر ادہر جب اہل اسلام مین جھکے ہو تو فرماتے ہو الی قولہ
کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی باوجودیکہ تثلیث کا مطلب
سمجھتے تھے تین کا عدد مبارک سمجھا یعنے ثالث بالخیر حدیث ہے
اور اپنی ساری شریعت مین اوسکی رعایت رکھی بلکہ اس عدد کی یہان تک
پابندی کی کہ وضو مین تین بار تک مین پانی ڈالنے کو فرمایا اور تین بار کلی
کرنے کو کہا اور نماز بھی دن مین تین مثلاً ظہر عصر صبح اور رات مین تین مغرب
عشا اور تین وتر اب آپکو رات مین تیسری نماز نہ ملی تو تین وتر ہی لگا دیے
ہمارے نزدیک تیسری تراویح یا تہجد لگا دیتے تو مناسب تھا خیر جاہے
اوستاد خالی بوداب بڑہا دیجے گا جو چھپ گئے ہین اونمین سہو کاتب
بنا دیجے گا الجواب شفی من بیشک واسطے ثبوت تثلیث کے آپنے بہت
تین اکٹھا کر دکھلائے قابلیت کے یہی معنی ہین مگر جو اصل تین تھے کہ جنسے
توالد و تناسل کل جاندار کا منحصر ہے اونکو آپنے شریک نہین کیا یہ بری نادانی
کی ہر چند کہ وہ موضع مکروہ ہے مگر لفظ آلہ مکاذکر کیہ موجب نقصان نہ تھا اسلیے
جو آپکے یہ نظر پر سینگا ضرور ہے یہ تین پیش کرینگے اس لحاظ سے کہ شاید

آپسے سہوا چھوٹ گئے ہون اب دیکھو ہم کہ مدعی وحدانیت کے
ہین ثبوت وحدانیت کس سلیقہ سے آپکو بتاتے ہین کچھ قابلیت نہین جتاتے
ہین اہل انصاف حق پسند کے نزدیک آپ کو شرماتے ہین مگر یہہ عذر
البتہ ہے کہ مثل مولوی صفدر علی جبلپوری عقل سے دور ہے یہہ نہ
فرمائیگا کہ یہہ تقریر رندانہ ہے جواب جاہلان باشد خموشی کا بہانہ ہے
دیکھو جیسا کہ آپنے واسطے ثبوت تثلیث کے بہت تین اکٹھا
کیا ہے ویسے ہی ہم بہی کتنے ایک جمع کیے دیتے ہین اقول دیکھو
ایک ہی سب نکلتا ہے مثلاً عدد پہلے ۱۲۳۴ اسطرح سو دو سو ہزار دو ہزار
لاکھ دو لاکھ چار لاکھ تا بہ کروڑ تک شمار ہوتا ہے اب فرمائیے اگر پہلے ایک
نہ قائم کیا جاوے تو پہر حساب کسطرح چلے تو اب معلوم ہوا کہ ایک ہی
اصل ٹہرا آپ کی تثلیث غلط ہوئی دوسرے دیکھو خدا ایک اوسنے بنایا
آدم ایک اونکی بی بی حوا ایک پہر سطح زمین کا ایک اوپر آسمان دنیا یعنے
چہت زمین کے ایک پہر اوسمین شمس ایک قمر ایک پہر اوپر تخت
رب العالمین ایک اوپر کرسی ایک پہر لوح ایک قلم ایک دوات ایک اوسکا
محافظ تریون فرشتہ ایک پہر پیغمبران اولوالعزم سے ایک داؤد
ایک عیسی ایک پیغمبر آخرالزمان ایک اب لو کتب آسمانی تورات ایک زبور ایک
انجیل ایک قرآن قومی البرہان ایک گو آپ انجیل چار بتاوین مگر مسیح پر ایک ہی

نازل ہوئی اب لو خلفاے راشدین مین صدیق ایک فاروق ایک علیؓ
ایک عثمانؓ جامع القرآن ایک پھر لو اماموں مین حسن ایک حسین ایک نقی
ایک تقی ایک مہدی آخرالزمان ایک اب چلیے کارخانۂ دنیا مین پھر اقلیم تین
حاکم ایک حکم ایک پھر ایک جڑ سے شجر ایک ثمر ایک اب لو صوبہ اودہ مین چیف
کمشنر ایک جوڈیشل کمشنر ایک فینانشل کمشنر ایک پھر اونکی طرف سے
قسمت کمشنر ایک صاحب ضلع کلکٹر ایک اوسکی پیشی مین میر منشی ایک
قلمدان ایک دوات ایک ہاتھہ مین قلم ایک کاغذ ایک مقدمہ ایک مثل
ایک اب دیکھو انام مین میان امین الدین انسپکٹر مدارس ضلع ایک پھر ہر انسان
وحیوان مین روح ایک جسم ایک پھر ہر جسم مین دل ایک دماغ ایک جگر ایک
پھر دیکھو قوم شریف مین شیخ ایک سید ایک مغل ایک پٹھان ایک حتی کہ
ہم ایک تم ایک ہمارا باپ ایک تمہارا باپ ایک گستاخی معاف ابھی کوئی
کہے تمہارے تین باپ تو کتنا برا مانیگا اب شاید آپ کہین کہ اس
ایک ہی اصول کے یہ سب فروع ہین لہذا یہ سب ایک ہین تو یہ کہان ہوسکتا
ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ
پیغمبر آخرالزمان نے بھی تین کا عدد دیمنا مبارک سمجھا ہے یعنی ثالث بالخیر
حدیث ہی سو اسکا مطلب آپ نہین سمجھے آپ جانتے ہونگے کہ تین مین
خیر ہے سو یہ بخیر ہے ایضاً صاحب اسکا مدعا یہ ہے یعنے تیسرے کو خیر ہی

اب اس سے اشارہ یہہ پیدا ہوا کہ صاحب کتاب واولوالعزم پہلے موسی آئے پھر اونکے بعد حضرت عیسی آئے مگر دنیا مین دین حق نے فروغ نہ پایا تب تیسرا پیغمبر اولوالعزم صاحب زم یعنے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف شریف لائے تب تمام جہان مین دین حق پھیلا اب اس سے یہی کنایہ پیدا ہے کہ تیسرا کونسا ہے اب فرمایئے یہہ کیسی بات ہوئی تجویز تثلیث آپکی بات ہوئی ثبوت حدانیت کے لیے یہہ قول یا حدیث ہمکو کرامات ہوئی السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین۔ اور سوا اسکے بہت سے ایسے ہم جمع کر دیسکتے ہین مگر ابھی فقط مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا گیا ہے اب اسکے بعد ایک فصل عیسائیون کے مذہب اور نصیحت کے باب مین آپنے بیان کیا ہے اوس سے ہمین کچھ علاقہ نہین فقط اتنا ہم جانتے ہین کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے تو ایک یہودی نے مثل پولوس مقدس کے یہہ فعل کیا کہ آپنے تئین خلیفہ حضرت مسیح کا قرار دیکر قوم نصرانیون مین آیا اور ہر گروہ سے ایک ایک رئیس ہیانت کے یہ حرکت کی اور بیان کیا کہ مین کل شکو حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر چلا جاؤنگا اور ہر ایک کو دو سر لیسے جدا کر کے ایک طریقہ باطلہ یعنے چال چلن مذہبی نئی طرح کا تلقین کیا اور کہا کہ تمکو مین نے اپنا قائم مقام کیا اور خلیفہ بنایا اب جو تمہارے

حکم سے انحراف کریگا وہ ملعون ہوگا اور خداوند عیسے مسیح اوس سے
ناراض ہوگا تم سکو اسی طریقہ رحقہ کے ہدایت کرنا دوسرے کیود وسری راہ
تم بتائے اسی طرح اشخصونکو جو کہ اوسوقت مین اپنی قوم کے سرغنہ تھے
فہائش کرکے آپ اوسی شبکو ایک مٹھور تیراب مین کہ ایک گوشہ مکان
سکون مین رکھہ چھوڑا تھا پہاڑ پڑا اور کل کر پانی ہوگیا لوگ جو صبح کو آئے
تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مکان مین نہین ہے تب سکو یقین ہوا کہ بیشک
آسمان پر عروج کرگیا تب آپسمین بابت خلافت کے جھگڑا شروع ہوا آخر
کو لڑتے لڑتے بارہ فرقہ بارہ ٹولی ہوگئے وہی آجتک قوم انگریزی چلی
آتی ہین واللہ اعلم بالصواب اور قصص الانبیا مین یون لکہا ہے **قولہ** ترجمہ
فارسیہ کہ در مدارک و انوار التنزیل آیہ فاختلف الاحزاب من بینہم و در سورہ
مریم آوردہ اند کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام باسمان ترسایان در بارہ
او اختلاف کردند آخر الامر اتفاق ایشان قرار گرفت کہ رجوع نمایند بر قول سہ
کہ عالم اہل آن زمان بودند و ایشان یعقوب و نسطور و ملکا نام داشتند یعقوب
گفت کہ عیسی خدا بود کہ بزمین فرود آمد و باز باسمان صعود نمود پس
تابعان او را الیعقوبیہ نام نہادند و نسطور گفت کہ او ابن اللہ بود ظاہر گردانید
خدای تعالی او را آن مقدار مدتیکہ خواست بعد ازان او را بسوے خود برداشت
پس تابعان او را النسطوریہ نام نہادند و ملکا گفت کہ ایشان دروغ می گویند

بلکہ اوبندہ و آفریدہ و پیغمبر بودہ او را بعان اور الکانیہ میگفتند انتہے
اقول اور مؤرخین مسیحیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد عروج مسیح علیہ السلام
ہر ایک قصبہ اور گانون مین مختلف فرقہ مختلف نامون سے مشہور ہو گئے
مثلاً کوئی رومن کاتھلک اور کوئی کونکر یگشنلسٹ اور کوئی پرسٹری وج اور کوئی
اپیکوپالیا کوئی پاپسٹ کوئی کونکر ہے کوئی منہود ستی وغیرہ جیسا کہ جلد ثالث
تاریخ ٹیلر صاحب سے مفصل واضح ہوتا ہے بلکہ سولہوین صدی مسیحی
مین مارٹن لوتھر صاحب اور کالوین وغیرہ نے اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ
کی بنیاد ڈالی ہے لہذا اب ہم نامہ تمام کرتے ہین اگر آپ جواب تحریر
فرمائینگے تو بعونہ تعالی ہم بھی قلم اوٹھائینگے جواب الجواب مین دہجیان
اوڑائینگے جس سے اپنے آقائے نامدار کے حبیب سامنے
جائینگے اور حضور اقدس یہ نامہ پڑہائینگے زبان وحی ترجمان سے
مرحبا فرمائینگے مسکرائینگے وکاساد باقا پلائینگے اوسوقت
ہم بھی ہزار جان سے اوس قسیم کوثر و سلسبیل پر نثار ہو جائینگے
سعدی علیہ الرحمۃ بان پر لائینگے بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ اور جو آپ ہمسے جواب نہ پائینگے اور
آپ سرمۂ خاموشی کہائینگے مات پائینگے یا تحریر جواب مین دم دبائینگے
لو خیر اسیقدر اپنی کتاب مین جمع کر جائینگے صبر کرینگے چھاتی پر پتھر

دہرین کے بقول حضرت یوحنا لوہے کے عصا کے منتظر رہیں گے
اللھم ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین زیادہ وبس فقط ++

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ بیدامہ ۳ ستمبر ۶۹ء کو حسبڑی
ہوا از انام ٹکٹ چسپاں ۷ر

بعد چندے روانہ ہو جائے اور جواب نہ آنے نامہ
متذکرۂ بالا کے ایک خبر نئی لندن سے آئی اوسکی
اطلاع مین میان عماد الدین کو یہ نامہ لکھا گیا و اسطے ملاحظہ
ناظرین کتاب ہذا درج کرتے ہین ہکذا۔

ہو المستعان

لقاء اللہ

مولوی سید اکمل الدین صاحب

مولوی سید مظہر الطاف اتم محبتہ مذہب

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون کہ درین ایام فرخندہ
فرجام ہر کارہ ہاے اسلام حضرت خیر الانام مقام لندن
سے خبر جدید لائے کہ جناب لیم میور صاحب سابق لفٹنٹ
گورنر مغربی و شمالی نے ایک کتاب جدید بزبان عربی در باب

ابطالت دین اسلام ذوالاحترام کے بڑے شدومد سے تصنیف
کی ہے عیسائیان حال کو اطلاع دی ہے ازانجملہ ایک یہہ بھی اعتراض
ہے پر از سوز و گداز ہے **قولہ** کہ قصۂ قوم عاد برباد جو کہ مندرج قرآن مسلم
البیان واجب الاذعان ہے محض بے بنیاد ہے اڑکون کی کہانی ہے
فقط فسانۂ زبانی ہے کسی تاریخ یونانی و عبرانی مین اسکا ثبوت نہین بعید از
قیاس ہے نہ افتاد آسمانی ہے معاذاللہ چڑیا چڑونے کی کہانی ہے
الخ **جواب** لہذا اہکو آپ سے یہ عرض ہے نے غرض ہے بڑے افسوس
کی بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے کہ شاید صاحب ممدوح نے
عجائب خانۂ لندن کے بھی سیر نہین کی ہے سنا جاتا ہے کہ اب
جو چند شہر قوم عاد کے کہین نمود ہوے ہین اوسپر ایک جماعت شاہ
فرانس اور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے واسطے کھود کھاد اور ہموار
کرنے کو مقرر ہوئی ہے چنانچہ اوسمین ایک لوح پتھر کی کندہ بخط جلی برآمد
زبعبارت عبرانی برآمد ہوئی ہے اور عجائب خانۂ لندن مین دھری ہے اوسمین
بالکل حال پر حال قوم عاد کا جو کہ قبل از حضرت مسیح علیہ السلام تھی تحریر ہے
قدرت رب قدیر ہے کہ بارہ سو ۸۶ برس کے بعد تصدیق قرآن شریف
و رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مقام لندن سے ہوئی ہے
عقل خورد وہین منافقان حال و استقبال کے روتی ہے سنکران

رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید کو بحر بطالت مین
ڈبوتی ہے مگر اوسپر بھی ابھی تک مسیحیون کی تسکین نہین ہوتی ہے کہ
تکذیب دین اسلام سے باز نہین آتے ہین مشفق من ہم وکیل ہین ہادی سبیل
ہین اپنے آقائے نامدار کے مقدمات سے غافل نہین ہین خبر
لندن تک کی رکھتے ہین بیہودہ نہین بکتے ہین آپ کی طرح کان مین
تیل ڈال کے نہین بیٹھتے ہین کہ فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہے
ہو جواب مین پیٹ پھیرتے ہو خدانخواستہ کسی بزرگ کی بددعا کا ہم پر اثر
نہین ہے جیسا کہ شاہ بوعلی قلندر رحمہ اللہ کے بددعا کی خبر ہے مگر ہان
بقول شخصے خوردنی بیار فوطہ بجسم یہ بات اور ہے فقط۔

پہراسکے بعد یہہ نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظۂ ناظرین کے
درج کتاب کرتے ہین کتاب ہذا کو دمعنی سے بہرتے
ہین ہکذا۔

نامۂ ضروری بجواب کتاب نغمۂ طنبوری

زالفقہ
واقعہ نویس
صاحب
نیٹو کرسچنز

مولویصاحب مشفق شفیق صبوری مصنف کتاب نغمۂ طنبوری میان اعاد اللہ
بعد ادب کے کاشف مدعا ہون کہ ایک کتاب مسمی بہ نغمۂ طنبوری
ادہوری جو کہ اپنے نہونے دی پوری ادہوری ہے
چھپوائی گو کہ امید آپکی نہ برآئی ہمنے یادری ڈایلی صاحب
سے پائی لہذا اب ہم جواب دیتے ہین آپکے سوالونکے
جواب اپنے ذمہ لیتے ہین اسواسطیکہ وکیل ہین ہادی سبیل

ہین مشفق من اول عذر یہ ہے کہ مجتہدان دین مبین و شرع متین حضرت افضل المرسلین معاباد ی اور پہیلی فہمی سے علاقہ نہین رکھتے اون لوگون کو تو تلقین علم دین سے فرصت نہین دوسرے یہ کہ جواب خط اول مولویصاحب موصوفہ سے صاف ظاہر ہے کہ بسبب علالت مزاج اور عوائق جسمانی جیساکہ مولویصاحب نے اپنے خط مین آپ کو لکھا نوبت جواب کی نہ پہونچی تیسرے یہ کہ علمار اسلام ذوی الکرام انکشاف معا کے واسطے نہین ہین بلکہ ثبوت حقیقت دین متین کے واسطے مامور ہین بغض و حسد سے دور ہین پس باین وجہ جناب اجتہاد مآب نے اپنے ایک شاگرد سے جواب لکھنے کی اجازت دی کہ تم جواب اسکا لکھکے بھیجدو اور بسبب علالت کے وہ جواب تمام و کمال ملاحظہ حضور مین نہ آئے تھے کہ مرسل ہو گئے لہذا اگر اسمین کوئی غلطی حسب زعم باطل آپکے واقع ہوئی تو وہ جاے الزام مجتہد صاحب نہین ہو سکتی اور بالفرض محال گمان آپکا صحیح تو بھی آپکی نسبت ناظرین منصفین الزام اس سے بھی بڑھکے دین گے وہ یہ ہے کہ اگر آپنے جوابات سوالات بھیجے تھے اور اونکا جواب بھی جناب ممدوح کی طرف سے آیا تھا اور مہر بھی اونکی تھی تاہم آپ کو لازم تھا کہ بذریعہ تحریر ثانی کے اوسکے تصدیق کرا لیتے کہ یہ جواب جو آپکے شاگرد صاحب نے

لکھے ہین یہ آپکے نزدیک از سرتا پا صحیح ہین یا نہین تو مین جواب
لکھکے بھیجدون مابعد جواب لکھکے بھیج دیتے بلکہ جواب الجواب کا
انتظار کر لیتے جب جواب الجواب بھی آجاتا تب اگر آپ نغمۂ طنبوری بجاتے
تو البتہ مناسب تھا جو سنتا وہ کہتا کہ مدعی سچا ہے یا مدعا علیہ مگر آپنے
بلحاظ اسکے کہ جواب الجواب مین بالکل قلعی کھل جائیگی تقدم بالخط کو کام
فرمایا کہ سردست تو مشن مین رسوخ پیدا کر لیجیے داد فاطمیت کی دیجیے
کل کی کل کے ہاتھہ ہے اگر یہی زمانہ ہے تو پادریان اہل ولایت
کا ساتھہ ہے وہ لوگ اسقدر مطلب کو ہمارے کیا سمجھینگے سردست
تو مقدمہ مثلا بقول مشہور چور کا بھائی گنٹھ کٹا اب آپکے جواب دیتا ہون
اول یہ کہ آپ اپنے خط مین جسمین کہ جواب کا جواب دیتے ہو لکھتے
ہو قولہ کہ اول مین بسم سے والاختتام تک بطور دیباچہ کے جو لکھا
گیا اسکے کچھ ضرورت نہ تھی جوابات سوال سے خارج ہے اوسکے لکھنے
سے کیا فائدہ حالانکہ اوسمین سے بعض مضمون خدای تعالی کی نسبت
اور بعض آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین اسکے بعد مولوی ابو الحسن صاحب
کی شکایت لکھہ کے لکھتے ہو الی قولہ کہ مولوی صاحب کی نظر اس آیہ
قرآنی پر نہ رہی یعنی اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے پر
انھون نے بطور اقبح بات شروع کی مگر مین ایسا کبھو نہ لکھونگا اور سوال کا

نمبر بنا کے جواب لکھونگا کہ طولت کلام نہ ہو الخ **جواب** مشفق من یہ کل عبارت آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی ہے یعنے پہلا فقرہ آپکا کہ بسم سے والاختتام تک بعضے مضمون اللہ تعالے اور بعضے آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین سو یاد کر لیجیے کہ ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت آپکو اپنے نامۂ ثالث مسمی بہ تنبیہ الملحدین مین دیدیا ہے کہ جسکے جواب سے آپ عاجز ہوگئے ہین روے نامبارک کو اشک ندامت سے دھو گئے ہین اور دوسرا فقرہ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی آیہ کو نہ دیکھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے پر انھون نے بطریق اقبح بات شروع کی اسکا جواب یہ ہے کہ جواب ترکی بترکی ہوتا ہے خیال کیجیے کہ آپکے منصرم صاحب کتاب نغمۂ طنبوری ادھوری مسمی دیال سنگھ صاحب نے دیباچہ مین پہلے لکھا یہ سکام وہ کیجیے کہ دشمن بھی رضامند رہے منہ پر اچھا نہ کہیگا تو کہیگا دل مین اور پھر جب اختتام کتاب پر آئے تو نے گل کھائے طعن آمیز کلمات زبان پر لائے یعنے صفحہ ۱۰ و ۱۲ مین اسی لکھنے لگے گویا کمشنر صاحب ہوگئے مقدمۂ مذہبی کو مقدمۂ عدالت قرار دیا معقولیت سے فرار کیا یعنے فرماتے ہین قولہ کہ اس مباحثہ مین غلبہ مولوی صاحب کو رہا بجانب حق یعنی مولوی عمادالدین صاحب نے

پہلے خط مین چار شرطین لکھی تہین اوسمین دو کا مجتہد صاحب نے جواب دیا اور دو کو طاق نسیان پر رکھہ دیا اور سوال نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین مجتہد صاحب کی ساری پونجی عیان ہے اسی طرح بہت کچہ لکھہ کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے ہین **الی قولہ** کہ اگر مجتہد صاحب کوئی اڑہائی اینٹ اور اوسارتے تو باقی ماندہ قلعی کھل جاتے لہذا اب مجتہد صاحب سے پوچہنا چاہیے کہ وہ لنترانیان کہان ہین غرضکہ آخری فقرہ یہ ہے **قولہ** کہ وہ حضرت چونکہ لکھنؤ کے رہنے والے ہین مثل مشہور ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑہا **جواب** مین پوچہتا ہون کہ انصاف کیجیے کہ مباحثہ آپسے اور جناب مجتہد صاحب سے تہا یہہ صاحب شخص ثالث کیا مجاز تہے کہ ایک عالم نامور کے شان مین ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لائے انجیل کی پابندی بھی نہ کی جیساکہ حضرت مسیح فرماتے ہین اپنے حواریون کو **قولہ** کہ جو کوئی تیری داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تو بایان گال بہی پیر دے الخ لہذا آپ ہماری طرف سے اونسے کہدیجیگا کہ آپ کیون غیر کی بیٹی مین پالون دیتے ہین بگانے انڈے سیتے ہین آپنے سنا نہین کسی نے تیتر کا انڈا مرغی کے تلے رکھہ دیا تہا اوس سے جو بچہ نکلا تو نہ باپ کی بولی بولتا تہا نہ بیلون نہ مرغی کے لکڑون کون بلکہ نئے عقدے کہولتا تہا یعنے کہتا تہا سٹیرون سون اور یہہ فقرہ جو اونہون نے

فرمایا **قولہ** کہ وہ حضرت لکھنؤ کے رہنے والے ہین ایک تو کڑوا کریلا
دوسرے نیم چڑھا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ مثل درست نہ ہوئی
اسواسطیکہ لکھنؤ کی نسبت عام بات ہے اور اگلون کا قول چلا آتا ہے یہ شعر
ع کمانان کجو اوتیر مۂ جوانان شایستۂ لکھنؤ گرہان پنجاب کی نسبت
اہل فارس فرماتے ہین اب ہم آپ کو جتاتے ہین یہہ شعر گبر و
مسلمان ہمہ یک آبی اند ۔ وای بران قوم کہ پنجابی اند ۔ پس اب آپ ہی انصاف
کہیے گا کہ مطبع آفتاب پنج آب کو خاک مین نہ ملائیے قابلیت نہ جتائیے
اور نسے پوچھیے کہ آفتاب پنج آب جو آپنے اس مطبع کا نام رکھا
یہہ موزون کہان ہے اسلیے کہ آفتاب زمین سے تعلق کہان
رکھتا ہے اگر کریک شب تاب آپ اس مطبع کا نام رکھتے تو البتہ
بجا تھا اسواسطیکہ وہ ایک کرم ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے
جسے ہماری زبان اردو مین جگنو کہتے ہین اور دکھنی زبان مین بیٹ بچنا
اب شتی نمونہ از خروارے مین آپکے جواب الجواب مین چند باتین بطور
جواب کے عرض کرتا ہون کہ دروغ گورا حافظہ نباشد یہہ مثل آپ ہی
کے نسبت اصل ہوئی کیا معنے کہ پہلے آپہی نے مجتہد صاحب
کو لکھا ہے **قولہ** کہ حدیث سے ہمارے مطلب کی ثبوت یا رد بہتر
دلیل نہ لائیگا فقط قرآن سے ثبوت بتائیے گا اور پھر (۶) سوال کے

سورہ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین سے یہہ آیہ پیش کرکے کہتے ہو یعنی
عسے ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ پس اسکے بعد تفسیر بیضاوی کی نظیر
لاکے کہتے ہو کہ مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمین عزت ہو اور مکہ
سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملی مگر ابوہریرہ کی حدیث کی نسبت قرآنی قرینہ
چھوڑکے شفاعت کے مقام مین یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا
جاتا ہے الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ بھلا یہہ کون عقلمندی ہے
کہ پہلے آپ ہی نے ممانعت کیا کہ حدیث سے دلیل نہ لائے جاوے
اور پھر یہان اپنے مطلب کے فروغ کے لیے قرآن اور حدیث
کو ملاکے اعتراض کیا مشفق مین عام بات ہے کہ جس بات کی دعی ممانعت
کرے اور پھر اوسی بات کو اپنے مطلب پر دلیل لاوے یہہ کونسی منطق کا
قاعدہ ہے اس سے کیا فائدہ ہے اور تفسیر بیضاوی کا مطلب
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود ملا یعنے مقام شفاعت
کبرا جسکو مقام محمود کہتے ہین ملا یہہ مقام کسی نبی کو نہین ملا تھا اسمین آپہی حاضر
کیے گئے جیسا کہ ظاہر ہے کہ کل انبیا حشر مین نفسی نفسی کہتے ہوے
آوینگے اور جناب خاتم نبوت امتی امتی کہتے ہوے تشریف لاوینگے
دیکھو مواہب لدنیہ مین لکھا ہے قولہ یعنے مفسرین کا اسپر اتفاق ہے
کہ کلمہ عسے کا جناب باریکی طرف سے واجب ہوا کرتا ہے اسی واسطے

کہ کلمہ عسے والے ہے اجماع پر اور محال ہے کہ جناب باری تعالے
کسیکو طمع دے اور امیدوار فرماوے اور پھر محروم رکھے
پس یقین ہوا کہ اللہ جل شانہ بالضرور ہمارے سرکار ابد قرار کو مقام محمود
مرحمت فرماویگا اور واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اجماع کیا
ہے اسبات پر کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود
اسواسطے کہتے ہین کہ جب ایسے اضطرار کی حالت مین یعنے حشر مین
اولین اور آخرین سب بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دینگے
اُسوقت ہمارے حضور شفاعت کرین گے اور عزت ظاہری سے جو آپ
مراد لیتے ہین کہ مکہ سے مدینہ مین عزت حاصل ہوئی سو یہہ خیال خام ہے
دنیا کی عزت سے یہان عزت نہین مراد ہے جیسا ولیم میور صاحب اپنی
تاریخ کلیسا کے صفحہ ۸ مین لکھتے ہین **قولہ** کہ یوحنا کی ماں نے مسیح سے یہہ درخواست
کی تھی کہ میرے دونو بیٹے سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ یعنے حضرت مسیح نے جو فرمایا تھا کہ بادشاہت ملیگی تو بادشاہت
سے وہ لوگ بادشاہت دنیوی سمجھتے تھے نہ اخروی پس چونکہ آپ
انہین حواریون کے مقلد ہوے ہین ایسا ہی کچھ مفسرین قرآن کا
بھی مطلب سمجھے ہو سو یہہ محض غلط ہے ہماری سرکار ابد قرار نے دولت
وحشمت دنیوی کو نجس العین بتایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

فرمایا ہے پس اسی قرینہ کو آپ اپنے کل تجویز پر لگا لیجیے گا اب تیسرے
چوتھے سوال کے جواب کا جواب یعنی آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ (۳) سوال کا
جواب بھی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے قرآنی قرینہ کی بابت جو مین نے
عرض کیا تھا اوسکا جواب آپنے یہ دیا کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے
اسلیے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپکے بیان سے سارا قرآن غیر
معتبر ہوگیا کیونکہ جب اوسکے نظم نظم الٰہی نہین ہے بلکہ عثمان نے
اپنی مرضی کے موافق اون آیتون کو جو اوسمین سے جوڑا ہے تو اس
صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اب اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نرہا
اوسکا سیاق کلام درست نہین ہے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے
درست نرہے مگر مین آپکی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے
اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا ہون کیونکہ یہ سچ بات ہے اور ضرور قرآن
کی نئے ربط عبارت آپکے قول کی مؤید ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی
سنی مسلمان آپ سے پوچھے کہ جب عثمان خلیفہ مرگئے تھے اور
حضرت علی بادشاہ ہوے تھے تو اُنھون نے قرآن کی نظم کو پھر درست
کیون نہ کیا لہذا یا تو وہ اس نظم عثمانی قرآنی کو صحیح جانتے ہونگے یا وہی
عثمان کے گناہ مین شریک ہوے مجھے نہین معلوم کہ شیعہ لوگ
اسکا کیا جواب دین گے الخ **جواب** یہ کیا خوب الزام آپنے جناب

مجتہد صاحب کو دیا ہے پادریان حال کو خوش کیا ہے ایصاحب اول تو شاگرد
کی خطا استاد کی خطا نہین تصور کیجاتی ہے بس اسی مقام پر یہہ بات
یاد آتی ہے آپنے سنا نہین کہ زنجیر آہنی کو دیمک نہین کہاتی ہے
دیکھو یہہ تو بیتاب کی آہی پر منقلب ہوتی جاتی ہے یاد کیجیے کہ آپنے
مباحثہ اتفاق جو کہ مقام مرتسر مین حافظ نور احمد صاحب سے اور آپکے
ہوا تھا اور پہر اوسے آپکی نے چھپوایا ہے ہمنے اوردی فنک صاحب
سے پایا ہے اوسمین آپنے بزبان خود عندالرد بکاری مجمع عام مین
مورلیصاحب موصوف سے فرمایا ہے قولہ کہ یہہ انجیل مسیح پر نازل
ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا تو یہہ قول ہے کہ جبرئیل نازل ہوئی اوسنے محمد نے
قلمبند بھی کیا ہے یعنے حواریون پر نازل ہوئی اور انہین نے قلمبند
بھی کیا ہے الخ اب فرمایئے کہ اس آپکے بیان سے ساری
انجیل جعلی ہوگئی صفحہ صداقت سے دہوگئی اوسکا کوئی قرینہ اور سیاق
کلام درست نہ رہا مگر مین اس آپکے بیان پر معترض نہین ہوتا بلکہ قبول
کرتا ہون کہ ضرور اوسکی عبارت نے ربط مرام مرخبط آپکے کلام بداانجام کی
مؤید ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی روسن کاتھلک عیسائی تمہارے
عیسائی تمسے پوچھے کہ جب اول حواری حضرت مسیح مرگئے تھے اور
دوسرے مرقس یا لوقا اونکے قائم مقام ہوے منادی کرنے لگے

تکوئی آخرت پر ایمان ہو کہنے لگے تو انہوں نے وہ نسخہ انجیل اصلی جو کہ
حضرت مسیح کو بارگاہ باری سے ملی تھی حاصل کر کے کیوں رواج نہ دیا
مسلمانوں کو بہکانا آپ کو بدنام کیا لہذا یا تو اس انجیل جعلی کو وہ صحیح
جانتے ہونگے یا وہ بھی بقول آپکے اونکے گناہ میں شریک ہوے
یا نعوذ باللہ ٹھیک ہوے مجھے نہیں معلوم اسکا جواب آپ
کیا دینگے یا تکذیب انجیل برنباس کے حضرت من گفتگو متقدمین کے
قول پر مقدم ہے متاخرین کے قول پر نہیں ہوتی ہے دیکھو جب
قول محمد ارتی انگریزی بیان ہوئی تو ممسن صاحب پٹی کمشنر صاحب لکھنؤ
نے اسی باب خاص میں ایک استفتا باین مضمون کہ یہی قرآن ہے
جسکو تسلیم کیا ائمہ اطہار نے اور اہلبیت جناب سید الابرار نے یا وہ
کوئی اور قرآن ہے لکھ کے جناب غفران مآب مولوی سید محمد صاحب
مجتہد العصر لکھنؤ سلطان العلماء والدہ ماجد مولوی سید علی محمد صاحب دام
برکاتہ سے پوچھا تھا اور مولوی صاحب نے یہی تحریر فرمایا ہے قولہ
کہ بلاشک یہ وہی قرآن ہے جو کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو دیا
دیا تا الخر چنانچہ کتاب طعن السنان من جرح القرآن میں موجود ہے
دیکھ لیجیے علماء سعادت شعار کو الزام نہ دیجیے اور قدماے علماے
حضرات شیعہ امامیہ کا بھی یہی قول چلا آتا ہے کہ جس سے کتب مبسوط

مملو ہین لہذا واسطے اطمینان خاطر عناد آثر آپکی ہم پہلے بہی لکہہ چکے ہین
مگر اب پہر کر لکہے دیتے ہین کہ شاید آپ سہو کر گئے ہون اسلیے
کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا **قول** اول محمد بن حسن جرمانی جو کہ بڑے
محدث فرقہ امامیہ حضرات اثنا عشریہ کے گذرے ہین انہون نے
ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکہا ہے اوسمین لکہتے ہین
قولہ ہر سیکہ متتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن
در غایت اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در
عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ پہر بعد قول **دوم**
صاحب مصائب النواصب نے لکہا ہے **قولہ** یعنے جو لوگ کہ نسبت
کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین قرآن مین کچہ تغیر ہوا سو یہہ قول
مہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین الخ اب
فرمایئے جبکہ یہہ ثابت ہے تو متقدمین کا قول معتبر سمجہا جاویگا یا متاخرین کا
اور پہر جبکہ صاحب نے خود اپنے خط مین عذر معقول تحریر
فرمایا ہے کہ بسبب علالت مزاج کے مین نے اپنے ایک
شاگرد سے جواب لکہوایا گو کہ وہ بہی ذی علم تہے مگر علم مناظرہ اور رہنے
اور علم مجرد ذاتی اور ہے مقدمات کی صحت و کلا سے پوچہنا چاہیے
جہاں کسے نظر آپ سے کوئی پوچہے کہ آپ بڑے مباحث ہین

اور عالم ہین تو فرمایئے کہ تیل تلون سے کیونکر نکلتا ہے تو آپ کیا
بتا سکین گے بلکہ ہنسین گے پس مناسب ہو کہ پہلے اپنے اصول کو درست
کر لیجیے تب فروعات مین قدم دیجیے دیکھو پادری تیلبٹ صاحب
کی کتاب جو کہ بڑے عالم علماء رومن کاتھلک کے ہین اور طامس انگلس نے
اوسی انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور مقام شاگوالیار مین ۱۸۵۱ء
مین چھپوایا ہے اور مرأت الصدق نام رکھا ہے آپکی انجیل مروجہ کی نسبت
تحریر فرماتے ہین پوست کندہ آپکو اب ہم بتاتے ہین مگر آپ وہ باجیا
ہین کہ اب بھی نہین شرماتے ہین **قولہ** صفحہ ۶۹ اگر کاتولیک ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدسہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اپنے فہمیدہ سے سمجھتا ہے ایمان کا
کافی قاعدہ نہین ہے اسلیے انسان کو خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا
سکتے ہین اور یہہ کہ کتاب مقدس کافی قاعدہ نہین ہے عقل سلیم بآسانی
دکھلا سکتی ہو کیونکہ انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے موافق کتب مقدسہ
پر اگر منحصر کرے تو ضرور ہے کہ وہ چھ چیزون مین کلیہ دلجمعی اور دریافت
حاصل کرے اول یہہ کہ بضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتھہ مین
رکھتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوم یہہ کہ اوسکے
پاس سالم کتاب ہے کہ نہین سوم یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے
ارشاد ہے چہارم یہہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطیان درج

زکی ہون یہ کہ وہ اوسے سمجھ سکتا ہو شتم یہ کہ سب چیزین جو نجات
کے واسطے کافی ہون جانے پہلے یہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ
اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے اچھا کوئی پروٹسٹنٹ
اپنی خاص رائے و تمیز سے کہہ نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب
ہے مروہ حرفون سے بھری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی
نہین دے سکتے سوائے اسکے عالم فاضل سب جانتے ہین کہ اور شلیم
کی ہیکل اور شہر کے ساتھ وہ کتاب مقدس جو موسے اور قدیم پیغمبرون
کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے نبوقدنضر کے عہد مین اسیرین
کی چڑھائی مین تاخت و تاراج ہوگئین اور اگرچہ اوسکی نقل مطابق اصل اسیری کے بعد
نے پھر موجود کیا تھا مگر یہ نقل بھی انطاکس کے ظلمون کے
وقت مین لٹ گئین پس ایک شخص اپنی خاص رائے و تمیز سے نہین
کہہ سکتا ہے کہ کتاب جو اوسکی پاس ہے سچی اور اصلی ہے کہ نہین دوسرے
یہ کہ جس وقت کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے
کیونکہ جو کوئی حصہ اوسکا کم ہے تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے
اور کلام الٰہی کا کل نہین ہے اب مین پروٹسٹنٹون کو دکھلا سکتا ہون
کہ کتاب مقدس مین بہت حصے گم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے

اگر کم سے کم بیس کتابین جلد مقدس کی کھوئی گئی ہین اگر تمھین میری بات
مین کچھ شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مغصلہ ذیل کے صحیفون اور متنون
مین دیکھو اور ڈھونڈھو گنتی کی کتاب باب ۲۱ - آیہ ۱۴ **قولہ** یعنے یہوواہ
کے جنگ کی کتاب مین لکھا ہے الخ یہ کتاب کہان ہے پھر جوشوا کا باب
۱۰ آیہ ۱۳ **قولہ** یعنے کیا یہ جاشار کی کتاب مین نہین لکھا ہے الخ یہ کتاب
بھی کھوئی گئی پھر دیکھو پہلی کتاب صموئیل کے باب ۱۰ آیہ ۲۵ **قولہ** یعنے صموئیل
کی بادشاہت کا طور اور قاعدہ قوم سے کہا اور کتاب مین لکھہ کے رکھا
الخ یہ کتاب بھی مین کہان سے پھر پہلے سلاطین کی کتاب باب ۱۱ آیہ
۴۱ **قولہ** یعنے سلیمان نے تین ہزار تشیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایک
ہزار تھے الخ بس یہ مزامیر کدھر گئے **اقول** الخ بیس کتابین معہ آیہ و باب کے
پادریصاحب فشاندہی کرکے لکھتے ہین **قولہ** اور بھی بہت کام ہین جو یسوع
مسیح نے کیے اگر وہ جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین
جو لکھی جاتین تو دنیا مین نہ سماتین الخ پھر اوشبل یوحنا کا باب آیہ ۲۵ **قولہ**
وے کنسٹن ترافن کی بابت اپنی تحریر مین لکھتا ہے **اقول** کہ یہودیون نے
توراۃ مین سے بہت کتابین غائب کردین تاکہ انجیل مقدس مقابلہ نہ سکے
معلوم ہوا بس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس پوری نہین ہے
بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتھا حصہ ہے مسٹر ہروا مین ایک پروٹسٹنٹ فاضل نے

کونسل کے لارڈ کے لوگون کو لکھا ہے اور نئی ترجمہ کی درخواست کی ہے
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلینڈ مین ہے غلطیون
سے بھرا ہے الخ غرضکہ اور بہت باتین ہین اگر مین سب کو لکھون تو یہ نامہ ایک ضخیم
کتاب ہو جاوے یقین ہے کہ آپ کے کتب خانہ مین نہ سماوے تو
پھر فرمایئے کہ آپ جو بطالت قرآن و اسلام مین گفتگو کرتے ہو یہ کون
دانائی ہے فضیلت پناہی ہے ہر چند کہ آپ کا سمند قلم بطالت اسلام
مین نہایت غرق ریز ہی خاک بیز ہے مگر ہمارا ابھی قلم آپ کی نسبت وہ روان
اور تیز ہے کہ آپ کو بھی اوس سے گریز ہے بقولہ کیلے پر کہیرا بھی تند تیز ہے
اور قرآن کے باب مین آپھی انصاف کیجیے کہ آپکا عالم بے بدل مسٹر جانڈلو
پنیوٹ صاحب باشندہ انڈن نے جواب کتاب مظاہر الحق بروایت معتبر
و صحت مطلق در باب ہریت تمت یہود و نصاری لکھی ہے اوسکے صفحہ
۱۰۱ مین لکھتا ہے **قولہ** منجملہ اور فضائل و مناقب قرآن کی جسمین اوسے
فخر و مباہات کرنے بجا ہی دو فضیلتین بہت بڑی ہین ایک فضیلت تو یہ
ہے کہ جس مقام پر حق تعالی کا ذکر ہی بڑی عزت و احترام اور بڑی عظمت
اور ہیبت کے ساتھ ہے اور کسی جگہہ پر اوسکے ذات پاک کی طرف عیوب
اور شہوات انسانی نہین منسوب کیے ہین اور دوسرا شرف یہہ ہے کہ جملہ
خیالات باطلہ اور الفاظ رکیکہ اور خیالات لغو اور حکایات بیہودہ سے

منزہ ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ کتب یہود یان ان عیوب صریحہ
سے اور مناقص سے مملو ہین واقع ہین قرآن ان عیوب واضحہ سے
ایسا مبرا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہیے کہین کسی امر رکیک اور
بیحیا کا شائبہ بہی نہ پائیے گا الخ اقول دیکہو جب مدعی خود ابطال دعوی کا
اقبال کرے تو ڈگری کسکے حق مین ہونا چاہیے اسکا تو جواب ہمین
بتائیے پادریان واقع امرتسر کا مال ابلہ فریبی سے نہ کہائیے مشفق من
بڑے افسوس کی جا ہے تعجب آمیز ماجرا ہے کہ آپسا عالم بطمع دنیا
دنی اودہر جاوے اور اودہر سے اتنا بڑا محقق عالم عیسائی ادہر آوے
اگلون نے سچ کہا ہے ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش سہیل از روم ؎
زحاک مکہ ابوجہل این چنین باشد یعنی ایسا ہوا ہے اسیطرح پانچوین سوال کا جواب جو دیا
ہو محض واہیات ہے ہکذا اقولہ پانچوین سوال کا جواب یہہ ملا کہ قرآن مین کوئی
آیہ اس مضمون کے نہین ہے کہ جسمین حضرت نے فرمایا ہو کہ مین
شفاعت گناہگاران کرونگا لیکن حدیث مین اور اجماع سے ثابت
ہے یہہ جواب آپکا نہایت درست ہے بیشک قرآن مین کوئی آیہ
ایسی نہین ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ احادیث اور اجماعات سے اسکا
ثبوت دیا جاتا ہے پس جبکہ ضرورت شفاعت اور تخصیص شفیع قرآن کے
برخلاف حدیث و اجماعات سے ثابت ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی تراشے ہوے
پر قبول کرے گا ایمان تو قرآن پر لاوے گا اور عقائد حدیثون اور
اجماعات کی تراشی ہوے پر رکھیگا الخ **جواب** دیکھیے اسمین کتنا
ایر پیر آپنے کیا ہے جواب دہندہ کو کیا خوب الزام دیا ہے یعنے
قرآن مین کوئی آیہ اس قسم کی نہین ہے کہ جسمین آنحضرت نے
فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کرانونگا ایصاحب مین پوچھتا ہون
کہ قرآن شریف معاذ اللہ کیا آنحضرت کی حدیث ہے کہ اوسمین آنحضرت
فرماتے ہین کہ مین شفاعت گناہگاران کرانونگا جیساکہ بموجب مقولہ آپکے
کہ انجیل حواریون پر نازل ہوئی ہے اور انہین نے قلمبند بھی کیا ہے
جناب مین قرآن خاص اللہ جل شانہ کا کلام ہے اوس سے ہم لوگ
یہ مسئلہ شفاعت سید المرسلین اخذ کرتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہ آیت
الکرسی مین جانب جناب سالت یون ارشاد فرماتا ہے یشفع عندہ
الا باذنہ پس ثابت ہوا کہ آپ کو مقام شفاعت کبرا بھی عنایت ہوا ہے
اب آپکو چاہیے کہ اسیطرح شفیع ہونا کسی اور انبیاء ماسبق کا کتاب اللہ
سے ثابت کیجیے مگر آپ اس مقام پر ضرور یہہ عذر کرین گے کہ یہہ
حکم عام ہے یعنے جسکو خدا حکم کریگا وہ شفاعت کر سکتا ہے کچھ
خصوصیت ہمارے حضور اقدس کی نہین لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا

کہ خاص حکم شفاعت تامہ کو جو کہ جناب باری کی طرف سے ہماری سرکار
ابد قرار پر صادر ہوا ہے پیش کرین وہ یہہ ہے یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ
رکوع ۵ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ
واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ترجمہ اور اگر اون لوگون نے جسوقت اپنا
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشوا تی اور رسول اونکو بخشواتا
اللہ کو پاتے معاف کرنیوالا مہربان الخ اب فرمایئے اسمین تو اجازت تامہ
ہمارے حضور اقدس کو اپنی حیات مین دنیا ہی مین حاصل ہوگئی چہ جائکہ آخرت
مین سبحان اللہ آپکے شجر عداوت نے دوستی کا پھل دیا کہ جو باتین عوام
نہ جانتے تھی وہ بھی آپکے سوالون سے ہویدا ہوگئین کسی نے سچ کہا
ہے ؎ دشمن دانا کو بھائی جانیے ۔ یار نادان کا نہ کہنا مانیے +
اب یہ فقرہ آپکا کہ ایمان تو قرآن پر لائے اور عقائد مذہبیون اور اجماعات
کے تراشے ہوئے پر رکھے الخ یہ بات آپکی علمیت اور قابلیت کو بالکل لغو
کرتی ہے اسلیے کہ قدماے عیسائیہ نے یہ عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح ہمارے
گناہونکا کفارہ ہوا اور سبکے بدلے گناہون کی سزا آپ پائے اور سولی
پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا الخ اب کہیے مین استفسار کرتا ہون کہ بلا
ایک ایک گناہ کے سرزد ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام تو قابل شفاعت
کے نہ ہے تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام باوصف اوٹھانے تمام عالم کے

گناہون اور معاذاللہ ملعون ہونے اور جہنم مین جانے اور سزا پانے کی
کیونکر اور کس دلیل سے شفیع گناہگاران ٹھہرائے گئے حالانکہ اونکے
واسطے کوئی پادریصاحب یہان سے لندن وامریکا تک یا کوئی کرسچنز
ہندی یا سندی پانچ آبی یا دوآبی تالی یا لاکن کفارہ نہین ہوا ہان یہ حکایت
جوکہ پادری جان ملنصاحب کی کتاب جو ۱۸۳۰ عیسوی مین چھپی ہی
حکایت تھوڑا عرصہ ہوا کہ جوآنا سوٹ کوٹ نے فرنگستان مین دعوے
الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکے حق مین شیطان کے
خطاب مین خداے تعالے فرماتا ہے قولہ ورس ۱۵ باب ۳ کتاب
پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلے گی) اور باب ۱۲ مشاہدات
مین یون ہے قولہ اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت
سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اوسکے پانون کے تلے اور
اوسکے سر پر ۱۲ ستارون کا تاج وہ عورت حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور
جنے کو لیتی تھی اور کہتی تھی کہ مین شیطان کا سر کچلون گی اور مجھے
حضرت عیسے کا حمل ہے الخ اقول کہتے ہین کہ اس عورت کے
بہت مسیحی معتقد ہوے تھے میری غرض اس بیان سے یہ ہے
کہ شاید آپ فرماوین اور یہ حکایت لاوین کہ اس سے جو فرزند آسمانی پیدا
ہوا تھا وہ باپ کے واسطے کفارہ ہوا تو پھر ہمکو یہ عذر ہے کہ حضرت

مریم علیہا السلام کو تو حسب مقولۂ عیسائیان روح القدس سے حمل رہا تھا
اور اس عصمت مآب کو حضرت مسیح علیہ السلام سے حمل رہا مگر حیف ہے
کہ یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی تھی یا نہین
اور صورت پیدا ہونے مین اوس عصمت مآب کے معتقدون کے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبۂ الوہیت کا مثل باپ کے حاصل تھا یا نہین اور لقب
خدائی کا نسبت اوس مولود کے پلٹا تھا یا نہین یا معاذ اللہ اوس نیکبخت
غیبانی زن آسمانی کو ہوسک کی بیماری تھی کہ بروقت تولد فرزند کے ایک بیم
اخراج کر گئے کچھ معلوم نہین ہوا تو پھر کیا جواب دیجیگا ایسا حسب تشخیص اہل ہند
جو کہ ذی شعور ہین نور ایمان سے مامور ہین وہ کہتے ہین کہ اس شخص کو مالیخولیا
ہوگیا ہے غرضکہ اسیطرح کل کتاب آپ کی ایک فعل عبث آہنگ بیمعنی لایعنی
ہے اوسکا جواب دینا اوقات ضایع کرنا ہے عام بات ہے کہ دیگ مین
ایک ہی چانول ٹٹولتے ہین عقدہ پختہ و خام کا کھولتے ہین بس اب سید
کلب باقر صاحب کے سوالات کے جوابات جو آپنے دیے ہین اوسمین جو
ہم درآئے تو مناسب معلوم ہوا کہ ایک ایک سوال کا جواب ہمکو بھی دینا چاہیے جو
منصف دیکھے وہ آپکو زیادہ گو بنائے کہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین ہمسے
ہارتے ہین تو دوسرون سے شیخی گھہارتے ہین بگڑی ہوئی بات کو پھر سے
سنوارتے ہین یعنے پہلے سوال کا جواب آپ یہ دیتے ہین مقولہ

کہ یہ کیا خوب سوال ہے ایسا سوال ہمسے کسی نے نہین کیا سو میز
رہست رہست کہتا ہون ذرا غور سے سنیے الی قولہ آپ کہتے ہین
یہ جو سوال ہوا اسکے تین حصہ ہین اول یہ کہ آنحضرت کی نبوت کا
انکار ہم لوگ کیون کرتے ہین دوم یہ کہ ادلۂ عقلیہ و نقلیہ سے آنحضرت
کی نبوت ثابت ہی سوم انکہ توریت و انجیل وغیرہ مین اونکے وجود
و بجود کے بشارت ہے اسپر آپنے جواب دیا ہے قولہ کہ تیسرے
حصہ کا جواب تو یہ ہے کہ انجیل و توریت وغیرہ سب پیغمبرون کی کتابین موجود ہین
آپ مہربانی کرکے وہ آیات نکال کے دکھاوین جہان جہان براونکی بشارت
موجود ہے یہ کہتے ہو کہ کتاب مکاشفات کے ۹ باب کے سوا
آنحضرت کا ذکر کہین نہین ہے اور وہ ذکر تو اونکے حق مین اچھا
نہین ہے اگر آپکو گمان ہو کہ بعض علماء محمدیہ نے بیبل سے بعض
آیات بگمان خویش آنحضرت کی بشارت بنا رکھی ہے اور واضح رہے
کہ اہل اسلام کے مصنفون مین سے سب سے زیادہ مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام مین حضرت کی بشارت کا ذکر کیا ہے اور انہون
نے ۲۳ مقام بیبل کے اس مطلب پر پیش کیے ہین پر اون
بیبلس مین سے ایک بھی دست نہین ہے بندے نے اپنی
کتاب تحقیق الایمان مین اسکا جواب مفصل لکھدیا ہے اور خوب

ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت کی بشارت اون کتابون مین ہرگز ہرگز
نہین ہے پھر کس طرح سے دعوی کرتے ہو کہ بشارات موجود ہین
بالفرض اگر ہے تو ہمین بتلاؤ مگر جو مقام کہ پیش کرو پہلے تحقیق الامان
مین اوسکا جواب دیکھہ لو پھر دیکھو تا کہ طوالت کلام نہو الخ جواب مشغول
من اسی لحاظ سے کہ طوالت کلام نہو اسی حصہ مین تینون حصون کا جواب
ہم ختم کیے دیتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے حصہ
مین جو دس دلیلین آپنی دربارہ عدم ثبوت رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لکھے ہین اور پھر صفحہ ۱۹ مین اقرار کرتے ہو کہ ہمنے کبھو نہین سنا
کہ آنحضرت کے نبوت پر ادلہ عقلیہ ونقلیہ دنیا مین کہین موجود ہین اگر
آپ سناوین گے اور وہ صحیح بھی ہونگے تو ہم ضرور پھر مسلمان
ہو جاوین گے یہہ میرا اقرار آپ سے اور سب علماے اسلام سے ہے
اگر آپ دے سکتے ہون تو زہے نصیب ضرور الخ بیان
فرماوین انتہی کلامہ الجواب حضرت من مرحمہ ہوا کہ ہمنے آنحضرت
مین نامہ چراغ ہدایت جو کہ بجواب آپ کے کتاب تحقیق الامان
ضعیف البیان کے لکھا ہے اور رجسٹری کرا کے فقط بلحاظ اسکے
کہ شاید آگے چلکے آپ انکار نہ پہونچنے کا درمیان مین لاوین جو کوئی
ہماری تحریر کو پیش کرے اوسے آپ جھٹلاوین مقام قصبۂ انام سے

بھیجا ہے اور ہمین بالکل ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حسب نشاندہی کتب عہد عتیق وجدید کس شان وشوکت سے کیا ہے
جسکا جواب آپنے آجتک نہین دیا ہے دہن نا مبارک کو سوزن معقولیت
سے سیا ہے اور پھر اوسپر یہہ دعوی ہے اس حرکت لغو کی کیا
دوا ہے مگر خیر پھر ہم قلم اوٹھاتے ہین سواے مولوی رحمت اللہ
صاحب کی بشارات واقعی جتلاتے ہین وہ یہہ ہین **اقول** ابھی چند روز کا
نہ ہوا ہوگا کہ ہم بطور دورہ بمقام راے بریلی واقع ملک اودہ مین گئی
تھے چنانچہ وہان ایک نیٹو کرسچن مسمی آپکے از عقل خدا شناسی تا ب
مسمے فلپ صاحب نہایت تیز بطالت اسلام مین بشدت عرق ریز
مگر معقولیت سے گریزپا بہت دہوم دہام سے دعوی کرکے مقام مدرسہ
پادریصاحب مین بہمراہی خود پادری صاحب ہمسے دربار کیا بعد گفتگو
زبانی کے جب بند ہوے تو فرمانے لگے شرمانے لگے بعد برخاست
جلسہ کے یہہ چار سوال قلمبند کرکے بصحبت سید علی حسین صاحب واعظ
محمدی جو کہ ہماری طرف سے وہان وعظ کہنے کو مامور ہین صاحب
عقل وہی شعور ہین بھیجے لہذا وہی سوال اور اونکے جواب ہمقام تم
آپ کو پیش کرتا ہون کہ شاید اسکے آپ قول کے سچے ہون طمع
دنیا سے ہاتھہ اوٹھاوین شرماجاوین پھر ادہر آجاوین اور یا جواب باصواب

تحریر فرماوین ابلہ فریبی سے ہاتھہ اوٹھاوین میان عزازیل سے
بچیا چھوڑاوین

وہو ہذا

جوابات سوالات پادری فلپ صاحب

واقع رای بریلی

سوال اول قرآن کا منجانب اللہ ہونے کے کیا دلیل ہے سوال دوم
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال وچلن کے بیان مین کہ اونکا چال و
چلن موافق اور نبیون کے تہا یا نہین سوال سوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پیغمبر خدا ہونے کی کیا دلیل ہے سوال چہارم کس نبی نے
اونکی پیشین گوئی کی ہے کہ وہ برحق نبی تھے الخ جواب سوال اول کا
جواب سوال دوم سے تعلق رکہتا ہے لہذا پہلے سوال دوم کا جواب قلم بند کیا
آپ کو دیا وہ یہہ ہے اقول کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت
پر تورات جسکو آپ کتاب اللہ جانتے ہو موافق خبر قرآن شریف کے
ناطق ہے دیکھو قرآن مین خبر ہے مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل
لہذا پہلے ثبوت تورات سے لیجیے سفر خامس توریتیہ کتاب استثناء
کے ۱۸ باب کی آیہ ۱۸ اقولہ یعنے اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے
ارشاد کرتا ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجہسا ایک نبی

قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے
کہونگا وہ اوسکے سب سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین
وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا الخ اب
دیکھو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق باطلہ مطلق ہین سب الفاظ مین تاویل
کے ہر چند کہ وہ بھی مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ ہے مگر یہ لفظ کہ اپنا کلام اوسکی
منہ مین ڈالونگا چونکہ اسمین تاویل جھوٹی بھی نہ سما سکتی تھی دم کو لے رہے
ہین یعنے مطلب اس سے یہ ہے کہ کل انبیاء ماقبل کو کلام الٰہی لکھے ہوئے
ملے مثل تورات و انجیل و دیگر صحف وغیرہ مگر ہمارے پیغمبر صاحب صلوٰۃ
اللہ علیہ کو تمام قرآن شریف زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا
گیا فقط باین لحاظ کہ آپ امی تھے یعنی بسبب اسباب ظاہر پڑھے نہ تھے
اور دستور ہے کہ نہ پڑھے کو لکھہ کے بھیجنا مناسب نہین ہوتا الخ
اب لیجیے اسیکے مطابق انجیل سے خبر یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آخر تک بشارت
ہے کیا خوشنما اشارت ہے یعنے حضرت مسیح فرماتے ہین قولہ
کہ یہ باتین مین نے تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نکھاؤ اور وہ عبادت خانون
سے تمہین نکال دین گے بلکہ وہ گھڑے آتی ہے کہ جو کوئی تمہین قتل
کریگا گمان کریگا کہ خدا کے بندگی بجا لاتا ہون اور تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرین گے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے لیکن یہ باتین

تمکو نہ کہین کیونکہ مین تمہارے ساتھہ تھا جب تک وہ گھڑی آوے تو تم یاد
کرو کہ مین نے تمھین کہا اور جب تک کہ مین نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا
نہ آویگا الخ اب فرمائیے خود حضرت مسیح فرماتے ہین بشارت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف سناتے ہین خبر آیندہ
بولتے ہین آپکے کان کھولتے ہین وہ گھڑی آتی ہے کہ جو تمھین قتل
کریگا وہ عبادت جانے گا اسکا مطلب یہہ ہے کہ اہل اسلام مین کوئی
عبادت جہاد کفار سے بہتر نہین ہے چنانچہ مصنف کتاب مظاہر الحق
جو کہ ایک زبردست مسیحی عالم نے اب لندن سے تصنیف کرکے بھیجی
ہے بعد ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے
حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین قولہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین
جس دن کہ بیت المقدس کو عیسائیون سے لیا ہے اوسدن ایسا قتل
عام کیا ہے کہ ہاتھہ خون آلودا پنا ستون بیت المقدس پر بنا دیا ہے
کہ آج تک وہ نشان موجود ہے ہیبت اسلامیہ کی نمود ہے الخ پھر دوسرا
فقرہ دیکھو ہمارے کلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرین گے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے اس سے یہ
مطلب ٹھہرا کہ نہ خدا کو باپ نہ مجکو بیٹا کہین گے اونکا عقیدہ لم یلد ولم
یولد ہوگا جیسا کہ آجتک اہل اسلام مین ہے اور یہہ کہ جب تک مین

نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا نہ آویگا اسکا منشا یہ ہے کہ میرے بعد آویگا
جو خدا تک پہونچاویگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ ہزارون اولیا اس امت محمدیہ
مین اب بھی موجود ہین جو خدا تک پہونچتے ہین اور پہونچاتے ہین
ویسا ہی ظہور مین آیا اب لو چوتھا باب پولوس مقدس کے خط کا جو کہ رومیون
کو لکھا گیا قولہ آیہ ۶ چنانچہ داؤد بھی اوس آدمی کے مبارکی کے جسکو
اللہ تعالی بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے ذکر کرکے یہ کہتا ہے
کہ مبارک وے لوگ جنکے گناہ ڈہانپے گئے اور خطائین معاف ہوئین
الخ دیکھو کیسی صاف بات ہے مہیات ہے یعنے
داؤد علیہ السلام صاف صاف خبر دیتے ہین کہ مبارک وے لوگ
جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈہانپے گئے اس سے یہ
مطلب ہے کہ اگلی امتون مین دستور تہا کہ جو خلاف حکم اپنے پیغمبر کے
کوئی امر کرتا تہا تو اسکو اوسیوقت یا اوسیدن سزا ہوجاتی تہی غیب سے
چنانچہ موسی علیہ السلام کی امت کے کچہ لوگ جو کہ ہفتہ یا اتوار کے
دن مچہلیان پکڑتے تہے اور پیغمبر کے کہنے پر عمل نکرتے تہے بندر ہوگئے تہے
اسی طرح آپکے بہائی بند جو کہ مسیح علیہ السلام کے جہوٹے پیرو
امتی تہے کسی قدر بسبب عدم بجاآوری کسی حکم کے خنزیر ہوگئی تہی
کتاب قصص الانبیا مین مذکور ہے اور دیکھو ابو یحیی بن عیسی طبیب کی

کتاب کہ پہلے عیسائی تھے تمہارے بھائی تھے بعد شرف اسلام
جب ہمارے بھائی بنے تب رد مذہب مسیحی مین کتاب لکھی ہے اوسمین
خوب دینداری مسیحیون کے ظاہر کی ہے اور یہان اس امت محمدیہ مین
کیسا ہی گناہگار ہو بدولت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین سعیت
سے محفوظ ہے بس اسی طرف کو حضرت داؤد علیہ السلام اشارہ فرماتے
ہین قولہ کہ مبارک وے لوگ جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈھانپے
گئے اب لیجیے مکاشفات یوحنا باب ۱۴ - آیہ ۶ سے آخر تک بشارت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے قولہ اور وہ جو غالب ہوتا
اور میرے کاموں کو آخر تک محفوظ رکھتا ہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا
۲۷ - اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکنا چور ہو جائین گے جیسے مین نے اپنے باپ سے
پایا ہے کہ روح کلیسا کو کیا کہتے ہے اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا جسکا
کان ہے سنے الخ اقول اب کہیے لوہے کی عصا سے کیا مراد
ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو تو لکڑی کا عصا بھی ثابت نہین بس معلوم
ہوا کہ لوہے کے عصا سے تلوار مراد ہے کہ تلوار ہی کے ذریعہ سے
دین اسلام نے فروغ پایا تاریکی کفر و کافری کو مٹایا اور صبح کے ستارے
سے دین اسلام مراد ہے یعنے اوسکا دین مثل ستارۂ صبح کے تمام

دنیا مین چلے گا کہ ظاہر ہے کسی انبیا کا دین ایک اقلیم سے دوسری
اقلیم مین نہین گیا پھر دیکھو پولوس مقدس کے خط کا ۱۳ باب جو کہ رومیون
کو لکھا گیا **قولہ** آیہ ۴ کیونکہ وہ خدا کا خادم بد کو سزا دینے کے لیے منتقم ہے
پس تابع رہنا ضرور ہے نہ صرف سزا کے سبب بلکہ ضمیر کے باعث الخ
اقول بھلا اب فرمایئے جبکہ آپکے مقتدا جنکو آپ اپنا پیشوا جانتے
ہین اور منتہی الحواری مانتے ہین وہ یہ خبر دیتے ہین کہ سقد نیک نامی
لیتے ہین **قولہ** کہ وہ تلوار عبث نہین پکڑتا بلکہ بد کو سزا دینے کے
لیے ہے الخ اور آپ لوگ یہی اعتراض محمد پیغمبر کرتے ہین کہ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر لوگون کو مسلمان بنایا
اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ہم آپکی مانین یا آپکے مقتداؤن کو
سچا جانین یا جھوٹھا اور سچ کو ایک ہی مین سانین پھر لو اعمال رسول کے
۳ باب کا آخری فقرہ **قولہ** سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح
کو بھیجا اور مبعوث کیا کہ تمکو یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون
سے پھراوے الخ **اقول** اس خبر کو منشی رجب علی صاحب نتیجہ کر پیچز
نے کیا خوب گھمایا ہے اپنے مطلب پر جھایا ہے البتہ فریبی کا موقع
ہاتھہ آیا ہے اب اوسنسے پوچھیے کہ جبکہ یہہ لفظ آئے **قولہ**
کہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بھیجا یا مبعوث کیا

تو پہر اوسکا مابعد ہی تو ہونا چاہیے ورنہ لفظ پہلے کے فضول نہ ٹہریگی
ہان اگر بقول مولوی آل حسن صاحب مغفور یہ کہیے کہ یہہ فقرہ کسی نے پیچھے
سے ملایا ہے تو الحاق ثابت ہوا اور پھر دوسرا فقرہ قولہ کہ تمکو
یہ برکت دیوے کہ اوسکی بدیون سے پہراوے صاف صاف
ضمیر غائب کا پیدا ہے خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہویدا ہے
اب ذرا کان لگاکر سنیئے تقریر فضول سے مغز مامعین نہ دہنیے کہ آپنے
جو بڑی قابلیت جہاٹی ہے کہ ایک بات کے چار حصے کیا مقدمہ
کو طول دیا اس سے کیا ہوتا ہے مین پوچہتا ہون کہ جب نبوت ہماری
پیغمبر صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے حسب نشاندہی توراۃ وانجیل
اس شرح وبسط سے جیسا کہ ہم پیش کرتے ہین مسلم الثبوت ہوئے
تو پہر جو کچہ کہ انہون نے فرمایا کہ یہہ کلام خدا ہے وہ واجب التسلیم والتعبدی
ہے اوس سے انحراف محض گمراہی وبددینی ہے اور یہہ جو آپنے
سوال کیا قولہ کہ چال وچلن اونکا موافق اور پیغمبرون کے تہا یا نہین اسکی
شرح کر دیجیے تو ہم البتہ جواب دے سکتے ہین پادری فنڈر صاحب تو دیکہو
اپنی کتاب میزان الحق مین یون تحریر فرماتے ہین قولہ یعنے محمد صاحب
کی صفات مین البتہ کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک ہین
ودانا اور دنیوی کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بہی خوب پسندیدہ

اور فقرا و مساکین پر مہربان اور اپنے یار و اصحاب پر اور خویش و اقربا پر
صاحب احسان تھا لیکن باطنی پاکی اور دینی سے بیگانہ اور دشمنونپر
سخت اور کینہ ور تھا الخ باب ۳ فصل ۴ جو کہ چال و چلن محمدی کے بیان
مین ہے **الجواب** اب آپ دیکھین ایسا شخص ہمہ صفت موصوف
حسب تشخیص مدعی کے کہان دینے پاکی سے بیگانہ ہو سکتا ہے
اور دشمنونپر سخت ہونے سے بھلا کیا نقصان عائد ہو سکتا ہے یہہ
ہٹ دھرمی نے شرمی ہے کہ نہین فرمایئے کہ دلی پاکی سے جو انہون
نے فرمایا کہ بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ سے کہا عام بات ہے کہ امور باطنی
پر دلیل کا قائم ہونا دشوار اور اگر یہہ کہیے کہ المرء تقیس علی نفسہ کے
راہ سے فرمایا ہے تو پھر اونکے پاد ریت مین بٹہ لگا ہان اگر یہہ
کہیے کہ ہمکو اونکے چال و چلن پسند نہین تو یہہ بات اور ہے دیکھو
آفتاب جہانتاب مین ہزارون چرند و پرند اوڑتے پھرتے ہین اگر
ایک مچھر کہ اذل پرندگان سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا
ہزارون بیدین اعوان الشیاطین خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی
صحیح پس اب یہ پاس خاطر آپکے ہمنی چارون سوالون کا جواب دیدیا
اب مناسب کہ ہمارے سوالونکے جواب جو کہ عندالروبکاری آپنے
تحریر کرلیا ہے مفصلا و مشروحا تحریر فرمایئے یا فقط سوال ہی کرنے پر

کمر باندھی ہے بقول شخصے پڑھے لکھے کچھ نہین بیٹنے کو آندے
ہین پس مشفق من اب آپکو چاہیے کہ جواب دیجیے یا اپنے قول کی
اتباع کیجیے نفع دنیاے فانی سے ہاتھہ اوٹھائیے ہمارے ساتھہ
آیئے ہم خرما و ہم ثواب کا ذائقہ اوٹھائیے آپنے سُنا نہین کسی کا شعر
ہے ؎ رستم ہازمین پہ نہ بہرام رہگیا ۔ مرووں کا آسمان کے تلے
نام رہگیا ۔ اب اسی جواب کو دسون سبب انکاری پر جو کہ آپنے بجواب
سید کلب باقر صاحب کے لکھا ہے لگا لیجیے گا طول کلام ہے
کیا حاصل مگر دوسرا سبب جو کہ آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ کہ دوسرا سبب
یہ ہے کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنے معجزات ہی اونکے ہاتھہ سے سرزد
نہین ہوئے قرآن سے کوئی معجزہ ثابت نہین ہے بلکہ صریح انکار معجزہ
قرآن سے پایا جاتا ہے اوپر یہ آیہ آپنے پیش کی ہے وما منعنا ان نرسل
بالآیات الا ان کذب بہا الاولون ۔ یہ لکھکے لکھتے ہو کہ الف لام با لآیات
کا استغراقی ہے نہ معہود ذہنی کیونکہ وجود معجزہ قرآن سے ثابت نہین
ہے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ انجبل کو نہ بورے اپنے علمیت
کی ٹانگ نہ توڑیے یعنے الف لام با لایات کو جو آپنے استغراقی فرمایا یہ کس
قاعدہ سے کہا ایسا حب الف لام جو کہ اول لفظ کے سر پر ہووے
استغراقی کہلاتا ہے جیسے الحمد کا الف لام اور یہان وما منعنا ان نرسل

بلآیات دو الفاظ کے مابین مین ہو تو استغراقی نہ ٹھہرا معلوم ہوا کہ آپ
کو دون دیکھے پڑھے ہین یا کسی تثلیثے یار نے یہ الف لام گڑھے
ہین کالج آگرہ مین آپ بھی عربی پڑھے ہین یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک
شاعر صاحب مجھے الہ آباد مین ملے اور اپنی شعر گوئی کی بہت تعریف
فرمانے لگے تب مین نے کہا کہ کچھ اپنی تصنیف سے مجھے بھی مسرور
کیجیے تو ذات شریف یہ شعر زبان پر لائے ؎ لٹھے والون کے
کہان تک ہین اوٹھاون کڑیان ٭ بلیان ڈھونڈتا پھرتا ہون اڑانے
کے لیے ٭ اسپر مین نے کہا کہ آپ پنجاب جایئے تو مولوی عماد الدین
صاحب سے ملاقات کیجیے وہ بھی مسلمانون کی کڑیان اوٹھا
رہے ہین نئی طرح کی عربیت بگھار رہے ہین کچھ عجیب قسم کی اڑانی لگاتی ہین نئے
راگنی گاتی ہین نغمہ طنبوری اوڑاتے ہین اب دیکھو جب کل آیات کے
لفظ آئے تو دو استحالہ لازم آتے ہین ایک یہ کہ جتنے انبیا از آدم
تا بعثت حضرت خاتم نبوت علیہ السلام کل آیات یعنی نشانیون سے مبعوث
ہوے ایسا نہین ہوا بلکہ ہر ایک انبیا علیہم السلام کو نئی طرح کا معجزہ عطا ہوا ہے
دوسرے یہ کہ کیا آپکے نزدیک جتنی نشانیان کہ مشیت الٰہی مین ہین وہ
سب تمام ہو گئین سو ایسا نہین ہوا تو ایسی صورت مین یہ لام با لآیات کا استغراقی
نہ ٹھہرا اور جنسے بھی اسکے قریب ہے وہ بھی معدوم باقی رہا عہد خارجی

اور عہد ذہنی تو اب آپ استغراق سے ہوش مین آیئے یا بجز ندامت
مین غرق ہو جایئے دوسرے یہ کہ حسب تجویز آپکے اگر یہ نظیر قرآنی
صحیح سمجھی جاوے تو پھر انجیل سے بھی کوئی معجزہ حضرت مسیح کا ثابت
نہوگا یہود کی اور بھی بن آئے گی ندامت آپکے گھر مین گھر بنائے گی
کیا معنے کہ اس انجیل مروجہ سے بھی کوئی معجزہ مسیح ثابت نہین ہوتا ہے
جو سنتا ہے وہ روتا ہے کہ اوسمین نہ دکھانے معجزہ کا سبب آشکار
مثل آفتاب نصف النہار کے درج ہے دیکھو باب ۱۶ انجیل متی کی جو کہ
اول حواری ہین پہلی آیہ اور گیارہوین باب انجیل لوقا کی ۱۷ اور ۱۹ آیہ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے بھی کوئی معجزہ بانشانی
ظاہر نہین ہوئے اسلیے کہ قریشی کاہنون نے معجزہ و نشانی جب
طلب کیا تب حضرت نے اونکو بھی جواب دیا **قولہ** کہ شریر معجزہ یا نشانی
طلب کرتے ہین لیکن ان لوگون کو کوئی نشانی سوائے نشانی یونس کے
یعنے حضرت یونس کے نہ دیجائیگی کہ یونس پیغمبر تین دن رات مچھلی کے
پیٹ مین رہے اور ابن آدم یعنے مین بھی تین دن رات زمین کے
پیٹ مین رہکر جی اوٹھونگا الخ **اقول** اب فرمایئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ کوئی معجزہ یا نشانی جیسا کہ روایات اناجیل اربعہ اور اعمال حواریین
مین مندرج ہین ہوتے تو ضرور حضرت طالبین معجزہ سے

فرماتے کہ دیکھو مین نے مردہ زندہ کیے اور اندہون کو بینا کیا
اور مجذوم کو تندرست تو اب ثابت ہوا کہ معاذ اللہ کوئی معجزہ یا نشانی حضرت
مسیح سے بھی ظاہر نہین ہوئی بس اب جو معجزات کہ انجیل مین لکھے
ہین یہ سب الحاقی ہین یا جعلسازون نے جعل کیا ہے تو پھر آپ اسکا
کیا جواب دین گے یا بجاے نیک نامی کے بدنامی لین گے
اور آیہ قرآنی کا منشا ہمسے سنیے یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہمین
کوئی چیز مانع نہ تھی کہ ہم تجکو معجزہ کے ساتھہ نہ بھیجتے یعنے ہر وقت مصدر
معجزہ گردانتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرونکو جو ہمنے بھیجا انھین لوگون نے
جھوٹا جانا اور جو معجزات انھون نے دکھائے تو لوگون نے اونکو
سحر یا شعبدہ بتایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے
اپنے حبیب سے کہ تو کہدے کہ مین ہر وقت موجد معجزہ نہین ہوسکتا ہون
یعنے بلا استعانت خدا معجزہ ظاہر نہین کرسکتا اسکو مقام عبدیت کہتے ہین
یہ فقط اسواسطے ہوا کہ بسبب اصدار معجزات مثل احیار موتی نصاری نے
مسیح کو خدا اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ ٹھہرایا تھا جیسا کہ ظاہر ہے
اور ثبوت معجزات قرآنی مثل شق القمر ہم آپکو اپنے نامہ تنبیہ الملحدین
مین بخوبی کر چکے ہین مگر تحریر کی کچھ ضرورت نہین مہربان من تم کیا کرو
بسبب طمع دنیا آپکی تفہیم مین سہو ہوگیا ہے مادہ معقولیت آپکی

صفحۂ دماغ سے دھو گیا ہے نقد ایمان کیسہ باطنی سے کھو گیا ہی آج ابلیس پر تلبیس
ہماری اس تحریر پر رو گیا ہے اب تیسرا سبب انکاری جو آپ بتاتے ہین قولہ
یعنے تیسرا سبب انکار اونکی تعلیم ہے یعنے جو کچھ انہون نے
قرآن مین اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہین
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر صرف اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکے
تعلیم مین ایسے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوئی ہین **جواب**
واہ کیا خوب سبب آپنے تحریر فرمایا ہے یعنے جو کچھ اُنھون نے قرآن
اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی ہے اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہین گے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکی تعلیم
ہون ہین ایسے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوے ہین الخ اب مین پوچھتا
کہ آپ کی بیبل مین جو یہہ باتین ہین مثلاً حضرت لوط کا معاذ اللہ شراب پینا
اور اپنے دونون بیٹیون سے زنا کرنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زنا
کرنا اور پاکے جورو سے اور حضرت سلیمان کی بت پرستی معہ دیگر معائب
اور ہوسیع پیغمبر کا حرام سے بچہ جننا مسمات جمر سے اور پھر اہ نہین کی
نسل مین حضرت مسیح کا مبعوث ہونا اور پھر انجیل مین یوسف نجار کا زوج ہونا

حضرت مریم علیہا السلام کا اور پھر اونکا حاملہ ہونا روح القدس سے استغفر اللہ
خدا پر زنا ثابت کرنا یہہ باتین خدا کی قدوسیت کو داغ نہین لگاتی ہین معلوم
نہین کہ آپکے مقتداؤن نے یہہ باتین کون سی کتابون سے اخذ
کی ہین یا پولوس مقدس نے بنادی ہین اور قرآن مین تو ایسے باتون کا
شایبہ بھی نہین ہے غور فرمایئے کہ آپکی کتب مقدسہ نے کوئی عیب
انبیا کی نسبت باقی نہین رکھا شاید کتب مقدسہ انہین اسی سب سے
کہتے ہو کہ انبیا کی تصدیق خوب ظاہر کرتے ہین پھر آپ فرماتے ہین
قولہ کہ اگر آپ چاہین گے تو مین اون مقامات کی تفصیل کرونگا الخ **قولہ**
بس مناسب ہی کہ جیسا ہمنے مقامات بیبل کی تفصیل کی ہے ایسے ہی آپ
بھی ہمکو جواب لکھیئے اور یہ جو آپنے پانچوین سبب مین فرمایا **قولہ** کہ ایسے
اخلاق کے لوگ بہشت مین داخل نہون گے الخ **جواب** یہہ ہے
کہ کہڑے کھڑے بول کرنا اور کاغذ سے شرمگاہ پوچھنا اور کل حشرات الارض
کو ہری ترکاری سمجھنا شراب بینا سور کھانا برہنہ ہوکر نہانا ایک دوسرے کو
ستر دکھانا اور کچھ نہ شرمانا [illegible] اخلاق ناپاک کے لوگ بھلا کس دلیل سے
بہشت مین داخل ہونگے یہ بیہودہ اسکے ذہن مین آیا ہے یہ کیا سبب
انکار آپنے بتایا ہے قابلیت کو کام فرمایا ہے لوگ سچ کہتے ہین کہ
جس سے آدمی عناد رکھتا ہے اوسکی اچھی بات بھی بری معلوم ہوتی ہے

اب دیکھو آنکھین سینکو بین کہتا ہون کہ اناجیل اربعہ مین جن باتون کو آپ
اور آپکے پادری لوگ اور اونکے اتباع حال جو کہ نئے بگڑے ہین موجب
تقاضاے روح بتاتے ہین دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ تورات
مین جو کہ اول طبقہ بیبل ہے اوسمین وہ باتین ہین کہ نہین اگر ہین تو پھر
بقول آپکے محض سرقہ ہے انجیل کی بذاتہ کچھ تعریف نہ نکلی ہان اگر یہہ
عذر کیجیے کہ انجیل نے توریت کی تکمیل کی ہے تو پھر ہم بھی یہی کہینگے کہ قرآن
کل کتب آسمانی کی تکمیل کی ہے وجہ یہہ کہ قرآن مین ملاحظہ کیجیے یہہ حکم
موجود ہے اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم یعنے بس صاف ثابت ہوا کہ اگلے
دین غیر کامل تھے اب جو دین کہ قرآن سے اخذ ہوا وہ کامل ہے تو اب
فرمایئے کہ غیر کامل کی اتباع کی کون ضرورت رہی دیکھو یا حکم کہین
اگلی کتابون مین آیا ہے اللہ تعالے نے ادیان ماسبق کو بھی کامل فرمایا
ہے اور اگر نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ اون باتونکا
نہ ہونا موجب بطلان اوس کتاب کا جسمین ویسی باتین نہ ہون ہوسکتا ہے
یا نہین اگر ہوسکتا ہے تو تورات باطل ہوئی اور اگر نہین ہوسکتا تو بالفرض
محال کہ قرآن مین وہ باتین نہون تو بھی قرآن باطل نہین ہوسکتا چہ جاکہ
وہ باتین اور اوس سے بہتر بھی باتین ہون اور مین سچ کہتا ہون کہ آپکی
انجیل مین کوئی بات جو کہ عقلا علی الاطلاق مستحسن ہو ایسی نہین ہین جو کسی

دین مین اوسکا استحسان مذکور نہوگا سو سب باتون کا عیسائیون کے
نزدیک یہ ہے کہ انجیل مین لکھا ہے کہ دشمن سے انتقام نہ لینا
چاہیے بلکہ اوسکے بدلے احسان لازم ہے سو مین پوچھتا ہون کہ یہ
امر وجوبی ہے یا استحسانی اگر وجوبی ہے تو کئی قباحتین لازم آتی ہین
اول یہہ کہ اوسکا وجوب ایسا ہے کہ جس دین مین اوسکا وجوب نہو تو وہ دین
باطل ہے تو چاہیئے کہ تورات باطل ہو اسلیے کہ اوسمین کہین اوسکے وجوب
کا ذکر نہین چنانچہ یہودیون اور عیسائیون کا اسپر اتفاق ہے اور اگر ایسا
نہین ہے تو پھر کیہ اعتراض نہ ٹھہرا دوسری یہ کہ جیسے احکامات سیاسات
متعلقۂ فوجداری بلکہ عدالت دیوانی کی بھی جو کہ اہل حکومت عیسائیون کے ہاتھ
سے از ابتدا تا این دم سرزد ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کمال
عذاب قانون انگریزیکا عین ظلم ٹھہریگا اسلیے کہ طالب اپنے حق کا بموجب
ارشاد عیسوی کے ناحق پر ہے پس اعانت ظلم کی ظالم کی اعانت
ہے اور اگر دشمن سے دین کا دشمن مراد ہے تو باب ۱۳ انجیل اول
مین جو حضرت مسیح نے یہودیون کو حد سے زیادہ گالیان دین اور
اکثر کو سانپونکا بچہ کہا تو ظلم کیا اور مقابلات موسویہ اور نوشتہ بہت بڑا ظلم
ٹھہرا تیسرے یہ کہ انجیل سے فی الجملہ بدلا لینا بھی نکلتا ہے چنانچہ پہلے
انجیل کے ۱۸ باب کی ۱۵ اور ۱۶ آیہ سے بوجھا جاتا ہے تو مسیح

وہ مسئلہ وجوب کا باطل ہوگیا اور اگر وجوبی نہین ہے اور دشمن سے
مراد دشمن دنیوی ہے تو قرآن شریف مین کئی جگہہ لکھا ہے کہ عفو
بہتر ہے ہکذا۔ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ موجود ہے اور ایثار
دوسرونکا اپنی جان پر اور اور باتین مواسات اور شفقت علی خلق اللہ کے
قرآن مین اتنی ہین کہ انجیل رائج الوقت مین ہرگز نہین بالجملہ دشمن
دنیوی سے انتقام نہ لینا اور اوسکو اچھا جاننا اگر موجب ہو اسبات
کا کہ جس کتاب مین ایسا حکم نہین وہ کلام الٰہی نہین ہے تو چاہیے کہ
کتب حکمت عملیہ قدیمہ یونانیہ اور پارسیہ اور ہندیہ کے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کی ہین سب کلام الٰہی
ٹہہر جاوین دیکھو یہ کیسی سفاہت کی بات ہے کہ صرف مستحسنات
عقلیہ کے ذکر کرنے سے کتاب کو کہنا کہ یہہ کلام الٰہی ہے
یہ وہ شخص جسکی عقل بالکل کھوگئی ہو اور کون کہے گا اور پھر بیبل مین جو باتین
خلاف استحسان عقلی کے لکھی ہین اور بنظر سرسری پیش نظر ہین اونمین
سے جو سردست یاد پڑتی ہین پیش کرتا ہون دیکھو تقاضائے روم
کو کیا ایسے ہی باتین مندرجہ بیبل رفع کرتے ہین پیدایش باب ۳۲
آیہ ۲۴ مین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمی بنکی رات بھر یعقوب پیغمبر سے
کشتے لڑتا رہا اور جب مغلوب کرسکا تو اوسکی یا نون کے اندر کی نس چڑہا کر

دیارا اور چل دیا از انجملہ او سمین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمیونکو بنا کر
بچھتایا اور شرمندہ ہوا الخ از انجملہ زبور یکصد و چہارم مین لکھا ہے قولہ
کہ یہوواہ نے بدلیون کو اپنا گھوڑا بنایا اور ہوا کے بازوؤ پر وہ سیر کرتا
پھرتا ہے الخ از انجملہ حسب مقولہ عیسائیان خدا مریم کے پیٹ مین جنین
بنا اور جب پیدا ہوا تو یحیی پیغمبر کا مرید ہوا غرضکہ اسی طرح بائبل مین کل
عبارت لچر و پوچ مندرج ہے مین کہانتک شرح کرون عقلمند کو اتنا ہی کافی
ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا اگر جواب دیجیے گا تو بالبقی کا ہے جواب
سن لیجیے گا بقول آپکے زیادہ تشریح سے شاید آپکو ملال ہو معاف
کیجیے گا کما وقع وقع زیادہ چہ۔

الراقم غفران خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ نامہ تاریخ ۱۶ محرم الحرام ۱۲۸۹ ہجری قدسی
مطابق ۲۶ مارچ ۱۸۷۲ع کو مقام فتح پور رسوان ملک اودھ لفافہ بنام
سردار دیال مہتمم مطبع آفتاب پنجاب جو کہ کتاب نغمۂ طنبوری کے مہتمم
قرار پائے ہین رجسٹری ہو کر اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ملاحظہ فرما کر
بیان عماد الدین کے ملاحظہ مین گذرانین گے ٹکٹ چسپان ۶ر

اب ایک جواب منشی ظہیرالدین صاحب بلگرامی معدن
اوہامی مدرس مدرسۂ کیننگ کالج واقع لکھنؤ کے ایک
کتاب بنام زوالسرار کربلا بالنسبت ابطال شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام انہون نے لکھکے
طبع کرایا تھا جسکے صلے مین ایک گدی بی پنشگاہ
ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی
سے پایا تھا بس مناسب معلوم ہوا کہ اوسکا جواب بھی درج
کتاب ہذا کرنا چاہیے کہ واعظین کے کام آوے
وہو ہذا

لطفہ
مدرسہ لکھنؤ
مدرس

ہوالمستعان

نامۂ اول

منشی صاحب معدن جود والکرم مظہر تحریرات اتم منشی ظہیرالدین صاحب
از طرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم قوم قندہاری
وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ کتاب مسمی باسرار کربلا مصنفہ و مفوضہ
آسیکے کہ مملو از کرب و بلا ہے بعد پہونچنے مکان کے مطالعہ مین
آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی قلم سعادت رقم اوٹھایا اجازت جواب
تحریر یا صواب اپنے جناب معلی القاب سے پایا مافی الضمیر آپکا تحریر
مین آیا اول یہ کہ اپنے مذہب پر آپ اعتراض لانا قابلیت جتانا دانو
گھات بتانا سوتی بترین جگانا خلقت کو بہکانا خدا و رسول سے نہ شرمانا
دنیا ردنی کا کمانا کس ملت و مذہب مین روا ہے اور پھر سوال سخت
اور جواب ضعیف جسکا قافیہ درست نہ ردیف بقول شخصے ربیع نہ خریف
فقط سرد و بستان یاد دہانیدن کار خردمندان نیست مگر ہان پردۂ اسلام
مین اسوقت پر آشوب ہین مدعیان دین احمدی خزانۂ سرمدی کو سمجھانا
مناظرہ بتانا دینداری سے بعید ہے بس معلوم ہوا کہ عقل مین فتور
ہے تجویز بلعم باعور ہے اور پھر اللہ کے فضل سے سرکار دولت مدار
انگریز بہادر سب ذی علیم و ہوشیار ہین تجربہ کار ہین وہ ایسے باتون کو کب
مانتے ہین مرد خوش آمدی کو زیادہ کو جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ اہل ہند
جب طمع دنیا پاتے ہین تو اینٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین جب
امورات دنیوی انکو آ نکر گھیرتے ہین تو اپنے ولی کہنگڑ سے
منہ پھیرتے ہین لہذا قول حضرت سعدی یاد کیجیے وساوس شیطانی

پرلات ماریے قابلیت نہ بگھاریے بیت مبادا دل آن فرومایہ شاد +
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد + اور قدما کا قول ملاحظہ فرمائیے حضرت عبید امد
انصاری فرماتے ہین قولہ العزیز بدان کہ دنیا جاے غرور ست و شہرستان
سرور زخم نیش بے مرہم ست طلاق دادۂ ابراہیم ادہم ست خانۂ محنت
و دنے زادیست راندۂ جنید بغداد یست جرعۂ جانسوز تلخیست بشت داد شفیق
بلخیست ہر کہ طالب او دلیل در حق او آیہ این دلیل کہ قل متاع الدنیا قلیل لہذا
اب ہم پہلے تحیرات ہفت گانہ آپکی قلمبند کر کے رفع حیرت کرتے ہین تحیر اول
قولہ شبہ اور تحیر عظیم ارباب معنی کا یہہ ہے کہ اس ظلم ناحق کا فاعل کسکو
ٹھراتے ہو بظاہر یہ سب اشرار کربلا بچے جاتے ہین پس اگر موافق عقیدۂ
ارباب باطن کے فاعل حقیقی کی طرف نسبت کیا جاوے کہ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن امد حال آنکہ ملعون ابدی ہونا جمیع اشرار کربلا کا نصوص
قطعیہ سے ثابت ہے جسکا آگے بتصریح آیات قرآنی ذکر آتا ہے
معہذا بحسب شاہدۂ ظاہرے و بدیہی سب اشرار کربلا کی طرف منسوب
کر کے ملعون ابدی قرار دیجیے بارے وہ چشمۂ آب کا خیمہ گاہ
حرم ہین کسنے غائب کر دیا اور حسب صلاح دہی حضرت حر کے لشکر
شہید مظلوم کا تمام شب رواروی دشت کربلا ہین کوچ کر گیا اور پھر
ہر صبح کو ذوالجناح اوسی مقام ہین پھر ٹھہر گیا اور کسی طرف کو جنبش

نہ کی پھر اسکا فاعل ظاہر مین کسکو ٹھہراتے ہو اور اسجگہ آدمی فاعل حقیقی
نے کیون اپنا فعل بے پردہ ظاہر کردیا پھر اسمین کیا اسرار الٰہی تھا
لہذا چونکہ بحکم الٰہی وظاہر شریعت اور نص قرآنی سب اشرار کربلا ملعون و
جہنمی ہی ہوئے جیسا آگے مذکور ہوا پھر یہی سزا سے عام ہے
کہ من قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم علی العموم وارد ہے ایسے مظالم شدید
کی کیا سزا ہوئی۔ ایسے اسرار الٰہی مین البتہ غور اور تامل درکار ہے
الخ جواب اول تو یہہ اعتراض آپکا ذات الٰہی پر بھی واقع ہوا جیسا کہ ملحدون
کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کا فاعل خدا ہی کو ٹھہراتے ہین دوسرے یہہ کہ
اگر یہہ عقیدہ آپکا تسلیم کیا جاوے تو چاہیے خوردنی اور غیر خوردنی
دونونکو برابر کہا لینا چاہیے آپکا قول ہے پہلے آپ ہی کو بنانا
چاہیے آپ کو ہپ ہپ اور کوا ٹھونہ بتایئے اور یہہ کہ حسب
صلاح وہی حضرت حر کے لشکر شہید مظلوم کو سات رات اتفاق کوچ
کا ہوا مگر ہر صبح کو اوسی مقام مین بازگشت ہوئے اسکی وجہ یہہ ہے
کہ حضرت کو علم لدنی تھا یہان اتباع حکم خدا بجالائے ولاتلقوا بایدیکم الی
التہلکہ کو ادا کیا تاکہ حکم خدا بھی ادا ہو اور کسی منکر بدین ڈھیل یقین مثل
میان عماد الدین کو وجہ الزام کی باقی نہ رہی کہ باوصف دعوی امامت
کے امام نے عمدًا جان ہلاکت مین کیون ڈالے اس آیہ کا بھی

لحاظ نہ کیا گیا معاذ اللہ آپکو علم قرآنی بھی مسلم نہ تھا جیسا کہ اب آپ باوصف
علمیت کے شکوک ضعیفہ نکالتے ہین جو خلاف کے خلاف بنیانی کو سنبھالتے
ہین اوقات بیجگانہ کو وظیفۂ ظاہری پر ٹالتے ہین نہ آگا دیکھتے ہین نہ پیچھا
سنبھالتے ہین ایصاحب وسوسۂ شیطانی کو لاحول سے ٹالیے مشیت
الٰہی مین ذہن نہ لڑائیے چپاتی چھوڑ کے نان پاؤ نہ کھائیے ابھی دنیا
علماء باعمل سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی سبحان اللہ یہ بات
آپنے دونون طرف جمائی یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کو حسب اعتقاد علماے مسیحی یہود نے بجبر و تعدی مصلوب کیا حالانکہ
آپنے ایلی ایلی لما سبحتانی ہی فرمایا اور مصلوب ہوگئے اور پھر قوم یہود کو
عیسائیون پر غلبہ ہا کہ پولوس مقدس کے خط ۱۹ باب جو کہ فلپیونکو لکھا گیا
آیہ ۱۹ مین فرماتے ہین قولہ کیونکہ مین نے سب سے آزاد ہوکے
آپکو سبکا غلام ٹھہرایا کہ یہودیونکو کماؤن اور مین یہودیون مین یہودی سا
بنا رہا کہ یہودیون کو کماؤن الخ اور اعمال رسول کے ۱۴ باب کے آیہ ۲
قولہ اور یہودی انطاکیہ اور اکنیو نسے آئے اور لوگونکو اپنی طرف
مائل کرکے پولوس کو سنگسار کیا اور یہ سمجھکے کہ مرگیا گمسیت کے شہر
کے باہر لے گئے الخ بہلا فرمایئے اب اگر یہود نا یہود یہان بہ نسبت

عیسائیون کے دعوی کرین کہ باوصف ابن اللہ ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام اس ظلم شدید کی کیا سزا ہوئی تو اب عیسائی بھی
معذور جواب سے ہوئے جاتے ہین باوصف اسکے کہ آپ آب
ونمک عیسائیون کا کھاتے ہین بلکہ اور انعامات مثل گھڑی وغیرہ نفع مین
پاتے ہین مگر گھڑیالی یہودیون کے بنے جاتے ہین بدگھڑی سے
اپنے تئین نہین بچاتے ہین پردۂ اسلام مین گویا یہود کو بھی معقولیت عیسائیان
بتاتے ہین شاباش کیون نہو مصرعہ این کار از تو آید و مرداں چنین کنند
اب رہی یہ بات کہ محمدی سو وہ اللہ کے فضل سے ایمین عاری نہین آپکی
طرح سے معدن شرمساری نہین ہین سر الشہادتین و رباب سزا دہی ہمراہیان
یزید ملعون کے مملو ہین کہ سوای عذاب آخرو یکے لشکریان یزید پلید
دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچے بعضے روسیاہ ہوے
بعضے پیاس پیاس پکارتے مرگئے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم
دہلوی کتاب سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جس شقی کا تیر حضرت
علی اصغر کی گردن مین لگا تھا اس عذاب مین بعقید حیات گرفتار ہوا کہ اوسکے
آگے کے ڈہر مین جلن بہی حد سے زیادہ اور پیچھے کے ڈہر مین سردی
تہی بحد کہ آگے اوسکے برف رکہتے اور پیٹہ کے پیچھے تنور جلاتے
تہے وہ وسا ہی واویلا کرتا تہا اور پکہال کی پکہال پی جاتا تہا اور پیاس

نہ بجھتی تھی اور اوسی جگہہ یہہ بھی لکھا ہے **قولہ** کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے منقول ہے کہ ایک جگہہ محفل تھی ضیافت کی وہان لوگون مین مذکور ہوا کہ جو جو شخص معرکہ کربلا مین شریک یزیدیون کا تھا سوائے عذاب آخرت کے دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچا امیر مجلس کی منہ سے نے محابا نکلا کہ وہ شخص یعنے مین معرکہ کربلا مین شریک لشکر یزید تھا والا آجتک سب آفتون سے محفوظ ہون بس یہ بات اوسکے منہ سے پوری نہ نکلی ہوگی کہ ایکبارگی شعلہ چراغ سے نکلا اور بات کہتے ہین اوسے جلاکر کوئلہ کردیا مشفق من طمع دنیا و شامت اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے دیکھو ذرا سی غلاظت کیسا دماغ پراگندہ کرتی ہے کسیکا قول ہے اسکو یاد کر لیجئے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھ سے ندیجئے **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ۔ وما علینا الا البلاغ اب لیجئے تحریر دوم **قولہ** یعنے عمدہ ترین شرایط اعظم غزا ے کفار مین یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو اور پایۂ جدال و نزاع محض دعوت اسلام اور تکلیف کلمۂ شہادت کی اور کچھہ غرض ذاتی و نفسانی نہو جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام کے حال مین مذکور ہے کہ آپنے ایک کافر حربی غیر کلمہ گو کو مغلوب اور زیر کرکے خنجر اوسکی گردن پر رکھہ کے دعوت کلمۂ شہادت

کی کی اوس کافر نے کلمۂ شہادت نہ کہا آپنے غیظ و غضب مین آکر چاہا
کہ سر اوسکا جدا کرین کہ اوس ملعون نے آب دہن اپنا چہرۂ مبارک پر پھینکا
فوراً آپ اوسکے سینہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور خنجر کو نیام
مین کیا کہ اوس کافر نے سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ پہلے تجھکو بلاعداوت
نفسانی مین نے محض بسبب نہ کہنے کلمۂ شہادت قتل کرنا چاہا تھا وہ
حکم غزا کہتا تھا اب جو تو نے تھوک مارا عداوت نفسانی کا دخل ہوگیا
اب تیرا قتل خالصاً للہ نہ رہا بلکہ لنفس ہوگیا اسلیے مین نے تجھکو چھوڑدیا
پس وہ کافر قدم پر گرا اور صدق دل سے ایمان لایا جیساکہ مولانا روم
فرماتے ہین ؎ او خوئی اندخت بر روی علی ؓ افتخار ہر نبی و ہر ولی
اب ملاحظہ ہو کہ فاضل ہمہ ترین شرط شہادت اور غزا کے یہان کربلا
مین بظاہر مفقود اور نہارہا طرح کی مصائب اور تکالیف اور شدائد اور رنج
اور اذیت اور تباہی اور غارتگری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور تو ہین
اہل حرم کو لی دقیقۂ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا یہانتک کہ چشمۂ آب بھی
خود بخود غائب ہوگیا پھر یہ سب امور لوازم شہادت سے نہ تھی اسکے
مقابلہ مین امر شہادت آسان تر اور سبک تر یہ تھا کہ فقط نے سبب
اور نے جرم کافر کے ہاتھ قتل ہوجانا واسطے شہادت کے کافی تھا جیساکہ شہادت
جناب امیر علیہ السلام کی واقع ہوئی پس اسمین کیا اسرار الٰہی تھا فقط

جواب کیا خوب یہ بھی مثل ہوئی ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔ اے صاحب ہوش مین آیئے اعلے
کے ہو کے اسفل نہ کھایئے آپنے سنا نہین جو جیسا کرتا ہے
ویسا پاتا ہے پانکا ہمگا آخر کو منہ پر آتا ہے یعنے آپنے جو فرمایا کہ
اعظم ترین شیوہ شہادت یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو
اور وجہ نزاع سوائے کلمۂ شہادت کے اور کوئی غرض نفسانی نہو الخ
اقول بھلا مین پوچھتا ہون کہ غرض نفسانی یہان آپنے کیا تشخیص
کی ہے مدرسی کی لی ہے مثلاً کسی گدی ولایتی پر تنازع نہ تھا یا
ترقی عہدہ کی امید نتھی واہ واہ آپنے خوب جتایا جو غلط گنتا بجایا خوب کو کا
جو چھت پہ تھو کا اچھا نہ سنگا پھونکا مشفق من فقط بیعت یزید پلید
کی تکرار تھی ان مرتدین پر خدا کی پھٹکار تھی جو شاہزادگان عالی وقار سے
بیعت کی مدعی ہوے تھے یزید ملعون کو خلیفہ گردانتے تھے مروان
کی سنت تھی بنی امیہ کے نتے نتھی مثل عماد الدین بیدین تیل اور کھلی
ایک ہی مین سانتی تھی اور پھر اوپر طرہ یہ کہ نظیر حضرت امیر کی لانا کھان کی
بات کھان جانا خلقت کو بہکانا امت محمدیہ کو دھوکا بتانا بلاؤ چھوڑ کے
کاری بہات کھانا بعید از شعور ہے کہ قرآن شریف مین ان اللہ علیم
بذات الصدور ہے ہم وکیل ہین ہمکو ہدایت ضرور ہے اب وجہ موجہ

کل وجوہات تخجیذ اکے ہمسے سنیے تقریر فضول سے مغز سامعین
نہ دہنیے کہ فریق مرتدین کفار حربی پر فوق رکھتے ہین اسواسطیکہ اللہ تعالے
قرآن شریف مین فرماتا ہے لن تقبل توبتہم یعنے جو مسلمان ہوکر کافر ہوگیا
اوسکی توبہ قبول نہوگی اور کافر اگر توبہ کرے جادۂ اسلام پر قدم دھرے
تو اوسکو قتل معاف ہے دیکھیے ہماری تقریر کیسی صاف صاف ہے
جسمین نہ تعمیہ ہے نہ تخرجہ ہے نہ لام الف ہے نہ کاف ہے جناب من ہمارا
قلم بفضل جناب ستطاب حامل علم ہنگام مناظرہ ہر زیر مصاف ہے جدہر
جھکا اودہر مطلع صاف آپ کیا پردۂ اسلام مین زیر کرتے ہین بفضلہ وکرمہ
صفدر علی وعماد الدین ڈلہل تقیین بوخلاف کے گدے نشین ہمارے
مقابلہ مین گر زکرتے ہین بلکہ بر زبر زیر کرتے ہین ہماری تحریر و تقریر نے
ہندمین وہوم ڈالی ہے حقیت مذہب پولوسے چون پنبہ حلاج توتم
ڈالی ہے راست گو کا مرتبہ عالی ہے مردان خدا سے تختۂ ہند نہین
خالی ہے آپکے تحیرات محض خام خیالی ہے تجویز شیخ نجدی جعلی ہے
پس چونکہ یہ شہادت کاملہ تھی لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسبات کی
کہ اس شہادت مین کوئی امر ضعیف اور غیر کامل شریک نہو کہ آگے مناقشہ
کو جاے گفت اور خوردہ گیری و تحریر پر یکے باقی نہ رہے مگر
میان عزازیل کب ہارتے ہین ادہر اودہر دوڑتے ہین جھک مارتے ہین

نیکنامی دنیا پر مرتے ہین آخرت کی شرم نہین کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا
اہل علم ہند کے سر پر دھرتے ہین بقول اہل فارس خوردنی بیار فوطہ بجہنم
کرتے ہین جناب ہمن آپ بھی چونک جلیئے بات مین ایر پھیر نہ بتائیے
خدا سے ڈریے یا جلو بھر پانی مین ڈوب مریے اہل اسلام ذوالاحترام
قصبۂ بلگرام کو بدنام نہ کریے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اذیت اور رنج
اور تباہی اور غارت گری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور معاذ اللہ توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا محض مزخرفات ہے حرکت
شیطانی ہے جھوٹی کہانی ہے خلاف قانون ہے شیوۂ مالیون
ہے دستور ہے جب طرف سے آدمی ہارتا ہے تو بقول مشہور گانڈو
ہاتی اپنی فوج کو مارتا ہے شاہزادگان والاتبار جگر گوشگان سید الابرار
برگزیدگان پروردگار سرداران دار القرار قاسم کوثر و سلسبیل اداکنندگان
منشار قصبر اجمیل نسخ تورات و انجیل خلاصۂ خاندان حضرت خلیل جلیل کے
شان مین لفظ توہین لانا شرافت و حمیت اسلامیہ سے بعید ہے
ہان یہ بات اور ہے کہ ہر وقت مین ایک یزید ہے بقول مولانا روم
ہر یک حسین نیست تا گردد شہید ۔ ورنہ بسیار اند در دنیا یزید + قولہ تحریر
سوم اگر فرض کیا جاوے کہ یہ سب ہجوم بلیات اور مصائب شدیدہ محض واسطے
امتحان کے تھا کہ کل انبیا پر علی قدر مراتب ہر گونہ ہجوم بلا و مصائب کا بالاتفاق ہے

ہان یہ بات اور ہے کہ ہر وقت مین ایک یزید ہے بقول مولانا روم
ہر یک حسین نیست تا گردد شہید ۔ ورنہ بسیار اند در دنیا یزید +

کمالات مخفی علے اولے الہی اس صورت مین بھی دفع تحیر نہین ہوسکتا
کس واسطے کہ ہجوم بلیات کا واسطے امتحان جمیع برگزیدگان بارگاہ کبریا سلم
مگر آخر کار بعد تکمیل امتحان کے مقابلہ کفار کی امداد انبیا اور ہزیمت و ہلاکت
اور شکست کفار اور نجات اور غلبۂ انبیا سلم کہ جسکی آپنے آیات قرآنی سے
شرح کی ہے اسکے بعد فرماتے ہوا لی قولہ مگر ایسا سانحہ جو کہ معرکۂ
کربلا مین واقع ہوا کہان تھا یہ معرکۂ کربلا اگر واسطے امتحان کے تہا جا ہیے
تہا کہ بعد امتحان و اتمام جمیع مصائب آخر کار یہان بہی مثل انبیاء سابق
امداد و اعنی اور نظفر بمطلوب ہوتے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
باب مین ہر امتحان مین بعد تکمیل امتحان کے تکمیل و اعنی ہوگئی آخری
امتحان مین جو سخت تر تہا جب اللہ تعالے نے دونون باپ اور
بیٹے کو بو اعنی جا نچا باپ کو ذبح فرزند پر مستعد پایا اور فرزند نے
بہی مستعد ہو کر کہا یا ابت افعل تا آخر آیہ آخر بعد امتحان کامل کے ہر طرح
سے امداد نمایان ہوئی اودہر چھری کو حکم کہ خبردار تار مو بہی نہ کٹے اودہر
فدیہ بہی پہونچا پس ملاحظہ ہو کہ کربلا مین بعد ہمہ مصائب و شدائد اور قتل تمام
عزیزان و رفیقان و فرزندان لخت بلکہ یکہزار و نہصد و پنجاہ زخم کارے
اوس ایک جسم مبارک پر پہونچ چکے تہے اوسپر بہی مگر امتحان نہ ہو چکا
تہا کہ مثل کارد ذبح اسمعیل علیہ السلام کے خنجر شمر ملعون کا کند نہ ہوگیا اور فدیہ

نہ پہونچا یا مثل اور انبیاء سابق مدد نہیں نہوئی الخ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ
بات دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان جا تھمتی ہے دیکھو پولوس
مقدس کے خط کا تین باب جو گلاتیونکو لکھا گیا آیہ ۱۳ قولہ مسیح نے
ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے الخ اقول اب فیئے
کہیان حسب بیان پولوس مقدس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
مصلوب بھی ہوے اور ملعون بھی ہوے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد
جب ملعون ہوے تو ابن اللہ ہونا کجا شفیع گناہگاران کب رہے دیکھو
چور چور کی شفاعت کب کر سکتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس ظلم صریح اور فاش
کے کیا تکمیل ہوئی تو عیسائی بھی معقول ہوے جاتے ہین اور یہود نا ہنود
نعلین بجاتے ہین آپکی شان مین مرحبا بکم فرماتے ہین اور عیسائی منصف مزاج
آپ کو لعنت اللہ فرماتے ہین لہذا آدمی کو بات سوچ بچار کے کہنا چاہیے
مثل مشہور ہے جسکا کھایئے اوسکا گایئے بس اسطرح کے تجربات تحریر مین
نہ لایئے بلکہ زبان سے بھی نہ فرمایئے اسلیے کہ اگر یہ عیسائی سن پائین گے
تو آپ کو خبط الحواس بتائین گے نہ فرمائین گے ترقی کجا پایہ تنزل دکھائین گے
اور ہمارے شاہزادگان عالی وقار کی تو وہ تکمیل ہوئی کہ کسی انبیاء سابقین کے
ایسی تکمیل مکمل نہین ہوی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کتاب سر الشہادتین

مین تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین **قولہ** کہ بعد قتل جناب امام حسین علیہ
السلام کے تراہی برس قتل یزیدیان بدشعار نگون سار ہوا کیا اور جو جو کہ بانی
مبانی تھی اونکو مختار نے اپنے عہد حکومت مین مع زن و فرزند یکڑوا کے
عورتون کو شکروالو نیز مباح کردیا اور اونکے بدنون کو آگ مین جلوا کر خاک
اون ناپاکون کی دریا مین بہکوادی کہ آجتک اونکی اولاد بھی دنیا مین سوائے
آپکے باقی نہین رہی اور شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام کی کیسی مقبول
بارگاہ کبریا ہوئی کہ آجتک ہر محرم مین لاکھون گھڑے شربت اور دودھ کے
بٹ رہے ہین بسبب نذر حسین کی دھوم ہے جسکا شہرہ از شام تا روم
ہے یہ کیسی رسوم مرسوم ہے کہ باوصف عدم حکومت اسلام ذوالاحترام
درین جزیرۂ ہند از بمبئی تا سندہ برای ماتم امام علیہ السلام جابجا تعزیہ نیز
کل فریق کا ہجوم ہے کسی نبی کی شہادت کا یہ شہرہ عام نہین
یہ تعجب کا مقام نہین اگر آپ اسکو تحریر مین نہ سلجھتے تو البتہ آپ کو لوگ
ذی شعور جانتے مانتے خیر ہمکو اس سے کیا کام ہے آپکو اختیار ہے بندہ
لاچار ہے کسیکا شعر ہے ہمکو یاد آیا آپکو سنایا ؎ اولٹی ہوئی دنیا
اور اطبا ہوے احمق دیکھینگا ہوا سفرے مین بواسیر گلے مین **قولہ** تحریر
چہارم وہ یہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہ ہجوم بلیات اور مصائب اور
تکالیف اور اذیت اور اسیری اور مظلومی اور غلبت اور تشنگی اور گرسنگی جیسا

کربلا مین واقع ہوا یہ سب شروط لوازم شہادت سے تھے جیسا کہ کتاب
سر الشہادتین مین بتصریح تمام لکھے ہین یہ مضمون بھی دل پر نہین جمتا لسطوا سطکم
وہ جو عمدہ ترین شرط شہادت جو تحریر دوم مین لکھے ہین یعنے مقابلہ غیر
کلمہ گو سے ہوا ور وجہ نزاع سوای کلمۂ شہادت کے اور کچھ نہو قطعا مفقود اسقدر
ہجوم مصیبات شدائد و مصائب کہ چشمۂ آب بھی خود بخود غائب ہو گیا اگر
لوازم شہادت سے تھا تو چاہیے کہ شہدائے غزوات نبی کے شہادت
درست نہوتی کیونکہ ان غزوات سے وہان کوئی نہ تھے حالانکہ
اونکی شہادت پر کلام الٰہی گواہی دیتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا بل احیاء عند ربہم وہان مایہ جدال فقط واسطے کلمۂ شہادت کے
بمقابلہ غیر کلمہ گو تھا یہ شرط یہان نہ تھی پھر اسمین کیا اسرار الٰہی تھا الخ
جواب ہر چند کہ جواب اسکا ماقبل ہو چکا مگر پھر کر عرض یہ ہے کہ جو آپنے
فرمایا کہ سر الشہادتین کا مضمون دل پر نہین جمتا اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ آپکی صحت ولدیت مین آپکے والدین کی گواہی
ہمارے دل پر نہین جمتی اور دوسرا کوئی گواہ اسنے زیادہ یقینی نہین ملتا تو اسکا
کیا جواب تجھیے گا یا دعوے مدعی تسلیم کیجیے گا دوسرے یہ کہ میان
عزازیل باوصف قرب پروردگار اور تعلیم فرشتگان کی ربوبیت اور وحدانیت
کے قائل نہوے انحراف کیا طوق لعنت دائمی لیا تو کیا آپکے نزدیک

وہ مردود عالم نہ ٹھہرے واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی ہے
عقبل خردہ بین آپ کی خوب بوجھتی ہے آپنے کمال کیا میان
عماد الدین پر یہ حملہ کیا اپنے اوپر آپ الزام معقولیت کا لیا
ضرب المثل ہو گئے دین دنیا سے کھو گئے خواب غفلت مین سو گئے
حسبت اعمالہم ہو گئے خدا سے ڈریے استغفار پڑہیے تحیرات الطائل
ذہن سے نہ گزریے دیکھو شیطان علیہ اللعن ایسی ہی وسوسے
لاتا ہے نیک کام کو دلپر جمنے نہین دیتا تو کیا کوئی اوسکو مانتا ہے
حق جانتا ہے عیاذا باللہ اپنے مذہب کو آپ بکہانتا ہے قدما کے
قول کو جھوٹا جانتا ہے تیسرے یہ کہ آیات قرآنی کو نظیر لانا اوسکو
تطبیق کہکے ملانا خلقت کو دہوکا دینا آپ کی دانائی سے بعید ہے
ابھی خلقت علم قرآنی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ
سرکاری کے پڑہے ہوئے رہجائین گے تب البتہ یہ وسوسہ کام
آئین کے میان عزازیل کے من بہائین گے مڑیا ہلائین گے بقول
شاہ ؎ کمان جہکڑا ایجائیگا نکالا باغ کا کاغذ + کجا رئیس و کجا خیش
خوب تقریر کرتے ہین + ایصا حب تواریخ حبیب آلہ دیکھو آیہ کا منشار
نہ سمجھو اپنی طرف سے قرائن نہ ملاؤ قابلیت پر خاک ڈالو بجہ افعی کو
آستین مین نہ پالو وہ لکھتے ہین قولہ کہ حدیث صحیحہ مین وارد ہے

کہ شہداے احد کو اللہ جلشانہ نے اپنے حضور مین بلاکر مثل عبداللہ
والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہین کسی
چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو کہ تمہین دیجاوے اُنہون نے عرض کیا
کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملی ہین اب کسی چیز کی خواہش نہین ایک بات
کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیری راہ مین شہید
ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار ہرگز جانا نہین ہو سکتا
یہہ آرزو تمہاری پوری نہین ہو سکتی تب اونہون نے کہا کہ ہمارا سلام
ہمارے بھائی مسلمانون کو پہونچا دیا جاوے الخ پس اسپر اللہ صاحب نے
یہہ آیات نازل فرمائین مگر آپنے معرکۂ کربلا مین جائین لقولہ ؎ کسی کے
آتی ہے ساقی کے یہہ حواس گئی + شراب بیچ پہ ڈالے کباب شیشے مین
قولہ تیسرا جسم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ شہادت اگر ذات خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واقع ہونے مایۂ ضعف دین اسلام تھا کہ
کتاب سر الشہادتین مین تو ضیح تمام لکھا ہے یہ بھی جیسا کہ چاہیے ولیکن
نہین جتانا لیجئے یہہ توہین اور اسیری اور استیصال خاندان نبوت کربلا مین
کیا اور مجھہ کو یہہ خرابیان اور تباہی اہلبیت موقوف علیہ شہادت نہ تھی اس
شہادت مین حفظ اوس توہین کا ہوا الخ جواب ای سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ
توہین کی لفظ اپنے پیغمبر کی شان مین لانا اور پھر اپنے تئین مسلمان

بتانا خدا اور رسول سے نہ شرمانا آپہی کا کام ہے اسکا بد انجام ہے
مولانا نظامی نے بیچ کہا ہے **بیت** خران را کسے در عرو سے نخواند +
مگر آن زمان کاب و ہزم نماند + ایصاحب توہین جب ہوتی کہ امام علیہ السلام
بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت نہ دیتے مردونکا ادا ہے
شجاعت ہین نام ہوتا ہے توہین نہین ہوتی ہے جو کوئی مثل آپکے
توہین سمجھے وہ بدنام ہوتا ہے نکوئی آخرت سے ناکام ہوتا ہے
آپنے سنا نہین اہل عرب کا قول یا حدیث ہے **قولہ** الجبار جبر من
الجبن اسی پر کسیکا شعر ہے **ع** سر کشتہ بہ نیزہ میرد بہ نفس + کہ معراج
مردان ہمہ نیست و بس + اور آپ کی ذات خاص ہین یہ مرتبہ اسلیے
لاحق نہوا کہ آپ خاتم رسالت تھے اگر یہ کمال ہے آپ کی ذات
خاص ہین جمع ہو جاتا تو صاحبزادون کو کونسا مرتبہ دیا جاتا لہذا یہ
تحریر کا مقام نہین معاذ اللہ توہین امام نہین اسے توہین جاننا اہل اسلام
کا کام نہین مگر ہان اسوقت ہین یزید بد انجام نہین ہر چند کہ آپنے مقدمہ کو
طول دیا مضمون فضول کیا اہل مطبع کو بی ملایا عذر ہا تقدم طبع ثانی تحریر
فرمایا مگر مطلب سعدی ہمارے قلم نے کہہ سنایا **بیت** ای نویدی بات
دل کی دلمین کہہ + منہ سے نکلی اور پرائی ہوگئی + **قولہ** تحریر شتم یعنے
عمدہ ترین شرط شہادت وہی ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو

اور وجہ نزاع وقتال کے سوائے اعلائے دین اسلام کے
اور کلمہ شہادت کے نہو جیسا کہ مذکور ہوا کہ قاتل کفار غازی اور مقتول
شہید اور یہ شہادت درحقیقت شہادت نبی کے ہے صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسکا حال آیندہ ازروے نص قرآنی بیان ہوتا ہے بس
اس شہادت کی تصحیح ضرور ہے اور اسمیں وہ شرط عمدہ مفقود بہر صورت
اس شہادت شہدائے خاص کے کہ درحقیقت شہادت خاص ہے
اوس شہادت شہدائے غزوات نبی پر کون ہے اور اسمیں کیا
اسرار الٰہی ہے الخ **جواب** مشفق من یہ سوال آپکا مکرر ہے سہ کرر
ہے دستور ہے کہ پیری مین عمر کو کمال ہوتا ہے عقل سلیم کو
زوال ہوتا ہے نسیان کو کمال ہوتا ہے حکما کا قول ہے کہ پیری مین
تین چیز کی محبت بڑہ جاتی ہے ایک اولاد کی دوسرے مال کی تیسرے
خام خیال کی لہذا چونکہ اسکا جواب ماقبل ہوچکا ہم قلم انداز کرکے آگے بڑہے
آپکے تحریر ہفتم کے اوپر جا اڑے اوسکے فقرے گڑے ہے **قولہ** تحریر ہفتم
وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن صاحب علیہ السلام نے درگذر اور مصالحہ
کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقابلہ کیا یہ دو نو امور باہمدگر
متضاد اور مناقض ایکے نزدیک بجا اور مستحسن ہونا کس راہ سے ہوسکتا ہے
اگر وہ مصالحہ اولی اور بجا تھا چاہیئے یہ مقاتلہ نادرست ہوتا اور اگر یہ مقاتلہ

اولے تہا چاہیے کہ وہ مصالحہ نادرست ہوتا بس اسکے
باکیان اور اسرار حکمت آلہی اگر کوئی غور اور فکر سے ،
اور عقل سے بیان کرے معتبر کیسے مگر یہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت
کیا جاوے لہذا بیشتر اس مضمون کو ذہن نشین کرنا مقدم تر ہے
بعد اسکے جو حال واقعات کربلا از روی آیات قرآنی کے بیان
کیا جاویگا البتہ طبع انصاف پسند قبول کریگی وہ مضمون یہ ہے الی قولہ
کہ کلام اللہ مین سوائے نام زید کے کسیکا نام بقید نام نہین بیان
کیا ہے اور اس تخصیص نام زید کی یہی وجہ ہے کہ یہان اوس کے
بیان کی کچہ ضرورت نہین ہے سوائے زید کے جسکا نام کلام اللہ
مین مذکور ہے بقید صفات اور علامات کی ہے کسواسطیکہ
نام مین تواردا کثر ہوتا ہے اشخاص متعدد ایک نام کے ہو سکتے
ہین اور صفت خاص مین دوسرا شریک نہین ہو سکتا جیساکہ سورہ
ھل اتی مین جو تخصیص خاص مذکور ہے سوائے ذات خاص جناب
امیر کے کسیکی طرف منسوب نہین ہو سکتی الخ غرضکہ اسمقام پر دو چار
آیہ اور جوکہ جناب امیر کی شان مین ہین بیان کرکے آپ یون بول
چلے ہین ۵ الم شد از سر قرآن علم الم یعلم ۔ کہ ہست حرف الف لام میم
شکل الم ۔ مابعد اور چند آیہ غیر قرآنی جوکہ خلاف منشا ہین آپنے تحریر کیے ہین فقط

جواب مشفق من جواب سوال کا موافق سوال کے ہونا چاہیے نہ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہین اسکو کوئی ذی شعور پسند نکریگا مظلمۂ مبہودہ گوئی آپکے ذمہ دھرے گا جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ؎ کہان جھکڑا اچلے کا نکالا باغ کا کاغذ ٭ کجا ریش و کجا فیش و عجب تقریر کرتے ہین ٭ اور پھر یہہ کہ جب آپ خود ہی فرما چکے کہ اگر کوئی اس مقدمہ مین غور اور فکر سے کچھ جواب دے تو معتبر کب ہی مگر یہہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت کیا جاوے اور پھر نصوص قرآنی آپنے وہ پیش کی ہین جنکا کہ شان نزول ہی اور ہے بھلا یہہ بات آپکے نزدیک مفید مدعی ہو یا مدعا علیہ ذرا گریبان مین منہ ڈالیے شعور مندی کیجیے دون کی نہ لیجے اللہ تعالے غیب دان ہے اوس سے کچھ نہین نہان ہے بس مقدمہ نگاہ مین تل گیا ومن یضللہ فلا ہادی لہ کا کھل گیا ایصاحب اس خبر کی خبر ہمسے سن لیجیے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجیے طفلان مدرسہ سرکاری کو نہ بہکائیے مقدمات واضحہ کو غلط نہ بنائیے تنخواہ سرکاری کو مفت مین نہ کھائیے زید کا ذکر کہ ایک لی یا لک حضور اقدس کے تھے فقط اللہ جل شانہ نے بطور خبر کے فرمایا ہے اور صاحبزادگان عالی وقار کی شہادت باسعادت کا حال از جزو تا کل اپنے حبیب کو کس خوبی سے بتایا ہو معرکۂ کربلا کا بالکل پتہ جتایا ہے یعنے کہ لیعص کی سے مراد کربلا اور رہ ہے

مراد ہلاکت اور (ی) سے یزید اور (ع) سے مراد عطش اور (ص) سے
مراد صبر سیاق کلام کو آگے دیکھو یعنے فرماتا ہے ذکر رحمت رب
عبدہ زکریا ترجمہ یعنے ہمنے اس سے زیادہ سخت امتحان زکریا
کا کیا تھا اوسپر بھی اختتام مراتب تامہ شہادت نہین ہوا یہ مرتبہ
عالی ہم تیرے جگر گوشہ حسین کو عطا کرینگے اور وہ اس مقام پر صابر
و شاکر ہوینگے رونق و شجاعت شجاعان عرب کی کھوئیگا معاندین دین کو نجر
تحیر مین ڈبوئے گا مردوں کا شجاعت مین نام ہوتا ہے مراسم تسلیم رضا
پر کام ہوتا ہے دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے ؎ بوسے
چاہ ذقن کھائین گے یا تیغ کا پھل + شجر عشق نہین دیتا ہمارا ایک ایک
بس اب آپ استغفار پڑہیے ہٹ دھرمی پر نہ اڑیے تحیرات طلال
دمن شریف سے نہ گڑیے تحیرات شیطانی جھوٹی کہانی ہے پناہ
مانگیے تو کون ستر نہ سانیے خدا کو مانیے ہمکو جھوٹا نہ جانیے اوپچ کی
نہ لیجیے ترقی کا خیال نہ کیجیے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر
راحلۂ سفر ہے آپکا کدہر خیال ہے جسم انسانی پانی کی یکھال ہے
متاع دنیا آخرت مین وبال ہے بقول شاعر ؎ گھڑیال کھڑا امر پہ
یہ کرتا ہے منادی + گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی + اب
کیجیے کون جیتا کون ہارا کس نے یہ میدان مارا حضرت من علمیت ہا

بزرگی نہین ہے عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت
مین فتور ہے تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ اگر علمیت پر بزرگی
ہوتی تو شیطان کی اتباع لازم آتی اسواسطیکہ اوسکی علمیت کو آپکی علمیت پر فوق ہے
ہر چند کہ آپکو اوسکی پیروی کا ذوق ہے **قطعہ** خوبنا پہ دل خور کہ شراب
بہ ازین نیست ۔ ونداں بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ۔ در کنز وہابانہ
توان یافت خدارا ۔ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ۔ اب رہی یہ بات
کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے مصالحہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام
نے مقاتلہ یہ دونون امور باہم گر متضاد اور متناقض الخ **اقول** پہلا مین یوچھتا
ہون کہ مصالحہ جناب امام حسن علیہ السلام کا آپکو ساتھہ یزید پلید کے کس کتاب
سے ثابت ہوا یا فقط میان شیخ نجدی کے بیان کو آپنے بیش خود الہام
غیبی یا القاے لا ریبی قرار دے لیا ہے یا مثل حواریان عیسویہ کے
حلول روح اقدس آپ مین بھی ہوا ہے ایصاحب مصالحہ تو جب
ہوتا کہ امام حسن علیہ السلام بیعت یزید شقی کر لیتے اور زاد شجاعت
نہ دیتے اور جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نہ کرتے لہذا
حسب امر متنازعہ فیہ پر امام حسن علیہ السلام کو یزید ملعون نے بذریعہ
زہر شہید کروایا اور اسے امر خاص پر جناب امام حسین علیہ السلام سے
قتال واقع ہوا جسکی توصیف صاحب مصنف تواریخ چین نے بھی کی ہے

گو کہ مذہب مسیحی رکھتے تھے مگر نیک نامی لی ہے ایسے ڈلہوسی نام
کے مسلمانونکو بدنامی دی ہے کل شجاعان سلف پر غالب بتایا ہے
انصاف کو کام فرمایا ہے اب کہیے یہان تو آپ بالکل دبری گئے ہمارے
صداقت کی اہل گیتی مین پکار ہوگئی بس اسمقام سے ہمارے آپکے
جیت ہار ہوگئی والمدہ عزازیل آپکے سر ہانے روگئی قابلیت آپ کی
کھوگئی بحر تحیر مین ڈبوگئی اور سوائے اسکے ہمنے لکھنؤ مین ایک
معتبر مسلمان سے سنا ہے کہ آپنے اونسے بیان کیا کہ قرآن مین بطور
پیشین گوئی انتزاع سلطنت لکھنؤ کا بھی اشارہ ہے جیسیکہ
جہان کہین قرآن مین بخرج یا تخرج ہے اوس سے آپنے مراد اخراج
شاہ اودہ لیا ہے تفسیر دانی کو کام کیا ہے اور جہان کہین قرآن مین کہ
یدخل ہے اوس سے آپنے داخلۂ سرکار انگریزی مراد لیا ہے
ذہن رسا کا امتحان کیا ہے لہذا ہمنے بھی اسی لحاظ سے جو بعض مقام
قرآن شریف مین غور کیا تو سورۂ روم مین اس آیہ سے
آپکے بھی خبر نکلتے ہی از روی قاعدۂ زبردستیات کے ملتے ہی یعنے
ظہر الفساد فی البر والبحر بس معلوم ہوا کہ یہ خط آپکے نام کی ہے کیونکہ
آپ پشت پناہ دین مبدین ہین اور بین ہین بوم کی گدی نشین ہین لہذا اگر مناسب
جانیے تو آپنے کسی تصنیف مین درج کردیجیے گا ہمکو دعا خیر سے

یاد دلایا گیا اب دفع دخل مقدر کا جو عذر اہل مطبع کی طرف سے صفحہ
مین آپنی کتاب کے اخیر مین الحاقا تحریر فرمایا ہے اسکو بھی ہم مجملا
قلم بند کرکے جواب دیتے ہین اوسنسے یعنے اہل مطبع سے اطلاع
کردی جیگی گا **قولہ** یعنے اونہون نے واسطے عیب چھپانے اور اجرت
بڑہانیکے چند سطر بطور عذر تحریر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے **الے قولہ**
کہ مولف کتاب اسرار کربلا نے بجگہ لا رطب و لا یابس لا فی کتاب مبین کی
سب واقعات معرکہ کربلا کو مضامین آیات قرآنی سے بقرائن ثابت
کیا ہے حالانکہ اون آیات کا منشاء نزول اور ہے مفسرین نے اون
آیات سے معرکہ کربلا مراد نہین لی ہے جیسا کہ بعد چھپ جانے
اور مشہور ہوجانے نسخہ مطبوعہ اول اکثر صاحبون نے غیبت مین اور
بالمشافہہ مولف کو الزام دیا اور کچھ عذر مولف کا نہ سنا انصاف کو کام
نہ فرمایا بس اب دفع دخل عذر اہل مطبع کی طرف سے یہہ ہے کہ مولف
کتاب نے یہہ کہین نہین لکھا ہے کہ ان آیات قرآنی کا شان نزول
بھی معرکہ کربلا ہے بلکہ از قبیل لطائف اور نکات اور بلاغت اور رموز و
کنایات کلام اللہ کی بیان کیا ہے اور ہر جزئیات کربلا کو ترتیب قبل
اور بعد آیات قرآنی سے مطابق واقع کے تطبیق دی ہے یہ عین بیان
بلاغت اور لطائف کلام اللہ کی ہے ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

گفتہ آید در حدیث دیگران ۔ معاذ اللہ کجا معانی آیات کلام اللہ بین
تاویل بے محل نہین کی ہے کہ مورد الزام کیا جاوے و فضلا علیہ اوسکے
نظیر اور سند قوی قول جناب امیر علیہ السلام سے از روے کتاب
مسلم الثبوت نہج البلاغت کے موافق قول و شرح ملا حسین ہندی کے
واضح تر لکھدی ہے کہ کتاب خواتیم ہین بیچ قصائد مرتضوی کے
ملا حسین علیہ الرحمہ صاف صاف لکھتے ہین قولہ کہ جناب امیر علیہ السلام
واردات اور واقعات خاندان نبوت اور واقعات کربلا اور مآل کار
بنی امیہ اور انجام کار اشرار اور ابرار کربلا کا علے الترتیب مضامین
آیات جمعسق سے تطبیق دی ہے جیسا کہ سب بقید آیات ممی آنی
سے کتاب اسرار کربلا مین بجاے خود مرقوم ہے حالانکہ اون آیات
کا بظاہر منشا نزول اور ہے بس اسطرح کی مطابقت دینے مین
معاذ اللہ کجا کفر و گناہ اور دخل بیجا آیات قرآنی مین پایا نہین جاتا ہے
بس یہی کلام معجز نظام حضرت امیر علیہ السلام کا سند اتمسک ہے
اور واسطے عذر مصنف کے کافی ہے الخ **جواب** اسکا یہ ہے
کہ حقیقت مین منتظمان صاحب مطبع نے خوب انتظام کیا یعنے اگر ایسا
روغن قاز نملا جاتا تو کتاب فعہ ثانی کا میکو جیسوائی جاتی کسیکا قول ہے
ع جو احمق در جہان باشد کس مفلس نمی ماند ۔ دوسرا مصرعہ

سنی اور سے دریافت کر لیجیے گا سبحان اللہ نہج البلاغت اور جناب
مولانا سید نبید کی نظیر ملنا اور یہ بھی تحریر فرمانا کہ حالانکہ اون آیات کا بظاہر
شان نزول اور ہے یہ گویا آپنے ہجو ملیح کی ہے یعنے معاذ اللہ
اس طرح کی تطبیق علماء سابقین نے بھی کی ہے سو یہ محض آپکا خیال خام
ہے لہو ہمارے علماء فریقین دینداروں کے گھر سے گھڑے بدلنا
غلط گانٹھا بجانا خدا و رسول سے نہ شرمانا ہرگز درست نہ تھا وہ جسکا کہاتو
تھے اوسیکا گاتے تھے گھڑے یا گانٹھا غلط نہ بجاتے تھے
معاذ اللہ طمع دنیا پر پھسلتے نہ تھے ایمان آخرت کو آسیای عصیان سے
دہلتے نہ تھے ترقی مہد کی امید پر دین حق سے بدلتے نہ تھے
مثل بعض علماے حاضر الوقت لقمۂ حرام سے پلتے نہ تھے اور
پھر میں پوچھتا ہوں کہ آجتک آپنے علماء دیندار مثل مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب رحمۃ اللہ دہلوے اور مولانا محمد اسحاق صاحب
و شیخ عبد الحق صاحب اور اہل مذہب حضرات امامیہ میں میر سید محمد صاحب
سلطان العلماء مجتہد لکھنؤ اور اونکے والد ماجد جنکا شہرہ مشرق تا غرب
اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کیا معاذ اللہ یہ تاویلات اونکے
ذہن میں نہیں آئیں نہ اونہوں نے بنائیں یہ تاویلات و تحیرات شیطانی
جھوٹی کہانی و لطائف قرآنی مدرسان مدرسۂ کنیک کالج کے نامہ کاتب

ازل نے لکھدی نہین بھلا فرمایئے جبکہ ان علماء دیندار سعادت
شعار نے یہ لطائف قرآنی نہ بتائے اور نہ اس قسم کی اعتراضات
بشکل تحریرات بتائے نہ تحریر مین لائے نہ گھڑی پائی نہ گھنٹے غلط
بجائے تو اب اسوقت اخیر مین کہ بطالت قرآن و رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کیا کوششین ہو رہی ہین کب صحیح ٹھہرینگے
مگر شاید یہ عبارت اسواسطے بڑہائی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ایسے تقریب
کے چھاپنے کا کوئی اہل مطبع بدون اجازت سرکار مجاز نہ تھا عذر آیکا
بجا ہے جیسے ایک ہندو کا سچ ہے **قولہ** سب مین بیا پک تلسی رام
الخ والا اب مناسب یہی ہو کہ آپ ہمارا یہ نامہ جوابی بھی چھاپ دین
بشرط اطلاع فی سطر ۲ راجرت دیجائیگی لیں اب آپی مختصر سا نامہ
تمام کرتے ہین اگر جواب پائین گے تو جواب الجواب اوڑائین گے
جو کچھ باقی رہتا ہے اوسے بھی جتائین گے اللہ جلشانہ نے ہمین
اسی وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اپنے حبیب پر شید اکیا ہے
آپنے سنا نہین کسی اوستاد نے کہا ہے **بیت** ہر کسے را
بہر کارے ساختند + میل او را در دلش انداختند + فتبارک اللہ احسن
الخالقین زیادہ بس و باقی ہوس فقط .....

الراقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار

پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ
یہ نامہ تاریخ ۱۹ محرم الحرام ۱۲۸۰ ہجری کو انام سے روانہ ہوا۔
ٹکٹ چسپاں ۲ر

جب اس نامہ تحریر ربا کا جواب نہ آیا تب یہ دوسرا
نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظۂ ناظرین کے درج کتاب ہوا

ہوالمستعان

نامۂ ثانی

لطفہ زاد صاحب منشی ظہیر الدین

منشی صاحب عنایت فرما جو فروش گندم نما منشی

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ عرضداشت ایکقطعہ خط
مسمے بنامہ تحریر ربا بجواب کتاب اسرار کربلا مصنفہ
و معروضہ آپکے نیازمند نے بر سبیل ڈاک خدمت
شریف میں روانہ کیا تھا مگر تا حال جواب و رسید نامہ

سے آپنے سرفراز نہ فرمایا سرمۂ خاموشی کہایا اگر ہین نمط فراموشی ست
خدا حافظ مگر فی الحال زبانی بعض برادران اہل اسلام سنا کیا کہ شاید
آپ فرماتے تھے قابلیت جتلاتے تھے کہ ارتداد یزید ملعون
وہمرہیانش ثبوت نہین ہے زمرۂ اسلام سے کوئی شقی باہر نہین
ہے لہذا واسطے تسکین خاطر عناد آثر آپکے ہم نشاندہی کرتے
ہین نکوئی آخرت سے نامۂ اعمال کو بہرتے ہین دیکھو کتب عقاید شرح
نسفی مین لکھا ہے قولہ لعنۃ اللہ علی یزید وعلی انصارہ واعوانہ و
نحن لا یتوقف فی شانہ بل فی انصارہ واعوانہ لانہ ضی بقتل الحسین واہانۃ
عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو کتاب معتبر عند اہل السنۃ والجماعۃ
الخ اور امامیہ اثنا عشریہ تو معاویہ کو بھی سانتے ہین کسی کے نہین مانتے
ہین پھر دیکھو شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی جمیع کتبہ خصوصا صراط
مستقیم فی عقاید مین لکھتے ہین قولہ ومن انکر فہو مردود ومن اول
فہو فی شک وریب الخ اور حضرت بدیع الدین قطب المدار صاحب قدس
سرہ فرماتے ہین بیت ملعون بود مخالف سلطان اولیا۔ گرچہ المثل پدر بود
ویا برادر مم اور علاوہ برین یہ عرض ہے کہ ایک عقیدہ مفید مطلب
آپکا ہمکو یاد آیا واسطے اطلاع آپکے تحریر مین آیا فلہذا اگر مناسب
جانیے تو کسو پہلو مین کوئی کتاب جدید مثل ظہیر الافشا تحریر فرمائیے

قرائن ملائیے یقین ہے کہ برآمد کار ہو ترقی عہدہ از سرکار ہو بلکہ میان
عماد الدین اور مولوی صفدر علی بھی الگ ہو جاوین آپ ہی کا دار و مدار
ہو وہ یہ ہے **قولہ** ایک ملحد جب مرنے لگا تو اپنے فرزندکو یون
وصیت کرنے لگا کہ ہمارے بنلے ایمان عناد پر مستقیم تھے
وسوسۂ شیطانی سے نے خوف و بیم تھے ہدایت رب کریم
تھے لہذا انکو فہمایش کرتے ہین کو بقول اہل اسلام اپنی قبر کو نار سقر
سے بھرتے ہین **اول** تو تم عناد یزید پلید سے رکھنا کہ وہ قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام بد انجام ہے **دوم** کسیقدر بغض
حضرت امام حسن علیہ السلام سے ہو اسلیے کہ انھون نے خلافت
از خود معاویہ کو دی جب تو یزید تک پہونچی **سوم** جناب علی مرتضے
علیہ السلام سے کہ انھون نے جنگ صفین مین معاویہ سے
مصالحہ کر لیا اگر وہ مصالحہ نہ کرتے تو خلافت معاویہ کا ہیکو ممہتی
تھتی **چہارم** جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیے کہ آپ معرکۂ کربلا سے بالکل واقف ہو چکے تھے اور کہ
تدبیر کی امام علیہ السلام کی مفت مین جان لی **پنجم** خدا سے
کہ بانی اسکام کا ہے وہ جانتا تھا اور امام علیہ السلام کو بچا نہ لیا فقط اغر
منشا ہمارے بیانکا یہ ہے کہ اگر آپ اسمین گفتگو کرتے تو ہم ہم

بھی بعونہ تعالے قدم جادۂ راستی پر دہرتے نکوئی آخرت سے
نامۂ اعمال بہرتے قلم اوٹھاتے آپکو جتاتے اوڑان گہائی میان عزازیل
کی بتاتی اور اگر شاید ہمارے بعد آپ تحریر فرماوین گے تو انشاء اللہ ہم تو
وکیل ہین ہمارے بعد وکیل الوکلا آوین گے دہجیان اوڑاوین گے آپکو
اور آپکے شیر الدولہ کو شرمائینگے سجز ندامت نہ پائین گے زیادہ وبس

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ بتاریخ ۴ صفر المظفر ۱۲۸۳ ہجری
کو لکھنؤ سے روانہ ہوا نکست چسپان ۔

اب اسکے بعد منشی صاحب جبلہ کہ سے آئے تو
یہ اعتراضات اخبار مین چھپوائے لہذا جب ہم تک
ہرکارہ اسلام نے پہونچائے تو جواب لکھہ سکے
روانہ کیا درج کتاب کرتے ہین۔

ہوالمستعان

نامہ ثالث

زادلطفہ

صاحب

منشی صاحب معدن قابلیت و شعور سرایا در منشی ظہیر الدین

از طرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم وکیل سرکار

ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ما وجب کے

مدعا یہ ہے کہ اسوقت ہرکارہای سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان

علیہ الصلوٰۃ والسلام دو ورق اخبار مطبوعۂ مطبع منشی نولکسور صاحب واقع
شاہجہانپور ۱۰ مئی سنہ ۱۸۷۰ء مملو لکچر انتسے جو کہ حسب منشا سرکار آپنے بابت
تردید حدود اللہ ہانکی ہے خاک پھانکی ہے ہمارے پاس لائے
بعد مطالعۂ تقریر مذکور قلم اوٹھایا اور دجواب آپکا آپکو سنایا بقول منشی
ریاض الدین صاحب بلبت گوہر بدہان داری مرحبا قطاز و تو فخر خرسانے
وبوم ساقط از و ایصا حب پردۂ اسلام سے باہر آپکے مٹن جاپ
خنزیرے کہائیے بڑا نڈی اوڑائیے تقریر باطلہ نہ سوچیے استنجای
اب چھوڑیئے کاغذ سے شرمگاہ پوچھیے خدا کو ملنیے ہمکو جھوٹا
نہ جانیے ایلچی کو زوال نہین جھوٹہ بولنے کی مجال نہین خدا کے کلام
مین تاویل لاطائل لانا خلقت کو دھوکا بتانا امت محمدیہ کو بہکانا شعور مندیسے بعید ہے
کہ قرآن شریف مین ان لبطش ربک لشدید ہی آپکا بیان ہے ضعیف البرہان
ہے قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ قبل ازین ایک کتاب مفید لنسوان
وارباب تعلیم نسا کی تصنیف کی گئی تھی جسکے صلہ مین گھڑی طلائی زرین
مغرق گران بہا خود نواز فرمائی بطور انعام پیش گاہ جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر مغربی وشمالی سے آئی لہذا اب مسودہ دوسری کتاب کا واسطے
تعلیم نسا کے بتائید مضامین حسب تلقای وہی بالقدر الداد روح القدس بنام
فوائد النسا کا مرتب ہوا ہے اوپر ایک مقدمہ اور دس باب کے بس ماہیت

مضامین اس کتاب سے ظاہر ہے اسمین صنعت اور باریکی پر لحاظ
کرنا چاہیے کہ بدترین لسنوان کو بہترین ملائکہ ہفت اقلیم و آسمان پر ترجیح
دی ہے اور اوسپر ترقی کرکے سب مردونپر جمیع امور دنیوی و دینی مین
عند اللہ و عند الناس بدلائل عقلی و نقلی و صریحی و بدیہی موجہ ہستند ترجیح دی
ہے اور تمام نعمتون دنیا و دین مال و دولت دنیوی اور تمام حور و قصور اور
سب نعمای بہشت مین استحقاق اور حصہ عورتونکا بہ نسبت مردون کے
بمدارج زیادہ تر عند اللہ و عند الناس ثابت کردیا البتہ لائق ملاحظہ ارباب
انصاف کے ہے اور اسناد کتب اسلام اور احادیث سے نشاندہی کار
مفید عام کو بہت لطف اور خوبی سے تقویت دی ہے اور مصالح
دینی و دنیوی نکاح واحد کے اور قبائح و آفات اجتماع دو نکاح کے عقلا و
نقلا و ہدایتا و صراحتا اسطرح ثابت کیے ہین کہ مقام انصاف مین کسیکو
مجال سخن کی نہین ہوسکتی وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ صریح تر آیہ
قرآنی ترجیح نکاح واحد کے تقویت کرتی ہے اور حدیث نبوی السلامۃ فی
الوحدۃ والافات بین الاثنین اسی مقام سے خبر دیتی ہے الخ جواب
واہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھے آپہی سے پوچھے مجنون
سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور جناب امام حسین علیہ السلام جب
لڑتے تھے حق کسکا تھا کہا بلی کا ویسے ہی آپ بھی فرماتے ہین انصاف

تفاسیر دیکھیے انکل بچو غلیلہ نہ پھینکیے جنکے یہان آپ نظر یکو کتاب
بھیجنا چاہتے ہین وہ بڑے عالم علم عربی کے ہین وہ کب اسے
مانین گے آپ کو خبط الحواس جانین گے پہلے تو گھڑی ملائی بھیجی تھی
اسکے عہدہ سے معزول فرماوین گے یا چٹھی لکھدین گے درد بھیک
منگاوین گے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ بامداد روح القدس یہ کتاب لکھی
گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچہ یاد یان حال
سے بھی ردی ہے جو مطلب آپ یہ نہ سمجھے اپنے مطلب کے موافق آپکو
بتایا یا شیطان بشکل روح القدس متشکل ہوگی آپکی کوٹھی مین سمایا جو یہ فقرہ
آپنے فرمایا پہلے مین پوچھتا ہون کہ انخفتم ان لا تعدلوا کے معنے ظاہر
ہین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب تک جوروان اور اگر تمکو خوف
ہو کہ ہم عدالت نہ کر سکین گے تو ایکہی رکھو بس اس سے یہ کہان ثابت
ہوا کہ ایک ہی جورو کرنا چاہیے اور بیڑا پر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو تو
بریز بریز پکارتے ہو کہتے ہو کہ منشا مکرر کا یہی ہے معاذاللہ ہم کہتے
ہین کہ ہو سرکار دولتمدار انگریز بہادر ایسے فہم کا ہد بارلے فاسد نہین
ہین اونکا نام لینا بدنامی دینا عین نیکنامی ہے بلکہ بدنامی ہے
اور یہ کہ حدیث شریف السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کے
نظیر لانا یہ تو بالکل منافی مطلب آپکی ہوئی بلا اگر وحدت مین سلامتی ثابت

ہوئی اور اثنین مین آنت تو پھر مجرد ہے رہنا لازم آئیگا آپ کا کلام
زوجۂ واحد کا کہان تائید پائیگا اور پھر ہمنے تسلیم کیا آپکے قول کو تو
پھر فرمائیے اگر آپکے والد مرحوم مجرد رہتے تو آپکے تولید کی کیا شکل
ہوتی بقول اہل ہند کیا آپ گنر پیدا ہوتے پس ایسی ہی مقام پر قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ یاد آتا ہے بیت اگر لیجے مشک را گندہ
گفت بہ تو مجموع باش اور پراگندہ گفت بہ ایضاً صاحب قرآن مین تاویل
جھوٹی نہین سماتی ہے دیکھو ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کا صفحہ
مین وہ کہتے ہین قولہ اسلیے انہین پیلاطس کے پاس بھیجدیا کہ وہ اوسکی
تعلیم کی حقیقت نہ سمجھے تہے اور اسکے قتل کا حکم دے ابتک مسیح کے
حواریون اور شاگردون نے نہ سمجھا تہا اور انکا سست ایمان دنیوی
نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اور سست تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وہ بھاگ گئی ایضاً صفحہ ۱۸۱ اور اسی امید پر یوحنا کی ماں نے یہ درخواست
کی تہی کہ میرے دونو بیٹے سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ اور پروشیہ کے حال مین بھی گبلنگ صاحب یون لکھتے ہین قولہ
کہ پروشیہ کے سلطنت مین ابتک بیل کا مذہب نہین ہے اور ہارکنس
نے بھی تفصیل کے ساتھہ جرمن مین الحاد کے پھیلنے کا حال بتفصیل لکھا ہے
اور اکتوبر کا مہینا ۱۸۵۳ء کے پرچۂ اخبار موسومہ تابلٹ مین لکھا ہے

قولہ کہ خاص انگلنڈ مین ۴۹ خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے
اور تین لاکھہ آدمی ایسے ہین جو کچھہ مذہب نہین رکھتے ہین الخ لبس مشفق من
ایسے مذہب کی تائید اور پیروی کرنا آپ کی دانائی سے بعید ہے
اور عورتون کو جو آپنے ملائکہ پر ترجیح دی ہے یہ محض بیہودہ بات ہے
خرافات ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اسکو کوئی تسلیم نہ کریگا مظلمہ
بیہودہ گوئی آپ کی گردن پر دھریگا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ پس از چند
سال کہ عمر آنحضرت قریب ساٹھہ کے پہونچی ہوگی ایسے وقت مین بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا کہ عمر شش سالہ رکھتی تھین نکاح کیا لبس اس سے کچھہ
حظ نفسانی متصور نہتا الخ اقول یہ شیطانی خیال ہے اسکا بدآل ہے
دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام
کی تین سو زوجہ منکوحہ اور ایک ہزار سریہ جیسا کہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی
اپنی کتاب مدارج النبوت مین تحریر فرماتے ہین حضرت من انبیا علیہم السلام
کو اورون سے باہ زیادہ دی گئی اور اگر آپکو اعتبار نہو تو ہم ہی دلیل ہین
صاحب برہان و دلیل ہین مرجع ترجمان رب جلیل ہین اور قریب ۶۵ کے
عمر ہماری پہونچ چکی ہے مگر اب بھی ازالہ بکارت سے عاری نہین ہین
مثل آپکے معدن شرمساری نہین ہین اگر منظور ہو تو امتحاناً جانچ لیجیے
کچھہ اندیشہ نکیجیے ہان آپ البتہ تیس ہی سال مین بقول حضرت سعدی

مصرعہ ولی بجملہ اول عصائے شیخ نجفت بدہوگئے ہون گے
شاید اسیوجہ سے اورونکو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہو جیسا کہ اہل
عرب کا مقولہ ہے المرء یقیس علی نفسہ لہذا ایسی تقریرات چھپوانے
سے باز آیئے ہر جگہہ منہ کی نہ کھایئے آئندہ آپکو اختیار ہے فقط

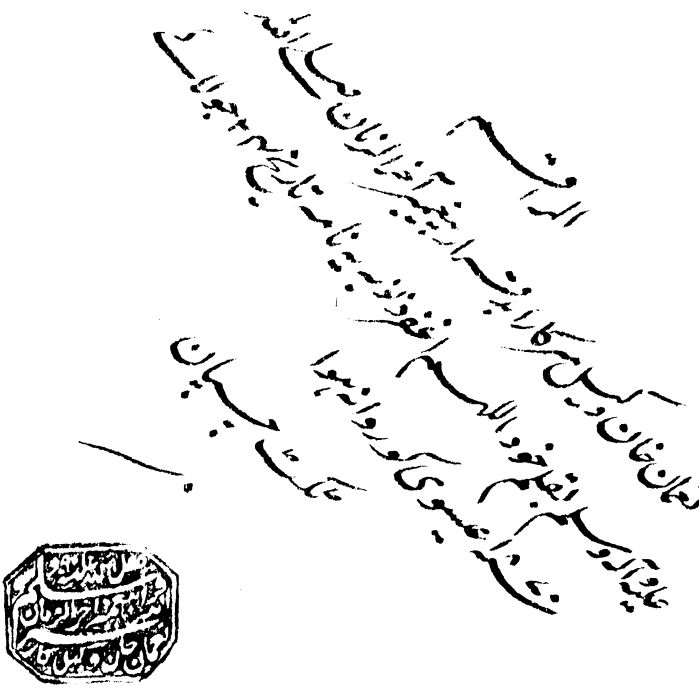

اب کچھ جوابات بخدمت صاحبون خصوصاً مجتہد اول سید احمد خان صاحب بہادر کے بھی لکھنا کتاب ہذا مین واسطے واعظین کے مناسب معلوم ہوا لہذا چند نامہ بطور یادگار درج کیے گئے۔

ہو المستعان

۱

نامۂ اول

حال علی کل
بدا کم اللہ تعالے
باتحت بنارس
بہادر مع

سید صاحب معدن فضل و کمال منکشف معمایات عالم مثال سید احمد خان صاحب

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ کتاب سعادت انتساب مسمی بہ شہاب ثاقب مصنفۂ جناب عالی قباب مولانا علی بخش خان صاحب بہادر

حاجی الحرمین شریفین عالم باعمل مباحث بہیدل جج گورکھپور جوکہ
آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق پر چہ اخبار کی بابت اونہون نے
لکھہ کے چھپوائے ہمنے دورہ پر مقام ضلع بستی مین پائے
مولانا صاحب موصوف کہ عالم باعمل ہین آپکی تشخیص مین انداز خلل
ہین یعنے اول مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** اما بعد بندہ خاکسار بمقدار
علی بخش عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ فی زماننا جناب سی ایس آئی سید
احمد خان صاحب بہادر نے پرچہ تہذیب الاخلاق مین خلاف قرآن و
حدیث وجمہور اہل اسلام ایک تقریر جدید لکھی ہے جسمین وجود حقیقی شیطان
سے اور اکثر مضامین آیات قرآن سے انکار کیا ہے اور بعد شہرت
اوس تحریر کے مولوی سید مہدیعلی صاحب بہادر نے یہ لکھا ہے **قولہ**
کہ وجود سے ہمیشہ وجود جسمانی خارجی ہے مراد نہین ہوتا ہے
پس وجود جسمانی شیطان کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے
میرے نزدیک اون لوگون کی دلیلین جوکہ شیطان کے منکر
وجود کے ہین ناقص ہین اور مین مخالف ہون اور اونکی سمجھ
اور غلطی پر افسوس کرتا ہون بس ایسی تاویل بدعت ہے الخ اسکے
بعد یہ تحریر ہے **قولہ** کہ آدم خیالی سے جناب سید احمد خانصاحب
نے سوال کیا **قولہ** کہ تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے **جواب**

لما کہ یہہ تو مین نہین جانتا کہ مین کون ہون مگر میرا نام آدم ہے سوال
دادا جان تمپر کیا گذری جواب بہت سے چرند و پرند کیڑے
مکوڑے دنیا مین مین نے دیکھے ہین سمجھا کہ جسطرح یہ بنے
ہونگے اوسی طرح مین بھی بنا ہونگا مگر دل گھبراتا تھا کہ ایکدن مینے
اپنے پہلو مین ایک اپنی ہی صورت کی چیز دیکھی ہم دونون ایک
دوسرے کو دیکھکے خوش ہونے لگے مین نے پوچھا کہ تو بتا تم
کون ہو وہ بولے بھائی یہ تو مین نہین جانتی کہ مین کون ہون جو تم ہو
وہ مین ہون مگر میرا نام حوا ہے یہ سنکے مین بہت خوش ہوا اور اوپر
کو دیکھکے تالیان بجاکر خوب اوچھلا کودا چلایا اور ایک بڑی ہستی
اور بڑے قادر مطلق کا خیال کرکے خوب گیت گائے نہایت
ذوق شوق سے یون بولا الی قولہ اواو آری اواو آری اواو آری وہ جو
ہے آری وہ جو رہے گا آری وہ جو تو ہے آری وہ جو تو ہے آری
وہ جو تو ہے میرا شکریہ سنتے کلامہ جواب سبحان اللہ قربان
آپکے یاد کے ایک فقرہ صحیح یاد نہ رہا ایسا صاحب مین بی تو موجود تھا
معاذ اللہ انہون نے ہرگز یہ الفاظ لایعنی بے معنی نہین فرمائے
بلکہ خوشی مین آکر انہون نے یہ ٹھمری گائی اقول اوحوا مین واری
اوحوا مین واری ۔ چونکہ بموجب آپکی تشخیص کے برہنہ بھی تہین اونہون

دوسرا فقرہ یہ فرمایا بہین لے بنارس کی ساری ٭ بہواہ نے
بہیجا جوڑا ہمارا دور ہوئی تنہائی ہماری ٭ خوش ہوکر
اوسکا پہنک کرین ہم ہارٹ کو اپنے کیون کرین ساری ٭ اوحواہین
واری ٭ بہین لے بنارس کی ساری اوحواہین واری ٭ اپنی دعا
ہے یہی کل جگ مین ٭ خوب بڑہے اولاد ہماری ٭ لوشت کو
کہاوین دین اوڑاوین لیسوع ہوزبانپر جاری ٭ اوحواہین واری
بہین لے بنارس کی ساری الخ اب فرمایئے ہمکو سموچی تمہری یاد
رہی اور آپ کو ایک فقرہ صحیح نہ یاد رہا اور پہر اوسپر مذہب نیچری کی
اجرا کا دعوی ہے مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ نے جو
بجواب استفتای جناب زبدۃ العلما سید امداد العلی صاحب
بہادر ڈپٹی کلکٹر واقع کانپور کی بابت عدم استمداد مدرسہ
مجوزہ آپکے تحریر فرماتے ہین نہایت صحیح ہے ہکذا **اقولہ** اس
مذہب نیچریہ نے اگرچہ فی زمانتا یورپ مین اس قدر زور پکڑا کہ قریب
ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا ہے ازانجملہ چہیاسی ہزار انگلینڈ مین
ہین اور چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمداللہ کہ خود عقلاے
مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریرا بالمکاتبہ اور تقریرا بالمشافہہ
بخوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آئے دال کا بہاؤ بتارہے ہین

اسٹادو صاحب کی کتاب و ہاربضا صاحب کی کتاب وغیرہما مین
دیکھو تو کہ کس طرح کہلم کہلا نیچریون کی مذمت اور مکاری ونالائقی
اور عیاری وغیرہ من قبائح مالا تحصے مذکور و مسطور ہے پھر اسپر
بھی اگر کوئی نیا نیچریہ نہ شرمائے اور بطمع ترقی دنیا وجاہ وحشم اس
بچی کھچی بلا کو ہندوستان مین پھیلائے تو ہمارے علمائے دیندار
سعادت شعار محمدیہ نے جس طرح سے فلاسفہ اور اہل اعتزال اور
اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کے دھجیان اوڑائی ہین اور
اونکو عدم کی راہین دکھائی ہین اوس سے زیادہ اس مذہب نیچر
سراسر سنیچر کا سنیچر اوتارین گے اور شواظ من نار کی براہین مارین گے
ذرا بگڑے دل لیچر پیرو نیچر نرے سنیچر مرد ست یہ تو فرماوین کہ
قبل قبول نیچریت کے تو بھلا دہرم کہو چکے تھے اور اونکے سارے
کرم ہو چکے تھے لندن مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آئی خمر وخنزیر تو کہان
کلا گھونٹی مرغی کھانے سے نہ شرمائے منہیات ومحرمات کی نسبت
مشاقی ہے بنات وامہات کی نسبت اختیار باقی ہے سی ایس
آئی بمعنی نحوست کے ویس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی
رہا جو نیچریہ طریقہ کے نسبت وحمایت مین للچائے کیا جی چاہتا ہے
کہ لاٹ پادری بنجائیے اور میم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے سو یہ ہی

کلاہ خسروی و تاج شاہی + سر کل کے رسد حاشا و کلا + شاید
بمقتضاے فرت شہوہ یہ بات کزبان کا خیال آیا ہوتا جہان
ہیران پادری عماد الدین سنتے ہین آپ پر ہنستے ہین اوس
جانب کو لوے کچہ دنون وہانکا مزا لوٹے قید ملت سے چھوٹے
براے خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمایئے پیش و پس کو یکسان نہ
بنایئے فقط اور یہ تقریر آپ کی پرچہ تہذیب الاخلاق مین دیکھنے
مین آئی **قولہ** کہ مسجد بنانے سے جو لاہے بہتیارے سقے خوش
ہوتے ہین اسلیے لوگ ایسے کام کرتے ہین کچہ جاے ثواب
نہین ہے ہمارے مدرسہ کی تائید البتہ موجب حسنات ہے الخ
جواب معاذ اللہ آپکے مدرسہ شیطانی جسکا آپسا ملحد بانی ہو ثواب
کب ہے حق تعالی جلشانہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوے
ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان تو ہس صورت مین ثواب کیسا اور عذاب
لاحق ہے دیکھو اسی پر مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سلمہ اللہ
تعالے نے برای حفاظت ایمان مسلمانان ہند از راہ ہمدردی
قومی ایک استفتا دربارہ عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے کل علماء
ہند لکھنؤ و دہلی و بہوپال و رامپور وغیرہ سے دستخط کرا کے چھپوا دیا
چنانچہ آپکا قول بعینہ تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین پس ملاحظہ

آپ کو ہم دکھاتے ہین وہو ہذا **اقول** کہ روش اسلامیہ کی عادت کو سید احمد خانصاحب غلط کہتے ہین اور پاکی اور صفائی وہ اسکو سمجھتے ہین کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرے اور بعد برازکے کاغذ سے جاے برازپوچھنا سور اور گلا گھونٹی مرغی یا کوئی جانور کھانے بلا تکلف پانی کی جگہہ شراب پینا اور جاکٹ و پتلون و گرگابی پہننی جس سے کہ ہندوستانی آدمی مثل چنڈول کے معلوم ہوتا ہے الخ غرض کہ سیطرح اور بہت باتین آپ کی تجویز کی اظہر من الشمس ہین تو بھلا فرمایئے کہ ان تجویزون سے بجز اسکے کہ کرستان یا وہ لوگ جو کہ ہوا ے نفسانی کے پابند ہین اور کون خوش ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ایسے حرکت آپکی دیکھہ کے آپکے شاگرد ارشد نے لکھا ہے کہ مین اونسے خلاف ہون ہماری نزدیک آپسے بڑی نادانی ہوئی جب یکہ آپکے ذہن مین یہ فساد آیا تہا یا آنکہ مدعیان اسلام سے کچہ معتد بہ پایا تہا تو آپ کو پہلے بڑا متقی مجتہد بن بیٹہنا تہا اور مدرسہ بنام تعلیم سررشتۂ اسلامیہ اپنے دامون سے خرچ کرکے قائم کرنا تہا جب خلقت ہندوستان کی بہیڑ یا دہسان خوب جمع ہوجاتی تب اونکو سررشتہ نیچریہ پر لگاتے انعام پاتے اور پہلے ہی جبکہ نیت آپ کی طشت از بام ہوگئی تو پہر اب گرویدگی خلائق غیر ممکن ہے مگر آپ کیا کرین میان عزازیل کا دستور ہے کہ جسکے کوٹے

ہین وہ آتے ہین اور سکا واد ہوا چھوڑ جاتے ہین متفق من دین اسلام
عالی مقام برگزیدۂ انام متوالے کی پگڑی نہین ہے کہ گرتی پڑتی چلی
جاتی ہے اسکے باطل کرنے مین معقولیت نسبت مدعی کے آتے
ہے حکما فلسفہ کی عقل جایہ کہاتی ہے خیال فرمایئے کہ از ابتدا
اسلام تا ایندم کیسے کیسے فسادات مثل زمانہ یزید پلید و مسیلمہ کذاب
و حجاج وغیرہ کہ اُسوقت مین اسلام جدید تہا ہوئی مگر آخر کو بفضلہ و کرمہ
اسلام حقیقی آجتک کل اقالیم مین قایم ہے بس آدمی کو مال کا خیال
ضرور ہے دینا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر راحۂ سفر ہے
لہذا ہماری نصیحت کو مانیے کوچۂ ضلالت کی خاک نہ چھانیے اپنے
سررشتۂ آبائی پر واپس آیئے شاگرد صاحب کو بھی ہمراہ لایئے تخیلات
فاسدہ پر خاک ڈالیے بچۂ اقنعی کو آستین مین نہ پالیے جنہون نے
قبل آپکے تخریب دین متین کے چاہی تہی اونکے حال کو دیکھیے
تو اچھوڑ کے روئی آفتاب سے نہ بیٹھیے چیلون کو سمجھایئے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا کی مصداق نہ ہو جایئے کسی نے سچ
کہا ہے یہ شعر کہلا کے مال پوے اور کہلا کے موتین ہوگ +
گرو جی چیلون کو اپنے منڈ کرتے ہین + دوسرے یہ کہ ابتو
چند آپ کو کوشش اجرا سے مدرسہ مجوزہ کی فضول ہے آپ کی

فہمید مین بھول ہے اسواسطیکہ پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۶ء
ہمارا ہرکارہ لایا اوسمین صاحب اخبار کہ مورخ باا عتبار ہین لکھتے ہین عجب دانی
میجر پیکر صاحب **قولہ** یعنے میجر پیکر اپنی تالیف غیبی آلہی مین اعتبار کرتے
ہین کہ فرشتہ اور شیطان بہشت سے نکالے ہوئے ایک لاکھ ۴۴
ہزار اس دنیا مین پادریون کی شکل بنکر آوین گے کہ ہم متقی عیسائی ہین
الی قولہ پھر میجر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ۲۶ دسمبر ۱۸۷۶ء کو حضرت عیسی
فرشتونکو ساتھہ لیکر دنیا مین آوین گے سب کی نظرون سے غائب ہونگے
مردے اوٹھکھڑے ہونگے اور سبکے ساتھہ ملکر فرشتون مین آسمان
پر جا ملین گے سوائے اسکے صاحب موصوف یہ بھی فرماتے
ہین کہ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۷۵ یا ۲ عیسوی کو حضرت عیسے بافسری ایک لاکھہ
۴۴ ہزار پاک فرشتون کے آوینگے اور ۱۰ مارچ ۱۸۷۶ عیسوی کو بعد
چلے جانے پاک فرشتون کے بہوت آسمان سے نیچے اوترینگے
اور ۹ اپریل ۱۸۷۶ء کو حضرت عیسی کا مخالف آئے گا الخ **اقول** بس
اس صورت مین آپ کو اہتمام مدرسہ مین زیادہ کوشش کون ضرور ہے
حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے پر جو مذہب کہ حق ہوگا وہی برقرار
رہے گا اوسی پر دارومدار رہیگا اور اگر آپکے نزدیک یہ بیان میجر پیکر صاحب
تخیلات شیطانی جھوٹی کہانی میان عزازیل کی زبانی ہے تو پھر آپکی

اور آپ کے شاگرد صاحب نمبر اول کے تخیلات محض لایعنی مثل
چڑیا چروٹے کے کہانی ٹھہرین گے جناب من کچہ عجب وقت آیا
ہے مادہ سوداویت کو برانڈی و لحم خنزیری نے ہر ایک بوالہوس
کے دماغ مین پکایا ہے جسکو دیکھو نئی تقریر کا بانی ہے ہر چند
کہ وہ سراسر جہوٹی کہانی ہے اوپر ترقی تہذیب کا دعوی ہے
اسکی کیا دوا ہے میان جرأت نے سچ کہا ہے ؎ کرن ہین
ریختہ گوئی کا قصد قصباتی ؛ مصور یکا لگے قصد کرنے اب کہاتے ؛
غرض یہ بات ہے اندہیر کی نظر آتی ؛ کہ پرنچی ہوئی شامان زرا ہ
بد ذاتی ؛ حضور بلبل بستان کرے نوانجی ؛ املا عاگذارش ہوئی زیادہ
وبس فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ستمبر ۱۸۵۳ء کو الہ آباد دورہ پر سے
رجسٹری ہو کر روانہ ہوا
ٹکٹ چسپان ۵ر

اسکے بعد نامۂ ثانی روانہ ہوا ہے۔

ہو المستعان

نامۂ ثانی

لطفہ
مس زاد
جج بنار
بہادر
صاحب

سید صاحب مظہر تقاریر عجیب و غریب سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے آدم بر سر مطلب نیاز مند دورہ پر بمقام رامی بریلی ملک اودہ مین واسطے ملاقات پادریصاحب کے آیا کچہ مناظرہ ہوا ڈگری پائی خجالت نسبت پادریصاحب کے آئی من بعد سعادتمند اقبال بلند محمد حسین خان کہ

برادر زادہ نیاز مند ہے اور کچہری مین سرکار کے وکیل اٹنٹ مال
ہے سربلند در امتحان ماضی وحال ہے اور آپ کی شراکت کا نے
کچہ خیال ہے جو کچہ کہ تقریرات وتحریرات آپنے اوسے بہیجے ہین
سب بند یکو دیا اور میرے جانے کا حال بنارس مین سنکر اور
آپسے ملاقات نہونا دریافت کرکے نہایت رنجیدہ ہوا آپ دیدہ ہوا
اور کہا کہ اگر آپ سے اور سید صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ
بہی نہایت محظوظ ہوتے اپنے کیے کو روتے آپ اون کی
تقریرات وتحریرات اور جان فشانی کو دیکہتے آفتاب جہانتاب پر
گردنہ پہینکتے لہذا بندے نے کئی دن دیکہہ بہال کے اوس سے
مافی الضمیر آپکا نکالا قلم سنبہالا آپ صفحہ ۹ مین اوپر سے برائیان مدرسہ
دیوبند ضلع سہارنپور کے بجہ گول گول بیان کرکے یون تحریر
فرماتے ہین قولہ میرے ایک دوست کارشتہ دار دیوبند ضلع سہارنپور
کے مدرسہ مین جو لوگون کی ماہواری یا سالانہ چندے سے انہین
قدیم علمون کی تعلیم کے لیے قائم ہے تعلیم پاتا تہا اوسنے
تمام علوم پڑہ کے فراغت پائی فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی مدرسے
علحدہ ہوکر اوسنے میرے دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون میرے
دوست نے جواوسکا رشتہ مند ہے جواب دیا کہ دنیا مین کام آنیکے

لائق تو تمنے کوئی چیز سیکھی ہے نہین بجز اسکے اور کچھ چارہ
نہین کہ کسی مسجد مین یا چوپال مین جاکے بیٹھو اور مردون کی فاتحہ
کی اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو اور دن رات انہین الفاظ
کی یاد کرنے مین جو کہ بجز فرضی معنون کے سوا اور کوئی حقیقت
نہین رکھتے پڑے رہو قطع نظر ان سب امور کے آپ سب
صاحب ان مدرسون کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا اونمین
جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونسے کچھ بھی قومی ترقی قومی عزت کی امید
دلیری دل کی بہادری خود اپنے آپ عزت کرنے اونکا دل جوش
طبیعت کی عمدگی عالی ہمتی ہمدردی ولولہ جو اصل اصول قومی عزت اور قومی
ہمدردی کی ہین ان مدرسون کے طالب علمون مین ہون گے جو خوف
نہایت قابل افسوس حالت مین گذر کرتے ہین حاشا وکلا الخ جواب
مشفق من مین حیران ہون کہ آپ وہ تقریر چھاپ کی مشتہر کرتے ہین کہ
جس سے آپ ہی کے مدرسۃ العلوم کے انہدام کی بنیاد پیدا ہے
تجویز جناب حاجی الحرمین سید امداد العلی صاحب ہویدا ہے جیسا کہ
انہون نے اپنی تصنیف کتاب امداد الآفاق دافع نفاق مین ایک
جگہ لکھا ہے قولہ کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے دماغ مین
بسبب استعمال اغذیہ حارہ ولبوسات گرم مثل پوشش کلاہ الپاکہ سرخ

کے کچھ خلل سا نصیب دشمنان معلوم ہوتا ہے الخ اقول بھلا مین
پوچھتا ہون کہ جس علم قدیم عربی کے اب بھی یہ قدر و منزلت ہے
کہ علماء عربی دان اب بھی سو روپیہ ماہواری سے کم کی تنخواہ پر مدرسہ
سرکاری مین بھی میسر نہین آتے ہین بلکہ ابھی چند عرصہ نہ ہوا ہوگا
کہ علی حیدر خان بھائی چچازاد اس خاکسار کا لکھنؤ مین جیسے ہی پڑھکے
فضیلت کو پہونچا کہ ایک انگریز صاحب بالنس بریلی سے بتلاش
عالم عربی کے چند جا تلاش کر کے یہان لکھنؤ مین تشریف لائے
اور خان موصوف کو سو روپیہ کی تنخواہ مابعد کچھ اور اضافہ بھی بعد دریافت
علمیت کے کر دین گے اپنے ہمراہ شاید کچھ زر پیشگی دیکر نہایت
خاطرداری سے لے گئے کہ ظاہر ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین
قولہ کہ دیوبند کے مدرسہ مین جب کوئی شخص عالم ہو چکا اور فضیلت کی
پگڑی سر پر باندھی اور اپنے ایک دوست کو لکھا کہ اب مین کیا کرون
اوسنے لکھا کہ تمنے کوئی ایسا کام دنیا مین سیکھا ہے نہین کہ کام
آوے لہذا اب تم کسی مسجد یا چوپال مین بیٹھ رہو اور مردون کے فاتحہ
اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو جناب من اگر یہی حال ہے تو پھر
آپ جو تدارک مدرسۃ العلوم کا کر رہے ہین اور بار بار اپنی تحریرات مین
تحریر فرماتے ہین کہ مسلمانون کے زر چندہ سے سوائے علم عربی کے اور کچھ

نہ پڑھا یا جاویگا یہ سب لغو ٹھہرا ہمین معلوم ہوتا ہے کہ آپکا مجوزہ مدرسۃ
العلوم آپ کی تیسری پشت تک اکر آگیگا آپکی نسل بڑہے تو یہی اختتام
ہوگا آپ کی حیات واجب الممات ہین تو بخیر ہے اور اگر بالفرض جاری
رہے ہوا تو فروغ نہ پکڑیگا بقول اہل ہند ؎ دہت کرے اور کہر گھسے اور
پیٹھہ بوجھہ نالے ؎ ایسے بوڑہے بیل کو کون باندہ بہس دے +
مگر ہان مجھے خوب یاد آیا کہ شاید سال گذشتہ مین منشی ظہیر الدین صاحب
مدرس مدرسۂ کیننگ کالج واقع لکھنؤ جو کہ شاید آپ سے ہم پیالہ ہوآئے
ہین ملاقات کو گیا تہا کہ انہون نے مجھسے تذکرۂ غافل از تقدیر بیان
کیا کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کئی سال سے تشریف لندن مین
واسطے پڑہنے کیمبرج کالج کے لیے گئے ہین انہون نے صلاحا وہین
سے محاورۃً تحریر کیا تہا کہ مین نے بہت سے مصروف ہوکے علم انگریزی کہ جسمین
جغرافیہ غیر تافیہ اور ہیات سماوی وکرۂ ارضی وغیرہ اور تمام وکمال کل مرحلہ
میٹاغورس کا پڑہ کے فراغت حاصل کی اور سید احمد خانصاحب بہادر
کے ساتہ زادون سے بہت بڑہکے اور بہتر واول چغہ سیاہ الپاکے
کا لطور تمغہ کے پایا اب مین کیا کرون یہان اور کل ہندوستان مین
انگریزی والون کی افراط ہے اور یہ زبان دربار راجگان وہیسان
ہند کے نزدیک پسند نہین بالکل مزخرفات ہے تب مین نے

آنکو چونکہ میرے رشتہ دار ہین لکھا **قولہ** کہ تمنے ایسا کوئی علم تو پڑہا ہی نہین کہ اہل اسلام یا ہنود ہین یا فرقۂ یہود ہین کچہ کام آوے اب تم اتوار کے دن گرجا کے دروازہ پر کہڑے ہوکر پادریون سے بہیک مانگ کے وہین اوقات بسری کرو یا گورون کی پلٹن مین برقن شوئی مین نوکری کرلو یا کسی انگریز میٹ ولایتی کو زبان انگریزی ہین الفاظ اردو کا مطلب سمجہایا کرو کچہ نئی قسم کی اودہیٹر بن بتلایا کرو ہیڈ کہایا کرو پہر جیسے انہون نے مجہے کچہ نہین لکہا الخ لہذا اب یہ خاکسار وہی اعتراض آپکا بعینہ نقل کیے دیتا ہے **قولہ** کہ قطع نظر ان سب باتون کے آپ اور آپ کے صاحبزادے بلند اقبال مجہول الحال کالج کیمبرج کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا انمین جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونمین کونسی دلیری اور بہادری اور ہمدردی اور عزت قومی اور جوش طبیعت وعمدگی حاصل ہوتی ہے حاشا وکلا الخ بقولہ **بیت**

اکنون اگر فرشتہ نگوگوید چہ سود ٭ در شہر صد حکایت بدنامی تو فت ٭

اب لیجیے صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک **قولہ** مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان دونون فرقون مین سے تو ہبات کا کچہ اختلاف نہین ہوا سنی اور شیعہ دونون کمیٹی اسلامیہ کے ممبر ہین اور دونون ایکدل ہوکر اس کار خیر کے انجام مین ساعی ہین مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ سنیون

ہی مین سے بعض لوگ جو کہ تعصب مین مجسم ہین اس کام سے
اختلاف کیا ہے اور جہانتک کہ اونسے ہوسکا اسکام مین خلل ڈالنے
اور اسمین کوشش اور ابتری کی ہے اور کوئی دقیقہ اس قومی ہیلائی
کی معدوم کرنے مین اپنی دانست مین باقی نہین چھوڑا اور جابجا
جھوٹی اور بہتان کی بہری ہوی رسالے تقسیم کیے ہین اور امید ہے
کہ پنجاب مین بھی بہت سی آئے ہونگے مگر جنکے نام سے وہ
رسالے آئے ہین اونکا نام نامی اس معاملے مین صرف ایک
پردہ ہے اور جتنے تحریرین اونکے نام سے چھپے ہین صرف
اونکا نام ہی نام ہے ورنہ در اصل ایک اور صاحب جو اونکی خدمت
مین حاضر ہین یہ سب تحریرین کرتے ہین انہون نے میرے چند
اقوال کسیقدر صحیح اور کسیقدر تحریف کرکے ایک فتوی تحریر کرایا ہے
جسکا مطلب یہہ ہے کہ ان اقوال کے سبب سید احمد کافر
اور مرتد ہے مجھے اسمین کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے
سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوی کچھ نئی بات نہین ہے کون
شخص بزرگان دین سے بچا ہوگا جسکی تکفیر کے فتوے نہین ہوے
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کافر بنائے گئے جناب حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے اور علما کے فتوی سے اونکی ریش

مبارک نوچی گیے اور گوالیار کے قلعہ مین قید ہوے اگر مین اون
سب بزرگان دین کا نام لون جنپر کفر کے فتوی جاری ہوے تو
غالبًا کئی جزمین نہ سماے بس جبکہ یہ حال ہے تو مین غریب کس گنتی
مین ہون مجکو اپنی تکفیر کا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر مین اوس جھوٹی بات کا
ذکر کرتا ہون جو مدرسۃ العلوم کی نسبت اوس فتوی مین مندرج ہے
وہ فتوی یہ ہے جو میرے ہاتھ مین ہے اور طریقہ تعلیم جو مدرسۃ العلوم
کے لیے پیش ہوا ہے کمیٹی مین اور جو استفتا کیا گیا ہے اوسمین
یہہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ مین ایک شخص نہایت بدعقیدہ ہون اور انہین
عقیدون کی موافق مذہبی تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری کیا چاہتا ہون اور اس دروغ
بے فروغ کو حقیقت واقعی قرار دیکر سوال کیا ہے کہ ایسی حالت مین تائید مدرسۃ العلوم جایز ہے
یا نہین لیکن بات جو استفتا مین لکھی ہے ہر شخص کمیٹی کی روداد دیکھکے کہہ سکتا
ہے کہ محض جھوٹھ ہے کمیٹی نے صاف صاف تجویز کیا ہے کہ جو مذہب شیعہ
اور سنی کا ہے اور جو اصول اونکے مذہب کے ہین اور جو کتابین اونکی مذہب
کی ہین بس وہی اصول اور وہی مذہب مدرسۃ العلوم مین پڑھائے جاوینگے
اور میرے بدعقیدہ ہونے اور نہ ہونے کو اوسمین کچھ مداخلت نہ ہوگی
میرے عقیدہ سے لوگونکو کیا کام ہے یہ مدرسۃ العلوم عام لوگون
کے لیے بنایا گیا ہے جسمین متعدد فرقے مسلمانون کے سنی اور

شیعہ و وہابی و بدعتی داخل ہین اور یقینی ایک دوسرے کو بدعقیدہ
سمجھتا ہے جواب اول فقیر کا یعنی سینون ہی مین سے بعض لوگ
جو تعصب سے محسم ہین اس کام سے اختلاف کیا ہے الخ اسکا جواب
یہ ہے کہ سُنّی ہی مین سے جو شل آپکے شاگرد ارشد کے
کہ بعد سُنّی ہونے کے انہون نے ارتداد اختیار کیا ہے اور کل
کتب در باب رد اسلام جو بندے کے پاس آج تک آئے ہین بقول
آپکے جو کہ متعصب اور زر دوست دنیا پسند ہین اونہین نے قلم
اوٹھایا ہے ہر چند کہ ہمنے سبکا جواب لکھہ کے بھیجدیا ہے
اور کہہ سنایا ہے ہر ایک نے اپنا کیا پایا ہے کچھ جواب ہمارے
تردید مین نہین تحریر فرمایا ہے تو اسمین کیا نقصان ہے جسپر
آپکی یہ طعن ہے عقل حیران ہے خدا اس خبط نے ربط سے
آپ کو شفا دے بقول شاعر ؎ دوڑ کے کود پڑے تب بھی
نہ ٹوٹا پاپر + ان دنڈون بیجون پر کہتے تھے سیر چیرن گے +
اب لیجیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ جا بجا جھوٹے اتہام کے
بھری ہوے رسالے تقسیم کیے ہین اور پنجاب مین بھی آئے
ہونگے الخ اقول مشفق من آپ کو آجتک یہ بھی نہین معلوم کہ
اتہام کسکو کہتے ہین نازم بریں ریش و فش گذشتی بہ پنجاہ و شش

ہین پوچھتا ہون کہ جب انہون نے پہلے آپکا اعتقاد جیساکہ آپنے
تحریر کیا ہے بیان کیا ہے اوسپر موافق دستور کے علماء فریقین
سے فتوی چاہا ہے جیساکہ دستور ہے اور آپکے بیان و تصنیفات
و روش ظاہری معہ ہر دو پسران سعادت شعار و حواریان ناآزمودہ کار
کے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پھر یہ اتہام کہان ٹہرا
اتہام تو جب ٹہرتا جب آپکا مقولہ نہ ہوتا بلکہ آپکا اتہام نسبت علماء کے
عائد ہوا جس سے کہ ایک زمانہ شاہد ہوا کسی نے سچ کہا ہے ؎ کوئی
سنیگا بھلا ایسے کہکشان کی بات ٭ تمہاری مانگ سے دعوائے
ہمسری کیا خوب ٭ اب رہی یہ بات قولہ کہ کسیقدر تحریف کرکے
چھپوایا ہے الخ اقول اوس تحریف کی نشاندہی آپکے ذمہ ہے
جو مقام کہ آپ کے مقولہ مین تحریف ہوا ہوا وسکی مجھے خبر دیجیے
مین ضرور اون مولوی صاحب سے پرسان حال ہونگا اور اونکو
معقول کرکے آپکو ضرور اطلاع بلکہ ایک استفتا مین اس مضمون کا علماء
فریقین سے دستخط کرا کے کہ فلان فتوی مین جو ہمنے دستخط ثبوت
کفر نسبت سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس جنہون نے
کہ اجتہاد عقلی پر کمر باندہی تہی لکہا تہا وہ بالکل غلط ہے وہ مضمون محرف
ہوکے مستفتی نے ہمارے پاس پیش کیا تہا اسوجہ سے سید صاحب

اور اونکی اتباع حال کی نسبت ہمنے استفتا کفر کا دیا ہے اب وہ
قابل اعتبار کے نہین ہے کوئی مسلمان اوسکا اعتبار نہ کرے
آپ کی خدمت مین بھیجدونگا اور آپ اوسے اپنی تقریرون کے
ساتھہ چھپوا کر مشتہر کرا دیجیے گا اور بصیغہ خیر خواہی مجھے بھی کچھ
انعام دیجیے گا اور دعا خیر سے اس خیر خواہ کو بھی یاد کیجیے گا یا حواریان
خیر سگال مین مجکو بھی لکھہ دیجیے گا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اونکا نام
نامی ایک پردہ ہے ایک اور صاحب جوکہ اونکی خدمت مین حاضر رہتے
ہین اونکی تجویز ہے الخ اقول اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے ہی آپکے
نسبت بھی اکثر اشخاص کا گمان ہے کہ ایک اور صاحب جوکہ اونکے
شریک حال ہین ہم شبیہ دجال ہین دولت دنیوی سے مالا مال
ہین خزانہ الحاد سے شاید خوش حال ہین خام خیال ہین محض بے دین
ضعیف الیقین بقول مشہور یہ سب اونکے شعبدے ہین ورنہ ذات
والا صفات قریب الممات آپکی تو اس قابل نہ تھے بقول آپکے آپکا نام
نامی فقط ایک پردہ ہے بس جوکہ اونکی کمیٹی کے ممبر اعلے ہین یہ سب
اونکی تجویز ہے پھر یہ کلمات آپکے قولہ کہ مجھے اسمین کچھ کلام نہین
کیونکہ مین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوی
کچھ نئی بات نہین معاذ اللہ امام غزالی رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے

اور علما کے فتوے سے حضرت مجدد کی ریش مبارک نوچی گئی اور گوالیار
کے قلعہ مین قید ہوے مجھے اسکا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر الخ اقول
کیا خوب یہ وجہ آپنی اپنے بریت کفر و الحاد سے خوب تحریر کی مین
پوچھتا ہون اگر آپکو کافر ہونے سے باک ہوتا تو آپ کلا گھونٹی مرغی
اور انگریزون کے ساتہ کہانا کہانیکو کا ہیکو جائز کرتے اور ہمکا اشتہار
اپنے اخبار مین کا ہیکو دیتے اور حکم امتناع اکل و شرب ساتہ نصاریٰ
کے جو کہ مثل آفتاب بنصف النہار اہل اسلام مین آشکارہے کا ہیکو بیٹتے
اور ونکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اس امر مناسب سے منع
مین کا ہیکو سمجھتے حتے کہ اس امر کو نصاریٰ نے بہی ناپسند کیا ہے
خلعت ندامت اسکے صلے مین آپکو دیا ہے ہمنے تحقیق خبر
پائی ہے کہ کسی اسٹیشن ریل پر جب آپنے کلاس انگریزی مین جو کہ ریل
گہر مین ایک آدمی معہ صراحی و گلاس جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے
واسطے پلانے آپکے حاضر رہتا ہے اوس سے آپنے پانی مانگا پہلے
اوسنے عذر کیا کہ یہ برتن انگریزون کے آب پلانے کے لیے
مقرر ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین تب اوسنے گلاس مین پانی
پیش کیا اور آپنے پیا الحمد للہ کی جگہہ شکریہ مسیح ادا کیا مگر کوئی انگریز
صاحب بہادر یا حیا و شرم بہی وہان موجود تہے سادی کہتا ہے

کہ اون صاحب بہادر نے بہزار طبیش اوس آدمی سے وہ گلاس خوردہ
آپ کو مانگ کے زمین پر پیش ہیجدہ ہزار عالم دیدار کہ وہ پرزے
پرزے ہوگیا عزازیل اس حرکت کو آپکے دیکھ کے آپکے سرہانے
روگیا آپکی تقلید کو بمفخرہ ستی سے دہوگیا آپکے عقیدۂ فاسدہ کو
بالکل کھوگیا کسی شاعر کا یہ شعر آپ پر صادق ہوگیا ؎ لٹنے والون کی
کہانتک ہین اوٹھاون کریان + بلیان ڈھونڈھتا پھرتا ہون اڑانیکے
لیے + اور یہ بیان آپکا **قولہ** کہ اور بزرگان دین کی نسبت بھی ایسے
تکفیر کے فتوے ہوئے ہین الخ **اقول** یہ کہان سے آپنے
ثبوت دیا ہے یہ مظلمہ ناحق کا کیون اپنے گردن پر لیا ہے مناسب
ہے کہ کسی کتاب معتدبہ اہل اسلام سے ثبوت دیجیے تب البتہ
اوسپر غور کی جائے گی ورنہ نے ثبوت بات کی جواب کو عقلا کہتے ہین
شتر گوزے اب فرمائیے یہان کسکی داڑھی نوچی گئی کون الحاد کے
قلعہ مین قید ہوا مورخ فسانہ عجائب نے سچ لکھا ہے **قولہ** رنے حیائی کا
خدا بھلا کرے جسنے جان بچائی الخ مشفق من مردان خدا کی شان مین ایسے
کلمات کفر و کافر کہکے لانا اپنی عاقبت کو انا ہے اپنی الحاد کو ثابت
کرانا ہے کسی نے سچ کہا ہے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین + بہم برکنند
عاقبت کفر وین + ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنہ پاکان برد

اور یہ فقرات آپکے **قولہ** کہ اس قومی بہلائی مین شیعہ اور سنی دونون
سامی ہین الخ **اقول** یہ محض غلط بلکہ اغلاط ہے مثل مشہور ہے ہر کہ در
کان نمک رفت نمک شد + آپنے سنا نہین کہ نیک اندر بد ہر کہین ہے
بقولہ **بیت** نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ++ خدا پنج انگشت یکسان
نہ کرد ++ اور حضرات شیعہ امامیہ تو سنیون سے بعض مسائل فروعی مین
یون ہی رہتے ہین تنگ اور آپکی نسبت تو وہ صاف صاف فرماتے
ہین ایک تو میان تھے ہی تھے دوسرے پے بہنگ پھر سوائے
اسکے استفتای ثبوت کفر آپ پر جو داخل کتاب امداد الآفاق بلا نفاق
ہے حضرات شیعہ امامیہ کے بھی مہرین ہین پھر آپ کیا فرماتے ہین
کہ اس قومی بہلائی مین دونون فریق متفق ہین متفق من جنکو الحاد پسند
ہے سنی ہو یا شیعہ وہ اودھر گئے ہین مثلاً کوئی آپسا عقلمند کہے
کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والے اوپر ایمان لاؤ
تو اب اسمین اونکی رسالت مین کیا بٹہ لگایا کوئی کہے کہ سید احمد خانصاحب
بہادر اولاد رسول ہین خاندان بتول ہین اور تائید سررشتہ نیچریہ کرتے
ہین ہندوستان بہر مین رہتے پھرتے ہین تو پھر اسے کون تسلیم
کریگا چنانچہ ایسی ہی تقریر جو کہ آپ کے شاگرد صاحب نے نسبت
شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے عدم ثبوت مین لکھا تھا

قولہ کہ مین اونکی اولادہون اونکا غم جو مجھپر ہے وہ دوسرونپر
نہین الخ اقول اسکے جواب مین بیانزمند نے لکھا یہ بیت
پسر نوح بابدان بہ نشست ٭ خاندان نبوتش گم شد ٭ پھر اسپر انہون
نے کچھ جواب نہین دیا الزام معقولیت اپنے ذمہ لیا لہذا آپ اس پیرانہ سالی
اور فارغ البالی مین عاقبت بنائیے کہ جس سے دنیا نیک نام کہے
بقول شاعر ؎ جو خیر چاہے دلاگر نہ عشق آبروے یار ٭ یہ ہے
وہ تیغ کہ جسکے لیے نیام نہین ٭ جفا وجور سے عالم یہ جس کا نہ رہا
بنائے ظلم کو ہیچ کہتے ہین قیام نہین ٭ جناب من کوئی تقریر یا تحریر
آپکی ایسے ہم نہین دیکھتے ہین کہ جسمین ایک ذرہ بہر معقولیت ہو اور
یہ فقرات آپکے صفحہ ۱ مین قولہ اور اگر یہ دیکھتے ہو کہ مجھسے قوم کو
برائے پہونچتی ہے فی الفور مجکو الگ کرو اور خود اسکام نہین انجام
کا بیڑا اوٹھاؤ ورنہ کانپور مین بیٹھے رہنا جو کام کرنیکا ہے اوس سے
کانو نپر ہاتھہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ اقول
اسکا جواب یہ ہے کہ آپکا یہی اعتقاد فاسدہ دیکھکے تو اون کانپور کے
صاحب نے باوصف اسکے کہ کانپور سے قدم باہر نہین نکالا اور
آپکو مسلمانان خوش اعتقاد نیک نہاد سے الگ کردیا اور اپنی تنخواہ سے
زر نقد خرچ کرکے فتوای تکفیر آپکی نسبت دستخط کروا کے کتابین کی کتابین

چھپوانے کے مشتہر کرادین کہ آپ آجتک ہندوستان بھر مین روتے پھرتے ہوا ور سرمایہ حسب دلخواہ مجتمع نہین ہوتا اور دوسرا فقرہ **قولہ** کہ جو کام کرنیکا ہے اوس سے کانونپر ہاتھہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ **اقول** اسکا یہ جواب ہے کہ کانون پر ہاتھہ دہرنا بھلا کیونکر آپنے اونکے ذمہ تھوپا اگر وہ کانونپر ہاتھہ دہرتے تو آپکا بیچپا کاہیکو کرتے اونکا تو یہ قول ہے ان مول ہے ؎

رہین یہ عشوۂ و غمزے تمہارے اورون سے ٭ اجی مین آپ کا مرشد ہون کچہ غلام نہین ٭ آگے کہانتک عرض کرون درغانہ اگر کسی را ست یک حرف بس ست فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۶ جون ۱۸۷۶ء کو روانہ ہوا لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان ۳

پہر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا جاتا ہی۔

ہو المستعان

نامۂ ثالث

نامۂ رجم الشیاطین فی الرد مفسیر بحرین

از لطیفہ زاد

سید صاحب جلیل مفسر سورۂ جن و سورۂ فیل سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس

بعد ما وجب کے آمدم مطلب دو پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق موجد نفاق ایک محررہ یکم محرم ۱۲۹۳ ہجری اور دوسرا محررہ یکم صفر سنہ الیہ ہجری پہلے مین تو آپنی تحقیقات

جادو پر رجوع کی ہے **قولہ** جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے
الی قولہ اس مثل کے دوسرے جملہ سے تو ہمکو بحث نہین ہان
پہلے جملہ سے بحث ہے کیا سچ مچ یہ بات برحق ہے کہ جادو
برحق ہے آؤ اوسکی تحقیقات کرین اور دیکھین کہ ٹیسٹ اسلام کے
روسے کیا بات ہے الخ اسکے بعد پھر آپ یون نشاندہی کرتے
ہین **قولہ** لوگ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بھی جادو کردیا تھا خدا تو فرماتا ہے کہ کافر آپسمین کہتے تھے کہ تم
اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا ایک اور جگہہ بھی خدا نے فرمایا ہے
کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہا کرتے تھے الخ **جواب**
ای سبحان اللہ یہ ہانک آپنے خوب اوٹھائی یہ نئی راگنی آپنے
خوب گائی یا ہمارے دوست نشی چراغ علی نے یہ مشعل دکھائی اب
سنیے یہ قول آپکا **قولہ** آؤ اسکی تحقیق کرین اور دیکھین کہ ٹیسٹ اسلام کی
روسے کیا بات ہے الخ **اقول** یہ تو آپ کی نے علمی محض پر دلالت
ہے اسلیے کہ جس بات پر جمہور کا اتفاق ہو وہ ایک نیچریہ کے
کہنے سے کب باطل ہوسکتی ہے دوسرے یہ کہ جب کلام خدا
مین مکرر سحر مبین وارد ہے تو پھر وجود سحر مین آپکو کیا کلام رہا اور
یہ کلمہ آپکا کہ ٹیسٹ اسلام کی روسے کیا بات ہے یہ عجب ایک خبط بے ربط

کلمہ ہے ایضاً تھیٹ اسلام کو یہی ہے کہ قرآن مجید کو برحق جانے
نہ یہ کہ اوسمین تفسیر بالرائے کو دخل دے بھلا ہم پوچھتے ہین کہ حسب
تشخیص آپکے اگر کوئی شخص مثل آپکے کہے کہ سید احمد خانصاحب جج
بنارس اور سید مہدیعلی صاحب جو کہ اب شاید اس ملک سے مفقود الخبر
ہین اور منشی چراغ علی صاحب نائب منصرم سیتاپور ثالث بالخیر بنام نہاد
تھیٹ اسلام مشہور ہین سراپا زور ہین نور ایمان سے دور ہین عقل معاش
سے مامور ہین آؤ اسکی تحقیق کرین کہ یہ کیا بات ہے اور پھر عند التحقیق
یہ چند تاویلات لاطائل بہ بات نکالی کہ ان شخصون کا وجود خارجی کالعدم
ہے فقط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین شخص مسلمان حالت جنب مین
مرے ہین پس یہ تینون اونکے ہمزاد ہین جو کہ براہ شیطنت خلاف
جمہور علما و فضلا کے تفسیر قرآن مین ذہنی باتین لگاتے ہین
تو پھر اوسکا کیا جواب دیجیے گا اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین
قولہ پس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہو جو یہ کہے کہ
پیغمبر صاحب پر جادو کر دیا تھا مگر اس زمانہ کا بابا آدم ہی نرالا ہے
اسبڑے بڑے عالم یہ کہتے ہین کہ جو یہ نہ کہے اور اسپر یقین
نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا تو وہ کافر
ہے زمانہ الٹ گیا ہے سچ بات ہے والدہر بالناس قلبا

الی قولہ اگر ہم یہ کہین کہ نعوذ باللہ منہا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر باوصف اسقدر تقدس اور طہارت و نوری ہونے کے جادو ہوجاتا تھا تو ہم اس بات پر کیونکر یقین کرین کہ کون سی بات انہون نے جادو ہوجانیکی حالت مین فرمائی اور کون سے جادو اوترجانیکی حالت مین تو ہمارے زملنے کے عالم فرماتے ہین کہ یہ دوسرا کفر ہیگا الخ **جواب** واہ واہ صاحب تحقیقات اپکا نام ہے محقق ہو تو ایسا ہو حضرت من بقول آپکے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون یعنے نیچری صاحبونکا باباآدم ہی نرالا ہے دونون جہان مین منہ کالا ہے اب آپ ہمسے سنیے بات یہ ہے کہ جب کفار عرب سب طرف سے ہارے اور معقول ہوئے تو یہ بات کہنے لگے کہ معاذ اللہ یہ شخص یعنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہین اور جادوگر پر جادو نہین اثر کرتا ہے یہ بات اونکے عقیدے مین تھی اسپر اونکی معقولیت کے لیے جادو کا اثر حضور اقدس پر کسی قدر ظاہر ہوا اور آپ چند روز بیمار ہی رہے اور فرشتون کی معرفت آپ کو اطلاع دی گئی اور اوسکا تدارک کیا گیا اور قل اعوذ برب الناس وقل اعوذ برب الفلق لیکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور شفاے کلی لاحق مزاج اقدس کے ہوگئی بس یہی وجہ

علماء دیندار سعادت شعار نے تفسیرون مین لکھی ہے اب یہ اعتراض
آپکا قولہ کہ کونسی سورہ جادو ہوجانے کی حالت مین نازل ہوئی اور
کون جادو اوترجانے کی حالت مین بالکل وسوسۂ شیطانی جھوٹی
کہانی ہے جادو ہوجانے کی حالت مین کوئی سورۃ نازل نہین ہوئی
جو آپ کی رائے کی گنجایش قرآن قوی البرہان مین جاپکڑی مشفق من
کچھ آپکے نکات مزخرفات ہم ہی سمجھتے ہین آپکو مناسب ہے کہ
ایسے ہی ہمارے اشارے اور کنایون کا جواب لکھا کیجیے ورنہ
تجویز آپ کی طفلان مدرسۂ حال مین بھی فروغ نہ پائیگی یہ پیرانہ سالی
کی مشقت ایگان جائیگی صاحبان انگلشیہ کے کچھ کام نہ آئیگی مثلاً
ابھی کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر جسے لندن سے تشریف
لائے ہین جب ہی سے طریقہ نیچریہ اور نیٹ اسلام کے مدعی ہوئے
ہین سب معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذہب باطلہ فلسفہ کا بڑا چرچا ہے
اوسیکو انھون نے پسند کرکے نیچرل اسٹ نام رکھا ہے جیسا کہ اسٹاڈرٹ
کی کتاب سے نیچریون کی کیفیت ظاہر ہے کہ قریب تین لاکھ
کے شاید نوبت پہونچی ہے اب ہی یہ بات قولہ کہ اسکو ہم یقین کرتے نہین
ہین اسکا جواب یہ ہے کہ آپکو خدائے وحدہ لاشریک لہ کی ذات کا
کب یقین کرتے ہین آپکے عقائد تو جناب مولانا حاجی الحرمین شریفین

محمد علی بخش خانصاحب بہادر نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین خوب
ظاہر کردیئے ہین جسپر ہمنے اونکو ڈگری دی اور آپکو ڈسمس کیا
عنقریب منشی علی حسین خان نقل اوسکی خدمت والا مین ارسال کرین گے
اب یہہ کلمہ آپکا قولہ کہ زمانہ اولٹ گیا ہے الدہر بالناس قلبًا یہہ ایسی
بات ہے جیسے ایک شخص ڈوبتا تھا اوسنے کہا تمام عالم ڈوبا جاتا
ہے جناب من زمانہ نہین اولٹا فقط آپ ثالث بالخیر اولٹے ہین اور
یہ فرمانا آپکا قولہ کہ ہمارے زمانے کے عالم کہتے ہین کہ یہہ دوسرا
کفر بکا سو یہہ بہی غلط ہے بلکہ فی زماننا تو علمایہ کہتے ہین کہ یہہ اڑتیسوان
کفر بکا ۳۸ کی تو حاجی صاحب اپنی کتاب مین شرح کرچکے ہین حساب
لگالیجیے گا ہمکو حساب کی فرصت نہین ہے اگر ہمارے بیان مین یا
شمار مین کچہہ کمی وبیشی ہو تو معاف کیجیے گا مگر دو سے تو مجھے خوب یاد
ہے کہ زیادہ ہی ہوگا پہر یہ قول آپکا قولہ مگر کچہہ ہی ہو ہم تو یقین نہین
کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تہا اہل سنت وجماعت
کا تو جنکا ہم بہی دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے
اور جادو کے زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو
کے زور سے آدمی گدہے کی صورت اور گدہا آدمی کی صورت بنجاتا ہے
پچہلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچہلی کے

سچ ہونے مین شبہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ بات سچ ہوتی تو کوئی بھی
جادو کو نہ مانتا الخ غرضکہ اسکے بعد محض غلط مبحث تاویلات لاطائل مثل
پادریون کے آپ بیان کرتے چلے گئے ہین آخر کو نتیجہ یہہ نکالا ہے
کہ پیغمبر صاحب پر جادو نہین ہوا علماء اسلام نے تفسیرون مین غلطی
کی ہے پھر اسپر پیچھے سے منشی چراغ علی صاحب آپ کے
مصاحب ہمارے دوست نے یہ ٹیکن لگادی ہے **قولہ** منشی چراغ علی
صاحب نائب مضرم سیتاپور فرماتے ہین **الی قولہ** کہ کسی سچے مسلمان
کا تو یہہ قول نہین ہے کہ جناب پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر
ایک گھنٹے کے لیے ہی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تھی
اور انہون نے ہی کہی تھی کہ یہہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے الخ غرضکہ
مراد وہی لی ہے کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو نہین ہوا
مفسرین اسلام نے اور اہل حدیث نے غلطی کی ہے فقط **جواب**
مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ حضرت پر جادو ہوا تھا الخ **اقول** اسکا
جواب ماقبل ہو چکا یہہ ایک مدعی دوسرے مدعی سے کہہ سکتا ہے
کہ تیرا بیان یا تیرا دعوی غلط ہے ہم قبول نہین کرتے دوسرے یہ
کہ لندن جانے سے پہلے اگر آپ ایسا کہتے تو شاید کسیکا ذہن
بہکتا آپکا منہ تکتا بھلا جبکہ لندن مین آپ اڈیسن اور اسٹیل دو پیغمبرون

کی پیغمبری قبول کرائی جو کہ بقید حیات ہین منتظر مات ہین شجر نے یات
ہین مفقود الکرامات ہین اور پھر کیا معلوم کہ وہان ارباب کمیٹی کان امیٹھی
سے کیا وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے مٹن جاپ خنزیری
میز پر بیٹھیہ کے کہائے ہونگے زٹل قامیہ اور اسلئے ہونگے تو پھر
آپکا یقین ہمارے حضور اقدس پر روحی فداک کا ہیکو رہیگا اسلیے کہ اونکی
دین و مذہب مین یہہ آزادی کہان ہے بقول شخصے **بیت** بھٹکتی
ہے زبان حالت زبون ہے ؛ دھتورے کا نشہ ہے یا جنون
ہے ؛ اور دوسری بات **قولہ** کہ اہل سنت و جماعت کا تو جنکا ہم بھی
دم بھرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے
زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ جواب یہہ ہے کہ اگر آپ
اہل سنت و جماعت کا دم بھرتے تو اونکے اعتقادات کو بھی یقین کرتے
نہ یہہ اوسکے برخلاف اپنے خیالات ذہنی جھانٹتے اور فقط زبان
سے کہتا کہ ہم سنت جماعت ہین یہ کچھ مفید مطلب نہین دیکھو یزید ملعون
اپنے کو خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاتا تھا اور صاحبزادون
کو شہید کرتا تھا یہ ایسی بات ہے کہ شاید عالمگیر بادشاہ کے زمانہ مین
ایک مرد لاہتی اپنے وطن سے آیا ہندوستان مین اور مفلس ہوگیا

دیکھا کہ ہندوستان ایک باگل خانہ ہے تب اوسنے حاصل معاشر
کچھ تدبیر کی کہ ایک انگور کی ٹپاری مین چند عدد نگین رکھہ کے بازار مین
جاکر کہڑا ہوا کہ مین انگور بیچتا ہون لوگون نے بعد معاینہ کے کہا
کہ یہ انگور نہین ہین یہ تو نگین ہین تب اوسنے کہا کہ مین ملک مازندرانکا
رہنے والا ہون اور یہ وہان کے انگور ہین جو ذی شعور تھے وہ
ہنس کے الگ ہو گئے مگر چند آپسے یا جبسکہ آپکے حواری ہین
ہنس گئے مگر جب واقف ہوئے ماہیت سے تو پچتائے اور کہنے
لگے کہ ہمکو امتحان منظور تہا بس یہی شکل یقین ہے کہ آپکے طریقہ نجیہ
کے بہی ہوجائینگی اور یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ **جواب** یہ نہایت صحیح ہے
جسوقت مین کہ ساحر کامل تہے اوسوقت مین ایسا ہوا ہے چنانچہ
فرعون کے سامنے اوس وقت کے ساحرون نے رسیون کو
سانپ باوصفا سکے کہ مقابلہ ایک پیغمبر جلیل القدر سے تہا نہین
بنا دیا یہہ بات تو بداہت کی مرتبہ کو پہونچی ہے ہان آدمی گدہے
کی صورت یہہ تشبیہ ہے مثلا کہتے ہین کہ فلان شخص بڑا گدہا ہے یا
جیسے کہتے ہین الزید کالاسد چنانچہ اکثر ذی علم و عقلاے باایمان
کو جو ہمنے یہ تاویلات آپکے سنائے تو اکثرون نے یہی کہا کہ یہہ منجملہ

عقل سے خالی ہے گو مرتبۂ عالی ہے خام خیالی ہے یا لا ابالی
ہے اسکو تمیز نہین کہ یہ شے گوری ہے یا کالی ہے تو
اوسکا ترجمہ یہی تو ہوا کہ بڑا گدھا ہے اب فرمایئے یہ فقرہ آپ کا
قولہ پہلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے **اقول**
یہہ عقیدہ اور تشخیص آپکے تو بالکل غلط ہو گئی بقولہ خود غلط املا غلط انشا غلط
اور دوسرا قول آپکا **قولہ** اور پچھلے کے صحیح ہونے مین شبہہ
پڑتا ہے کیونکہ یہہ بات اگر صحیح ہوتے تو کوئی بھی جادو کو
نہ مانتا الخ **اقول** یہ عجب غلط بحث ہے مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو
آپنے فرمایا کہ شبہہ پڑتا ہے اسکا کیا علاج کیا جاوے معاذ اللہ
جبکہ آپ کو ذات باری تبارک وتعالی کی نسبت شبہہ پڑتا ہے جیسا کہ
آپکے اخبارات خانہ ساز مین درج ہو چکا ہے تو پھر جادو تو لوگ
کہتے ہین کہ ایک عمل شیطانی ہے اوسمین اگر آپ کو شبہہ ہے
بڑا تو یہ کون بڑا شبہہ ہے اور پھر آپ کو تو شیطان کے وجود
خارجی ہے سے انکار ہے تو پھر اگر یہان شبہہ ہی پڑا تو کیا عجب
ہے مجکو تو اندیشہ یہ ہے کہ کہین اس شبہہ کو ترقی ہوتے
آپکو یہہ شبہہ نہ پڑ جاوے کہ آپکا ہی کچھ وجود نابود نہین ہے چنانچہ
کسی کتاب مین میری نگاہ سے گذرا ہے کہ ایک بادشاہ کو یہہ شبہہ

ہوگیا تھا کہ وہ شخص شیشہ کا ہوگیا ہے ذرا سے صدمہ مین اعضائے
جسم شکست ہوجاوین گے تب اوسکے وزرا نے حکیمون سے
مشورہ کیا تو حکیمون نے تجویز کرکے سر محفل بادشاہ کو تگیہ مارنا شروع
کیا ہر چہار جانب سے اور سمجھایا کہ اگر جسم شیشہ کا ہوتا تو ضرور ٹوٹ
جاتا جب یہ شبہ اوسکے دل سے نکلا پھر دیکھو حکیم سقراط کی نسبت
کتاب یادگار سقراطی مین لکھا ہے قولہ کہ اوسکو یہ شبہ ہوگیا تھا
کہ ایسا نہو آسمان مجھپر گر پڑے چنانچہ اسی لحاظ سے بھاگ کر برفستان
مین برف مین ہلاک ہوگیا اب چاہیے اس قصہ کو کسی اور تواریخ سے
دریافت کر لیجیے گا یا منشی چراغ علی صاحب اپنے نائب جدید سے
استفسار کیجیے گا مجھے خیال ہے کہ اونکے یہان کتب خانہ بہت
جمع ہے بلکہ مولوی مظہر علی صاحب کے کتب خانہ سے بھی وہ
مدد لیا کرتے ہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ خوف آتا ہے
یہ نافہمیے مردم سے جسے ؎ گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
اب منشی چراغ علی صاحب کے قول پر ہم رجوع لاتے ہین آپ کو
سناتے ہین قولہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ جناب
پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر کیہو ایک سنٹ کے لیے
بھی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو بھی زیبا نہی اور انہون نے بھی کہی تھی

کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے پھر اسپر فرماتے ہین اسکے **قولہ** کہ علماء اسلام نے اور مفسرون نے حدیث و تفسیرون مین غلطی کی ہے الخ **جواب** کیا خوب وزیر جنہین شہریار چنان اہل ہند کا قول خوب راست آیا **قولہ** بیل نہ کود اکود دے گون یہ تماشا دیکھے کون الخ پہلے فقرات کے باب مین تو ہمین اونسے اتنا پوچھنا ہے کہ جب آپکا یہ عقیدہ ہے کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر ایک منٹ کے لیے بھی جادو ہوگیا تھا یہ تو کافرونکا ہی عقیدہ تھا الخ **اقول** اب ہمین پوچھنا ہون کہ جسنے پیغمبر صاحب کی نسبت یہہ لکھا ہو **قولہ** درندہ وحشی شہوت پرست اُن پڑھ مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے الخ تو اب ایسے فاسد الاعتقاد نالائق محض کی نسبت تو آپ بالکل کفر کا فتوی دیدین گے پس امید ہے کہ اس بات کو اونسے دریافت کرکے مجکو بدستخط اونکے لکھوا بھیجے تو پھر آپ ہی کی نسبت کچھ عقاید آپکے ثابت کرکے اونسے بھی استفتا ثبوت کفر نسبت جناب والا دستخط کرا کے چھپوا دیا جاوے کہ وہ تو فی زمانتا آپکے ولیعہد ہوتے ہین اور بعضے مثل مولوی فریض الدین صاحب تو فرماتے تھے کہ منشی مذکور تو شاید جناب کو بطور دھرم باپ کے جانتے ہین اب کچھ کیفیت منشی چراغ علیخان صاحب

آپکے ثانی بھی ہین پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ شاید آپتک نہ پہونچی
ہو دیکھو پرچہ اخبار نور الافاق مطبوعہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۰۲ ہجری نمبر ۲ جلد ۲
صفحہ ۴ قول مفتی بلت نیچریہ یعنے منشی چراغ علی صاحب **قولہ** مولوے
حاجی علی بخش خانصاحب نے بی بی ہاجرہ کی نسبت سریہ و مملوکہ ثابت
کرنے مین جسکا وہ نہین اور کیا دلیل نہ ملے تو افترا و بہتان پر مستعد
ہوے چنانچہ ابن منیر کے اس قول باطل کو جسکے توجیہ علامہ قسطلانی
نے بھی غیر صحیح قرار دی ہے علامہ قسطلانی کی نسبت منسوب
کرکے الخ **جواب** مولانا علی بخش خانصاحب بہادر **اقول** جب خدا
نے اس فضلہ خور یہود کو فہم سلیم سے محروم رکھا ہے تو اوسکی
بدزبانی اور دریدہ دہنی اور الفاظ واہیہ کے ہم شکایت نہین کرتے
اصل شبہ اوسکا اوپر کی مکرر تحریرات سے رفع ہوگیا اور پھر سمجھائی دیتا
ہین کہ اصل مملوکہ ہونے مین بی بی ہاجرہ کے نہ ابن منیر نہ قسطلانی
کو انکار ہے نہ ابن حجر عسقلانی کو ایسی حالت مین ہمکو اختیار تھا
کہ اونمین سے قول اول متعلق بحث لکھدین چاہین سب کے قول
لکھدین چاہین مجرد کتاب کا حوالہ دین چاہین سبکو متعلق علیہ لکھدین
کوئی محل طعن و تشنیع کا نہین کیونکہ ہمارا مقصود صرف اس بات کے
ثبوت سے تھا کہ اصل ہین بی بی ہاجرہ مملوکہ ہین اور مملوکہ ہونا اونکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر مین مستلزم حلت زنا نہ انبیا سابقین
مین ہے اور مملوکہ سے وطی حلال تہی چنانچہ قبل اس سے کہ حضرت
اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ مملوکہ ہوچکین تہین سو اسقدر
مطلب پر اگر ابن حجر کا مذہب ہمارے خلاف ہوتا تو بہی مفتی صاحب کو
قیل وقال کی جگہہ تہی مگر جب سبکا مذہب اور اتفاق اسقدر مطلب پر ہے
پہر ہمکو مفتری ٹہرانا اور خود عبارت عربی کا مطلب نہ سمجھنا اور زبان درازی
کرنا حیا و شرم و دیانت سے بعید اصل بعید بہت خوب مفتی صاحب اگر آپ
اپنے قول مین سچے ہین تو ہم قبول کرتے ہین کہ جو مذہب اس باب
مین ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ہے وہی ہمارا مختار ہے اور مفتی صاحب
بہی ایسا ہی لکہدین پہر دیکہین ہمارا دعوی جواز رقیت کا اور حلت وطی
ملک یمین کا ثابت ہوتا ہے یا خلاف اسکے جیسا مفتی صاحب
کر رہے ہین اگر اب مفتی صاحب نہ مانین تو پہر کیون کہتے ہین کہ
ابن حجر کے قول کا ترک کرنا عمدا مضر بنا سمجہ کے فقیر کی طرف سے
ظہور مین آیا ای مفتی صاحب ذرا معنی عبارت کتب کے سمجہ لیا کیجیے
تب کچہہ لکہا کیجیے اور خواہ مخواہ جل جل کر اپنے مذہب جدید کے خاک
مین ملانے والون کو غصہ کرنا اور کسی کو کسی پیرایہ مین گالیان دینا تو ہمکو
بچہ سکایت نہین صحابہ کرام اور انبیاء عظام کے ساتہہ ہم محشور ہونگے

جنکی نسبت آپ صرفہ نہین کرتے اور خدا کے سامنے انصاف ہوجائیگا
بھلا آپکو کیا فائدہ ہوا ابن حجر کے قول پر اصرار کرنے سے آخر وہی ہوا کہ
ہونا بی بی ہاجرہ کا اوسکا بھی مذہب مختار نکلا اور دو ایک حدیث سند مین
زیادہ ہاتھ لگ گئین غایت درجہ اسقدر اختلاف ابن منیر سے نکلا کہ
واسطے ترجمۃ الباب کی حدیث بخاری کافی ہے یا دوسری روایات کے
لحاظ سے ترجمۃ الباب صحیح ہے ابن حجر عسقلانی نے گویا ابن منیر کو
مفتری بنایا ہے کہ افترا کا لفظ آپنے بڑھا دیا فرمایئے اب کسکا افتراء
بہتان ثابت ہوا اور عبارت سابقہ مین جو متعدد مقامات مین آپکی تحریف
دکھلاتا ہوا چلا جاتا ہون فرمایئے اگر تیز زبانی اور ہذیانجی کی ٹھہری تو آپکی
نسبت کیا کچھ نہین لکھ سکتا ہون دور جانا کیا ضرور ہے آپنے
اس ناکردہ گناہ پر تو بڑے بڑے الزام ترک عبارت کے لگا کر
پھیپھولے دل کے پھوڑے مگر خود اوسی بلا مین اوسی مقام کی
نقل عبارت مین کیون گرفتار ہو گئے یعنے تھوڑی عبارت نقل کی
اور ملحق کا خیال نہ کیا کہ بعد اسی عبارت کے بلا فصل موجود ہے اب
مقتضای انصاف دینی تو یہ ہے کہ جس طرح فقیر نے باشادہ پیشانی
لکھدیا کہ جس عبارت عسقلانی رحمہ اللہ کا ترک کرنا مجھپر الزاماً و عمداً غیر مفید
سمجھ کر داخل اعتراض کیا گیا ہے مین اوسی عبارت پر اپنے استدلال کو

قائم کرتا ہون اور اپنا مختار بیان کرتا ہون اور اوس سے میرا دعوی
ثابت ہے اور اگر وہ آپکے مفید ہے تو آپ بھی اوس سے اپنا
اتفاق بیان کیجیے اسیطرح جو عبارت خاکسار نے نقل کی فرمائیے کہ آپکے
مذاق کے موافق یا آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے پھر اوس سے گریز
کرنیکی کیا وجہ تھی ای مفتی صاحب عبارت کتب حدیث و تحقیق فن شریف
مین اگر آپ ٹوکرین کہان مین تو یہ سبب اختیار کرنی مخالفت جمہور و
تعصب مذہب و قلت استعداد و لحاظ خوشنودی احباب کچھ تعجب نہین
مگر تعجب یہ ہے کہ چھاپے کی کتابون مین جہان جسقدر غلطی الفاظ کی ہو جاتی
ہے اس سے تو شاید کوئی کتاب خالی نہوگی بلکہ قرآن شریف کے
طبع ہونے مین اہتمام صحت کا زیادہ ہوتا ہے تو بھی الفاظ کی صورت
بدل جاتی ہے اور کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے اور غلطی واقع ہو جاتی ہے
چونکہ یہ امر بدیہی ہے لہذا تہذیب الاخلاق وغیرہ رسائل مذاہب جدید کی
عبارت کا انتخاب پیش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے اسواسطے میری عادت
ہے کہ جب تک غلط عبارت پر مصنف کا قبول و استدلال نہین دیکھ لیتا ہون
گرفت نہین کرتا ہون چنانچہ جب مین نے دیکھ لیا کہ حدیث صحیح مسلم
مین آپکے مرشد صاحب نے تحریف کی ہے اور پہلے اونکو تنبیہ
بھی کر دیا اور جواب شافی نہ پایا اور لفظ غلط ہی سے استدلال اونکا

ولیکہ لیا تب اونپر الزام دیا باقی مقامات مین جہان کہین مین جانتا ہون
کہ سہو کاتب نقل نویس یا غلطی اہل مطبع ہے وہان کبہی گرفت نہین
کرتا ورنہ رسالۂ طعام اہل کتاب جو مکرر طبع ہوکر مشتہر ہوا ہے کیا
کہون کس قدر غلطیون سے بہرا ہوا ہے غرض اس بیان سے
یہ ہے کہ اتنا تو آپ بہی خوب سمجہتے ہین کہ مین نے عبارت
قسطلانی تائید الاسلام مین واسطے اثبات ملک یمین ہونے بی بی
ہاجرہ کے لکہی تہی اور ملک یمین ہونا قبل انکی ولادت کے ناممکن
تہا کوئی دنیا مین ایسا خیال بہی نہین کرسکتا ہے کہ قبل ولادت سے
کسی کے سریہ ہونے اور ہبہ کرنیکی صورت ہوسکتی ہے لامحالہ قبل
پیدا ہونے حضرت اسمعیل کے بی بی ہاجرہ کا مملوکہ ہوجانا بیان کیا
تہا اور وہ ہے مطلب تہا عبارت کا اور حضرت اسمعیل کا سبق ذکر بہی
موجود ہے تو حاشیہ پر بطور خلاصہ حاصل معنی لکہا گیا تب وہ پیدا
ہوئے ہین یعنے اسمعیل پیدا ہوئے ہین بعد مملوکہ ہوجانے
بی بی ہاجرہ کے صرف وہ کا مشار الیہ لفظ اسمعیل ہے بقرینۂ مقام مگر
مطبع مین حرف ی چہوٹ گیا خواہ نقل لکہنے مین ایک حرف رہ گیا
جیسا کہ اکثر یا کل کتابون مین کوئی حرف لکہنے سے رہجاتا ہے
تو کیا آپکی ذہن کی رسائی متعذر تہی کہ مراد پیدا ہونے حضرت

اسمعیل سے تھی اور الفاظ کے طبع ہونے مین یا نقل لکھنے مین غلطی
ہے پھر اسپر ثمرۃ الغراب سمجھ کے اپنے مضحکہ اور طعن و تشنیع شروع
کی کیا یہی شان محصلین اور علماء دین کے ہوتی ہے ہمنے مانا کہ آپکے
مرشد بھی نہایت سخت زبانی و سب و شتم کے عادی ہین مگر آپ کو
تو تہذیب کے خلاف پیروی کرنی نہ چاہیے تھی الخ **اقول** اب نیازمند
یہ عرض کرتا ہے کہ آپکے ہذیان پر تو بیگنون کے مثل راست
آتی ہے اور آپ کے نائب جدید کی قلعی جناب ہدایت مآب
مولوی علی بخش خانصاحب بہادر نے کھول دی اس سے تو وہ بڑا ہی
شاگرد اول بہتر تھا ہر چند کہ نے پر کی اوڑاتا تھا منہ کی کھاتا تھا مگر
تاہم ہان مین ہان ملائی جاتا تھا خیر اب دوسرے پرچہ یکم صفر سنہ الیہ
ہجری پر ہم آتے ہین جسمین آپنے سورہ جن اور سورہ فیل کی تفسیر
کی ہے **قولہ** سورہ جن اس سورہ مین لفظ جن آیا ہے اور اسی لفظ
کے سبب اسکا نام سورہ جن ہوا ہے **الی قولہ** ہمارے قدیم عالمون
اور مفسرون نے اپنی معمولی عادت کے موافق اس سورہ مین جو کچھ
بیان ہوا ہے اسکو بھی ایک عجیب و غریب قصہ بنا لیا ہے انکے
خیال مین آیا ہے کہ اس مقام سے لفظ جن سے وہ مخلوق مراد ہے
جسکو عوام الناس جن خیال کرتے ہین کہ یہہ ایک ہوا ہے کہ آگ کے

شعلہ سے بنی ہوئی ہے جو دکھائی نہین دیتے طرح بطرح کی شکلون
مین بنجاتے ہین اور انسانون کے سر پر آتے اور اونکو تکلیف دیتے
یا اونکا کام خدمت کرنے کی قدرت رکھتی ہین یہ خیال صحیح ہو یا غلط
مگر اس سورہ مین لفظ جن سے وہ جن جو لوگون کے خیال مین ہی
ہرگز مراد نہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ اجتہاد آپکا کیسا ہے
کہ تمسک اسلام بھی اپنی سمجھ ناسمجھ کو کہتے ہو اور پھر ثبوت وجود جن جو کہ
نصوص قطعیہ قرآن مین بکمال شرح وبسط اللہ تعالے فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون موجود ہے یعنے اللہ تعالے نے
اپنے کلام پاک مین صاف صاف دو جنس علحدہ فرمایا کہ نہین پیدا
کیا ہمنے جن وانسان کو مگر واسطے عبادت کے والا لفظ عبادت
مین البتہ آپکو تاویل کی گنجائش باقی ہے اسواسطیکہ آپ اپنی معمولی
عادت کے مطابق ضرور فرماوین گے کہ عبادت کے لفظ سے یہ
معنے جو کہ علماء اسلام نے بنا لیے ہین یعنی نماز پڑھنا روزہ رکھنا خلاف
فطرت نیچر یہ کے ہے بلکہ عبادت سے مراد قوای انسانی کا شاد
رکھنا ہے مثلاً کھڑے گھڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو
ہری ترکاری سمجھنا یا کسیکو علت شایخ ہے اوسے بھی ادا کرنا
یہی سچی عبادت ہے مفسران قدیم اہل اسلام کی راے نے غلطی

کی ہے جو کہ اسکے معنے نماز روزہ یعنے بدن توڑنا اور بھوکے
رہنا قرار دے لیا ہے جیسا کہ آپکے شاگرد اول اپنے بیان میں
ایسی ہی کچھ شرح کر گئے ہیں اب اسکے بعد آپنی وجہ تسمیہ لفظ جن
کی خوب بیان کی ہے **قولہ** لفظ جن اجتنان سے مشتق ہے جسکے معنے
چھپے ہوئے کے ہیں اور عربی زبان کے محاورے میں جو چیز کہ
پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہیں یہانتک کہ پیٹ کے بچہ
کو بھی جنین اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ پیٹ کے اندر پوشیدہ
ہوتا ہے مکہ کے کافرون کی عادت تھی کہ چھپ چھپ کر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور اونکے
دلون پر اثر ہوا اور ایمان لے آئے اور بسبب اسکے کہ انھون
نے پوشیدہ ہو کر سنا تھا اونپر نفر من الجن کا اطلاق ہوا ہمارے
مفسرون نے اوسے سچ مچ کا جن بنالیا حالانکہ اللہ تعالے نے اون
لوگون کا چھپ کر قرآن سننا اور ایمان لانا بیان کیا اور جو کچھ انھون
نے اپنے قوم کے لوگون سے جاکر کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وحی سے بتلا دیا الخ **جواب** یہ جو آپنے فرمایا کہ جن کے
لفظ اجتنان سے مشتق ہے اور عربی کے محاورہ میں جو
چیز کہ پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہیں اسلیے کہ پیٹ کے

بچہ کو بھی جنین کہتے ہین الخ **اقول** مین پوچھتا ہون کہ یہ کس کتاب لغت
مین آپنے دیکھا ہے یا کسی عرب نے آپ سے کہا ہے جن پوشیدہ چیز
کو بھی کہتے ہین آپ تو لندن کے حاجی ہین مکہ شریف آپ تو گئے
بھی نہین ایصاحب قاموس یا صراح دیکھیے اگر کان بچہ غلیلہ نہ پھینکیے
جن سے جنات مشتق ہے اور جنین سے اجنہ یہ جو لوگ اجنہ
سے جن مشتق سمجھتے ہین غلط العام ہے دریافت کر لیجیے غیاث
مین دیکھیے **قولہ** جنی بالکسر و تشدید نون مکسور جن واحد و جن اسم
جنس ست پریان را و جن مشتق از جنون ہست و کسانیکہ جمع جن اجنہ گویند
بفتح اول و کسر جیم و تشدید نون غلط چرا کہ اجنہ جمع جنین ست الخ اور پھر
جن کے وجود کی آپکے مقتدا ہرشل صاحب بھی قائل ہین وہ اپنی کتاب
جسمین بحث سیارون کی کی ہے لکھتے ہین **قولہ** ایسے سیارون
مین دیو بود و باش کر سکتے ہین کیونکہ وہان ہر شے کا وزن کم ہوتا
ہے اور اس باعث سے وہ ازدہا پیدایش جنکی ہمارے لیے
پانی کے اوچھالنی والی قوت ضرور ہے وہ وہان باشندے
خوشگلے کے ہو سکتے ہین الخ بلفظہ اب مسلمانو ذرا تماشا دیکھو ہمارے
جناب نیچر صاحب جن موجودات خارجی کا انکار کرتے ہین اونکے
جانب جناب کی مقتدا کیا فرما رہے ہین فافہم و تدبر حسب آپکو تحقیقات

لغت مین بہرہ نہین ہے تو بھلا تفسیر قرآن مجید آپ کیا کرینگے. جناب
من تفسیر قرآن شریف مین ۳۰- علمون کی ضرورت ہے کوئی ۱۱ تو مجھے
اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون پہلا الفاظ مفردات اور اونکی
مدلولات کے حقیقت دوسرا اغلطی اعراب تیسرا تقدیم تاخیر تعریف
تنکیر اثبات حذف چوتھا ایراد معنی کا طرق کہ بعضے واضح الدلالت ہون
اور بعضے اوضح الدلالۃ پانچوین وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ چھٹے
تفسیر قرآن ساتوین استدلال احکام و فروع آٹھوین قرآن و حدیث
کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ نوین الفاظ قرآنی کو بمعاینہ مصریہ دسوین
آیتون اور سورتون کی وجہ نزول گیارہوین مشکلات اور نوادر کو نوع غرابت
سے خالی اور اونکے معانی عالی کہ اہل لغت پر جالی نہ ہون اسیطرح قریب
تیس کے ہین تب البتہ تفسیر کرنا آپ کو سزاوار ہوگا ورنہ آپکے نظیر اوس
مفسر کہی ہوگی نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک صاحب کسیقدر فارسی
واردو سے آشنا مثل آپکے یا آپکے حواریون کے پڑہے ہوے
تشریف لائے اور مشہور کیا کہ مین مفسر قرآن ہون قوی البرہان ہون قضا کا
ایک صاحب مرد مسلمان مسلم ایمان یہ خبر سنکے اونکی خدمت مین حاضر
ہوے اور کہا کہ مجھے سورہ انا اعطینا کی تفسیر پڑہا دیجیے ثواب
لیجیے کہ مین تفسیر دانی قرآن کا بڑا مشتاق ہون اسی غم سے قاق ہون

حضرت مذکور جب مستعد ہو بیٹھے اپنے کیے کو رو بیٹے بولے
پہلی آیہ انا اعطینا مولوی صاحب مترجم بولے انا اعطینا دو بھائی
تھے کا لکوثر اور کالا کالا اونکا سر تھا فضل لربک اور وہ فصل ربیع کے
بوئی تھی وانحر اور اونمین نحرین جاری کرتی تھی ان شانئک یس شان اونکی بڑی تھی ہوالابتر
اب وہ ہو گئے ابتر فقط اور بعضون کا قول یہ ہے قولہ انا اعطینا تحقیق
کہ تھے دو بھائی کا لکوثر اور تھے اونکے کالے کالے سر فضل
لربک وانحر فصل نہی ربیع کی بوئی ار ہر ان شانئک ہوالابتر اسی سے
وہ ہو گئے ابتر بس یہ مثل آپ پر صادق آئی کہ آپ ہی شاید اونمین کے
ہین بڑے بھائی آپ فرمایئے یہ فقرہ آپکا قولہ کہ ہمارے مفسرون
نے اوسے سچ مچ کا جن بنا دیا یہ کیسر منقلب ہوا اور ہمنے آپ کو
کیسا سچ مچ کا مفسر بنا دیا دوسرے یہ کلمہ قولہ ہمارے مفسرونکا کیسی
بات آپ فرماتے ہین بھلا جب آپ کو اونکی تفسیر سے انکار ہے تو پھر
اونکو ہمارے مفسرین کہنا یہ کیا لغو بات ہے اسواسطیکہ اگر کوئی کہے
کہ آپکے اگلے تو بموجب آپکے بیان کے غلطی پڑے تھے تو آپ بدرجہا
غلط بلکہ اغلط ٹھہرین گے مین حیران ہون کہ آپ بات کا آغاز و انجام
بھی نہین سوچ لیتے ہین جو کچھ شیطان القا کرتا ہے وہی لکھدیتے
ہین ایسا صاحب آپ ایسے بہتر تقریر تو ہمکو یاد رہیا جھوٹ کے معلوم ہوتی ہے

اب اسکے بعد یہ تقریر آپ کی قولہ اب اس مقام پر ایک بات اور
بیان کرنے کے قابل ہے الی قولہ ہمارے قدیم عالمون اور مفسرون
نے اپنی معمولی عادت کے موافق ان پچھلی آیتون کو بھی بطور
ایک عجیب و غریب قصہ کے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جن اور شیاطین
آسمان دنیا تک جاتے تھے اور چپکے سے کان لگاکر ملاء الاعلی
مین جو باتین فرشتے کرتے تھے چوری سے سن لیتے تھے اور
اس چوری سے وہ جان جاتے تھے کہ دنیا مین کیا ہونے والا
ہے اور کاہنون اور جادوگرون وغیرہ کو جو اونکی پوجا کرتے تھے
غیب کی خبرین دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
تو شیطانون اور جنون کا اوپر جانا بند ہوگیا اور آسمان مین بہ نسبت
سابق کے چوکی پہرہ زیادہ بڑھ گیا جگہ جگہ چوکیدار بیٹھ گئے اور آگ کے
شعلے بھی بڑھائے گئے یہان تک کہ کوئی جگہ خالی نہین رہی اب جو
شیطان یا جن آسمان پر باتین سننے جانا چاہتے ہین اون پر
شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے اور رات کو جو ہم ستارہ
ٹوٹتے دیکھتے ہین وہی شعلہ ہائے آتشین ہین جو شیطان اور
جنون کو مارے جاتے ہین مگر یہ سب باتین غلط اور لوگون کی بنائی ہوئی

ہین الخ جواب تفسیر ذانی تو آپکی اوپر کھل گئی اب رہی انکل سو وہ
بھی محض نے انکل ہے اسواسطیکہ آپ لندن البتہ تشریف لیگئے
ہین کچھ آسمان پر مثل شیطان کے آپکے رسائی بطور سرقہ کے
بھی نہین ہوئی ہے جو قابل اعتبار ہو اور نہ کوئی حواری آپکا آسمان
پر جاتا ہے کہ اوسکے قول پر دارومدار ہو بقول شاعر ۵ تم اپنے
نام سے کہتے ہو کیا خدا جانے سمجھ مین آتے نہین اہل آسمان
کی بات دوسری یہ کہ ستارہ ٹوٹنے کے آپنے کچھ شرح نہین
کی کہ یہ کیا چیز ہے ہر چند کہ دوربین سے آپ بہت کچھ دیکھتے
ہین انکل بچو غلیلہ پھینکتے ہین قرص آفتاب سے روئی سلبکی ہین
ہیئت آسمانی جب آپ بناتے ہین سبع سیارہ ۷ ہین آپ
سہ اکرد کہاتے ہین اسوقت اخیر مین آپ فیثاغورس کو بھی شرماتے
ہین تیسری یہ کہ اگر ستارہ جسم دار چیز ہے تو بقول آپکے
ٹوٹتا تو ہے مگر وجہ کیا کہ آپکے کوٹھی تک نہین پہونچتا تو اب
ثابت ہوا کہ ایک آگ کا شعلہ ہی ہے جو ہمارے دیکھتے دیکھتے گل ہو جاتا ہے
تو اب ہمارے مفسرین کا قیاس صحیح ہے نہ آپکے انکل اب
رہی یہ بات کہ شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے یہ نہایت صحیح معلوم ہوتا
ہے کیا وجہ کہ آپکے جواب مین جو مولانا دمرش نا جناب حاجی الحرمین

شریفین دامتہ کاتہ محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور نے جو
کتاب بجواب آپکے لکھی ہے اوسکا نام بھی شہاب ثاقب ہے
تو اب ظاہر ہوا کہ جب آپ پر دنیا ہی مین ہر چہار جانب سے شہاب ثاقب
کی مار ہے اسیطرح آپکے مشیر شریرون کے شریر پر بھی آسمان کے
صعود کے وقت ضرور ہے شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہوگی اور اوسی
نے یقین ہے آپسے کہا ہوگا کہ یہہ خبر دلیل ہمارے نام سے
دنیا سے اوٹھادو سو یہ بخیر ہے بقول حافظ شیراز مصرعہ نہان
کے ماند آن راز کز و سازند محفلہا ۔ مگر ہان ایک تجویز ہم آپکو بتادین
وہ البتہ آپسے سادہ لوحون کی نزدیک اگر درست ٹھہر جاوے تو کیا
بعید ہے وہ یہ ہے **اقول** یعنے جسوقت کوئی بچہ یہ مرتا ہے
اور اوسکی روح طرف آسمان کے صعود کرتی ہے تو وہ جب کرہ نار
تک پہونچتی ہے تو بسبب اسکے کہ روح مین ایک دہنیت ہوتی
ہے تو وہ بس قرب کرہ آتش کے پہونچکر جلنے لگتی ہے اور
مشتعل ہو جاتی ہے اور پھر خاک ہو کر اپنے مرکز پر واپس آتی
ہے یہی وجہ ہے کہ سررشتہ الحاد کو ہمیشہ ترقی ہے تو اس زمانے
کے طالب علم مدرسہ مروجہ سرکار یکے ضرور ہے تصدیق کرینگے
اور آپکا نام بھی اگلی ہیئت والون سے زیادہ یادگار رہے گا جو سنیگا

وہ کہیگا کہ سید احمد خانصاحب بہادر کے کیا خوب تحقیقات ہے
برا نہ مانیے مین نے جو لکھا ہے یہ حکما کے قول کے خلاف
نہین ہے طب کی کتابون مین بکیہ لیجئے انکی تشخیص ہے کہ بجلی
کے مشتعل ہونیکے یہ وجہ ہے کہ بخارات ارضی جب صعود کرکے
کرۂ نار تک پہونچتے ہین تو اونمین ایک مادہ کثیف ارضی ہوتا ہے
وہ ہی قرب کرۂ آتش کے مشتعل ہوجاتا ہے اور جلنے لگتا ہے
جو کہ مانند برق کے نمودار ہوتا رہتا ہے لہذا جب اُنکل پر مدار اور
کلام الٰہی مین تفسیر بالرای کو دخل ہوا تو پھر ہمارے نزدیک حکما کی جو
رای بھی صحیح ہوجاوے گی اب اسکے بعد آپنے سورۂ فیل کی
تفسیر کی ہے اوسپر بھی نیازمند آتا ہے آپ کو سمجھاتا ہے
آپ فرماتے ہین یا بہکاتے ہین قولہ کہ قرآن مجید سے صرف
اسقدر پایا جاتا ہے کہ ابرہہ کے لشکر پر ایک آفت پڑی جس سے وہ برباد ہوگیا
اس آفت کا ذکر قرآن مین نہین ہے مگر قرآن مجید کی سیاق عبارت
اور تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آفت وبائی
چیچک کی بیماری تھی جو کہ ابرہہ کے لشکر مین دفعتًا زمانہ محاصرۂ مکہ
مین پھیلی اور بہت سے آدمی اور جانور چیچک سے مرگئے اور
سارا لشکر تباہ ہوگیا اسی واقعہ کا ذکر اس سورہ مین اللہ تعالے نے

فرمایا ہے الی قولہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ
جنکے سبب لوگون نے دھوکہ کھایا ہے اور اصلی بات کو چھوڑکر
قصہ بنالیا ہے الخ جواب ماشاء اللہ سیاق عبارت قرآن مجید
تو آپ ہی خوب سمجھتے ہین جو شیطان کی لفظ کو آپ قوای انسانی قرار
دیتے ہین مجھے خوف ہے کہین آگے چلکر کسی حواری یا ممبران کمیٹی خزینۃ
البضاعت کی نسبت آپ کو ایسا خیال نہ آجاوے اور آپ کی ذات
خاص بالاختصاص کی نسبت تو مین نے آپکے دوست سید نصرت علی
صاحب مالک نصرت الاخبار واقع دہلی خلف الصدق جناب امام فن مناظرہ
اہل کتاب کی خدمت مین ایک خط بطور جواب وہدایت کے
درباب جواب خط جو کہ آپنے اونکی طرف سے اپنے اخبار مین چھاپا
لکھا تھا اوسکے جواب مین انہون نے بہت عذر محکو لکھا اور یہ بھی
لکھا ذرا کان لگاکر سن لیجئے ہکذا اقولہ مولوی محمد یعقوب صاحب
مدرس مدرسۂ دیوبند کا خط میرے پاس بھی آیا تھا جسمین انہون نے
اپنے خواب کا حال لکھا ہے اور سید احمد خانصاحب کا دجال
ہونا جیسا کہ آپنے اپنے خط مین لکھا ہے وہی بعینہ مولویصاحب
نے بھی لکھا ہے اور اس خواب کی شہرت ہندوستان کے
شہرون مین بہت ہو رہی ہے الخ اقول اب فرمائیے مشفق من

اب تو آپ جنکو اپنا دوست تصور کرتے تھے وہ بھی آپکی دجالیت کے
مقر ہوے جاتے ہین ایسا نہو کہ آپ کے حواری بھی ادہر آجاوین اور
آپ تن تنہا رہجاوین مگر ہان یہ خیال البتہ قوی ہے کہ آپکے پاس
خزینۃ البضاعت نے ذہب جمع ہوگیا ہے اور ہمارا فقط خزینۃ التوکل
پر مدار ہے مگر خیر اگر اللہ یار ہے تو بڑا یار ہے اور یہ الفاظ
آپکے قولہ کہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے
سبب لوگون نے دہوکا کہایا ہے الخ اقول اسکا جواب یہ ہے
کہ لوگون نے دہوکا نہین کہایا ہے فقط آپ ہی نے دہوکا کہایا
ہے اسکا جواب آگے تحقیق القصہ کے جواب مین ہم بتادینگے
اب آپ فرماتے ہین قولہ کہ اب ہمکو یہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ جب
مکہ معظمہ کا محاصرہ ابرہہ نے کیا تو در حقیقت اسکے لشکر مین چیچک
کی وبا پھیلی تھی اور یہ بھی بیان کرنا ہے کہ اس سورہ مین خدا تعالے
نے اسی واقعہ کا ذکر کیا ہے نہ اور کسی قصے کا بس اب ہم امر اول
کو مفصلہ ذیل کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول سیرت ہشامی
مین ایک حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے قولہ یعنے ابرہہ کے بدن
مین بیماری ہوگئی تھی اوسکی اونگلیان گرتی تھین اونمین سے پیپ
اور خون بہتا تھا یہانتک کہ جب صنعان مین آیا تو لنجا تھا الخ اس

کیفیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کی بیماری مین ابرہہ
مبتلا ہوا انتہا الخ پھر دوسری حدیث سیرت ہشامی مین لکھا ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے قولہ یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ اُنھون نے دیکھا ابرہہ کے فیلبان اور چرکٹے کو مکہ مین کہ وہ
اندھے ہوگئے تھے الخ اس روایت مین جو کیفیت مندرج ہے
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ چیچک کے بیماری سے وہ اندھے
ہوگئے تھے غرضکہ اسی قسم کی چند حدیثین آپ اور بھی لائے ہین
کہ وہ نہین معلوم صحیح ہین یا غلط مگر آپ ہی کے بیچ کہنی کرتے ہین
مابعد پھر آپ فرماتے ہین قولہ کہ قرآن مجید سے بھی ابرہہ کی تشبیہ
عصف ماکول سے دی گئی ہے وہ بالکل چیچک کے مرض کی
پوری تشبیہ ہے کیونکہ چیچک کی بیماری مین بھی آدمی کا بدن کیڑے
کھائے ہوئے پتہ کی بالکل مشابہ ہوجاتا ہے اور اس آیہ کا ترجمہ
آپنے یون کیا ہے فجعلھم کعصف ماکول ترجمہ پھر کردیا اونکو جیسے
کیڑے کھائے کہتی دوم حجر کا لفظ بھی اس مرض کی طرف
اشارہ کرتا ہے اسلئے کہ حجرہ اور حصبہ کے ایک ہی معنی ہین اور
حصبہ چیچک کے مرض کو کہتے ہین سوم سجیل سے بھی اگر وہی مراد
لیجاوے جو کہ مفسرین نے لی ہے یعنے دوزخ کی آگ کی پکی ہوئی

کنکریان تو وہ بھی چیچک کے دانون سے نہایت مناسبت ہے
چہارم ابابیل کا لفظ بھی اس مرض کی حالت سے نہایت مناسب ہے
اسلیے کہ ابابیل ایسی کثرت کو کہتے ہین جو کہ وہ گروہ پے در پے ہو
مرض چیچک کا بھی ایسے حال ہوتا ہے کہ ایک غول آج اس مرض مین
مبتلا ہوا اور دوسرا غول کل وارسل علیہم طیرا ابابیل کا ترجمہ آپنے
یون کیا ہے قولہ کہ بھیجی اونپر وہ بانکے غول کے غول الی قولہ
پس قرآن مین جس آفت کا ابرہہ پر نازل ہونا مذکور ہوا ہے اگرچہ
اوسکا نام نہین لیا گیا مگر اوسکے الفاظ اور اوسکے تشبیہین مرض
چیچک سے ایسی مناسبت رکھتے ہین کہ اوس سے صاف مرض
چیچک کے وبا کا پایا جاتا ہے الخ جواب اول بات کا اب
ہمکو یہہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ ابرہہ کے لشکر مین چیچک کی وبا
پھیلی تھی الخ اقول مین کہتا ہون کہ یہہ الکل بچوبانین آپکی تو ایک
ابجد خوان بھی نہ مانیگا ہیضہ کی وبا تو سنتے تھے چیچک کی وبا تو
حضرت آدم کے زمانہ سے آجتک نہین سنا ایضا صاحب حکما
تو کہتے ہین کہ یہہ ایک مادہ ہے مادری یعنے ماکے پیٹ مین
جب خون حیض کا جمع ہوکر جسم انسانی ترکیب پاتا ہے تو اوسکی
گرمی مخلوط جسم رہتی ہے جب بالید گی بعد پیدا ہونے کے شروع

ہوئی تو اڑی جوش مار کے بدن مین آبلہ پڑ گئے اگر زندگی ہے
تو زندہ رہا ورنہ مر گیا یہ کوئی وبا نہین ہے پھر سوائے اسکے
کسی تفسیر یا تواریخ معتبر اسلامیہ مین بھی اسکا ذکر نہین ہے ایک
انگریز نے شاید اپنی تواریخ مین یہ طوطیہ باندھا ہے سو وہ قابل
اعتبار کے نہین وہ مدعی ابطال قرآن ہے ہان مگر یہ کیجی کہ ہمکو
اوسکے قول کی تصدیق ہے تو آپ کی نسبت کل علماء ہند نے
ثبوت کفر کا فتوی دیدیا اور جناب مولانا محمد علی بخش خانصاحب بہادر
کعبۃ امد سے فتوی اثبات کفر آپ پر دستخط کرالائے تو آپ کا
قول و فعل خارج از اعتبار ہو گیا اور نہ کسی اگلی امت پر اللہ تعالی نے
بطور عذاب مرض چیچک کے وبا نازل فرمائی جو قیاس کیا جاوے
یہ انکل آپ کی شخص نے انکل ہے اب رہین نظیرات حدیث وہ بھی
کچھ ثبوت دعوے تحقیقی آپکو مدد نہین دیتین پہلی روایت **قولہ**
یعنے ابرہہ کے بدن مین بیماری ہو گئی تھی اور اونگلیان سڑ سڑ کے
گرتی تھین الخ **اقول** یہ بات چیچک مین نہین ہوتی البتہ اندھایا کانا شل
آپکے حواری کے کہ ایک آدھ شخص ہو گیا ہے تو اب کیا اونکو آپ
ابرہہ کا فیلبان یا چرکٹا سمجھینگے اور دوسرے حدیث بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کے روایت کہ کہ مین اونکے وقت مین ایک آدھ شخص

اوسلے فیلبان یا جرٹون مین سے تہا جو کہ اندہا تہا الخ اقول
یہ تو آپکے خوش فہمی ہے بہلا سنہ عام فیل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدائش ہے اور چالیس برس کی عمر حضور کی جب پہونچی
تہی تب نبوت ہوئی اور شاید اٹہارہ برس کی عمر حضور کی جب
پہونچی تہی تب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور وہ
مشخصہ فیلبان اندہا آپکا یقین ہے کہ کسی قدر عمر یا کی اندہا ہوا ہوگا
تو اب فرمائیے کہ اگر آدمی زیادہ عمر کی زندگی پاوے تو وہ اندہا ہو ہی
جاتا ہے پہر حدیث آپکے مطلب پر کب صادق آتی ہے مثلاً
اب آپ تیسری منزل مین آچکے ہین اگر آپکے زندگی کو طول ہوا اور
آپ اندہے ہو گئے تو کیا لوگ یہ گمان کرین گے کہ جناب سید احمد خان
صاحب بہادر جو بنارس ضلف میان متقی مذہب نیچری تہے پہر بریلی کے لشکر
کے فیلبان یا جرٹے ہین اور بسبب آفت وبائی ہیضہ کے اندہے
ہو گئے ہین خیر یہ تو نظیرات تہین جواب ترکی بہ ترکی ہو گیا اب
اصل قصہ اور بحث تراجم اٹکلی آپ پر ہین آتا ہون پر اہل دانش
ویقین کو ہنساتا ہون اقول بفضل جبار القوی یہ بات کتب سیر
وتفاسیر قدما جسپر کہ جمہور علما وفضلا کا سوائے آپ ثالث باطل
کے اتفاق ہے کہ جسوقت ابرہہ اشرم معہ ہاتیون کے بقصد

نمائندہ بازار ... خان ... ہوشیار ... ہوشیار ...

اسنہدام خانۂ کعبہ مین آیا تو حضرت عبد المطلب جد امجد ہمارے
آقاے نامدار کے درخانۂ کعبہ پر تشریف لے گئے اور ایک
لمحہ مشغول بمناجات رہے کہ اسی اثنا مین اونکی نگاہ طیرا ابابیل
پر پڑی کہ جدے کی طرف سے کہ متصل دریاے شور سمت غربی
مکہ شریفہ کی ہے جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے
ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضون نے
روایت کیا ہے کہ سیاہ رنگ باگردنہاے سبز تھے اور مواہب
علیہ مین لکھا ہے کہ اون جانورون کی منقار زردنہی مثال مرغ کے
اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر شیر یا ببیرون کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے بامنقارہاے زرد ہر ایک
چمگادڑ سے چھوٹا اور ٹڈی سے بڑا کہ کسی نے ایسے جانور کبھو
نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے
تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے کتے کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ سفید تھے ولیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے
اس بات پر کہ ابابیل تھی اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے
جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خا معجمہ اور طا مہملہ کہتے ہین اور
عربی اسکی ابابیل ہے اور نصاب ابو نصر فراہی مین لکھا ہے قولہ

ابوالملیح چکاوک دراست قبرہ نام آلقصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق
شرق سے طالع ہوکر سمت ولایت نیم روز سے طیران مین آئی اور فیل
گردون سے جہت قلع وقمع شجرہ روضۃ الحیات مخالفان گردون دراز کے
پس جب اصحاب فیل ہاتیون کو لیکر گرد خانہ معظمہ کے جمع ہوئے
کہ اس اثنا مین لشکر الٰہی کہ عبارت طیرا ابابیل سے ہے پیدا ہوئے
اور ہر جانور کے پاس ایک گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر
دونون پنجون مین کہ ہر ایک سنگ کے اوپر اون سنگ دلون کا نام
بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال
سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے پس جب وہ جانور بجاذبات
لشکر ادبار اثر پہونچے اونکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ
پتھر گرا معانان چار پایہ سے باہر نکل گیا اور جس پیادے کے
سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا پس مجموعۂ لشکریان مع
چار پایان سوائے فیل محمود کے قہر الٰہی جل ذکرہ کے گرفتار ہوکے
واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بھاگا لیکن
انہین چند روز مین مرغ روح اوسکا چنگال عقاب موت مین گرفتار
ہوا اور صورت دوسری واقعۂ موت اوس ناپاک کی یون ہی لکھی ہے
کہ اوس روز وہ ہولناک اپنے لشکر گاہ سے الگ ہوکر باستعجال تمام

بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیور اون طیران سے طوق ملازمت
اوسکا اپنی گردن مین ڈال کے عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا
مگر راہ مین ایک مرض صعب بھی اوسے لاحق ہوا کہ اونگلیون کے
بند جدا ہو گئے نہ مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہونچکر بپایہ سریر نجاشی حاضر
ہوا اور سرگذشت لشکریان و حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان
کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر و تعجب مین تھا کہ ناگاہ
اوس جانور نے جو کہ عقب اوسکے گیا تھا ابرہہ کے سر پر وہ سنگ
ریزہ چھوڑ دیا اور وہ بھی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا جیسا کہ
اللہ جلشانہ بیچ سورۂ فیل کے اشارہ فرماتا ہے الم ترکیف فعل ربک
باصحاب الفیل آیا تو نے دیکھا تو نے اے محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے
ساتھ صاحبان فیل کے یعنے ساتھ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے
آگے بنا بر ہدم کعبہ کے لائے تھے اور لفظ دیکھنے مین اسطرف
اشارہ ہے کہ یہہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور
دکھانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے تاکہ ربوبت الٰہی
کہ تیرے حق مین مبذول ہے بمدد غیبی آسمان پر سے نازل ہوئی
اور جو کہ بحکم اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کشی کریگا الم یجعل کیدہم
فی تضلیل آیا نہ کردانا مکر یہ اندیشونکا بیچ گمراہی اور نے حاصلی کے

لیکن وہ سب رائیگان گئے اور خفت پر خفت اونکو حاصل ہوئی اور ہر چند
کہ عقلا کو ضائع ہونے سے اہل اپنے مین عزت کافی حاصل ہوتی ہے
مگر چونکہ وہ عقل سلیم مثل آپکے نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ اونکے
عقوبت شدید آسمان سے نازل فرمائی چنانچہ فرماتے ہین وارسل
علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے
لفظ ابابیل اصل لغت مین جوق جوق ہے اور واحد اوسکا مستعمل نہین
بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اوسکا ابولہ یا ابالہ ہے اور عرف مین
اس لفظ کو اس جانور پر اطلاق کرتے ہین جیسے خادم اسکے لفظی
اور اصلی معنی یہ ہین یعنے چھوٹا تابعدار یا نوکر مجازا لونڈی غلام کو کہتے
ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی حیوانات کو کہ ہاتھی تھے بنا بر ہدم کعبہ
قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اونکے جواب مین جانوران کو چک
دنا توان کو کہ یہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خرد تھے مسلط فرمایا کہ لوگ
جانین کہ بتائید الٰہی ضعف مخلوقات اقوام موجودات کو زیر و زبر کر سکتے
ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات سے قوت کچھ کام
نہین آئی ترمیھم بحجارۃ من سجیل مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو پتھرون
سے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگیل ہے یعنے وہ
خاک اور مٹی کہ منجمد ہوگئے بشکل سنگ ہو جاوے جسکو ہند مین

کنکری لگتے ہین اور جوق جوق نازل کرتے ان جانورون مین حکمت
تہی کیونکہ یہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی ہر دم لشکر پراگندہ و متفرق
ہوکر باطراف وجوانب فرار کرین گے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ
ہونگے تو کوئی اونمین سے جہپ نہ سکیگا اور اکثر جو لوگ کہ یہہ
سانحہ بچشم ظاہر ہین مشاہدہ کرینگے تو عبرت پکڑین گے اور اس خانہ
معظم و متبرک کی تعظیم کرین گے اور جب اکثر مخلوقات واقف ہونگے
تو یہ قصہ بعینہ مشہور رہیگا اب اس آیہ مین فرماتے ہین فجعلہم کعصف
ماکول بس کردیا اونکو مانند چری ہوئی گہاس کے جسکے تفسیر ہمارے
نیچری صاحب نے کیڑے کہائی کھیتی کی ہے یعنے مثل اوس کاہ کے
جسکو دواب کہاتے ہین اور آخر باقی رہتی ہے یہ کنایہ تفرق
اجزای بدن سے ہے بحیثیکہ شکل بدن تمام نہ رہا اور یہ تاثیر حملہ جوارح
عادات سے ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق
ہوا تہا کہ بمجرد پہونچنے کے بدن اجزاے بدن پاش پاش ہوجاتے
تہے اور ربیل یعنے خشکی ایسی سرایت کرتی تہی کہ تماسک و التصاق
اعضا بالکل زائل ہوجاتا تہا اور یہ قصہ منونہ تہا معجزات الہی سے اور مشتمل
تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون پانیون کا آنا اور قرب
مکہ کے نہ جانا اور دوسری یہ کہ ایسی جانور ساتہ کثرت اور ہجوم کے

طرف دریا کے شور سے کہ بحسب ظاہر بود و باش اونکے نہ تھے
اور بعد اس واقعہ کے بھی اون جانورونکو کسی نے نہ دیکھا تیسری
یہ کہ لانا اون سنگریزون کا کہ معدن بھی اونکا معلوم نہ تھا چوتھی یہ کہ
تاثیر قوی جو اون کنکریون میں عطا کی تھی اور اہل تحقیق نے لکھا ہے
قولہ کہ وہ حجارا بابیل بنا بر عبرت ہوئے اصحاب کے اکثر قریش نے رکھہ چھوڑی
تھی اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعد وفات بھی
اکثر صحابہ کے پاس رہے اور نظر سے گذرے الخ **اقول** اب
ہم اپنے مخاطب صاحب سے پوچھتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر
جانکے فرماوین کہ شبہات نے آنکھی اونکی تو بالکل پاگل خانہ کے
بٹر ہو گئے ایک شبہ بھی ہمارے بیان پر صادق نہین آتی لہذا
غور کیا جاوے تو تمام تفسیر سورۂ فیل کا جواب شافی ہو گیا
ضرورت زیادہ بحث کی نہ رہی کیونکہ مخاطب صاحب نے بڑا انتظام کیا تھا
کہ قصۂ اصحاب فیل غلط ٹہر جاوے سو یہ سب طلسم بنایا ہوا جناب مخاطب
کا ٹوٹ گیا اور خدا کی طرف سے مہرا اونکے نہ کسی واسطے پہونچ
گئی اب اسکے بعد اونکو یہی کہنا پڑیگا کہ جب ہمکو مفسران پیشین کا اعتبار
نہین تو وکیل صاحب بھی تو انہین کے پیرو ہین اونکا کون ٹھکانا
لہذا ہمارا بھی یہی جواب ہوگا کہ جناب مخاطب کو جبکہ جمہور سے اختلاف

تو ہم بھی اونکی نے اگلی باتونکو اختراع بیگوں کی جانتے ہین تواریخ
تیموریہ مین لکھا ہے قولہ کہ ایک شخص میر محمد حسین نام ساکن مشہد
مقدس عہد عالمگیر مین خوشبو خانہ شاہی کا داروغہ تھا سنہ ۱۱۱۸ ہجری
مین وقت وفات عالمگیر کے ساٹھہ یا ستر ہزار روپیہ کا مال دبا کر فقیر
بن بیٹھا اور اوس روپیہ کو مایۂ توکل سمجھہ کے باتفاق ایک
شاگرد کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور خود بیگوک بنا اور اپنا لقب
نمود اور معتقدین کا نام فریودر کھا اور اوسکا دعوی یہ تھا کہ بیگوک ایک
مرتبہ ہے مابین نبوت اور امامت کے اور سرہنی کے ۹ بیگوک
رہتے ہین چنانچہ بعد حضرت خاتم رسالت کی خاتم بیگوکین مین ہون
اور مجھپر وحی آتی ہے اور الہام بھی ہوتا ہے اور اوسنے مجموعہ
الہامات کے ایک کتاب بنائی تھی جسکا نام آقوزہ مقدس رکھا تھا
اور سوائے نماز پنجگانہ کے تین وقت واسطے دیدار الٰہی کے مقرر
کیے تھے اور اوسکا معتقد فرخ سیر بادشاہ ہے ہو گیا تھا آخر کار محمد شاہ
بادشاہ کے زمانہ سنہ ۱۱۳۵ ہجری مین فوت ہو کر مقر سقر کو پہونچ گیا الخ
اقول اب جناب اگر مناسب سمجھین تو آپ یون مشہور کیجے بلکہ اپنے
اخبار خانہ ساز مین اشتہار دیجیے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو ۱۲ بیگوک ملنا چاہیے کہ یہہ خاتم الرسل ہین اگلے بیگوک نے

تعداد مین غلطی کی ہے اوسکو ہماری بعثت عن الخباثت کا حال معلوم
نہ تہا کہ ایک شخص اور آخر تیرہوین صدی کے قریب قبل خروج دجال
بدآل کے ظاہر ہونیوالا ہے جو زمانے سے نرالا ہے لقولہ
ع روبرو اعلے کے اسفل سرکشی کرنا نہین ۔ سامنا تہسکی سے
ہوسکتا نہین ہے یاد کا ۔ لہذا دسوان بیکوک بین ہون اور
میرے بعد گیارہوان مفتی دہر منشی چراغ علی صاحب میرے
مصاحب اور اونکے بعد بارہوان خدا کا قہر مقلد دہر سید مہدی علے
میرے نائب ہونگے تو یقین ہے کہ اس مذہب نیچر سراسر
سینچر سے آپ کی ترقی ہوگے بس اب ہم آپ کو بطور دوستانہ
نمایش کرتے ہین کہ آپکے شبہ ڈالنے سے پہلے بہت
ملحدین بیدین ڈلہل یقین نے اس باب مین کوششین کی ہین کہ
اصل دین خلط ملط ہوکر کوئی بات آزادی کی ہوجاوے مگر اللہ جلشانہ
چونکہ اس دین حق الیقین کا محافظ ہے کچہ کسی کی تجویز نے بجز
بدنامے کے فروغ نہ پایا دیکہو تواریخ ابوالفدا کا صفحہ ۲۷۰ - اوسمین
لکہا ہے قولہ کہ خلیفہ صاحب اول رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین
مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کیا تہا قبیلۂ بنو تمیم
کی بہت آدمی معاو سکے امون کے جو کہ قبیلہ ثغلب وغیرہ سے

تھی اور بنی ربیعہ نے بھی گویا سب نے اوسکی تصدیق کی تھی اور اوسے
زمانہ مین ایک شخص مسیلمۃ الکذاب نام نے بھی دعوی نبوت کیا تب یہ
عورت اوسکے پاس گئی جب وہان پہونچی اور چاہا کہ اوس سے ملاقات
کرے مسیلمۃ الکذاب نے کہلا بھیجا کہ اپنے اصحاب کو میرے
پاس نہ لاے یعنی تنہا ملاقات کو آئے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ مسلمانون کو اپنے سے دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ مین جو کہ
مسیلمۃ الکذاب نے قائم کرکے بخور و خوشبو سے مطیب کر رکھا
تھا ملاقات کی اور سلسلہ کلام شروع ہوا پہلے اوس عورت نے پوچھا
کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے تب اوسنے یہ آیات پڑہین
قولہ الم ترالی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی
ترجمہ کیا نہین دیکھتا تو طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہے
جننے والی سے کہ نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی پردون اور
جھلیون سے الخ اقول اب ملاحظہ کیجئے کہ معاذ اللہ نبوت کا تو دعوے
اور یہ بے ربط بات کہ نکالتا ہے روح دوڑتی ہوئی پردون اور جھلیون
سے یہ نجانا کہ روح دوڑتی ہوئی چہ معنی دارد اگر کہتا کہ جسم طاہر میرا ہوتی ہے
کہ وہ چند عرصہ مین دوڑنے لگتی ہے اور گویا ہوتی ہے اور پردون
اور جھلیون سے یہ بھی بے معنی محض ہے یون کہتا کہ سکمون

اور جسمون سے جب وہ عورت یہ سن چکی تب کہا کہ کچھ اور سنایئے
تب یہ آیات مزخرفات پڑہے **قولہ** الم تران اللہ خلق النسار افراجا
وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم تخرج ماشئنا اخراجا فتیخن
لنا انتا جاتر جمہ کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون
کو اور لگادی فرج اور بنایا مردونکو اونکا خصم بس گہسیڑتے ہین وہ درمیان
اونکے گہسیڑنا پہر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا اور جنتی ہین وہ
عورتین واسطے ہمارے بچے الخ جب آیتین سن چکے اوسوقت
اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک تو نبی اللہ ہی
پہر مسیلمہ کذاب نے کہا کہ اگر صلاح ہو تمہاری تو ایک جماع کی ٹہہراوین
او سنے کہا بہت اچہا پہر کیف تین روز اوسکے پاس رہے پہر اپنی قوم
کی طرف چلی گئی الخ **اقول** اب دیکہو باوصف اسکے کہ مسیلمہ کذاب کا
رہنے والا تہا مگر چونکہ مقابلہ کلام الٰہی سے کیا تہا اتنا نہ سمجہا کہ ایسے
مضمون نے ربط بمقابلہ ایسے فصیح کلام کے لانا اور اوسے منزل
من اللہ بتانا بالکل واہیات ہے کہ نہین بہلا مین پوچہتا ہون جب
او سنے یہ کہا تہا کہ خلق النسار افراجا تو دوسرے فقرات مین کہنا تہا
وجعل الرجال لہن ازواجا ذکرا تو خیر اگر مضمون بیچ تہا مگر قافیہ تو ٹہیک
ہوجاتا دوسری یہ کہ کوئی سند اور کوئی اعتراض کسی بات پر ہو دو حال

خالی نہین اول یہہ کہ عقلی ہے یا نہین اگر عقلی نہین ہے تو کچہ کام کا
نہین بہتیرے دیوانے واہی تباہی بکا کرتے ہین مثل پادریون کے
اوسکا کیا اعتبار اور عقلی ہے سو بالبداہت ظاہر ہے کہ عقلی ہونے
کے یہی معنے ہین کہ کسی بات کی بطلان پر کوئی برہان عقلی قائم ہو
یا وہ بات بداہۃ البطلان ہو جیسے تسلسل و اجتماع نقیضین اور وہ بات
کسی مذہب مین حق ٹہرے ہو تو وہ مذہب عقلاً باطل کہلائیگا یا یہ کہ
کوئی بات برہانًا یا بداہتًا عقل کی رو سے واجب الثبوت ہو اور کسی مذہب
مین اوسکی نفی وارد ہو تو وہ مذہب بہی عقلًا غلط و باطل کہلاتا ہے
پس جاننا چاہیے کہ اصول مذہب اسلامیہ مین کوئی بات منجملہ ممتنعات
عقلیہ کے ممکن اور منجملہ ضروریات عقلیہ کے ممتنع نہین ہے اور اگر
نیچریہ لوگ اپنے عندیہ کے موافق کوئی اعتراض اس قسم کا اصول
اسلامیہ پر رکہتے ہون یا لندن سے لیکر آئے ہون تو پہلے بطلان
الوہیت خاصہ عیسویہ اور امتناع اونکی ملعونیت و سکونت جہنم کا جیسا کہ
کتاب استفسار مین مذکور ہے جواب دے لیجیے بعد اوسکے
کوئی اعتراض کسی دین پر کیجیے اور اگر یہ کہیے کہ تثلیث اگرچہ عقل کے
رو سے درست نہین ہے مگر چونکہ نقل کی رو سے دین عیسوی
رائج الوقت مین ثابت ہے لہذا اسکو ہم صحیح جانتے ہین چنانچہ

بعضے اہل علم چار پاے بروکتانے چند عیسائیون سے مین نے
بھی سنا ہے تو پہر آپکا مخاطب جسکے دین پر آپ اعتراض کرتے
ہین یہی کہیگا کہ اگرچہ فلانی بات عقلا ممتنع ہے مگر چونکہ ہمارے دین
مین نقلا اوسکا امکان یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین بس
مقتضاے غیرت و نمک حلالی تو یہ ہے کہ پہلے بقول مشہور جسکا
کھایئے اوسکا گایئے مسئلہ الوہیت و بنوت کو عیسائیون سے
توبہ کرا لیجیے اور مذہب حقہ اسلامیہ پر اونکو قائم کرا لیجیے بعد ازان
تحقیقات قصص ہاے مندرجۂ قرآن قوی البرہان کے تحقیق کیجیے
اور اگر اعتراض عقلی سے مراد یہ ہے کہ مثلا ایک بات اگرچہ اوسکے
امتناع یا ضرورت پر برہان بھی قائم نہو مگر عقل سلیم اوسکے ہونے
یا نہونیکو مستحسن جانتے ہو سو درصورت استحسان اوسکے ہونیکے
جس مذہب مین وہ بات مذموم ہو اور درصورت اوسکے استحسان
نہونے کے جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات ہو تو وہ مذہب
مذموم ہے یا اوسکے مفسر یا راوی غلطی پر تھی سو ایسے شبہ
کا جواب فرع ہے پہلی قسم کے شبہ کا جواب تو یہ ہے کہ ہرگاہ ملت
عیسائیہ وغیرہ مین ممتنعات عقلیہ کے جواز کا بلکہ وجوب کا عقیدہ
داخل ہے تو استحسان عقلی کے خلاف ہونے پر کچھ اونکو گنجایش ہی

نہ رہی علاوہ برین استحسانات عقلیہ موافق اختلافات معقول کے اور
رسم ورواج ملک کے مختلف ہوا کرتے ہین علی الاطلاق اوس استحسان
کا اعتبار کسی عاقل کے نزدیک نہین ہوتا مثلاً جانور کو کھانے کے لیے
ذبح کرنا ملت قدیمۂ پارسیہ اور بدہ اور پنڈتون اہل ہنود کے یہان عقلا
نہایت ظلم وناانصافی وبے رحمی ہے اور توراۃ وانجیل مین درست
لکھا ہے اور ہر سراوگی کوئی جی نہ مارین اور گائی نہ کھائین اور لکڑی ہاتھ
مین لیکر پاخانہ جاوین اوس سے غلیظ کو منتشر کردین تاکہ کیڑا نہ پیدا
ہو اور مسیحی لوگ تمیز بکری سور کو اچھا گدھا اور فیل سب کو شجان فرماویں
گو بعض جانور بمقتضاے حکمت نہ کھاوین ورنہ سب جانور بموجب مقولہ
انجیل کے اونکے یہان شامل ہری ترکاری کے متصور ہین اور پارسی
لوگ مابیٹی بہن سے نکاح کرنے کو اور نیز دہریہ ملت بھی اور شاید نیچریہ
وبرہمو سماج بھی مستحسن جانتے ہین اسلیے کہ غیر کے پاس جانے
دینے سے آپ ہی رکھنا بہتر جانتے ہین کہتے ہین کہ سواے
علاقۂ حریت کے ایک اور علاقہ محبت کا اس صورت سے پیدا
ہوتا ہے اور برعکس اسکے ہندو لوگ کہی نشست اوپر کی قرابت
مین بھی نکاح کو ننھ حیائی جانتے ہین اور مسلمان لوگ بول وبراز
یا اور حالہاے نجاست ونجاسات سے آلودہ رہنا اور لباس نجاستی ورد

ہنود و مجوس و گردان مڑوڑی مرغی و لحم خنزیری و بقول مولوی محمد علی
صاحب سلمہ اللہ ہندنے وار ٹوپی اور آپکے صاحبزادون کی طرح
ایک ٹوپی مثل لکڑ مٹے کے دھرنے کو بھی نا مستحسن سمجھتے ہین اور
عیسائی و ملحدین اسبات پر انہین ہنسا کرتے ہین بالجملہ استحسان عقلی کا
کچھ اعتبار نرہا معہذا اسلام مین کوئی بات نا مستحسن علے الاطلاق واقع
نہین ہر چند کہ منصف و ذہین و ذی فہم آدمی کو یہ بیان کلی ہمارا کافی ہے
مگر بنظر بعض وجوہ ہم اپنے جناب مخاطب لندنی کی خدمت سراپا ندامت
مین یہ عرض کرتے ہین اقول کہ حضرات عیسائیہ اور پادریصاحبون نے
کوئی شک کی نسبت دین اسلام کے ڈالنے مین باقی نہین رکھا ہے
جواب آپ اشارتاً و کنایتاً نسبت قرآن و حدیث و مفسران قرآن کے
ڈالنے مین مستعد ہوئے ہو کوئی کتاب عیسائیون کی جسمین انہون
نے جی بھر کے ملت اسلامیہ پر اعتراض نہ لکھے ہون ہمارے
نگاہ سے نہین گذری اور اونکے جوابات دندان شکن بھی
ہمارے علماء دیندار نے ایسے دیے کہ پھر جواب الجواب
مین مدعیان باوصف اقتدار کے ساکت ہی ہوتی رہی دیکھو پادری
فنڈر صاحب کی کتاب میزان الحق باطلہ مطلق جو کہ بمد دانشی قمر الدین
صاحب ساکن آگرہ ہمنے سنا ہے کہ بڑی عقیل تھی زبان فارسی

مین تصنیف ہوکر ۱۸۳۳ء مین طبع ہوئی اسمین اُنہون نے جو اعتراضات
لکھے ہین اونکے مقابلہ پر آپکے اعتراضات تو محض لچر و پوچ معلوم
ہوتے ہین تو پھر جب اونکو فروغ نہ ہوا تو آپ کی کوشش ہم محض
نے فائدہ جانتے ہین مگر بطور مشتے نمونہ خروارے آپکو کچھ سنانا
ضرور ہے پہلے شروع مطلب اُنہون نے اپنے عذیہ مین بڑی
آب و تاب سے یہ لکھا ہے **قولہ** کہ بت پرست لوگ اتنا بھی ایمان
نہین رکھتے کہ خدا کو واحد اور قدیم اور قادر اور علیم اور حکیم اور رحیم
اور عادل اور مقدس جانین اور کتابین اونکی خدا کی ذات و صفات کے
نسبت بدگمانیونکا شمرہ دیتے ہین اور آدمی کو بت پرستی کیطرف دلالت
کرتے ہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ ظاہرا بت پرستون سے
ہندو لوگ مراد ہونگے لہذا مجھے اس مضمون پر مثل آپکے دو شبہ
وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ جتنے صفات خداوند تعالے کے پادری
صاحب نے یہان لکھے ہین آیا ہندوؤن کے دین کی کتابین
جو اسباب مین ہین سب مین وہ صفات لکھے ہین اور سب براہمہ ہند
اسکا اعتقاد رکھتے ہین یا نہین پس جب دریافت کیا گیا تو اکثر ہندوؤن
کے بید شاستر مین یہ اعتقاد پایا گیا نر نکال جوتی سروپ یعنے
ایک خدا دیکھو اشلوک شام بید **قولہ** اجنت اوکت روپائی نرگن آئی گنات

منہ سمنت جگت اد ہار مورتائی برہمنہ نما ترجمہ نے فکر ونے پروا اوگت
رویا آئے کوئی طرح اور کوئی شکل نہین یعنے نے چگون ونے نمو
نرگن آئے یعنے کوئی پیشہ نرکھے گنات منہ یعنے کل کا پیدا کرنیوالا
اور پالنے والا اور سکھلانیوالا سمنت جگت اد ہار یعنے سبکا روزی
دینے والا اور پالنے والا الخ **اقول** تو اب ثابت ہوا کہ پادریصاحب
خلاف واقع ہے روایت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہندوؤنکے
بت پرستی مین شناخت عقلی کیا ہے آیا یہ ہے کہ احجار وغیرہ کو اپنے
ہاتھون سے تراش کر اوسے خدا جانتے ہین سو یہ محض غلط ہے اونکی
کسی کتاب معتبر مین یہ نہین لکھا ہے رہا یہ کہ قبلہ عبادت قرار دینا
تو یہ زبور کی رو سے بھی جائز ہے چنانچہ اوسمین لکھا ہے **قولہ**
زبور ۹ ترجمہ اُردو آیۃ ۱ اخداوند جو سیحون پر کرسی نشین ہے الخ
ترجمہ فارسیہ **قولہ** سوی کوہ مقدس او سجدہ نمائید کہ خدا اور سیحون ست
الخ یا یہ شناعت ہی کہ ہندو لوگ بعضے شخصونکو جو مظہر امور غریبہ کے
ہین خدا کرکے مانتے ہین تو یہ بھی عقیدہ عیسائیون کا جانب حضرت
عیسے علیہ السلام کے ہے بالجملہ پادری صاحب کی روایت کا
یہ حال ہے کہ جو مضمون ہندؤون کی دینی کتابون مین لکھا ہے
اوسکی نفی کرتے ہین اور روایت کا یہ حال ہے کہ مریم کے

بیٹے کو خدا تصور کرنا یہ بت پرستی نہین جانتے اور کوسلیا اور دیوکے
کی بیٹی کو خدا تصور کرنا بت پرستی فرماتے ہین آفرین برین عقل و دانش
کسی نے سچ کہا ہے ؎ گدہون کو اپنے باندہیے یا حضرت
مسیح ؑ کھیتی تمام حضرت آدم کی چر گئے اب دیکھیے جب اہل اسلام
کی طرف رجوع کیا ہے تو یون فرماتے ہین باب اول فصل اول صفحہ
۱۵ **اقولہ** قرآن نیز مقر است کہ انجیل و کتب عہد عتیق کہ در میان مسیحیان
مستعمل ست از خدا بیبات الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ قرآن صرف
اس بات کا مقر ہے کہ کلام الٰہی اہل کتاب کے پاس ہے یا تھا
یہ اقرار اوسکا اسطرح پر ہے جس طرح بعضے نوشتجات کا احد المتخاصمین
کو اقرار ہوتا ہے کہ میرا لکھا ہوا ہے مگر طرف ثانی نے اوسکو مخدوش
کر ڈالا ہے اگر پادری صاحب کا یہی مطلب ہی فنعم الوفاق اور اگر یہ
مطلب نہین بلکہ یہ مطلب ہی کہ قرآن اس بات کا مقر ہے کہ تورات
و انجیل مین کچھ خرابی نہین ہوئی تو یہ محض غلط بلکہ اغلط ہے قرآن
ہرگز ہرگز اس بات کا مقر نہین بلکہ قرآن تو گواہی دیتا ہے کہذا یکتبون
الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ ترجمہ یعنے لکھہ لیتے ہین
کتاب اپنے ہاتھہ سے اور کہتے ہین کہ یہہ خدا کی کتاب ہے پس
اے جناب مخاطب صاحب قرآن مین یا مفسرون کی نسبت آپکے

شکوک محض نے علمی کا نتیجہ ہے کوئی بیچے سے منشی چراغ علی صاحب
بھی مشعل دکھایا کرین ہان مین ہان ملایا کرین مگر کچھ برآمد مطلب نہوگا
ہان یہ بات اور ہے کہ ایفاء وعدہ ضرور ہے تو اسکو عمر نوح چاہیے
اور دور فلکی بھی ایسا ہی رہے سو یہ بخیر ہے بقولہ بیک لمحہ بیک
ساعت بیکدم ۔ دگرگون میشود احوال عالم ۔ رہا مغالطہ مین آجانا
سو یہ کچھ آپ ہی پر موقوف نہین میری دیکھی ہوئی بات ہے کہ ایک
صاحب مثل آپکے یا آپ کے حواریون کے ڈہلمل یقین ایک
پادری کے مغالطہ مین آگئے اونسے فیضی کی عبارتین غیر منقوطہ
کچھ لکھکے اونکے آگے رکھدین اور کہا کہ آپ کو فصاحت و بلاغت
قرآن کا بڑا دعوی ہے تو اسکا جواب دیجیے وہ بھولے بھالی صاحب
ایسے اوکھڑ گئے کہ آپ ہوتے تو صاف اونکو اپنی کمیٹی کا ممبر اعلی ہی کرلیتے
کیا معنے کہ آپکو ایسے لوگون کی تلاش ہے مگر خدا کی شان ہے
عقل حیران ہے کہ ایکاور صاحب جو کہ کچھ شعر و شاعر یکا یلکہ رکھتے
تھے چند ساعت مین بیس بچیس شعر عربی کے اونی صنعت و اہمال
مین آپ و تاب مین کہدیے تب جاکر اون بھولے بھالے صاحب کا
چھتا ٹھکانے لگا اور پادریصاحب بھی شرمندہ ہوئے پھر ایک اور صاحب
نادان شاید آپکے صحبت یافتہ کچھ عبارت عربی جو کہ دبستان مذاہب نے

بنام زد سورۃ النور بنائی ہے پیش کرکے کہنے لگے کہ اسمین
اور قرآن شریف کی عبارت مین کیا فرق ہے بندے نے عرض
کیا کہ انشا کی بلاغت اور ابلغیت ایسی چیز نہین کہ ہر کوئی سمجھ سکے سوائے
اوسکے کہ جو شخص زبان دان بہے ہوئے اور اوس زبان کا منشی ہی
ہووے اسپر سب ملکر بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ یہہ جواب تو
ہر کوئی دیسکتا ہے مین خاموش ہو رہا اور علیحدہ ہوکر اوس عبارت
سے زیادہ عبارت طویل مین بنالایا یہ نام زد سورۂ انفاق اوکہا
کہ بتلایئے اسمین اور اس عبارت مین جوکہ صاحب دبستان نے
گڑہی ہے کیا فرق ہے تب تو سب دنگ ہوگئے سکتے کے
ڈہنگ ہوگئے حالانکہ مجھے احمد عرب شروانی کی ادنے شاگردون
کے برابر بہی سلیقہ نہین ہے بالجملہ آپ لوگون کو اتنا سمجھ لینا چاہیے
کہ دین اسلام پر کبہو اعتراض کسیطرح کا ممکن نہین اور تفسیر دانی آپ کی
یا آپ کے نائب ثانی کی بالکل سٹ پٹ ہے زیادہ کہان تک
خامہ فرسائی کرون مگر ہان یہ قول کسی کا آپ پر صادق آتا ہے قولہ
س ہمیشہ کام مین غیرون کے ہین سعادتمند + ہماکو اپنی لیے فکر عزو جاہ نہین

پھر اسکے بعد یہ لفافہ کیا ہے واسطے ملاحظۂ
ناظرین کے درج کتاب کیا جاتا ہے۔

ہو المستعان

۴

نامۂ والا مقام بجواب سید الاتہام

زادلطفہ

سید صاحب والا مقام سید الاتہام سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس

بعد ما وجب کے آداب بمطلب دریں لا نیاز مند
بعد عرصے کے دورے سے مکان پر آیا تو دو جلد
پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق ایک محررۂ تاریخ ۵ شعبان المعظم

سنہ ۹۱ ہجری اور دوسرا محرره ۵ ربیع الثانی سنہ الیہ ہجری اول مین
تو تقریر دافع البہتان نسبت جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی نجش
خانصاحب بہادر جج گورکھپور باین مضمون کہ انہون نے خدانخواستہ
آپ پر اتہام کیا ہے بڑے شد و مد سے ایک ایک فقرہ بیان
کرکے پیش آپنے برءت اپنی کی ہے حواریان خیرسگال کو خوشخبری دی
ہے مگر انجام کار نہ سونچا کہ ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؎
حضرت من اتہام کرنا ہماری علماء و نیدار سعادت شعار محمدیکا کام نہین ہے
یہ خدمت لائقہ پادریان ہند کا کام ہے اور دوسری پرچہ مین تو آپنے
بذریعہ دوربین آسمان کو جریب خیال سے خوب پیمائش کیا خوب
دوائر بنائے سبع سیارہ شمار کئے آپنے چودہ کرد کھائے واہ کیا
بات ہے علم ریاضی مین تو آپ فیساغورس کے بھی بڑے بھائی ہوگئے
ہین لہذا پہلے تو ہم آپکے فقرات دافع البہتان مین درآتے ہین آپ کو
سید الاتہام بناتے ہین آپ فرماتے ہین قولہ کہ جناب مولانا علینجش
خانصاحب جج گورکھپور نے ایک کتاب مسمی بتائید الاسلام تحریر فرمائی
ہے جسمین مجھپر بہت سے اتہام کیے ہین اگرچہ مین ایسی باتون کی
کچھ پروا نہین کرتا مگر بہت سے دوست سجد ہوئے کہ جن عقائد کو
سید الحاج نے اتہاما تمہاری طرف منسوب کیا ہے اونکی نسبت بلا بحث

واستدلال صرف اتنا لکھدو کہ حقیقت مین وہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نہین
یا تمپر اتہام ہے پس مین اونکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون الخ اقول
سبحان اللہ وزیر جنین شہریار جہان + جہان جون نگیر دقرار جہان + بھلا ہمین بھی چہتا ہون
کہ آپکے دوستونکو یہ بات آپسے پوچھنے کی کون ضرورت تہی بچند وجہ
موجہ اول یہہ کہ آجتک کسی شخص نے کبھو اپنی نسبت لغویات مین اقرار
کیا ہے کہ ہان فلانی بات جو مین لکھہ چکا ہون وہ صحیح ہے دوسرے
یہ کہ کیا پرچہ تہذیب الاخلاق اون دوستون کے یہان آپ نہین
بہیجتے ہین تیسرے یہ کہ اسقدر شرح کرنا اتہامات کی آپ کو کون
ضرورت تہی فقط اتنی بات کافی تہی کہ یہہ سب جہوٹہ ہے اور خلاف
فطرت نیچریہ کے ہے انبیاء علیہم السلام پر لوگون نے اتہام
کیا ہے مین کس گنتی وشمار مین ہون بقول شخصے برہما تو بی کہما
یہ بات کہ مین کچہ پروا نہین رکہتا یہ کلمہ آپکا بہت صحیح ہے بلکہ اصح ہے
اور مین آگے بہی خدمت والا مین اپنے نامہ مین تحریر کر چکا ہون
کہ اگر آپکو بدنامی کا ڈر ہوتا تو آپ گردن مروڑی مرغی کا ہیکو کہاتے اور
حکم امتناع ساتہہ نصاری کے باب اکل وشرب جو کہ اہل اسلام مین
مثل آفتاب نصف النہار کے ہے کا ہیکو سیکھتے اور اور ونکو مثل مولوی
محمد فصیح صاحب غازی پوری اور اونکے صاحبزادگان وغیرہ کو سیکھتے

جائیہ نیک نامی والحاد اللہ تعالے نے آپ ہی پر قطع کیا ہے لہذا
بندہ کہ وکیل ہے ہادی سبیل ہو آپکے اتہامات آپ ہی پر پھینک مارتا ہے
سعید الحاج صاحب کو نہیں دیتا ہے کہ وہ کام اپنا دے چکے ہین
اب ہم ہین اور آپ ہین اس اتہام مصنوعی پر آپ سے حاجی صاحب
صاف ہین **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ سعید الحاج فرماتے ہین کہ مجموعہ
موجودہ اسلام مخاطب یعنے میرے نزدیک باطل ہے یہ محض
اتہام ہے میرا یہہ عقیدہ نہین ہے مین نے ایک مقام پر جہان
یہ بحث کی ہے کہ مذہب مختلفہ مین سے کونسا مذہب صحیح ہو سکتا ہے
اور بعد ایک لمبی تقریر بیان کی ہے کہ مذہب اسلام کے سوا اور
کوئی مذہب صحیح نہین ہے نہ ہو سکتا ہے وہان مین نے لکھا ہے
کہ اسلام سے مراد یہہ مجموعہ احکام نہین ہین کیونکہ ان مین احکام منسوخہ
اور اجتہادات اور قیاسات سب شامل ہین جنمین خطا کا احتمال ہے اسمقام
پر میری مراد مذہب اسلام سے صرف احکام منصوصہ ہین بس یہہ کہنا
کہ مخاطب کے نزدیک مجموعہ موجودہ اسلام قطعا باطل ہے کیسا غلط اور
کتنا بڑا اتہام ہے الخ **جواب** پہلے تو اس تحریر مین آپہی دیکھ لیجیے
کہ کیا معنے ہین جب آپ خود ہی اقرار کرتے ہین کہ اسلام سے مراد
یہ مجموعہ نہین ہے اس سے کیا مطلب لیا جاوے آیا یہہ اشارہ

اگر انکا نزدونکے بیل کی طرف ہے تو یہہ بالکل غلط ہے کہ وہان اجتہادات
وقیاسات کہان ہین یہہ تو فقط فقہ وحدیث واجتہادیات ائمہ اربع
پر رجوع ہے جس سے کہ اہل اسلام مین کفر کا فتوی صاف صاف باختلاف
سنی وشیعہ دونون مین آپ کی نسبت ہوگیا ہے عقیدہ باطنی آپکا ہویدا
ہوگیا ہے ای سبحان اللہ ایسے ہی باتونکو آپ ہمدردی قومی اور
خیرخواہی اسلامی قرار دیتے ہین یہ تو مشفق من بالکل الحاد ہے آج
ہمکو ثابت ہوا کہ آپ امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہین اور پھر دیکھو سب وشتم
جو آپ واعظین اور صوفیہ پر فرماتے ہین اسکو بھی انہام کیئے گا تقریر نمبر ۲۳
پرچہ یکم محرم ۱۳۱۲ ہجری مین قولہ واعظین اور پیرجی صاحبون کو مکار اور
خدا کا دشمن لکھا ہے اور جو مولوی تفسیر وحدیث پڑھاتے ہین اونپر
دلیل اور خوار ہونیکا الزام لگایا ہے اور تقریر نمبر ۲۷ پرچہ ۵ محرم کا
خلاصہ یہ ہے قولہ کہ جو احکام درباب معاد کے بعد موت کے
ہین جنکو ہم دیکھ سکتے ہین نہ چھو سکتے ہین وہ سب اصل نہین ہین
بلکہ تمثیلی ہین رنج روح سے مراد عذاب قبر ہے اور کٹ ملا ونکے
اس فتوے سے کہ عذاب قبر سے انکار کیا اور معراج سے منکر
ہوئے اور شیطان کے وجود جداگانہ جاننے سے نص قرآنی کا انکار
کیا کچھ ڈرنا نہ چاہیے اور تقریر نمبر ۲۹ پرچہ مذکور کا خلاصہ یہ ہے قولہ

کہ بعض اہل اسلام نے جو یہہ عہد کیا تھا کہ تمام رات نماز پڑہین گے
اور ہمیشہ روزہ رکھین گے کبھو روزہ نہ چھوڑین گے عورت کے
پاس کبھو نہ جاوین گے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے
اونکو منع کیا اس حدیث سے بڑی سند ملتی ہے کہ اصلی عبادت
وہ ہے جو قانون فطرت کے مطابق ہو تمام قوای انسانی جو
پیدا ہوئے ہین اسلیے نہین جو بیکار کر دیے جاوین بلکہ سبکو
شاداب رکھنا چاہیے ادائے فرائض اصلی عبادت ہے مگر
جو اوسکے سوا اور عبادت ہے ہم اوس سے بحث کرتے ہین
ایک بڑی غلطی مسلمانون مین یہ ہے کہ اُنھون نے زہد و ریاضت
کو صرف راتونکو جاگنے اور ذکر و شغل کرنے اور نفل پڑہنے اور نفل
روزہ رکھنے پر منحصر سمجھا ہے قطع نظر اسکے اونکا ایسا کرنا اور حد
اعتدال سے گذرنا مقصود شارع ہے یا نہین اور قانون فطرت
کے خلاف ہے الی قولہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ عبادت صحیح مگر
اوسکے سوا اور نیک باتون کو عبادت نہ جاننا جو اوسسے زیادہ مفید
ہین ایک جھوٹا خیال ہے الخ پرچہ نمبر ۳۵ پرچہ یکم ربیع الاول سنہ الیہ
ہجری قولہ خدا نے جو ہمپر فرض کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے اگر ہم واللہ
یزیدوالا نقص کے مضمون پر یقین کرین تو صرف فرائض کے ادا کرنے

قطعاً سبتی ہین رہی اپر کی نیکی وہ نادان خدا پرست بننے سے حاصل
نہین ہوتی ہمکو دینداری کے لیے دنیا کے کامون مین مصروف
رہنا چاہیے محرمات شرعی سے بچنا اور مباحات شرعیہ کی مزہ
اوڑانا اور دنیا کو نیک کامون مین برتنا یہی سب سے بڑی نیکی
اور اصلی عبادت ہے الخ بہر تقریر نمبر ۲ صفر سنہ ۱۲ ہجری مین آپ کا
یہ قول ہے **قولہ** یہ بات سچ ہے کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے
اختلاف ہے ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیداً قبول کرنے
تحقیقاً اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ آپکے
پرچہ ہاے تہذیب الاخلاق خانہ ساز مین اڈیٹر صاحب اخبار نے
الحاق کیا ہے یا جناب حاجی الحرمین نے لکھدیا ہے جو آپ اتہام
بتاتے ہین منہ کی کہاے ہین اب ناظرین منصفین ملاحظہ فرماوین
کہ جناب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے رسالہ تائید الاسلام صفحہ
۲۳ مین نسبت سید الاتہام صاحب کے معذرتانہ لکھا ہے **قولہ**
کیا انصاف اسیکا نام ہے کہ خود ہی نیچرل سٹ ہونے پر آپ افتخار کرین اور
جب مین وہ لفظ آپکے شان مین لکھون تو بد مذہب سخت لفظ بولا
کیا جاوے اور مسلمانون کے متقدمین و متاخرین اکابر دین
کے سب و شتم لکھنے کیوقت آپکو ذرا بھی تامل نہ ہوا العجب کا ذکر

رہنے دیجیے خاص اس خاکسار جو کہ ناصح سرکار ہے اوسکو بھی
حضور والا نے محروم نہین کہا قید اسلام سے خارج کرکے مصداق
اس شعر کا ٹھہرایا ہے ؎ گر مسلمانی ہمینست کہ واعظ دارد ۔ وای
گر دیں امروز بود فردا ۔ اپنے نمبر ۲۳ یکم محرم الحرام ۱۲۹۰ھ کی
بھی پرچہ کو ملاحظہ کیجیے کہ حدیث صحیح پر ایمان اور یقین لانے کے گناہ
پر تو مجکو آپنے کافر ٹھہرادیا اور اوسکے انکار کرنے پر آپ تو مسلمان
بنے رہے اور عبارت مذکورہ سے آپکے اسلام کا حال بھی ظاہر
ہوگیا کہ جس اسلام کے آپ حامی ہین وہ مغائر جمہور اہل اسلام ہے
اور مجموعۂ موجودہ اسلام کو آپ مٹانے والے ہین لہذا ہین تو اسقدر
آپکو دشمن اسلام کا نہین جانتا نہ کہتا ہون جو مطابق آپکے عقائد کے
اکابر دین فلاسفۂ متقدمین نیچرل اسٹ صاحبون کے ہے اور جنکا حال
کتاب شہاب ثاقب مین ہے کسیقدر لکھا گیا ہے بلکہ اوس مذہب کا
مٹانیوالا بیان کرتا ہون جسکے ابطال کا آپ قصد کر رہے ہین اور جو سب
نزدیک بلکہ جمہور اسلام کے نزدیک صحیح اور مرضی خدا و رسول ہے
وہ فرقہ ناجیہ نہ تو شامل یہود و نصاری کا ہے نہ عقائد ہم لوگون کے غلط
اور مخالف کتاب و سنت کے ہین آپ کو بیشک مخالفت کلی اس مذہب
اسلام سے ہے تو انقلاب دینے والا اسلام کا بالکسی دوسرے

لقب کے ساتھ مین نے اگر کسی جگہہ لکھا کیا گناہ کیا ہر چند کہ تحریرات
مذکورۂ بالا سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کو اسلام سے
کیا اختلاف شدید ہے تمام اصول و فروع مین آپ کو گفتگو ہے
مگر کسیقدر تصریح تحریرات شریف سے جو مستنبط ہوتے ہین اونکی
تفصیل یہہ ہے **الی قولہ** مخفی نہ رہے کہ تحریرات و تالیفات والا کی
جو عقائد جناب کے ہین بیان کرنا مناسب سمجھتا ہون **عقیدۂ اول** وجود
اصلی مادۂ عالم کا ازلی و ابدی و ناقابل فنا و لازم ذات باری تعالے
و عین ذات باری ہے وہ بھی ایک صفت ہے ذات کی اور صفات
عین و ذات عین صفات ہے لامحالہ تقدم ذات باری کا مادۂ وجود
عالم پر نہین ہے جسطرح کہ ذات کو دیگر صفات پر تقدم نہین ہے اسیطرح
عالم پر بھی نہین ہے گو تشخیصات کا تبدل ظہور مین آوے مگر اصلی وجود
ناقابل فنا عالم کا عین ذات ہے پس وہ ذات باری تعالے خالق مادۂ
اصلی عالم نہین ہو سکتی نہ اوسکے فنا کرنے پر قادر ہے کیونکہ کوئی لازم
اپنے لازم کی دفع کرنے پر یا کوئی ہستی اپنے وجود کے معدوم کرنے
کے قدرت نہین رکھتی الخ **عقیدۂ دوم** ذات باری علت تامہ وجود
ہر شے کے نہین ہے بلکہ علت ہی ایک معلول اول کی علت ہے باقی
جسقدر معلول ہوتے جاوین گے وہ اپنی اپنی علت سے قائم ہونگے

یا یون کہو کہ علت العلل و علت ثانیہ ملکر ہر معلول کی علت قائم ہو گی
لامحالہ ذات باری ہر شے کی علت ناقصہ ٹھہری نہ تامہ بس خالق کل
شے کہنا ذات باری تعالے کو حقیقت مین غلط ہو جائیگا کو مجازا صحیح
ٹھہرے الخ **عقیدہ سوم** اصلی وجود مادہ عالم کا جب ناقابل فنا ہے
اور وہ عین ذات باری ہے تو قیامت کے دن فنا ہو جانا اوسکا
متمنع بالذات ہو گا و کل من علیہا فان صحیح نہ ٹھہرے گا الخ **عقیدہ**
چہارم اصلی مادہ وجود عالم کا صلاحیت و قابلیت تشخصات و تغیرات
کے رکھتا ہے ورنہ ظہور مین آنا اجسام مفقودات کا متعذر ہو جائے
کیونکہ مادی ہونا عالم کا قابل انکار کے نہین ہے لامحالہ ذات باریتعالے
مادی ہے یا یون کہو کہ وہ مادی و غیر مادہ سے مرکب ہے یا محل
مادہ کا ہے الخ **عقیدہ پنجم** ذات باری تعالی عین صفات ہے
اور صفات عین ذات ٹھہرین اور مفہوم ذات واحد کا قابل تعدد نہین
ہو گا پس مفہوم صفات کا بھی متحد و غیر متعدد ہو گا پس یہ کہنا
غلط ٹھہریگا کہ مفہوم ذات و صفات کا باہم تمیز و مغایرت ہے اور صفات
مین حقیقت علم و قدرت وغیرہ متحد الحقیقت ہونگے الخ **عقیدہ ششم**
ذات باری تعالے پابند قانون فطرت یعنے نیچر کے ہے جو اوسنے
مقرر کر دیا ہے اوسکے توڑنے یا تبدیل و تغیر کرنے پر آپ اوسکو

اختیار نہین ہے بلکہ ممتنع بالغیر ہوگیا ہے الخ عقیدۂ ہفتم
دوسرا علۃ العلل کسی دوسرے عالم کا ممتنع عقلی نہین ہے گو ہمکو
اوسکا وجود نظر نہ آنے سے یقین کامرتبہ حاصل نہو سکے مگر تو بھی
شبہۂ وجود دوسرے علۃ العلل کا زائل نہین ہوسکتا الخ عقیدۂ
ہشتم سوائے عقل کے کوئی رہنما نہین ہے اور حسن و قبح
تمام اشیا کا احکام عقلی ہے نہ شرعی لہذا باوجود قانون قدرت
کے یعنے نیچر کی بعثت انبیا کی ضرورت نہین ہے کیونکہ انبیا
صرف نیچر کے حالات بیان کرنے والے ہین خود کوئی چیز نہین
لاتے ہین نہ خلاف خیر کے تعلیم کرتے ہین غایت الامر یہ
کہسکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام نیچرل اسٹ فلاسفہ سے کچھ زیادہ قانون
فطرت سمجھے ہونگے مگر پھر بھی اسوقت خاص مین جسمین وہ مبعوث
ہوئے تھے نہ اسوقت ہین کہ زمانہ ترقی علوم کا ہے اور لاکھون
نیچرل اسٹ موجود ہین اور وہ خود پیغمبر ہین جو لندن مین ایڈیسن و
اسٹیل تھے اور اسصورت مین ختم ہونا نبوت کا نبی آخرالزمان
پر صحیح نہ ہوگا الخ عقیدۂ نہم قانون فطرت یعنے نیچر کے خلاف
کوئی امر ظہور مین آنا ممکن نہین ہے لہذا معجزات انبیا پر یقین لانا
صحیح نہوگا کیونکہ قانون فطرت مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ موسی

کی لکڑی سانپ بنجاوے اور آسمان سے علاوہ معمولات کے
وہ چیزین برسین جنکا ذکر کتب آسمانی مین ہے اور دریاے نیل لکڑی
کے مارنے سے دو حصہ علیحدہ ہو کر ایک قوم کے واسطے
خشک ہو جاوے اور دوسری قوم کے واسطے پھر دریا بنجاوے
اور من وسلوی نازل ہو اور ابراہیم کے واسطے آگ مین برودت ہو جو
ہو جاوے اور پتھر مین سے ناقہ پیدا ہو اور ہوا و پہاڑ و طیور
غیر ذی عقل کے نبی کی تسخیر مین آجاوین اور جن و شیاطین جنکا وجود فی الخارج
نہین ہے قوای جسمانی انسانی ہین اور فرشتے بھی انسان کی
صورت بنا کے انبیاء کے پاس حاضر ہوون یا حضرت مریم کے
پاس حاضر ہوا اور بغیر طریقہ نیچر کے حضرت مریم حاملہ ہو جاوین اور
ایک دن کا بچہ پیدا ہوتے ہی انسان کامل العقل کی طرح باتین کرے
بلکہ نبوت کا دعوی کرے اور مٹی کی چڑیان بنا کر روح پھونکے اور
وہ اچھے خاصے طیور ہو جاوین اور مردہ جی اوٹھے اور آفتاب ایک
نبی کی دعا سے ٹھہرا رہے اور تھوڑا سا کھانا بہت سے آدمیون
کو سیر کر دے اور بہرا دتنے کا اوتنا بنا رہے اور ایک مشت خاک
سے کفار محاربین کو شکست حاصل ہو اور پیشین گوئی کر سکے
وغیر ذلک من المعجزات چونکہ یہہ باتین قانون فطرت کے توڑنیوالے

ہین اور اونکا وجود وقوع ناممکن ہے لہذا نہ تو وہ معجزات صحیح ہین
نہ اونکے خبر جس کتاب آسمانی مین ہے نہ وہ صحیح ہے کیونکہ
خدا کا قول اوسکے فعل کے موافق ہونا چاہیے الخ اب اسکے
بعد مولانا صاحب نے بطور جواب کے صفحہ ۳۷ اوسی رسالہ مین
کل عقائد آپکے جو ۳۰ ہین تحریر کرکے فرماتے ہین آپکو شرماتے
ہین جسکو آپ اتہام بتلاتے ہین **قولہ** یعنے جب یہہ عقائد آپکے
ظاہر ہوگئے تو اب قرآن مجید کی جزم ویقین کا حضور والا کیوا سطے
کیا موقع باقی ہے جسقدر عبارات البطالی اجماع امت واتباع جمہور
والبطال صحت احادیث واصول وفقہ وغیرہ دینیات کے باب مین آپنے
لکہی ہین اور آزادی رای کا آرٹکل بہی تحریر فرمایا ہے جو سلمات یقینیات
مین مانع انکار کا نہین ہے سب پیش نظر رکہہ کے مہربانی فرماکے
تمام الفاظ قرآنی کا طریقہ بتادیجیے ورنہ صاف فرمادیجیے کہ حدیث
سے انکار کرنا باوجود صحت قرآن شریف کے مسلمانون کو کلیتًا ہمارے
طرف سے بداعتقاد نہین کرتا تہا لہذا بالفعل قرآن کی صحت کا اقرار
بظاہر مناسب سمجہا گیا ہے ورنہ جو فلسفہ مزاج ہماری اصلی غرض سے
واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ہمارا اصول مقررہ کیا ہے اور
اوس سے صحت کلام اللہ خود ہی نہ مانین گے خصوصًا جبکہ ہمنے

قاعدۂ کلیہ مقرر کردیا ہے کہ علوم جدیدہ نیچر کے خلاف جو قول ہو
نہ وہ خدا کا کلام ہے نہ رسول کا اور بالبداہت قرآن شریف مین معجزات
انبیا و نزول اشیاء غیر معمول خلاف نیچر کا بطور عذاب کے آسمان
سے مذکور ہے وہ نیچرل تہالجی کے بالکل خلاف ہے اور سات
آسمان قابل انشقاق و انفطار و گردش و عدم وجود اور تمام کیفیت موجود
اور اونکے مذکور ہے جو مغیران یورپ استرائیڈ لیسن و اسٹیل وغیرہ کے
خلاف ہے اور خالق کل شیء کا دعوی اوس علۃ العلل کا بیان ہوا ہے
جو صرف ایک معلول اول مادہ وجود عالم کے علت ہوسکتا ہے اور
قیامت کے روز ٹوٹ جانا تمام انتظام نیچریہ کا بیان ہوا ہے
اور ایسے اشیاء کے ایمان لانے کے تاکید ہے جسکا وجود فی الخارج
محسوس نہین ہے مثلاً صراط و میزان و جنت و نار و حور و قصور وغیرہ
اور استرقاق مین احکام نازل ہوئی ہین وقصۂ آدم و ابلیس کا ایسا
بیان ہے کہ سوائے تاویلات کے اصل واہیہ خلاف نیچر کے واقع
ہے تو قول و فعل کے عدم مطابقت لازم آتی ہے اور وہ کلام الٰہی
کسی نیچر کے نہین ہوسکتا باقی رہا یہ امر کہ آپ زبردستی مسائل فلسفہ منطقیہ
کلامیہ تاویل کرتے ہین اور استرقاق مین دلیل منطقی قائم کی گئی ہے اور
بحث ابلیس بن قوای انسانی کا قصہ بنایا گیا ہے اور افلاک مین تاویل

تحقیقہ کرکے بغیر صاف حقیقی کے معنی معدوم کیے جاتے ہین
جسقدر ذیعلم ہین یا عقل و انصاف سے دیکھنے والے ہین وہ
خرافات ہونا ایسے تاویلات کا آپ سمجھ لینگے اور جب اس اصول
کو دل مین جمالیا جائیگا کہ ہان اگر وہ تاویلات صحیح نہ ٹہرین تو قرآن کلام الٰہی
نہ رہے تو وہ لوگ صاف کہدینگے کہ آپکی اصل غرض اور کچھ نہین ہے
سوائے اسکے کہ پہلے تو معقولات غیر مذہبون کے صحیح مان لیے
جاوین اور یہ اقرار کیا جاوے کہ اگر وجود اس اغراض کا مذہب اسلام
اور قرآن مین پایا جاوے تو مذہب باطل ہے اور قرآن کلام اللہ
نہ رہیگا بعدہ ایسی تاویلات واہیات بیان کیے جاوین جس سے
مسلمان جاہل تو آپکو حامی اسلام سمجھین اور معترضین و عقلا ہنستے ہنستے
لوٹ لوٹ جاوین اور دو حرف مین اوس تاویلات کو باطل کر دکھاوینگے
اسکے بعد تو آپ کو لبطلان مذہب اسلام و کتاب اللہ کے سوا کچھ
چارہ نہ رہیگا حالانکہ آپ کو یون کہنا چاہیے تھا کہ جو کچھ قرآن شریف مین
ہے وہ قطعاً و یقیناً کلام الٰہی اور واقعی ہے اگر فلاسفہ کا کوئی قول
اوسکے خلاف ہے تو غالباً فلاسفہ مذکورین کے تحقیق غلط ہے اور
اونکو دھوکا ہوا ہے جیسا کہ ہمیشہ تجربات سے ثابت ہوتا رہا ہے
کہ ایک زمانہ مین فلاسفہ نے کوئی بات مسلمات مین سے ٹہرائی ہے

بعدہ وہ سب باطل قرار پائی ہے تو مقابلہ قرآن شریف کے
اقوال عباد کا اعتبار کی کرلینا اور کلام الٰہی کو یا تو جھوٹا سمجھنا یا واہیات
تاویلین کرنی کیا ضرورت ہین برعکس اسکے پہلے اپنا یقین کامل
اہل یورپ پر جماتے ہین اوسکے بعد جو قرآن شریف مین معنی بناتے
ہین اور کتاب اللہ کو ہر زمانہ کے فلاسفہ کی رائے سے تابع بناتے
ہین ورنہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف باطل ہوگا وجہ اس
سارے فساد عقیدگی یہ ہوئی ہے کہ دلمین یہ بات جم گئی ہے
کہ حکماء یورپ جو کچھ فرماتے ہین وہ سب صحیح اور ناقابل ابطال ہے
پس جب دیکھا کہ حدیث نبوی یا اصول فقہ یا مسائل فقہیہ یا اقوال علماء
دین اوسکے خلاف ہین تو قطعًا یہ امر طے کرلیا گیا کہ اونمین سے کسکو
مت مانو باقی رہا قرآن شریف ہیر پھیر کے معنی بنائے جاؤ اور
عام کو الو بناتے جاؤ کچھ نہ کچھ کہے جاؤ صاف انکار کرنے سے انقطاع
کلی مذہب اسلام سے ثابت ہو جائیگا اور پھر کوئی ہمارے مذہب جدید
وملت نیچریہ مین داخل نہوگا جو حال نیچریہ ہند صاحبون کا ہے کوئی
مسلمان کان لگاکر سنتا ہی نہین ہے وہی حال ہمارے مقولات
کا ہو جائیگا میرے نزدیک اسکے سوا اور کوئی بات نہین ہے حمایت
اسلام اور خیر خواہی قومی کا مجرد دعوی ہے ورنہ انقلاب واستیصال

دین اسلام و ترویج ملت جدیدہ کے سوا اور کچھ مد نظر نہین ہے
اب عقلاے اہل اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ بالفرض حضور والا طریق
تحصیل معاش دنیوی تو سکھاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم
بناتے ہین پھر یہ کیا خیر خواہی قومی ہے اس سے تو وہی لوگ بہتر
ہین جو صاف و صریح مذہب اسلام کے مخالف ہین کیونکہ اونکے دھوکے
مین کوئی نہین آتا مگر یہان سخت مغالطہ درپیش ہے کہ تمام اصول
و فروع مذہب اسلام کا استیصال کر رہے ہین اور دعوی یہ ہے
کہ ہمتو حامی اسلام ہین لامذہبونکے اعتراضات کو قبول کر کے
انکار کرتے چلے جاتے ہین کہ دین اسلام مین وہ بات نہین جسپر
بناے اعتراض ہے ہان اگر وہ بات نکل آوے تو مذہب اسلام
باطل ہے پھر جواب اعتراض کا ایسا دیتے ہین جو ہر ایک ذی شعور
سمجھتا ہے کہ محض بناوٹ ہے لامحالہ ابطال مذہب اسلام کا کس
خوبصورتی سے آپ کر رہے ہین کہ دونون طرف رضامندی ہوجاوے
یہ نہین کرتے کہ جس اصول پر کہ معترض کا اعتراض ہے اوسکو جانچیں
اور سوچین کہ وہ خود ہے واہیات ہے پھر اوسکی بنا پر مقابلہ کلام خدا
و رسول کھڑا ہونا اور اپنے ہی گھر مین آگ لگانا کیسا ضرور ہے پہلے
تو معترض اپنے اعتقادی مسئلونکو بدیہی اور یقینی کر دکھاوے تب

اہل اسلام کے سامنے آوے اور تماشا یہ ہے کہ اہل اسلام کو
دھمکی کے مارے مارے ڈالتے ہین اور علوم جدیدہ کے برخلاف
مسلمات اہل اسلام کے ہے اور علما ر اسلام جواب دینے
مین عاجز ہین حالانکہ مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی مسئلہ
علوم جدیدہ کا جو مذہبی اور قطعی ہو ایسا نہین ہے کہ جسکے
خلاف قرآن شریف مین ہوا ور جو فلاسفہ جدیدہ قرآن شریف کے
خلاف بیان کرتے ہین وہ اسی قسم کے مسائل ہین جنمین محض اٹکل
اور قیاس ناقص دوڑاتے ہین بدیہی اور قطعی نہین کر دکھاتے ہین
اور پھر اپنے تعصب وغرور سے جسکا قول پاتے ہین اوسپر ہنستے
ہین مگر ہمارے جناب مخاطب وہ نہین کو یقینیات مین سمجھ رہے ہین
لہذا مجکو ضرور ہوا کہ مین یہ سوال کرون کہ بسم اللہ علوم جدیدہ کا جو مسئلہ
آپکے علم ویقین کے نزدیک قطعی ہوا ہو اوسکو آپ خدا کو حاضر و ناظر
جان کے پیش کرین اور ثابت کرتے جاوین اور ہماری کتاب
وسنت واجماع امت سے مخالفت اوسکی دکھاتی جاوین اور ہمسے
ہر ایک کا جواب شافی وکافی عقلی ونقلی وبدیہی لیتے جاوین طعن و
تشنیع ودھوکے بازی سے تو اہل اسلام ڈرتے نہین بس فلاسفہ
قدیمہ وجدیدہ کی طرف سے آپ نہم ٹھونک کے میدان مین آوین

اور خلاف بات اہل اسلام کو بدیہی و خلاف عقل اہل نیچر دکہاتے جاوین
ورنہ اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **قولہ** کہ ایڈیسن اور ایڈیسن کے کچہ
ضرورت نہین ہے مقدس اوتہر کی ضرورت ہے الخ **اقول** یہہ تو
مولانا صاحب جزاک اللہ وسلمہ اللہ نے آپکو آڑے ہاتہون لیا ہے
آپکی فلسفیت کو خوب تہہ و بالا کیا ہے مگر اب مین یہہ کہتا ہون کہ یہہ
جو چند عقیدے آپنے تراش کے بنسبت ذات باری تبارک وتعالی شانہ
کی بڑی قابلیت منطقی کو گہمارا ہے اور ذات باری کو علت اول اور علۃ العلل
بنایا ہے اس سے کیا ہوتا ہے یہہ تو آپکے متقدمین فلسفہ بہت
کچہ جہک مار گئے ہین آخر کو اسمین بہی ہمارے علماء سعادت شعار
سے ہار گئے ہین بلکہ ہر بر بر یکبار گئے ہین پہلے تو ہمسے اسکا
خلاصہ سن لیجیے **قولہ** حکماء فلسفہ یونان مین دو قسم کے تہے ایک
مشائین اور دوسرے اشراقین مشائین کا تو یہہ مقولہ تہا کہ پہلے
عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح
عقول عشرہ قرار دیکر کل کائنات کا ثبوت بتاتے تہے اور
ہمارے علماء اسلام نے بعد دلائل بسیار کے یہہ جواب دیا تہا
کہ اگر تمہارا قول صحیح ہو تو ہم یہہ کہتے ہین کہ جسے تم عقل اول کہتے ہو اوسکو
ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے لیکن جس ایک ہی ہری

مثلاً آٹا پر چون پسان جنس واحد ہے مگر لہجہ و زبان کا فرق ہے
اور اشراقین کا شاید یہ بیان تہا کہ خدا نے سب کچہ بنایا اور وہ
ایک بڑا خدا حکیم ہے مگر اب اسکو کچہ دخل نہین ہے ہم فاعل مختار
ہین الخ اقول سو یہ بالکل خلاف عقل ظاہر ہے کے بہی ہے یقین ہے
کہ اسکو آپ بہی نہ مانین گے اب رہے آپکے مقتدا نیچرل اسٹ
تہالجی یہہ فیساغورس ہین ایکا یقولہ چلا آتا ہے قولہ کہ یہہ عالم قدیم
ہے اسکا کوئی بانی نہین ہے فقط اسمین ایک مادۂ شخصی ہے
اوس سے ہر ایک وقت ہر شے کا نمو و عدم ہوتا چلا آتا ہے الخ
اقول سو اسکو ہم لوگ اور سب اہل دانش و عقل بالبخت لیا اور جہل مرکب
خیال کرتے ہین اسواسطیکہ فعل بغیر فاعل کے سرزد نہین ہوسکتا
اسکی نظیر یہہ ہے کہ مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر
جب تک کہ کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے ایک حرف کاغذ
پر نہ برآمد ہوگا یا یون سمجہو کہ گہڑے آپکے جیب مین ہے اور اوسکو
آپکے فلسفہ نیچرل اسٹ جدیدہ صاحبون نے موافق گردش فلکی کے
گہڑے اور نٹ اور بل خوب جانچ کے بنایا ہے والا چار پہر کے
یا ہفتہ کے بعد اگر کوئی جاوے تو جس نٹ پر کہ سوئی جا ٹہرتی ہے
ہزار برس تک نہ تجاوز کریگی تو اب ثابت ہوا کہ کوئی اسکا کہنے والا ہے

اسیطرح فرض کرو کہ یہ عالم ایک بڑا گھر ہے اور حکیم مطلق نے اسکو
اپنی حکمت بالغہ سے ایک ترکیب دیکر ایسا بنا دیا ہے کہ وہ موافق
اوسکی خواہش کے دائم اور قائم ہے اور پھر دیکھو موافق تشخیص حکما
کے بھی ہمارا قول صادق آتا ہے کیا معنے کہ حکما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو کوئی پھل شجار مین پختہ نہو سب خام رہین
اور اگر ماہتاب نہ طلوع ہو تو کسی پھل مین شیرینی نہ آوے اسی طرح
انتظام عالم سات ستارون اور گردش فلکی سے متعلق ہے
لہذا عدم ذات باری تعالے شانہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا ہے
اب آپکے منطقی قواعد پر مین آتا ہون لعونہ تعالی آپ کو سناتا ہون
بنیاد کہتا ہون اقول پہلے جاننا چاہیے کہ مفہوم شے نیز یہ
سے خالی نہین یا عدم اوسکو بہ نفس تہ اولی ہوگا وجانب وجود
مغلوب اور ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلے جبکہ برابر وزن ہون
جھک نہین سکتے اور مغلوب بدرجہ اولی نہین جھک سکتا پس جانب
مرجوح ہرگز نہ ہو سکے گی ایسے چیز یا بضرور محال ہے جیسے وجود
و عدم بلکہ اجتماع نقیضین باوجود اسکو بمنزلہ اولی ہوگا پس عدم اسکو
مغلوب و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہو سکے اوسکا وجود واجب
ہوگا یا اپنی ذات مین نہ وجود اولے ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنے علت کا

ہوگا اگر علت وجود و ثابت ورنہ غیر ثابت اسکو ممکن کہتے ہین
اور جسمین کوئی شق نہین اور ظاہر ہے کہ جیسے زید عمرو سے
بمعنے انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین
سمجھتے پس جبکہ نفس الامر مین قبل ہمارے فہم کے ایک علاقہ
کو مجہولہ الکنہ ہی ہو مابین زید و عمرو مشترک نہین کیے ہم معنی
انسانیت واحد متعدد کو من حیث ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہین
اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے پس بالضرور ایک علاقہ
ہوا مشترک اسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور
وہ مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بنظر اشتراک مشترک
و بوجہ خصوصیت ممتاز بنفسہ کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی
قید کے ساتھ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق کے
دو معنی ہین ایک یہ کہ اسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید علم
قید سے ہو گیا کو لا اسمین ہی سہی دوسرے جسمین نہ اعتبار
قید ہو نہ عدم اعتبار قید پس اس معنی سے مطلق کی صفت یہ ہے
کہ وہ بنفسہ موجود ہو سکتا ہو اور اوس سے طرح طرح کی اعتبارات
واقعیہ و اختراعیہ و خصوصیات منتزع ہو سکتے ہون کیونکہ انضمام
غیر ثابت مین متصور نہین اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا

منشا بس واضح ہوا کہ عقل جزوی کے نزدیک ثبوت و وجود
اصل مطلق کو ہے متصور عمومیت و خصوصیت دو اسکی وصف اعتبار
گو واقعی لیکن اکثر مقلدین دی مقراطیس یورپی اس مطلب کو نہیں
سمجھتے اس سبب سے کلی طبعی کے وجود کے منکر ہین اصل
جیسے زید و عمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے معنی انسان
فی الواقع مشترک ویسے ہی انسان و جمیع حیوانات سے حیوانیت
کے انتزاع سے معنے حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات
و اشجار و گیاہ ہین معنے جسم بڑہنے والے کے مشترک ویسے
جسم بناتے وغیرہ اجسام ہین جو بظاہر ذی حس دریافت نہین
ہوتے جسم مطلق مشترک و جسم و روح و ملائکہ ہین معنی جوہریت
و جوہر عرض ہین معنے ممکن و واجب و ممکن سے وجود بمعنی بودن
مصدری منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو واجب
کے لیے دوسرا مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر
مطلق ہے نہین کیونکر مقید ہو سکے اور محتاج ہونا واجب کا
بالبداہت باطل ہے یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی واجب الوجود
و شیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو در اصل نہین لیکن باعتبار
منشا کے ثبوت اونکو ہی اور انتزاع وجود مصدری خود اوس سے

تو نہین کہ اولا و بالذات اوس سے منتزع ہو لیکن وجود حقیقی واجب
سے بالذات ہو و بالطبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے
اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج
ہے اپنی ذات مین ثبوت و عدم ثبوت اونکو بنظر ذات
بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب اور اسی مقام
سے وحدت الوجود ثابت اور توحید باہر کیونکہ اگر دو واجب
الوجود ہون محتاج مطلق وجود کے ہون پس بالضرور سارا
جہان اپنے خصوص ثبوت و اعتبار مین محتاج وجود مطلق ہوا
دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی
ممکن مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت ہو منضم یا منتزع اگر عین
حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹھہری پس بالضرورہ وہی او
اولی بالوجود واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت
فرع ہین ثبوت منضم الیہ و منتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات
واقعیہ وجود واجب بنفسہ ہی سے ٹھرا اور وجود حقیقی اوسکا منشا
پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
و لیس کمثلہ شئی و اللہ علی کل شئی قدیر ثابت اقول اب جناب
سید سبحان صاحب کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ غرض ہے

کہ آپ کو اگر علم منطق فلسفہ نصاری مین دخل ہے تو کوئی قاعدہ
قانون قدرت نیچریہ ہماری تقریر کی رد مین لکھ کے اپنے اخبار
خانہ ساز مین جسکو لوگ تخریب الاخلاق مشہور کرتے ہین چھاپ کے
مشتہر کیجیے یا فقط علماء اسلام ذوی الاحترام کی شان مین آپ
اتہام لگانے کو وعدہ کر آئے ہین آپ تو پادریان حال سے
بھی کچہ ناقص العقل معلوم ہوتے ہین اور یہ جو آپنے تقریر دافع
البہتان مین تحریر فرمایا ہے قولہ کہ ایجاد شریعت مخاطب بلغنے
میرے نزدیک ضرور ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ وعلی معتقدہ الخ
اقول اب فرمائیے کہ قول سید الحاج صاحب کا حسب تشخیص ہا رکے
آپ پر صادق ہو گیا تو یہ لعن بھی آپ ہی پر آگری مولوی عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ اپنے کتاب تحفہ مین تحریر فرماتے ہین قولہ
کہ جو کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو وہ لعن آسمان پر جاتی ہے اگر
جسپر لعن کی گئی ہے وہ مستحق اوس لعن کا ہے تو اوسپر آتی
ہے ورنہ لعن کرنے والے پر واپس ہوتی ہے الخ پس معلوم
ہوا کہ یہ جو آپ پر ہر چہار جانب سے لعن کی بوچہار ہے یہ
آپ ہی کی لعن ہے جو درگاہ باری سے واپس ہو کر آسمان
سے برس رہی ہے شاید اس وجہ سے آپنے آسمان کے

وجود کا انکار کیا ہے جسکا ثبوت جناب مولانا محمد علی صاحب
تحصیلدار بلاری ضلع مرادآباد نے خوب دیا ہے پرچۂ اخبار
نور الآفاق دیکھیے مگر استرداد لعن سے شاید آپکو خبر نہین ہے
اب مین اطلاع دونگا پھر آپنے تمامی پر اسے تقریر کی نسبت سید الحاج
صاحب کے یہ بھی تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جناب سید الحاج
صاحب نے کیون ایسی سخت اور محض غلط بہتان مجھپر کیے ہین مگر ظاہر
دو سبب اسکے معلوم ہوتے ہین اول صرف اس خوشی خیالی کا
حاصل کرنا تاکہ لوگ کہین جناب سید الحاج کو کہ واہ کیا مسلمان ہین
حضرت مسلمان عالم ایسے ہی ہوتے ہین جب بدیا دن مین تشریف
لیجاتے ہونگے تو دو چار مسلمان محلہ کے آدمی آپکو کہتے ہونگے
کہ واہ کیا لکھا ہے اور جناب سید الحاج خوش ہوتے ہونگے
و دیگر ہیچ دوسرا سبب یہ ہے کہ جناب سید الحاج نے جب یہ
رسالہ لکھا ہے اوسی زمانہ مین حج کو تشریف لیجانے والے
تھے انہون نے خیال کیا ہوگا کہ لاؤ حج کو تو جاتے ہی ہین جتنے
گناہ ہین سب کرلین حج کے بعد تو سب سے پاک ہو ہی جاوینگے
جیسے کہ بعض آدمی جب مسہل لیتے ہین تو خوب بدپرہیزی کرتے
ہین اور سمجھتے ہین کہ سب نکل جاویگا مگر سید الحاج کو معلوم ہوگا کہ

حج اور زیارت ہین جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور جو خطاب اونکو ملا ہو
ملا ہو جسکا تذکرہ آپ درات فرمایا کرتے ہین اور حج سے اونکے
گناہ معاف ہو گئے ہون اور آپ شبلی اور جنید کے مرتبہ پر پہونچ
گئے ہون بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر حق العباد کبھی نہ حج سے
بخشے جاتے ہین اور نہ کسی بشارت سے بس اب آپنے
جو اتہام مجھپر کیے ہین جب تک مین نہ بخشون نہ معاف ہونگے
بس مقتضائے ایمانداری یہ ہے کہ اب آپ در احمد کا احرام باندہے
اور گناہون کی معافی چاہیے ورنہ روز جزا کو آپکو اپنی ان کرتوتونکا
مزا معلوم ہو جائیگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم الخ راقم
سید احمد **جواب** پہلے قول کا آپکے تو یہ جواب ہے کہ وہ
بیان آپکا سراسر خراب ہے اسواسطیکہ یہہ مافی الضمیر آپکا معلوم
ہوتا ہے کہ آپ جب لندن تشریف لے گئے ہین اور وہان
آپ ایمان سرشتہ نیچریہ پر لائے ہین اور ٹین چاب خنزیری میز
پر بیٹھکے خوب مزے لیکر کہائی ہین بقول آپکے خوب
مزے اوڑائے ہین تو اب آپ سمجھ چکے ہونگے کہ خدا کے
یہان حصہ پانا معلوم لاؤ اور ونکو بھی اپنا شریک کر لین کہ وہان
مصاحب ہم جنس ضرور ہے چنانچہ حواری آپکی قریب ۱۲ کے

پہونچ بھی چکے ہین اور یقین ہے کہ اہل لندن سے بھی کچھ وعدہ
وعید درمیان مین آئے ہونگے کہ منادی پادریان سے تو کچھ
کام نہ نکلا اب جناب سید البتان صاحب کچھ کام بنائین گے
بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائین گے انعام پائین گے
سو بیخبر ہے مگر ہان اتنا ہوتا ہوگا کہ حواریان کمیٹی جو کہ بیخبر مزاج ہین
وہ فرماتے ہونگے ہان مین ہان ملاتے ہونگے کہ واہ سید
صاحب کیا بات ہے روٹی کمانے کی خوب گھات ہے
اگر آپکی حیات بخیر ہے تو عنقریب سب ایک دین مترنے مہار
ہوئے جاتے ہین ہندو مسلمان کوئی دن مین ایک ہی تھالی
مین کھاتے ہین اودھر ہندوؤن مین برہما سماج کی دھوم ہے
ادھر آپ کی ذات سے مذہب بیچر یہ علی العموم ہے یہ سنکے
آپ خوب مزے مین آتے ہونگے بغلین بجاتے ہونگے
میان مزا زیل کو بھی شرماتے ہونگے کہ اونکو بھی یہ نہ سوجھی تھی
جواب ۹۳ھ ہجری مین آپکو سوجھی حقیقت مین یہ قول آپ پر
صادق آتا ہے بیت زبان زبان سے لڑے اور دہان دہان
سے لڑے ۔۔ جو حکم ہوئے تو بندہ فرشتے نہان سے لڑے
اب دوسری بات کا جواب یہ ہے یعنے آپنے جو فرمایا قولہ

کہ حج اور زیارات سے جو جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور وہ
شبلی اور ضید کے مرتبہ کو پہونچ گئے ہون الخ اقول یہہ بات
آپکی بنسبت حاجی الحرمین شریفین نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے
اکثر لوگون سے سنا گیا ہے کہ جناب حاجی صاحب کو بشارت ہوئی
ہے کہ تم ہندوستان مین جاکر ریشۂ الحاد ایک شخص لندن سے
لیکر آیا ہے اور ہماری امت کو گمراہ کر رہا ہے اوسکا تدارک کرو اور
ہمارے وکیل کی کمک مین مشغول رہو حج سے زیادہ ثواب پاؤگے
جنت مین حورون سے مزے اڑاؤگے شبلی اور ضید کے
ہمنشینی پاؤگے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ حق العباد نہین معاف
ہوتا در احمد کا احرام باندہو ورنہ ان کرتوتون کا مزہ پاؤگے اقول اسکا
جواب یہ ہے کہ اب آپ مزاے اعمال کو پہونچ گئے اب مناسب
یہ ہے کہ توبہ نصوح کرکے خداوندا مرا بہر علی بخش کہتے ہوے
جناب حاجی الحرمین شریفین کے در اقدس پر ہمکو اور جناب سید امداد علی
صاحب کو ہمراہ لیکر حاضر ہو جیے اور عذر گناہان ما تقدم فرمایئے ورنہ
بقول آپکے یوم جزا کو آپکو اپنے ان کرتوتون کا مزا معلوم ہو جائیگا پھر بچاؤگے
مزا پاؤگے آئندہ آپکو اختیار ہے مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و
بس ۱۲ الخراب ہین پر یہہ دعوی آپکے تہذیب الاخلاق موجد نفاق

مطبوعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ ہجری جلدہ نمبرہ پر آتا ہون جسمین آپنی
تفسیر السمٰوات لکھا ہے اسمین بھی آپنے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے موافق
قاعدۂ یونانیون کے ایک دائرہ بنایا ہے پھر تحریر کیا ہے
کہ یونانیون نے سات آسمان سات ستارون کے لیے قرار
دیے ہین وہ بالکل غلط ہو گئے اور علماء اسلام نے جو لفظ سبع
سموات کی تفسیر مین وہی یونانیون حکیمون کے سات آسمان
سمجھے تھے یقینی ان علما نے غلطی کی ہے کیونکہ کلام الٰہی کبھو
خلاف واقع کے نہین ہو سکتا بس اس سے ثابت ہے کہ سبع
سموات سے یہ مطلب نہین ہے جو کہ علماء اسلام کی تفسیر مین ہے
اسپر آپنے نظام عالم مطابق مشاہدہ دوربین کے ایک دائرہ فلکی
بنایا ہے اوسمین ۱۴ یا ۱۵ ستارہ قائم کیے ہین اونکو
پیش خود صحیح سمجھا ہے اور تمامی پر اس تقریر کے لکھ دیا ہے
کہ باقی آیندہ الخ **جواب** اب مجھے آپسے یہ عرض ہے کہ یہ
کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ یونانیون نے سات سیارہ سات
آسمان قرار دیئے ہین وہی علماء اسلام نے بھی بموجب کلام خدا
کے قرار دے لیے ہین کہتا ہون کہ یونانیون مین کوئی حکیم
کیا آسمان پر گیا تھا اور دیکھ آیا تھا فقط بات اتنی ہے کہ جب

قرآن شریف نازل ہوا تو اوس زمانہ مین حکمت یونانیونکا بڑا چرچا تھا
جس طرح سے حضرت موسے علیہ السلام کے وقت مین جادو کا
بڑا چرچا تھا اور دستور یہ رہا ہے کہ جس زمانہ مین جس بات کا کفار
کو بڑا دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین آسمانون کے باب مین اون کی
تشخیص مین اختلاف تھا لہذا اونکی تسکین کے واسطے اللہ جل شانہ
نے یہ کیفیت سما مفصلاً قرآن شریف مین جناب رسالت مآب کی نسبت
مین بیان فرمائی ہے جسکو اون حکمانے بھی اپنی عقل پر حاوی فرمایا اور
تسلیم کیا اور اپنی کتب حکمت مین درج کیا نہ یہ کہ اونکی تشخیص کو علماء
اسلام نے تسلیم کیا یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے کہ لندن مین
ہیمہ سوختنی نہین ہے وہان ایک پہاڑ ہے کہ اوسکا پتھر ہیمہ کا
کام دیتا ہے اور سننے والا کہے کہ یہہ بات قریب قیاس نہین
ہے یہ تمنے سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس سے سنا ہوگا
کیونکہ وہ لندن گئے تھے اور پھر بھی یہ باشارا مدد وچشم بد دور آپنے
تحریر فرمایا ہے **قولہ** کیونکر خدا کا کلام خلاف واقع کے نہین ہوسکتا
الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ خلاف واقع آپنے کیونکر فرمایا آپنے جو
تشخیص لکھی ہے وہ بموجب قواعد فلسفہ اہل فرنگ کے ہے اوسکو

ہونے پر کیا دلیل ہے آپنے پرچہ نور الآفاق مطبوعہ ۲۴ شعبان
سنہ ۱۲۹۲ ہجری نمبر ۱۹ جلد ۳ شاید نہین دیکھا جناب مولانا محمد علی صاحب
سلمہ اللہ تحصیلدار پرگنہ بلاری ضلع مراد آباد آپکے کل اقوال قال قال
نقل کرکے تحریر کرتے ہین فرماتے ہین اہل علم کو آپ پر ہنساتے ہین
وہو ہذا اقال ہمنے سما کا ترجمہ بلندی کیا ہے اور اسکی وجہ ہے
کہ اس آیہ مین کوئی محل خاص یا کوئی یونانیون والا خاص جسم مراد
نہین ہے نہ ہوسکتا ہے کیونکہ کسی ایک آسمان کے سات
آسمان بنائے گئے بلکہ وہ الگ الگ جداگانہ سات آسمان ہین
الخ اقول یہہ خوب بات ہے اگر یونانیون والا آسمان نہ ہوسکے
تو زمین کو آسمان ٹھہرا دیجیے اور مصداق اس مثل مشہور کے بنجایئے
کہ ہر ثابت عن المطر ووقف تحت المیزاب اور سماوات کا مجسم ہونا تو
آیات قرآنی سے یہانتک ثابت ہے کہ مجبور ہوکر آخرکار آپنے
بھی اوسکا اقرار کیا اور یہہ بھی ثابت ہے کہ خدا نے اونکو پیدا
کیا ہے اور جو چیز کہ مشخص مخلوق ہوئی وہ بحکم ضرورت جسم خاص
ہوئی گو کہ وہ جسم خاص فلاسفہ کے ہوئی صفات پر نہو مگر اسمین
تو شک نہین کہ آیہ مین سما سے ایک جسم خاص موسوم بہ سما مراد ہے
اور یہی ہے مدعا ہمارا یہ تو ہم بھی نہین کہتے کہ سما ایسا مجسم ہے

جیسا کہ فلاسفۂ یونان نے ٹھہرایا ہے مگر ہمارا عقیدہ یہہ بھی نہین
ہے کہ مطابق تو ہم فلاسفۂ فرنگ کے خارج مین اوسکا کچھ وجود نہین
جیسا کہ آپ اونکے تقلید سے فرماتے ہین لا وجود السموات
مجسما اور جیسا کہ آپکے ایک بڑی مقلد نے اوسکے وجود
خارجی سے اپنے مراسلہ مطبوعہ ۱۰ شعبان ۱۲۹۱ ہجری مین
لکھا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ ایک آسمان کے سات
آسمان نہین بنا ہے اور پھر تصحیح اوسکی غلطنامہ مین اسطرح پر فرمائی
ہے کہ اونکے نزدیک آسمان کے سات آسمان الخ اقول
اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مطلب کیا ہے اگر مدعا یہہ ہے
کہ یونانیون کے سے آسمان ایسا نہین ہے تو ہمکو یونانیون
سے کچھ بحث نہین اور اسحالت مین یہ قول آپکا صرف اسکی دلیل
ہوئی کہ یونانیون والا جسم مراد ہی مگر فقرۂ اول کہ کوئی جسم مراد
نہین نے دلیل رہا اور اگر مراد یہہ ہے کہ عموماً شبہین سماکے نزدیک
ایسا نہین تو یہہ آپکے مقولہ کے بھی خلاف ہے اسلیے کہ آپ
خود فرماتے ہین قولہ کہ جو کچھ اوسنے ہمارے اوپر کیا تھا وہی
سماوات ہو گئے تو معلوم ہوا کہ سما سماوات ہو گئے بس ایک
آسمان کے سات آسمان ہو گئے علاوہ بران یہہ آپکے ناواقفی

یونی آسمان
قسم ہین واحد
۱۲ منہ

علوم عربیہ سے ہی ہمنے اوپر لکھا ہے کہ ضمیر من ضمیر مبہم
ہے کہ اوسکی تفسیر سبع سموات مین ہو گئے یعنے جنس
آسمان بنانیکا ارادہ کیا تو درست کر دیے سات آسمان یعنے
اوس جنس کے سات فرد جدا جدا بنادئی پھر سوائے اسکے
خود جناب مفسر وہی دخان مین ترجمۂ شاہ عبد القادر کا استحسان
بیان کر کے یہ فرماتے ہین قولہ کہ آسمان ایک تہا دھوان سا اوسکو
پانٹ کے سات کیے پھر یہان اب برخلاف اوسکے کسطرح پر
فرماتے ہین ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنائے گئے
پس جو وجہ آپنے آسمان سے بلندی مراد لینے کے رقم فرمائے خود
آپ ہی کے اقرار سے باطل ہو گئے سوائے اسکے وہی
دخان صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد سما سے بلندی یا
فضا نہین ہے کیونکہ یہہ کہنا بلندی دخان تہی محض بے معنی
ہی کہ بلندی اور چیز ہے اور دخان اور چیز ہے نہ پہلے کبھی بلندی دخان تہی
نہ اب ہی اور نہ وہ بلندی مین دخان تہی نہ مادۂ دخان قال جب فضاے مرتفع
متعدد نشانون سے منقسم ہو جاتی ہے تو اوسکے ہر ٹکڑے
پر طبقہ یا سما یا ارتفاع کا اطلاق ہو سکتا ہے الخ اقول شلازین
سے جناب کی کوٹھی جہت مین جو بلندی ہے اوسمین ہمنے

سات نشان ارتفاع مین کردیے تو بقول آپکے جناب مخدوم
ومکرم کے سقف خانہ سے تک خاتمہ سبع سماوات طباقا کا
ہوگیا اور ارض وسما سب جناب کی کوٹھی ہی مین سما گئے تو جناب
کی کوٹھی ہی بموجب عقیدۂ جناب کی مصداق سبع سماوات کے
ہوگئے مگر جو لوگ کہ اوسکی جہت پر ہین وہ ساتونکے تحت الاقدام
ہی رہے اور آپکے ساتون آسمانون مین سے ایک پر بھی اولم
یروا الی السماء فوقھم صافات نہ آیا بلکہ برخلاف اوسکے ہر ایک اونمین
ہے اولم یروا الی السماء تحتھم کا مصداق ہوگیا پس ظاہر ہوا کہ آپکے
مقرر کیے ہوے آسمان کسی طرح پر مصداق سماء منصوصہ قرآن
نہین ہو سکتے آپکے سماوات معتقدہ کے بہ نسبت یونانیون
ہی کے سماوات بدرجہا مطابقت نصوص قرآنی رکھتے ہین با
انہمہ بڑا التعجب ہے کہ اپنا اوپر معترض ہوکر اپنے تئین مورد مثل
ضرب عن المطر وقف تحت المیزاب بناتے ہین بنظر ان امور
کے جناب مین عرض کرتا ہون کہ طبقات سماء ہمارے اور آپکی
نشان کرنے سے متمائز نہین خالق ارض وسما نے خود اونکو
ایک دوسرے سے متمائز کرکے ہمکو خبر دی ہے کہ خلق
سبع سماوات طباقا جناب کے اعتبار کرنے یا نہ کرنے پر موقوف

نہین رکھا اوسنے اپنا کام آپ کیا جناب سید مہدی علی صاحب
پر نہین چھوڑا **اقال** اگرچہ ہم یونانیون حکیمون کے قول کو تسلیم
نہین کرتے الخ **اقول** یعنے اسوجہ سے کہ تقلید فلاسفۂ فرنگ
کی آپنے اپنے اوپر فرض کرلی ہے مگر عنقریب معلوم ہو جائیگا
کہ کسیقدر تو آپ پر بھی اونکے قول کی تسلیم بالضرور لازم آویگی
قال اسیطرح اس وسعت کی تقسیم سماوات ہوتی ہے یعنے اس
وسعت کی اس محل کی جہان یہ نیلی نیلی چیز ہکود کہائی دیتی ہے
ہم آسمان کہتے ہین کیونکہ یہہ سب محل ہماری نسبت مرتفع ہین الخ
اقول جناب کی تقریر و تعلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بہ نسبت
آپکے مرتفع ہے اسکو آپ آسمان کہتے ہین تو بالضرور جناب
سامی اپنی کلاہ پہندنے دار کو بھی سما کہتے ہونگے کیونکہ وہ بھی
بہ نسبت آپکے جسم کے مرتفع ہے اور ہمت الراس پر بھی ہے
اور پھر ہر خط بخیہ سے جو نشانات متعدد متمایز اوس کلاہ مین درزی نے
کردیے تو اطلاق سبع یا متعدد سماوات کا جناب کے نزدیک
اوسیطرح صحیح ہوگیا ماشاء اللہ جناب کے پارچہ دوز یکے سبب
اگر آپکے درزی کو بھی خالق سموات کہا جاوے تو جناب کی تفسیر
کے مطابق غلط نہوگا علاوہ بران اس نیلی نیلی جہت سے نیچے

جو بعد ہے اسکو اور جو کچھ اسکے اندر ہے اون سبکو بدرجۂ
اولے آپ سما فرماتے ہونگے پس آپکے اعتقاد کے
موافق جو سما الدنیا ہے ہزارون ہوگئے اور مطابقت کلمات
قرآن کی باقی نہ رہی پھر اسکے سوا یہہ نیلی نیلی جہت جسکی نہایت
آپ آگے بیان فرمائینگے اس سے جو بعد مدار قمر تک ہے
وہ بھی آپ کے نزدیک بالضرور سما ہے علی ہذا القیاس ایک
کوکب سے دوسرے کوکب تک جو بعد ہے اور جو مدار
ہر ایک کوکب کا ہے وہ سب آپکے نزدیک سماوات
ہین اور چونکہ ہر ایک بعد و مدار بایکدگر ملاصق ہین تو عقیدہ
جناب کا بھی مثل عقیدۂ یونانیون کے ہے کیونکہ ہر ایک
سما مقررہ اپنے کے جسمیت کے آپ بھی قائل ہین اور اور
وسعت کو محیط بھی ٹھہرا چکے ہین اور یکے بر دیگرے مثل ورق
پیاز کے ملاصق ہونیکے بھی قائل ہوے اور کوکب کی اونمین
متحکن ہونے کے بھی آپ معترف ہوئی پس آپ مین اور یونانیون
مین بجز نسبت کے کیا فرق رہا اور جسطرح پر یونانیون کے اصول
پر برخلاف مثل اہل اسلام ہند کے انحصار سموات سات مین
نہین اسیطرح آپکے نزدیک بھی برخلاف اہل اسلام اور نص

قرآن کے عدد سماوات کا محصور سات مین نہین پس نفس وجود
سماوات اور اکثر صفات سماوات مین تو آپ بھی یونانیون کی
متفق ہو گئے البتہ ایک صفت حرکت وسکون مین اختلاف رہا
سو اس صفت کو نفس وجود مین دخل نہین اس قسم کے اختلافات
تو ہمیشہ خراصین مین ہوا ہی کرتے ہین چنانچہ فلاسفۂ فرنگ
بھی اجرام علویہ کے صفات مین باہم مختلف ہین اب غور فرمایئے
کہ وہ توجیہ جو آپنے اپنے قول وجود للسماوات جسمانیا کے تئین کی
غلط ہو گئے کیونکہ خود جناب وجود ایسے سموات مجسمہ کے قائل
ہو گئے کہ زیادہ تر مطابق اعتقاد یونانیون کے نہین اور دعوی مخالفت
یونانیون کا صرف قول زبانی ہے عوام کے سنانے کے لیے
رہ گیا فقط یہ شکل تو آپ کی تفسیر السماوات کی جناب مولانا و مخدومنا
کو دکھانے آپکی قابلیت کچھ کام نہ آئے اب جناب حاجی الحرمین
شریفین محمد علی نجش خانصاحب بہادر رسالۂ تائید الاسلام کے
صفحہ ۲۷ مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ آپکے مقولین و ائمہ دین
جنکے آپ مقلد ہین کون کونسے ہین ہیئت دان اور کس کس کے
قول پر آپکو جزم و یقین حاصل ہے چونکہ میرے نزدیک ابتک
آپ ذہنی خلط مین گرفتار ہین یعنے یہہ سمجھ رکھا ہے کہ جو ہیئت

مدارس مین پڑہائی جاتی ہے تمام فلاسفہ کا مقولہ ہے اور اونمین
افلاک کا ذکر نہین ہے لہذا وجود افلاک قطعا باطل ہے مگر
افسوس آپنے ہرگز دریافت نہین کیا کہ ہیئت کے مسائل
مین کیا کیا خرابیان اور خرافات اور اختلافات ہوتے چلے
جاتے ہین ہر وقت رد و بدل جاری ہے کوئی دیندار جو کلام الہی
پر ایمان رکھتا ہوگا ایسے اختلافات و اوہام فلسفہ کا حال دیکھ
کے ضرور کہیگا کہ بعد چھوڑنے ایمان اور قرآن کے جو مصیبت
کہ پیش نہ آوے وہ غنیمت سمجھو بالجملہ مین بقدر ضرورت بعض کتب
علم ہیئت سے کچھ نتائج نکال کر پیش کرتا ہون آپ بھی ذرا جی
لگا کر سن لین فورا دیکھتے ہی فیصلہ نہ کر دین اور بات کی پرورش
پر نہ آجاوین اور بلا حظہ فرمائین کہ اس ہیئت جدیدہ مین سوائے
آرٹکل اور وہم دوڑانے کے کئے مسائل مین جو قطعی ہو چکے
ہین کتاب ہرشل صاحب اور لونکیس صاحب کی کتاب
ہیئت کا ترجمہ جو پنڈت اجودہیا پرشاد مدرس علوم انگریزی
و رام چند مدرس انگریزی نے کیا ہے اور ۱۸۴۵ء مین طبع
ہوا ہے اوسکی پانچوین فصل صفحہ ۳۱۲ کا خلاصہ لکھتا ہون جو
متعلق نظام ٹالومی ٹائی کوبرہ کوپرنکس کی ہے صحیح صحیح سائل

نسبت گردش سیارونکی زمانۂ قدیم سے معلوم تھی اور حکمار
زمانۂ قدیم اونکو سکھایا کرتے تھے بنبی کورس جو کہ ششصد سال
پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے پیدا ہوا تھا اس مسئلہ
سے واقف تھا بلکہ وہ ہی موجد نہ تھا اور مصنفون کے
تصنیفات سے اخذ کرتا تھا اوسکے شاگرد یہ تعلیم کرتے تھے کہ
زمین اپنے محور اور گرد آفتاب کے گردش کرتے ہے اور دمدار ستارونکا
وہ ہی حال بتاتے تھے جو فی زمانہ مروج ہے اور وہ لوگ
یہ بھی کہتے تھے کہ ہر ستارہ ایک دنیا ہے کہ جسمین کہ مثل زمین کے
ہوا اور پانی ہے اور قمر مین زیادہ خوبصورت حیوانات بنسبت
زمین کے بستے ہین یہ مسائل ایسے خلاف عقل معلوم
ہوتی تھے کہ ترقی اونکی زمانۂ قدیم مین نہ ہوئی اور مایوس
ہوکر حکمار قدیم نے جمہور کی موافقت اختیار کی مگر اول اول
لولومی نے اسطرح کے مسائل ایجاد کیے اور دلیل سے اونکو
استحکام دینا چاہا اوسنے مثل جاہلون کے یہ فرض کیا
کہ زمین بے حرکت مرکز کائنات مین مقیم ہے اور سیارے
گرداوسکے گردش کرتے ہین اور اونکے اوپر ایک آسمان
ہے جسمین ثوابت جڑے ہوئے ہین اور بعد عرش و کرسی

ہے اور واسطے ثبوت مختلف حرکات کے دوایر خارج المرکز
بھی فرض کیے تھے الی قولہ تائی کوپری ہی نے ان مسائل کی
غلطیان دور کرنے کے لیے چاہا کہ ایک نیا نظام ایسا مقرر
کرے جس سے لوگ نفرت نکرین تب اوسنے آلات بہت سے
تیار کیے اور اجرام فلکی کو مشاہدہ کیا اوسنے نظام بیتی کو رس
کو پڑہ کے اوسکی صحت کی اور بہت تعریف کی مگر چونکہ وہ فقرات
انجیل کے برخلاف تھے اونکے مشتہر کرنے مین سعی نہین
کی اور یہ چاہا کہ ایسا نظام مقرر کرے جو انجیل کے مقابل ہو اوسنے
یہ فرض کیا کہ آفتاب معہ سنارون کے سال بھر مین ایک مرتبہ
گرد زمین کے گردش کرتا ہے اور تمام سیارے موافق اپنی اپنی
حرکات کے گرد آفتاب کے مختلف زمانہ مین دورا ختم کرتے ہین
اوسکے تجربات سے ہیئت دانون کو بڑا فائدہ حاصل ہوا چنانچہ
اوسکی یہ ایجاد ہے کہ اوسنے انحراف شعاعونکا ہوا مین دریافت
کیا اور بصحت تمام ہیئت مقام ثوابت کے جو سابقین کو معلوم نہ تھی
دریافت کیے اور اوسنے یہ بات ثابت کی کہ چاند سے دمدار سیارے
بہت بلند ہین گو اسے حکما کے اوسکے خلاف تھی اور اوسکی
تجربات سے مسائل حرکات سیارون کے مرکب ہوے

بعدہ انقلاب سلطنت سے باوجود ترقی پر پہونچنے کے علم
ہیئت کے پیٹی کورس کو پھر تنزل ہوا اور نظام شمسی پھر فراموش
ہوگیا بعدہ کوپرنیکس نے نظام پیٹی کورس کو صحیح تصور کرکے ۱۵۳۰ء
مین معہ دلیلون کے پھر مشتہر کیا اور چونکہ یورپ مین جہالت
کا زور تھا اوسکی طرف لوگ کم متوجہ ہوئے اور جن حکیمون کے
خلاف اوسکی مسلمات تھے وہ بھی دق کرنے لگے پھر بھی
وہ گردش زمین کے متعلق اپنے تالیف مشتہر کرنے مین باز نرہا ۳۶
سال کے بعد اوسکی کتاب چھاپی گئی اوس زمانہ سے اب تک
دلائل اوسکے استحکام مین چلے آتے ہین اور باوجود یکہ مسئلہ
گردش زمین برخلاف شہادت حواس خمسہ کے ہے اور حکیم
ارسطو برخلاف اسکے تعلیم کرتا تھا مگر پھر بھی وہ مسئلہ مشتہر ہوکر
تمام دنیا مین پھیل گیا سولھوین صدی کے آخر اور شروع ۱۷ صدی
مین کیپلر اور گلیلیون نے ان مسائل کو مشتہر کیا اور بذریعہ
دوربین کے بہت سے نئی باتین نکالین زہرہ کو دوربین سے
دیکھا کہ وہ مثل چاند کے گھٹتا بڑھتا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ آفتاب کی گردش کرتا ہے اور نے آفتاب کی سطح پر
سیاہ داغون کو متحرک پاکر یہ تحقیق کیا کہ وہ اپنے محور پر حرکت

کرتا ہے اسی باعث سے گردش زمین کا بہت مقر ہے
مشتری کے گرد چار چاند کی گردش دیکھکے تصور کیا کہ قمر بھی
گرد زمین کے گردش کرتا ہوگا اور اوسنے پہاڑ اور گھاٹی قمر
مین دریافت کین اور علم ہیئت نے ایک نئی صورت پکڑی ڈشر
کارنیٹر اور کوپیڈس کیسنی اور نیوٹن صاحب نے اس علم کی ترقی
کے لیے بڑی جد وجہد کی اور خاص نیوٹن صاحب نے نظام
کوپرنیکس کو علم ریاضی پر اسطرح مستحکم کیا کہ کوئی اوسکو کمہور نہ کر سکیگا
جبتک دنیا قائم ہے جاری رہیگا الخ مختصر اب تو معلوم ہوگیا
کہ کوپرنیکس اور نیوٹن کے اقوال پر اس ہیئت جدیدہ کا اعتبار ہے
اور طریقۂ استخراج مسائل کا بھی قیاسات بعیدہ اور مماثلت و مناسبت
غیر ضروریہ کے ساتھ واضح ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمشیہ یہ
مسائل مختلف فیہا چلے آتے ہین باقی رہا یہ دعوی ہرشل صاحب
کا کہ جب تک دنیا قائم ہے یا رہیگی یہی مسائل قائم رہین گے
محض جھوٹی پیشین گوئی ہے جو بہت جلد معلوم ہوئی جاتی ہے
ہم ایک دوسری ہیئت کا بھی ذکر کرتے ہین جو مثل نیوٹن صاحب
کے چل نکلے تھے مسٹر وسٹکا ٹیر نے ایک ہیئت ایجاد کی
تھی اور اوسی نے مادۂ وجود عالم کو ناقابل فنا اور ازلی اور ابدی اور

جمع ہو جانا انتظام عالم اتفاقات سے قرار دیا تھا اور خلاف
محال فرض کرتا تھا ہرشل صاحب لکھتے ہین کہ یہہ مسائل وقت
ایجاد سے اکثر بدلتے رہے اور مختلف طور پر فرض کیے گئے
اور قریب سو برس کے گذری ہونگی کہ بہت سے ذہین اور فہیم شخصون
نے اوسکے مقرر کرنے کے واسطے جد و جہد کے الخ ذرا
غور کرنا چاہیے کہ جس زمانہ مین اس ہیئت دستکار بڑے کے
ایجاد ہوئی تھی اور بڑے بڑے ذہین و فہیم اوسکی ترویج کر رہے
تھے تو کیا اوسوقت مین اوسکا بھی ویسا ہی اعتقاد ہمارے
جناب مخاطب کو نہ ہو جاتا جیسا کہ نیوٹن کے ہیئت کی نسبت
ہے اور خدا جانے قرآن شریف کے معنے کی نسبت کیا کیا
تصنیف کیے جاتے بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ شاید دہریہ مین اور
ہیئت کے زمانہ مین دیکھہ کے اور نیوٹن کی ہیئت دیکھہ کر کچھہ
تردد حضور والا کی طبیعت مین بڑھجاتا خدا خیر کرے اب تو ہر زمانہ
کی ہیئت نراشون کی راے پر قرآن شریف کے معنے بدلے
جاتے ہین سو آگے چلکر ہیئت جدیدہ نیوٹن صاحب کا بھی حال
کھلا جاتا ہے فانظروا انی معکم من المنتظرین اب ایک اور ٹڈ بگو سلا
بیچ کا بھی سن لیجیے کہ بقول ہرشل صاحب کے مسٹر لنیس کہ مخالف

نیوٹن سے وہ کہتا ہے کہ انتظام عالم سے یہ لازم نہین
آتا ہے کہ وہ موافق اون اصولون کے ہو جو کہ حرکت مادہ سے
متعلق ہین یا بموجب قواعد علم ادب سا کے ہو وغیر ذلک من الاوہام
اب ذرا اہمیت سئلہ نیوٹن و مازنکس کے استخراج مسائل کا تماشا
دیکھیے کہ تقلیدی ایمان لانے والے جسپر یقین کر رہے
ہین ہرشل صاحب کہتے ہین کہ نیوٹن صاحب جو نہایت مشہور
شخص ہے یہ خیال کرتا ہے کہ کائنات مین ایسے ثوابت بھی
ہین جنکی روشنی باوجود رفتار ۲۰ لاکھ میل فی سکنڈ کے زمانہ ابتدا
مخلوق سے انتک ہم تک نہین پہونچے بلفظہ انصاف کیجیے کہ
یہہ سئلہ کیونکر قطعی سمجھا جاویگا اور کیا دلیل ہے اسپر نہ تو
دوربین سے وہ ثوابت نظر آتے ہین نہ فی سکنڈ ۲۰ لاکھ
میل اونکی بھی روشنی کے چلنے کا کوئی ثبوت ہے اور ہرشل
صاحب کہتے ہین کہ حال زمین کا دیکھکے خیال آتا ہے کہ
ثوابت مین بھی اجسام و ہر روح ہونگے اگرچہ ہمسے مختلف
الوجوہ ہونگے اور کوئی مخلوقات مین بہت سا اختلاف پایا
جاتا ہے مگر اونمین ایک طرح کی مشابہت پائی جاتی ہے
اور ایک ہی غرض سب سے دریافت ہوتی ہے بلفظہ اقول

اگر رجما بالغیب اسی قسم کے دلائل سے مسائل قائم کیے جاوین
تو جسکے جی مین جو کچھ آوے قائم کرسکتا ہے اوسپر طرہ یہ ہے
کہ ہرشل صاحب کہتے ہین کہ وہ بھی اپنے سیارون کو روشنی
دیتے ہونگے اور نباتات کی نشونا کو مدد کرتے ہونگے الجمیز
پوچھتا ہون کہ وجود نباتات کا ثوابت مین فرمایئے کہ سوائے وہم
اور خیال کے کس برہان سے پایا جاتا ہے دوربینون کی تو
یہ کیفیت ہے کہ بقول ہرشل صاحب کے سب سے قریب
ثوابت مین سے سرس ہے اور درجۂ اول مین داخل ہے پھر
بھی فاصلہ درمیان زمین اور اوسکے اسقدر واقع ہے کہ باوجودیکہ
زمین اپنے مدار مین ساڑھے نو کروڑ میل آفتاب سے قریب ہوجاتی
ہے تب بھی اوسکے مقدار مین ذرا بھی تفاوت نہین آتا پھر ہرشل
صاحب لکھتے ہین قولہ کہ جس وقت کوئی ستارہ نہایت نزدیک
آفتاب کے آتا ہے تو اوسوقت ازبسکہ کشش نہایت زیادہ
ہوجاتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ سیارہ بے تامل آفتاب پر گر پڑے
لیکن ہم کہتے ہین کہ اس نزدیکی سے سیارہ ہٹنا شروع کرتا
ہے اور جیسے فاصلہ پر پہلے تھا وہین چلا جاتا ہے یعنے مدار
پر پھر گھومتا ہے اقول یہ تقریر ہرشل صاحب کی مخدوش ہے

کیونکہ اگر زور متنفر المرکز اوس سیارہ مین اسقدر قوی ہوتا ہے
کہ پھر اپنے مدار مین چلا جاتا ہے اور قوت جاذبۂ شمسی پر غالب
آتا ہے تو ضرور ہے کہ جس وقت وہ سیارہ بہت دور تہا اور قوت
جاذبۂ شمسی نہایت کمزور تہے اور سیارہ کی قوت متنفر المرکز قوی تہی
تو وہ سیارہ ہرگز قریب آفتاب کے نہ آتا نہ آفتاب اوسے
کہینچ بلاتا دوم وقت معاودت کے جو قوت جاذبۂ شمسی بیکار ہوچکی
تہی پہر اوسکے کہینچنے پر قدرت نہ پاتے وہ خود میل آفتاب کی
طرف کرتا سوم قوت جاذبہ ہمیشہ سیدہا کہینچتی ہے کوئی وجہ
نہین ہے کہ باوجود مغلوب نہ ہونے قوت متنفر المرکز پر کر کے
کوئی سیارہ کروی مدار مین دائرہ بناتا اور جب دائرہ بناتا تو روز
متنفر المرکز ہرگز مساوی نہین رہ سکتا ہے نہ قوت جاذبہ مساوی
ہوسکتی ہے کیونکہ قوت جاذبۂ شمسی جسقدر اوسکے وسط مین ہے
اوسقدر کنارون مین نہین ہے اور بالفرض کنارون مین بہی
ہو مگر قوت جاذبہ مستقیم ہونے کی وجہ ہرگز دائرہ بنانے دیگی
چہارم کیا ثبوت ہے کہ قوت متنفر المرکز و قوت ہاربہ کواکب و
قوت جاذبۂ شمسی سب برابر و موافق ہین تو بڑا زاویہ بناتے بناتے
چہوٹا چہوٹا زاویہ بنانا اور قریب آفتاب کے آنا اور پہر غیر منتظم

حرکت کے سات پلٹ جانا متعذر ہوگا وغیر ذلک من ارادتہ

اب ہم سوال کرتے ہین کہ دارومدار علم ہیئت اس امر پر ہے کہ آفتاب اور زمین مین کسقدر بُعد ہے اور اسی پر قیاس کرتے کرتے تمام قاعدہ کشش کے اور روشنی کی رفتار کی مرتب کرکے نظام شمسی درست کیا جاتا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ آجتک یہ امر طے نہین ہوا ہے کہ کس قدر بعد واقعی ہے لہذا ایک فہرست اختلافات معتقدات ہیئت دانون کے ہم لکھتے ہین اسکو دیکھ لیجیے کہ کون عاقل اسکو یقین کرسکتا ہے

فہرست یہ ہے

ہی پارکس صاحب	۸۶ ۱۵ میل
پوسی ڈونیس صاحب	۴۱ ۱۳ میل
ٹالومی صاحب	۱۰ ۱۲ میل
الفنسی رنکنیس صاحب	۳۶ ۷۹ میل
کوپرنیکس صاحب	۴۲ ۹ میل
کپلر صاحب	۳۸ ۳۴ میل
رسلس صاحب	۰۰ ۷۹ میل
نیوٹن صاحب	قریب ۵۰۰۰ میل

دیگر ہیئت والون کا قول	۲۱۰۰۰ میل
ہرشل صاحب	۸۴۰۳۹ میل

یہ فہرست صفحہ ۲۳ کتاب علم ہیئت مصنفہ ارجی مارشن صاحب سے نقل کی گئی ہے پس افسوس ہے کہ ابتک ہیئت جدیدہ کی تحقیقات کو ہمارے جناب مخاطب قطعی سمجھ رہے ہین اور قرآن شریف کے ساتھہ مقابلہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسکے مسائل مین اصل و قلیل ایسے ہین جو کہ قطعی ٹہہرائے جاوین اور اسقدر نہ قرآن شریف کے خلاف ہین نہ احادیث صحیحہ اب ہم کتاب ارجی مارشین صاحب سے ایک خط نیوٹن صاحب کا مضمون لکھتے ہین جو اوسنے بنام ڈاکٹر ٹیلی صاحب کے لکہا ہے اور صفحہ ۶ کتاب مذکور مین درج ہے ٹیلی صاحب کو نیوٹن صاحب لکھتا ہے قولہ کہ آپنے فاصلۂ آفتاب کا سات ہزار گونہ زمین کے قطر کا قرار دیا ہے اور فلیمنڈ اور کسینی نے بتیس ہزار گونہ مین خیال کرنا ہون کہ دونون حساب درست ہین اب تو کچہہ بدلنے کی ضرورت نہین فقط مسٹر مارشین صاحب اس خط کو نقل کرکے لکھتا ہے کہ نیوٹن صاحب ٹیلی صاحب سے کہتے ہین کہ فاصلۂ آفتاب کا دو کروڑ اسّی لاکھہ میل خواہہ کروڑ بہہ لاکھہ میل ہے پہر بھی دونون یکسان

ٹھہراتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی راے مین
۵ کرور ۶۰ لاکھہ کا فرق کسی شمار و حساب مین نہین ہے الخ
اقول ای عقلاے عالم اس نیوٹن کی بے پروائی اور خود رائی
کا تماشا دیکھیے کہ اسقدر فرق کثیر حساب مین اوسکے نزدیک
ثابت ہوا تبہی وہ ہیئت جدیدہ کی صحت پر دعوی کیے جاتا ہے
مین کہتا ہون کہ جب ایک نیر اعظم کے حساب مین اسقدر بطلان
اوسکے تحقیق کا ظاہر ہوگیا تو دیگر سیارات کے حساب مین کیا
حال ہوگا الحمد للہ جس نیوٹن کی تحقیقات پر ہمارے حضرت مخاطب
ہیئت جدیدہ پر مذہب سے بہی زیادہ یقین رکھتے ہین اوسکی
قلعی کھل گئی سبحان اللہ جو لوگ کہ موجد یا بانی و حامی و کاملین
ہیئت جدیدہ کے ہین اونکا تو یہ حال ہے کہ خود ہی اطمینان
نہین رکھتے ہین اور فاصلہ ستارون کا بلکہ آفتاب کا بہی زمین
سے تحقیق نہین کرپایا مگر حضرت اعلی قرآن شریف سے بہی
اوپر ایمان لانیکو زیادہ طیار ہوگئے ہین اب محکو یہ خیال ہوتا ہے
کہ جب حضرت مخاطب سمجہ لین گے کہ دوربین سے نہایت شفاف
پیز کا نظر آنا خصوصًا بعد کثیر کے وجہ سے خلاف عقل نہین ہے
اور شیشہ دوربین کے اتنک موجودات قمر کے استدراک

ہین ہی قاصر ہین اور ضروریات علم ہیئت کے نظر آتے ہین قابل
یقین نہین تو دو ہین سے نظر نہ آنا افلاک کا مستلزم انکار وجود
آسمان کا نہ ہوگا اور کوئی استحالہ عقلی کسی دلیل سے وجود افلاک
پر قائم نہ ہوسکیگا تب مجبور ہوکر پرورش بات کی نہ چھوڑین گے
اور تمام علم ہیئت کو غربال کرکے کوئی دوسری دلیل تلاش کرین گے
جس سے وجود سبع سماوات طباقا قطعًا باطل ٹھہر جاوے میری
دانست مین انشاء اللہ کوئی برہان نہ ملے گا الخ اقول اور بندہ
کاتب الحروف جناب سید البنان صاحب کو چونکہ ریاضات فرنگ
کے بڑے مقلد ہوئے ہین جنکی غلطی جناب مولانا و مخدومنا
صاحب نے خوب کھولدی اپنے علماء ریاضی دان کے بیان
سے بتلاتا ہون جو عقلا و نقلا و علمًا غلط نہین ہوسکتے دیکھو مولوی
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ جنکی ریاضی دانی کا شہرہ از مشرق
تا مغرب ہو رہا ہے وہ تفسیر عزیزی مین والسماء ذات البروج کی
تفسیر مین تحریر فرماتے ہین ذرا کان لگا کر سن لیجیے قولہ کہ بسبب
گردش آفتاب کے بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے
کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوسکے دائرہ کو
بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے

کہ ۱۲ حصہ برابر پر رہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھ برج کے رہا ہے
اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ ۱۲ برجون سے آسمان مین
نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر ۱۲ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو
نہ کم ملہم غیبی نے ذہنون جمیع بنی آدم مین القا کیا ہے کہ جمیع
طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی
اور جتنی قومین کہ وجود اونکا اطراف عالم مین ہے اتفاق کیا ہے لہذا
مدت ہونے آفتاب کے بیچ چوتھے حصہ یا رون حصہ مین سے فلک
کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا و خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کے
ہے مانند ربیع و خریف و تابستان و زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک اوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا
بیچ قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کے
ساتھ ۱۲ قسم کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام کیا
ہے اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے ۱۲ مرتبہ
ساتھ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع
شمس و قمر تا آخر ماہ قمر سے ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر
۱۲ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنا لیا ہے اور ہر برج کو ساتھ
اوسکے نام زد کر دانا ہے مثلاً حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور

سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت
اور ہر ایک کو اون برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب
تین قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے
اور ہر درجہ کو ساٹھ قسم کر کے ہر قسم اوس درجہ کا دقیقہ نام کیا ہے
کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر
دقیقہ کو ساٹھ قسم کر کے ثالثہ نام رکھا ہے کہ اوسکو ہندی مین
چھن اور پل کہتے ہین وعلی ہذا القیاس اور یہ ۱۲ برج باہم صورت
مین اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ یعنی
دنبہ کے بچے کے ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق
رکھتا ہے اور منہ نیچے کو کر کے کسی چیز کو دیکھ رہا ہے اور ستارے
بھی اوسکے صورت مین واقع ہوئی ہین ۳۳ - اور ۳۳ ہین اور وہ
ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھ متعلق رکھے
گئے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین اور ثور ایک
گائے کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق اور دم اوسکی
جانب مغرب اور صورت اوسکی ۳۲ ستارون سے مرکب ہے
اور ستارے بھی مثل عین الثور و ثریا کہ مثل خوشۂ انگور کے ہے
اور اور بھی اوسکی صورت کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اور اکثر

اوسکی صورت سے خارج ہی ہین جوز البصورت دو آدمی باہم
چسپان و آمیختہ کہ سر اونکے بجانب شمال و مشرق اور پا اونکے
بجانب جنوب و مغرب ہین اور ۸ ستارے اس برج کے
صورت مین داخل ہین اور ۲ ستارے خارج کہ ذراع و بیغہ وغیرہ ہین اور
سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ
اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور ۹ ستارون سے اوسکی
ترکیب پائی ہے اور ستارے بھی مثل قلب الاسد اور زہرا اوسکے
ساتھہ تعلق رکھتی ہین اور اسد بصورت شیر کے ہے منہ بطرف
مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ ۳۵ ستارون سے مرکب
ہے ۲۷ داخل اور ۸ خارج اور اونمین کہ داخل ہین ایک ستارہ
ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین
اور سنبلہ ایک عورت کے شکل ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ایک
خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دبال اسد اور پاؤن اسکے
بجانب میزان اور ۲۰ ستارون سے مرکب ہے اور اور ستارے جو
اوس سے متعلق ہین اور متصل اوس ہاتھہ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک الاعزل کہتے ہین اور میزان بصورت
ترازو کے ہے آٹھہ ستارون سے مرکب اور عقرب بچھو کی

شکل ہے ۱۲ ستارون سے مرکب اور قلب العقرب اور
اکلیل اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین اور قوس
ایک مرد کی شکل ہے اور تیر و کمان ہاتھہ مین لیے ہوئے ہے
۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنے
بکریکے بچے کے شکل ہے ۲۷ ستارون سے مرکب ہے
اور سعد ذابح بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہے اور دلو ایک مرد کے
شکل ایک ڈول کنوئین مین سے نکال کر ہاتھہ مین لیے ہوئے
اور اوس دلو کو اولٹا کیے ہوئے زمین پر پانی گرا رہا ہے اور
صورت اوسکی ۴۲ ستارون سے مرکب ہے اور حوت دو
مچھلیون کی شکل ہے کہ باہم پشت و شکم ملے ہوئے پڑی
ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین اور ۳۴ ستارو
سے مرکب ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ ستارے دو قسم
ہین ایک ثوابت جسکو بالذات حرکت نہین بلکہ بحرکت تیسرے
آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالے
کے کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے کہ وہ سات ہین اور
بیان اوپر ہو چکا تفسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ترجمہ۔ یعنے
تحقیق زینت دی آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے

کہ چاند اوسمین جڑا ہوا ہے ساتھہ چراغون بہت سے کہ اوس
آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر کہ ثوابت کرسی مین اور
زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین
مین اور آفتاب چوتھے مین اور زہرہ تیسرے مین اور عطارد
دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی
ان سب چراغون کی آسمان اسفل مین جمع ہوکر اسی نیچے کے
آسمان کو کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور یہان
اختلاف بروج و احکام اسطرحپر ہے کہ حمل خانۂ مریخ ہے اور وبال
زہرہ و شرف آفتاب اونتیسوین درجہ مین ہے اور ہبوط زحل
بھی اونتیسوین درجہ مین ہے اور حمل مذکر و نہاری و حاریابس
و صفراوی اور برج منقلب و ربعی و شمالی جانتے ہین اور ثور خانۂ زہرہ
ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے
اور اسکو مونث و لیلی و سرد و خشک و سوداوی و ثابت گمان کرتے ہین
اور جوزا خانۂ عطارد ہے اور وبال مشتری ہے اور شرف راس
اور حوت و ذنب اور اسکو مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور ذو جسدین
کہتے ہین اور سرطان خانۂ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری
اور ہبوط مریخ اور مونث و لیلی اور برج منقلب اور اسد خانۂ شمس ہے

اور وبال زحل اور اسمین شرف و ہبوط نہین ہے اور ثابت
ہے اور مذکر اور نہاری ہے اور حار یابس اور صفراوی اور سنبلہ
خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ
اور ذوجسدین اور مونث ولیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور
میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ و شرف زحل اور ہبوط آفتاب
اور برج منقلب و مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور عقرب خانہ مریخ
ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت و مونث و سرد و بلغمی
اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور
حوت راس فی وجسدین و مذکر و نہاری و گرم و خشک و صفراوی و حدی
خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ و ہبوط مشتری اور برج منقلب
اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو اسمیں
شرف و ہبوط نہین ہے اور برج ثابت ہے اور گرم و تر اور
مذکر اور نہاری اور ہبوط خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف
زہرہ اور مونث ولیلی و سرد و تر و بلغمی اور ذوجسدین باعتبار خواص اور
احکام ظاہرہ ان برجوں سے کہ نسبت باونہان عوام نیلے روشن
پیدا ہے اختلاف فضول ہے الخ لہذا ہمارے سید البہتان
صاحب جبکہ کسی طرح کی قاعدۂ علمی سے بہرہ نہین رکھتے ہین تو بیر

ہر علم مین بحث شروع کردینا دنیا کو ہنسانا ہے یا نہین اب مین ایک
قول فیصل لکھہ کے مقدمہ کو ختم کرتا ہون ۔

قول فیصل

سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس مدعی بنام جناب
حاجی الحرمین شریفین محمد ممتاز علی خانصاحب بہادر جج گورکھپور ۔

مدعا علیہ دعوے اتہام

ایکبار جو ہم دورے سے مکان پر واپس مین آئے اور دفتر
کو دیکھا تو یہ روبکار بات جسبکا ذکر اوپر سے چلا آتا ہے مطالعہ مین
آئین صاف واضح ہوا کہ مدعی صاحب کی تقریر پریشان ذہنی
سے ثابت ہوتا ہے اور قاعدۂ طبی بھی گواہی دیتا ہے کہ
جسوقت ثقبۂ چشم انسان کا پھیل جاتا ہے سبب خلل دماغ کے
اوسکو مثل ثقبۂ چراغ کے ایک کے دو معلوم ہوتے ہین یا وہ
اشیا جو ضوئیہ ہون وہ بھی دو معلوم ہوتے ہین یہ قصور انسان کا
نہین یہ خلل دماغ کی دلیل ہے عنقریب خوف مالیخولیا کا ہے
اور بہت سے امراض دماغیہ کا نتیجہ حاصل ہوگا امید نشین بھی
جاتی رہیگی اکثر امراض دماغیہ کے لوگ پاگل خانہ مین رونق افروز
رہا کرتے ہین بقول شاعر ؎ دیدۂ تیرے دوئی حق سے نگہ کا ہی خلل

ایک شے دو نظر آتی ہین بحثیم احول من ابتدائے آدم علیہ السلام تا ایندم کل
انبیا و علما و عقلا بدریعۂ کتب و صحف آسمانی کوکب سیارہ سات ہی بیان
کر گئے ہین کہ جسپر کل فریق کا اتفاق چلا آتا ہے مگر مدعی کو ۷ کے ۸ نظر
آئے یہ عین دلیل خلل دماغ کی ہے اگر یہان تشریف لاتے تو بندہ
آلہ مصنوعی الشہاب اطفال سے ایک چیز کے بیس بیس دکھلا سکتا ہو
شیشہ مین جتنے پھل ہون اتنے چیزین معلوم ہوتی ہین یہ بات
بداہتًا ثابت ہے دوسرے یہ کہ کوکب ۷ دن ۷ زحل کو شجر کہتے
ہین شمس کو اتوار قمر کو پیر اور مریخ کو منگل اور عطارد کو بدھ مشتری کو
پنجشنبہ اور زہرہ کو جمعہ کہتے ہین اگر ۸ الیوم بھی قرار دیے جاوین
تو سیارے ۸ ہو سکتے ہین اور پھر اسے اسکے کتب عہد
عتیق مین انہین ۷ یوم کی تصدیق ہے اور متعلق سات کوکب
کے ہے اور معتقد علیہ سرکار عیسوی ہی تو پہلے دین عیسوی ہی
باطل ہوا اسکی روش پر مدعی صاحب خم ٹھونک کے علماء اسلام
سے برسر مناظرہ ہین سبحان اللہ اہل ہند کہ ۸ کو ۸ کیا کرتے ہین وہ
تین برس مین دھوکا کھاتے ہین اور جناب مدعی ہر روز خرابی
اعمال اور پریشانی عقل سے سات کو ۸ اقرار دیتے ہین چونکہ
بندہ علم جراحی سے بخوبی ماہر نہین ہے مگر قیاسًا ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ طبقہ قرنیہ مین مشارالیہ کے پہل پڑ گئے ہین اب مجکو
اندیشہ یہہ ہے کہ ایام گرما قریب ہے افراط حرارت اور تفکرات
اجرای مذہب نیچریہ اور نیز کار سرکار سے خشکی طبقہ مین زیادہ ہو گی
افراط پہل ہو جائین گے ۱۴ کے ۲۸ دکھائی دین گے اکثر تجربہ
ہوا ہے کہ تر چیز جب خشک ہو گئی ہے تو اوسمین شکنین اور سہلو
پڑ جاتے ہین غرضکہ تجویز ہوا ۔ کہ دعوی مدعی بابت اتہام نسبت
مدعا علیہ باطل اور مدعا علیہ کا دعوی صحیح بس سجل ہماری سرکار ابد قرار
سے بحق مدعا علیہ بنام مدعی نافذ ہووے ۔ لہذا حکم ہوا
کہ منشی علی حسین خان نقل کو عدالت ہذا کے ایک ایک پرت بعد ثبت
مہر کے خدمت مین فریقین کے ارسال کرین فقط
۱۳ صفر المظفر سنہ ۹۳ ہجری

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ ۔

جناب عالی

حسب الحکم حضور نقل کوائف ہذا کا ایک ایک پرت نقل کر کے بعد ثبت مہر کے خدمت مین فریقین کے تاریخ ۷ امئی ۱۸۶۹ء کو مقام لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان لطبع رلپند پوسٹ فلٹ کے ارسال کیا گیا اطلاعاً گذارش ہے۔

درینولا منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی جب بنارس سے سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی سے ملاقات کر کے تشریف لائے تو کتاب ہدایت السنود تصنیف کی لہذا اوسکا جواب بھی درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے۔

هوالمستعان

نامۂ ذیجود بجواب کتاب ہدایت الہنود

منشی صاحب معدن جود مصنف کتاب ہدایت الہنود منشی ظہیر الدین صاحب

زاد اللہ اقبالہم
واقع لکھنؤ
مدرس کینگ کالج
منشی مسعود
خلف الصدق

بعد سلام بوسہ بہ پیام و نمسکار و رام رام از طرف ہنودان مطیع الاسلام آمدم بمطلب کتاب ذد اسمین بمصنفۂ آپکی جو کہ مطبع اسدیہ باہتمام سید عبد اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ چھپی اور شتہر ہوئی ہرکارۂ اسلام نے ہمین پہونچائی کیفیت واقعی ذہن مین درآئی اول تو آپکا دعوی یہ ہے قولہ کہ جب تک صحت اوتاران ہنود قرآن سے نہ کریجاوے تب تک اونکے اقوال بصحت رسالت ناممکن الخ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ثبوت دعوی کو مناظران اسلام نے مسلمات مدعی کو سند گردانا ہے کہ جواب خصم کا مسلمات

خصم سے ہونا چاہیے ہیہات ہیہات مابن دبیر الانشائے
آپکو تا حال اتنا بھی نہین معلوم کہ جواب کے تین قسم قرار
پائے ہین الزامی و تحقیقی و تنزلی الزامی اوسکو کہتے ہین جو کہ
مسلمات خصم سے ثبوت دیا جاوے کہ اس سے یہ نہین
مراد ہے کہ وہ ہمارا بھی مسلم ہو دوسرا تحقیقی وہ ہے کہ اپنے
مسلمات سے ثابت کیا جاوے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی اور
تنزلی اوسکو کہتے ہین کہ بالفرض محال یون ہے سہی اوپر بھی
یہ بات یا وہ بات ثابت نہین تو اب اس صورت مین آپکا وہ دعوی
کہ جبتک اوتاران ہنود کے صحت نہ ہو اور اونکے معاذ اللہ رسالت
قرآن سے پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے تب تک ثبوت رسالت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ممکن محض باطل و عاطل ہو گیا
اب اسکے بعد آپنے بہت آیات قرآنی کو اپنے مطلب سے
تطبیق دیکر یہ طرح ڈالی ہے خوشنودی ہنود کی تجویز نکالی ہے
قولہ صفحہ ۱۰ اگر ہم ۱۲ - اوتار خاص واسطے رہنمائی اور ہدایت کے
اوترے ہین اونکا صالح اور برگزیدہ اور مقبول خدا ہونا ضرور تر
ہوا اور مفہوم معنے و لکل قوم ہاد اونکی صلاحیت اور ہدایت
پر دلالت کرتا ہے جو اون دیوزادون مین گمراہ اور باغی تھے

راجس کہلائے گئے اور جو اونمین ہادی وراہ راست پر تھے
وہ دیوتا اوتار کہلائے گئے جو اونمین نیک اور صالح اور ہدایت
پذیر تھے دیوتا اور رکھہ اور سادہ اور مُن کہلائے گئے اون
دیوزادون مین جو سب سے بڑا اور اصلح ہادی کامل تھا
مہادیو کہلایا کہ مہاہندی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاجن
ومہاراجہ بعد اوسکے ہر زمانہ اور ہر وقت مین مقتضائی مصلحت
جیساکہ مناسب مقام ہوا اوسکے موافق اوتار پیدا ہوتے گئے
وہان برعایت وقت اور مقام کچھ تخصیص دیو اور جن اور حیوان و
انسان کے بھی نہ رہے جیسے رامؔ اوتار کرشن اوتار یہانتک
کہ کچھ اوتار اور مچھ اوتار نرسنگھ اوتار باون اوتار پرشرام اوتار
بارہ اوتار جگناتھ اوتار وپارسناتھ وغیرہم علی ہذا اس حساب سے
ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تکمیل جو امام حجت الاسلام علیہ الرحمہ نے
کی ہے بخوبی تمام ہوسکتی ہے اور منافی عقیدۂ اہل اسلام
نہین بلکہ موافق نص قرآنی حسب عقاید اہل اسلام کے جیسا کہ جز
آٹھ رکوع ۳ سورۂ انعام مین رسولون اجنہ کے شمول مین رسولون
انس کے اس صراحت سے خبر دیتا ہے یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ترجمہ۔ اگیروہ جن وانسان کے آیا نہین آئی تم

رسول تم مین سے یعنی تمہاری جنس سے الخ جواب مشفق
من اول تو عذر یہ ہے کہ اس آپکے بیان سے ثابت ہوا
کہ دین اسلام و دین ہنود دونون صحیح ہین کوئی ہندو یا مسلمان
آپکو بجاے منشی ظہیر الدین کے گنگا دین یا کالکا دین تحریر کرے تو آپ تسلیم
کیجیگا کچھ انعام دیجیے گا یا برا مانیے گا دوسرے یہ کہ سورۂ
انعام مین اس رکوع ۳ کا پتہ نہین ہے مگر ہان ۴ رکوع سورۂ
انعام کا اب مین بتا دون شاید آپنے اسپر خیال کیا ہوگا وہ آپکے
مذاق کے موافق کب ہے بلکہ آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے
وہو ہذا ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم ترجمہ اور تحقیق
بھیجا ہمنے طرف امتون کے پہلے تجھسے یعنے پیغمبر الخ
تو اب مطلب آپکا اس آیہ سے بالکل فوت ہوا بلکہ مخالف ہی
ثابت ہوئی کہ ایسی ہی اور آیہ قرآنی آپنے تحریر کی ہونگی اور
صاف ثابت ہوا کہ تجھسے پہلے بھی اور امتون پر پیغمبر آئے ہین
جنکا قرآن ناطق ہے اور جب امتون کی لفظ آنے سے
فقط انسان ہے مراد ہوئی کچھ بنی جان یا خلقت شیطان نہین
پائی جاتی اور یہ ترجمہ آپکا بالکل لغو ہوا یعنے تمہاری جنس سے ہمارے
نزدیک آپسے بڑی غلطی ہوئی اگر آپ اسنے کو بھی مرسلین مین

شمار کر لیتے تو ایک لاکھ پچیس ہزار کا شمار ہو جاتا اسواسطیکہ
اسوقت آخر مین آپ بجای ایک ہزار کے ہین اور خبر آپکی ہم نامۂ
اول آیۂ ظہر الفساد فی البر والبحر مین بخوبی دے چکے ہین اب ولکل قوم
ہاد کا مطلب سنیے جس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت علماء یہود و نصاری نے یہ عذر پیش کیا کہ
اگر آپ پیغمبر بھی ہین تو اپنی قوم عرب کے واسطے ہین ہمارے
واسطے نہین ہین اسپر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ تو ہر قوم
کے لیے ہادی ہین ایسا نہین ہے جیسیکہ ماقبل تیرے
ہر ہر قوم پر بھی ایک ہادی ہوا ہے اب تا یوم جزا کل فریق کیواسطے
تو ہی ہادی ہے قاعدۂ نحوی ملاحظہ کیجیے جب کلمہ مین لام کے
نیچے کسرا ہوا تو وہ لام جر کا کہلاتا ہے اور جب لام جر کا قرار پایا
تو اوس سے مخاطب مراد ہوا افسوس ہے کہ آپ اس علمیت پر
دبیر الانشا کہلائے گھڑی تو پائی مگر کھنٹی غلط بجائی ایصاحب آپنے
کتب سیر اور تواریخ اہل اسلام بھی شاید نہین دیکھین دیکھو کتاب
ناصر الابرار مناقب اہلبیت اطہار مین روایت ۱۷ قولہ حضرت صلی مرتضی
شیر خدا سے روایت ہے بیچ بیان آیۂ انما انت منذر ولکل
قوم ہاد کے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون ابا وس

آیہ متذکرہ بالا کا ذکر سینے وہ پارہ ولو اننا کے شروع رکوع ۲ میں
یون ہے ترجمہ۔ ای جماعت جنون اور آدمیون کی کیا نہ آئے
تمہے پیغمبر تمہارے پاس پیغمبر تمہین مین سے بیان کرتے
تمہے اوپر تمہارے نشانیان میری اور ڈراتے تمہے تمکو آلخ
اقول اسکا منشا بھی آپ نہین سمجھے حاشیہ پر فائدہ ۳ جو
مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ نے کیا ہے آپنے نہین
دیکھا یا فقط مغالطہ دہی مراد ہے وہ یہ ہے یعنے مولانا تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ دنیا مین انسان بت پوجتے ہین وہ فی الحقیقت
جن ہین الخ کچہ اس سے یہ نہین مراد ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر
ہوے ہین پیغمبر آدمیون ہی مین مبعوث ہوے ہین اور جنون
نے بھی اونہین کی اطاعت کی ہے چنانچہ سورہ جن مین ایمان
لانا جنون کا ظاہر ہے آپنے خوب ترجمہ کیا اور اپنے مطلب پر
جمایا اب کچہ حال اصلحت رہا دیوجی کا حسب مقولہ منہ دیکھی نہ لیجے
دل کو شاد کیجے ادہیان ۱۴ شیویران ترجمہ منشی شنکر دیال صاحب

بکذا۔ قولہ نظم

بیان کرتے ہین یون سوت نکو وات	سنو یہ اتفاق حسن کی بات
رکیشہ ایک جا خلوت نشین تہے	سر کیلاس پر سند گزین تہے

سوت نام
دیوتا راوی ۱۲

رکیشہ
پیوہاری ۱۲

غرض اکدن وہ ارباب پرستش — گئے لینے کو ارباب پرستش
ہوا شنبھون کو دیکھین جو مستی — ہوئی آمادۂ عشرت پرستی
زنونکے پاس ہنیا نہ پہونچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئین غائب ہزارون صورتین ہوش — ہزارون نے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے — شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائے
ہوئے غواص دریای قلق مین — دعایون کی سدا شیوجی کے حق مین
اگر لنگ شب گرسے کٹ کر زمین پر — نہ رغبت ہو سکے زہرہ جبین پر
اوسیدم لنگ شنکر گر پڑا صاف — جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیونکے سر پر آئی
رکھون ذی فرط غم سے ہو کے لاچار — حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ مہیات — بڑی تمسے قباحت کی ہوئی بات
رہے جہان شیو شنکر تمہارے — ہوئے خود رونق افزا گھر تمہارے
قدم دھو کر ہوئے جب رخصت لیتو — جگہ شنبھو کو سنگاسن پہ دیتے
عوض مین اوسکے تمنے بد دعا کی — جہالت کی جہالت کی خطا کی
غرض سب کام ہوئے مصروف طاعت — دہائی کیجیے کے چاہی شفاعت
ہوا گوری کو جوش مہربانی — بنی خود صورت ارگھا بھوانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخری کار — ہوئی خلقت مری عشرت سے سرشار

پرستش سب نے کی آنکھون سے سر سے	زمین پر آسمان سے ہول برسے
کیا پھر یون سدا شیو جی نے ارشاد	کرین سب لنگ پوجا دل شاد
اسی سے حاصل آرام ہو گا	پس از مرون بخیر انجام ہو گا الخ

اب فرمایئے آپ نے مہادیو جی کو اصلح اور ہادی فرماتے ہین اور اونکے پوتھیان اور مقلدین ایسا کچھ سناتے ہین کہ زنا میوہ نہین بلکہ جن لوگون نے مرتکبین زنا کو بد دعا دی اور لعنین کی اونپر آفت عظیم آئی اور برہما جی نے اونکو ملامت فرمائی اور اگر زنا کی طاعت سے نجات آخرت ٹھہرائی پھر دیکھو ادھیان ۴۰ سکند پران مین مرقوم ہے قولہ کہ جب عورت ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتی ہے اور اونکے فرجونپر بال نکلتے ہین اور اونکی چھاتیان لونگے نکالتے ہین تو دیوتا اور گندھرب اونسے درجہ بدرجہ معاشرت فرماتے ہین الخ اقول تو اب ظاہر ہوا کہ آپنے بھی اسی لحاظ سے دین ہنود کو پسند کیا ہوگا کہ ایسے دیوتا اونکی اتباع سے مواخذ گناہون سے البتہ نجات ممکن ہے بقولہ ؎ عبث ہے رندون کے حق مین ملامت ای ناصح ٭ جو غرق بحر ہین شبنم سے اونکو ڈر کیا ہے ٭ کتاب ظفر المبین جو کہ جواب لالہ اندرمن مراد آبادی مصنفہ جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بلاری ضلع مراد آباد شاید آپکی نگاہ سے نہین گذری اوسمین جناب
موصوف صاف صاف بلا خلاف تحریر فرماتے ہین قولہ کہ پیشوایان
ہنود مین اکثر مرتکب زنا ہوئے ہین ہان ایک مرتبہ مہادیو جی
نے ارادہ تعزیر چندرمادیوتا کا فرمایا تھا جسوقت کہ اوسنے
سماہ تارا زوجہ پیرو مرشد سے زنا کیا تھا چونکہ جناب برہما
صاحب خود اسی بلا مین مبتلا تھے کہ اپنی بیٹی سرستی کے ساتھ
مشغول رہے تھے اس سبب سے ہمیشہ ملجا و ماوا رانیون اور بدکارونکی
رہا کرتے تھے لہذا چندرما کے سفارش پر آمادہ ہوئے اور
مہادیو جی کے ہاتھ سے اُسے بچادیا اور چونکہ مہادیو جی خود بھی اس
بدکاری مین ملوث تھے کہ گہیشرونکے جوروون سے اُنھون نے
بکمال بیحیائی فعل بد کیا تھا کیا ہوا کہ ازراہ ظاہرداری کے حوصلہ
تعزیر دینے چندرما کا کیا تھا جب سفارش برہما جی کے موافق
مرضی باطنی کے اون تک پہونچے تو تعزیر دینے سے باز
رہے اسیطرح ازدہ پوتے سرکیشن جی کے لعلت زنا کے
ساتھ اوگہا کے ماخوذ ہوئے اور اوگہا کے باپ نے اس
جرم مین اسکو قید کیا اور یہہ خبر جب کرشن کو پہونچی تو اوس زانی فاسق
کے حمایت پر مستعد ہوئے اور پدر اوگہا پر فوج کشی کے اور

بعد مقاتلۂ عظیم کے اوسکو مع اوسکہ مزینہ کے اپنے
گھر لائی اور گھر لاکر اون دونون کا نکاح کرادیا الخ اور دیکھیے
راجہ دیود اس کے عہد مین یعنے ست جگ مین کسقدر زنا
وغیرہ کثرت سے ہوئے ہین اوہیان ۸۰ کاشی کھنڈ پران
ملاحظہ کیجیے اوسمین صاف لکھا ہے قولہ ترجمۂ فارسیہ کہ زنان
شوہر اگذاشتہ باہر کہ دل رغبت می شد می پیوستند وہمان قسم
مردان نیز بعمل مے آوردند بلکہ بسیار زنان و دختران محل خاص
راجہ بہانچ پردہ اختند الخ اور عہد یرس رام مین بہت چھترانیان برہمنون
سے زنا کراتی تہین اور اونسے اولاد حاصل کرتی تہین پرب
مہابہارت کا دیکھیے اوسمین لکھا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ در
ایام گذشتہ در عالم چھتری نہ ماندہ بود زنان چھتریان بعد طہارت
از حیض غسل کردہ پیش برہمنان می آمدند و برہمنان از ایشان
صحبت میداشتند و آنہا را فرزندان پیدا می شدند ہمچنان بارد گر
از برہمنان چھتریان پیدا شدہ اند الخ اقول غرضکہ کوئی دور ایسا
نہین ہوا کہ جسمین فحوش گروہ ہنود مین جاری نہ ہوا ہو متفق
من حیث دین کی یہ شکل ہو اور اونکی پوتھیان یون گواہی دین تو بہر
اونکا صالح ہونا اور معاذ اللہ رسولون مین اونکو شامل کرنا یہ

کیونکر آپ کی راے مین آیا جو آپنے قرآن مین اونکے تعلیمیت
کو ملایا پھر مہابھارت اسمید پرب مین مرقوم ہے قولہ ترجمہ فارسیہ
کہ زن دیوے گفت کہ سن پستانہای خود را کہ بدرازی چہار
کروہ است گردانیدہ ارجن را خواہم زد الخ بھاگوت کے نوین
اسکندسے ثابت ہے کہ راجہ سکر کے چھہ ہزار بیٹے قابل
جنگ کے ایک وجہ سے اوسکی حیات مین موجود تھے
کہ اسمید جگ کے گھوڑیکے ساتھہ وہی تھے الخ اس کرشن جی
کا کچہ نسب نامہ بھی سن لیجئے مولوی محمد علی صاحب کتاب ظفر المبین
مین بجواب اندرمن تحریر فرماتے ہین صفحہ ۳۵۸ قولہ قصہ حامل ہونے
بھائی کرشن جی کا اور دستہ آہنی جننے کا یاد کیجیے بہت مرد
اکابر ہنود مین سے غلبۂ شہوت نسائی کے سبب عورت ہوگئی
اور مردون کے ساتھہ منعقد ہوے بنجمار اونکے ایک فرزند
ارجمند خاص سورج دیونا کے ہین کہ عورت ہوجانے کے بعد
نکاح مین بدہ کے جو نازادہ چاند کا ہے آئی اور مہاراجہ کرشن جی
اونہین کی نسل مین ہین الخ اقول مشفق من آپنے ہدایت الہنود کا ہیکو
تصنیف کی بلکہ تخریب الہنود اسکو کہنا چاہیے یقین ہے کہ
جب اس نامہ کی نقل مہاراجہ بلرام پور کی نگاہ سے گذریگی تو

آپ کی تنخواہ جو کچھ ہوگی موقوف ہو جائیگی آپکی خوش آمد کچھ کام
نہ آئیگی جناب من دیوتایان ہنود اور اونکے بیدون کی کچھ
اصل نہین ہے آپنے تواریخین نہین دیکھین صاحب مصنف
کتاب خلعت ہنودیون تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جب بمقابلۂ موسے
علیہ السلام فرعون مع فوج غرق دریای نیل ہوا تو اوسکے
ارباب نشاط بھاگ کر ملک ہندوستان مین آئے اور یہان
کے راجگان بت پرستون سے ملاقی ہوئے اور اونکو گانا اپنا
سناکر خوب محظوظ کیا تو وہ گویا اون بت پرستون مین بڑی
عابد خدا پرست مشہور ہوئے چنانچہ آپنے زبان ہندی مین اونکا
نام برہمن قرار پایا برہ بمعنی درد اور من بمعنی دل یعنے
اونکے بیان سے دل مین محبت الٰہی کا اثر پیدا ہوتا ہے
اور وہ لوگ اہل ولایت اور ذی علم اور مصاحب بادشاہ فرعون
کے تو تھے ہے انہون نے سونچا کہ یہ قوم ہندی کہ نہایت
ابلہ اور بے دین محض توہین انکو کسی سررشتۂ باطلہ پر لگائیے روٹی
کھائیے تب اون لوگون نے کل قواعد اپنے نفع کی تلقین کرنا
شروع کیے کہ جس سے پوتھیان مملو ہین چنانچہ لفظ مصر جیکا
ہمارے اس بیان کی صحت کرتا ہے کہ وہ لوگ مصر ہی کے

رہنے والے تھے پس اسیوجہ سے برہمنون مین قوم مصر
بہت معزز اور کہرے برہمن کہلاتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ اپنے عدو کی ذلت خالق کو بھی خوش آئی ؎ جبھی
کا رزق لکھا تقدیر برہمن مین ؎ جیسے میان عزازیل جب
قریش مین ایک مرد ضعیف بنکر آئے ہین تو انہون نے اپنے
تئین شیخ نجدی ملقب کرکے بیان کیا ہے کہ مین نجد کا رہنے والا
ہون اسیوجہ سے صاحب عیانات نے اسکو شیخ نجدی ملقب کیا ہے
چنانچہ آپ بھی بلگرامی کہلاتے ہین فقط اسی راہ سے کہ آپکا
مولد گاہ قصبہ بلگرام ہے چنانچہ بعد عرصے کے جبکہ زمانہ زرتشت
کا ہوا تو بیاس جی نامے ایک برہمن ہندوستان سے طرف
خطۂ ایران کے چلا گیا اور زرتشت سے ملاقات کی اور اوسکا
آئین پسند کرکے واپس آیا ہندوستان کو پس اوسنے کچھ
پوتھیان اور آئین پرستش اہل ہنود کو تلقین کیا ہے اب ہم
اپنے اس قول کی صحت کو عبارت دساتیر زردشتی مین جو نام
موسوسہ بنامہ ست دخشور ہے آپکے پیش کرتے ہین قولہ
چون بیاس ہندی بہ بلخ آمد گشتاسپ زردشت را بخواند و با دخشور
یزدان آمدن آن گفت پیغمبر پاسخ داد کہ یزدان آسان کند پس

شہنشاہ فرمود تا از ہر کشور فرزانگانرا خواند چون ہمہ گرد آمدند زردشت
از آفرین خانہ برآمد بیاس نیروران انجمن درآمدہ با دخشور یزدان گفت
ای زردشت ارپاسخ دراز گذارے چنگر بکاچہ جہانیان آہنگ
گزیدن کمیش تو دارند و خزائن فرجودہاے تو بسیار شنیدہ ام
من مردے ام ہندی نژاد و بدانش در کشور خود نے مانند رائے
چند سر سبتہ دارم کہ از دل من بر زبان نہ آوردہ ام چہ گروہے
گویند کہ اہرمنان آگہی باہرمن کیش دیو پرست دہند جز از دل من ہیچ
گوشے نہ شنیدہ اگر درین انجمن یک یک ازان راز ہا خوانے
باٰئین تو درآیم زردشت گفت کہ پیش آمدن تو نیز دان ازان راز ہا
آگہی بخشیدہ پس این درسیم را از آغاز تا باانجام برو خواند چون
بشنید و چشم بر سید و بمغز رسید یزدان را نماز برد و بہ آئین
درآمد و بہ ہند باز گشت الخ اقول دیکھیے یہ دساتیر ہماری بنائی ہوئی
نہین ہے پارسیونکی کتاب ہے وہ اسکو کتاب آسمانی سمجھتے
ہین گو وہ کتاب آسمانی نہو مگر پہر بھی خالی اس سے نہین کہ اسکو
مثل کتاب تاریخ کے سمجھنا چاہیے بہرصورت مدعا ہمارا ثابت ہوا
کہ بیاس جے نامے بلخ مین جاکر دین زردشت مین داخل ہوے
ہین چنانچہ یہ قول دساتیر کا کہ آئین درآیم گواہی دیتا ہے اور

یہ عقیدہ عناصر عبادت و آفتاب کی پرستش کا جو ہنود رکھتے
ہین بلاشک عقیدہ زرتشتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آج سے
سات سو برس پیشتر ہر شخص خوب جانتا تھا کہ دین ہندوؤنکا بعینہ
دین آتش پرستون کا سا تھا اور کتابین اونکی تراجم ستاوژند
کتب آتش پرستون سے ماخوذ ہین چنانچہ سومنات مین جو
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے برہمن تبخانہ کی تعریف کی ہے تو اوسمین
اوسکو اوستاد اوستاوژند سراہا ہے وہ لکھتے ہین بیت

مہین برہمن استوم بلند + کہ ای پیر دانای اوستاوژند + اور
تاریخ ہند مؤلفۂ انفشلین صاحب مین مرقوم ہے قولہ کہ ہندوؤن
کی بنیاد بیاس جی سے جو ہندوؤن کے مفروضہ مؤلف ہین قریب
۳۰۰۰ برس قبل مسیح علیہ السلام کے ہوئے ہین غالبًا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اس مؤلف نے گو وہ کوئی کیون نہ ہو اون تالیفون
کی نشا اور ضروری سلوپر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن کلبروک
صاحب کی یہ راے ہے کہ بانی پانچ فرقہ اس سے پہلے کے
ہین بلکہ بدہ اور جین کے فرقون سے یہ فرقہ نیا ہے اسلیے
کہ جس کتاب مین اس فرقہ کے مسائل اور عقائد کا بیان ہے
جو ۶ سو برس پیشتر حضرت عیسی سے نہ لکھے گئے ہونگے الخ

اقول یہ رای مسٹر الفنسٹین صاحب و کاپرنک صاحب کے
ہے مگر مین زیادہ معتمد اس باب مین وساتیر کے بیان کو ٹھہراکر
یہ کہتا ہون کہ خروج بیاس کا بعہد زرتشت تہا اور زرتشت ہی کی
تعلیمات سے وہ بہرامند و زہوی اور ہند مین آکر پیرمغان بنے
اور وہی آئین زرتشتی اور عقائد تناسخ اور ترتیب ادوار زمانہ اور
دین آتش پرستی وغیرہ کا اُنہون نے ہند مین شائع کیا اور باتفاق
اہل تاریخ ثابت ہے کہ زرتشت ایک عرصۂ دراز کے بعد جناب
ارمیان پیغمبر علیہ السلام سے پیدا ہوا چنانچہ روضۃ الصفا مین
مرقوم ہے قولہ کہ در تاریخ بیاس جی در معجم مسطور ست کہ زرتشت
حکیم در زمان گشتاسب ظاہر شد و او مبدا رحال شاگردی یکے
از تلامذۂ ارمیان پیغمبر می نمود تا علوم عربیہ بیاموخت الخ اور چونکہ
زمانہ ارمیان پیغمبر علیہ السلام قریب ۶۰۰ برس پیشتر جناب مسیح
علیہ السلام سے تہا پس کچہ شک نہین کہ خروج بیاس کو عرصہ
زیادہ دو ہزار پانچسو برس سے نہین گذرا اور مین یہ امر بیقینی
لکہتا ہون کہ تالیف ایکہنڈ کی بلاشک و شبہ بعد طلوع نیر عالمتاب
اسلام کے ہند مین ہوئی ہے کیونکہ ہنڈوک ایکہنڈ اتہرن بیرونی
حال سکرا چارج کا اسطور پر لکہا ہے کہ سبب وہ وحدت سے کثرت کا

متوجہ ہوتا ہے تو پہلے غذا موجود ہوتی ہے الخ اب دیکھو
یہ خبر زمان ماضیہ کی ہے کہ جس سے صاف واضح ہے کہ سنکر
اچارج قبل تالیف ایکہنڈ سے گذرا ہے اور زمانہ شنکر اچارج
کا منتہا عیسوی ہے کہ جس عرصہ مین آفتاب عالمتاب اسلام
نے ظلمات ہند روشن کر دیا تھا اور اکابر دین اسلام رونق افروز
ہند ہو گئے تھے غرضکہ ان وجوہات متذکرۂ بالا سے صاف
واضح ہوا کہ دین ہنود کا کچھ وجود نہین ہے تو پھر آپ کیونکر اور کس
دلیل عقلی یا نقلی سے اس دین کی صحت قرآن قوی البرہان سے
تطابق کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرہ اپنے سر پر دھرتے ہین اب ہی
یہ بات کہ آپنے بزعم فاسدہ خود ثبوت خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم پیش خود تجویز کیا ہے سو وہ فقط بہزار خرابی بصرہ آپنے
اس لفظ پر گفتگو کی ہے کہ مہامت سے محمد ثابت ہوتا ہے اسپر
اشلوک بھی چھاپا ہے سو یہ تجویز آپکی سخت آپکے نہایت ضعیف
ہے کہ ہندو کہہ سکتے ہین کہ مہامت اور محمد مین کسیطرح کی
مناسبت نہین اسلیے کہ مہامت کے معنی اردو مین بڑے
مت والا یعنے بڑا عاقل ہوگا اور محمد کے معنے حمد کیا گیا اور تالیف
کیا گیا اور صفت کیا گیا ہوگا تو یہ نظیر آپ کی درست نہ آئی ہمین وہ کہین گے

کہ بڑے عقل والی سے یہان بقراط و فلاطون و ارسطو مراد ہین
کہ وہ لوگ بڑے عقیل تھے کہ ظاہر ہے لہذا کتب ہنود سے
ابہی تک آپنے بشارات ہمارے حضور اقدس کے نہین پائین
لہذا نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اب ہم آپ کو کتب ہنود سے
بہی بشارات واضحہ مع سن و سمت سنادین وہی ہذا قولہ دیکھو
کلکی پران مین لکہا ہے الی قولہ کہ کلکی بنظر اسکے کہا جاتا ہے
کہ کالک کو دور کرین گے جو زمانہ کے دلو پر چہایا ہوا ہوگا ہیسا کہ
باب چہارم مکاشفات انجیل سے ابراہیم علیہ السلام کو فرشتہ کا
قول کہ اسمعیل سے مادما دیعنے بڑیسی بڑے کو پیدا کرونگا صاف
صاف تطبیق ہے پہر پران مذکور مین لکہا ہے قولہ کہ قوم کلکی اوتار
گرک یعنے رشی ہوگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم قریش
رشی عابد نصر کی ہے جو کہ اولاد پاک فیدار بن اسمعیل بن ابراہیم
علیہ السلام کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالے کو ایک جانکے
عبادت کرتے تھے (۲) یہ بہی لکہا ہے کہ نام والد ماجد کلکی
اوتار کا وشنو یس ہوگا اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور دیس
یعنے عبد کے ہین وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
عبد اللہ نام تہا (۳) نام والدۂ ماجدۂ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا سنسکرتی لکھا ہے جسکے معنی معتمدہ کے ہوے وہی آمنہ
کے معنی ہوتے ہین (۴) پران مذکور مین لکھا ہے کہ کلگی اوتار
کے چار بھائی ہونگے پر تین بھائی کے نام ہی لکھے ہین ایک
کا نام کوی دوسرے کا نام سمنت تیسرے کا پراگ جیسے کتاب حزقیل
وذکریا ومکاشفات مین چار یارون کے نام کی طرف اشارہ
ہے ویسے ہی چینے لوگ کلگی اوتار صاحب کے چار جانشین لکھتے
ہین کہ کتاب ڈوالی گلپ کتب معتبرہ اپنے سے چینی لکھتا ہے
ویسے ہی اسمقام پر کلگی پران مین یون معلوم ہوتا ہے کہ بجاے
اسکے کہ کلگی اوتار کے چار جانشین ہونگے چار بھائی لکھدیا
(۵) مقام مولد کلگی اوتار کا شنبھل نگری یعنے عرب کی بستی
لکھی ہے (۶) پران مذکور مین ہے کہ اپنے وطن سے شمالی
پہاڑون مین ہجرت کرینگے اس سے مدینۂ منورہ جانا حضور اقدس
کا ثابت ہے (۷) پران مذکور مین تلوار کی بڑی تعریف لکھی
ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونکا دین تلوار کے ذریعہ سے
پھیلیگا جیسکہ مکاشفات انجیل مین صاف لکھا ہے قولہ وہ لوہے کے
عصا سے تمیر حکومت کریگا اور تم کمہار کے برتنون کے مانند
چکنا چور ہوجاؤ گے (۸) یہ بھی لکھا ہے کہ تمام مقدسین کے

تعریف کریگا یہ بات قرآن سے عیان ہے کہ کل انبیا علیہم السلام
کی تعریف اوسمین موجود ہے الخ اب مین آپکو تبریک تحقیق کرنے
وسمت ملائے دیتا ہون کہ میلاد مبارک یوم دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ یا ۱۲ - اپریل سنہ ۵۷۱ع ولادت باسعادت صبح کے وقت عرب مین
شہر مکہ معظمہ مین ہوے کہ وسط ہند مین دو ہزار میل کے فاصلہ
مکہ معظمہ سے دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے، اوسوقت مین ہند کے
وسط مین دو گھڑی دن صبح صادق عرب کے وقت مین چڑھتا ہی
اور بغیر اسکے کہ کلکی اوتار صاحب عرب مین ہون یہ مطالقت بہت
مشکل ہے کہ حمل کا طالع ہو اور دو گھڑی پر ۲۱ ڈیل زیادہ دن
چڑھے ولادت باسعادت ماہ بیساکھ بارہوین چاند کے ہو اور
۱۲ ربیع الاول سنہ ولادت ۱۱ یا ۱۲ ماہ - اپریل کو آفتاب حمل مین
تھا اور تاریخ ۱۲ چاند کے تھی چاند سرطان مین ہوا جیسے ابومعشر
نے آفتاب حمل مین اور ذنب قوس مین اور راس جوزا مین لکھا ہی
بدستور مطابق ہے اور حساب سے زہرہ حوت مین اور عطارد
ومشتری ثور مین اور مریخ جدی مین اور زحل میزان مین ہوتا ہے
بس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے
اشلوک مین ہے اور وہ اشلوک یہ ہے آپ کی خاطر سے ترجمہ

اُردو مین کیے دیتا ہون ہکذا۔ ترجمہ قولہ بارہوین چاند سدی ماہ
بیساکہہ ہشت نام نچھتر ہرسن جوگ کرن بالب مین سورج حمل چاند
سرطان مشتری ثور تیر عطارد ثور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات
ہین راس جوزا ذنب قوس زہرہ حوت میزان کازحل وقت عمدہ
نام پربھوش ہین دوگھڑی سورج نکلے پر حمل کے طالع مین جسنم
کلگی کا ہوگا بیساکہہ سدی چاند کی بارہوین ہشت نام نچھتر ہین برشن
نام جوگ بالب نام کرن مین پیر کے دن جبکہ اکیس گھڑی پل چوبیس
کا ہوگا سورج کے دوگھڑی نکلے پر ۱۲ بار ۱۱ پل اکیس ہونگے عبداللہ
راست گو کے گھر سنومتی آمنہ کے شکم سے کلگی نام دہرم
کا پالنے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا۔ جسکا کہ زائچہ یہ ہے

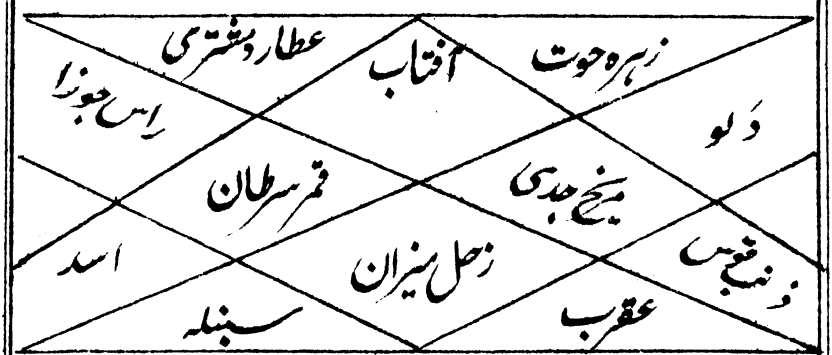

اب آیکو مناسب ہے کہ اس مقدمہ کو کسی صاحب نجوم سے
دریافت کرکے دل کو تسکین دیجیے ہرچند آپنے پردہ اسلام مین

بہت سی تدبیر کی مگر سوائے ایک گھڑیکے اور کچھ حاصل نہوا اپکی
آپنے تحیرات شہادت جناب امام حسین علیہ السلام پر اس
پردہ مین لکھا کہ کوئی نہ سمجھا پھر کتاب اسرار نبوت ضعیف القوت
اس ترکیب سے تصنیف کی کہ کسی کی سمجھ مین نہ آیا ہر چند کہ ہمنے
سب کا جواب تحریر کر کے آپ کو سنایا آپنے ایک کا بھی جواب
نہ دیا دہن مبارک کو سوزن معقولیت سے سیا بس اب
غرض یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ سے باز آیئے عاقبت
نہ گنوایئے مشفق من دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شیطان سر پر ہاتھ دھرے روتا ہے زیادہ و بس فقط

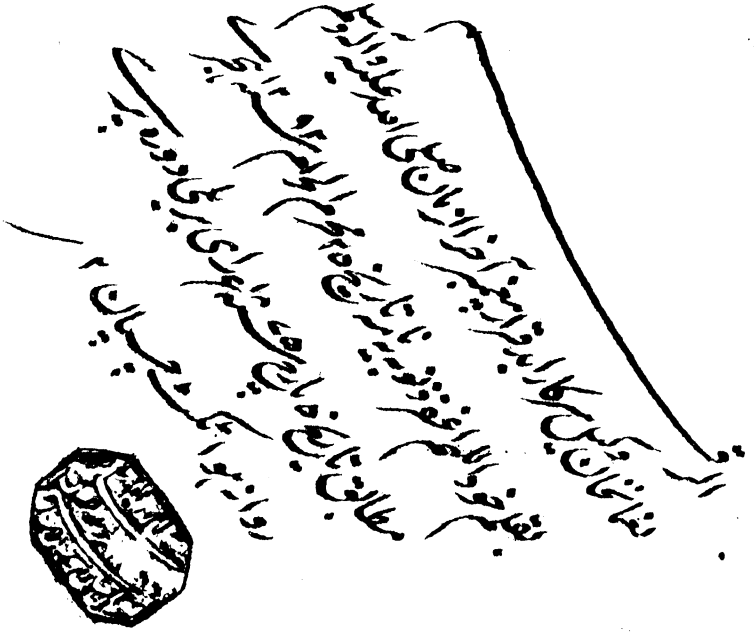

دستیوں ایک نامہ تازہ بتازہ جو لکھا گیا ہے وہ بھی
درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے کہ وہ اعظمین کے کام
آوے ۔

نامہ مبارکباد

یوم کلان

لطف
زاد
نیلی گڈہ

سید صاحب حاجی مسلمانان شن دا واقع

بعد ادعاء حب کے مطلب یہ ہے کہ آج پرچہ تہذیب
الاخلاق مطبوعہ شوال ۱۲۹۶ھ ہجری ہر کارہ اسلام نے
ہمیں پہونچایا مژدہ مبارک باد عید کا خوب ہماری
سمجھ میں آیا واہ کیا خوب طریقہ ہجو ملیح کا آپ کو

آپکے دوست خیالی نے بتایا لہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلم بند کرکے
مین بھی مبارکباد یوم کلان کی آپکو سناتا ہون وہو ہذا۔ قولہ
السلام علیک وعلیکم السلام حضرت مبارکباد شامل تو لیجیے معانقہ
تو فرمایئے اسکے جواب مین آپ فرماتے ہین قولہ آیئے آیئے
تشریف رکھیئے دل ملے ہوے ہین معانقہ کیا ہے اسپر
آپ جواب دیتے ہین قولہ کیا آپ معانقہ عید کو جائز نہین سمجھتے
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ جناب مین کوئی مولوی ملا مفتی تو
ہون نہین کہ جائز ناجائز سے بحث کرون اس جھگڑے کو جانے
دیجیے بیٹھیے مزے مزے کی دلخوش کن باتین کیجیے اسپر وہ فرماتے
ہین قولہ نہین صاحب پہلے اس بات کا تصفیہ کر لیجیے کہ عید کا
معانقہ جائز و مستحب ہی کہ نہین اسپر آپ فرماتے ہین قولہ حضرت
میری ہی جب آپ سنین گے تو چونکین گے اور متعجب ہونگے
اور فرماوین گے یہ تو سب سے انوکھی رای ہی الی قولہ خیال
کیجیے کہ جائز ناجائز یہ سب قسمین افعال مذہبی کی ہین عید کا
معانقہ کوئی مذہبی افعال مین سے نہین ہے جسپر جائز ناجائز کا
اطلاق ہو سکے یہ بات صرف باہم معاشرت کی ہے اگر اسپر بحث
ہو سکتی ہے تو یہ ہو سکتی ہے کہ آیا یہ طرز معاشرت قابل

پسند ہے یا نہین مہذب ہے یا نہین سو اسکا یہ حال ہے
کہ جبتک قوم کے خیالات نہین بدلتے اور تعصب نہین دور
ہوتا اوسوقت تک جو رسمین اوس قوم کی ہین گو وہ کیسی ہی نامہذب
ہون مہذب ہی معلوم ہوتے ہین اسکے فیصلہ کرنیکو کوئی پیمانہ
نہین ہے جس سے اس رسم کا مہذب یا نامہذب ہونا ناپ
لیا جاوے اگر کوئی پیمانہ اسکے لیے ہوسکتا ہے تو فقط ترقی
علوم وفنون سے ہوسکتا ہے گو یہ مثل مشہور ہے کہ لیلی را
بچشم مجنون باید دید ہر ایک شخص اپنے معشوق کو سب سے
زیادہ خوب سمجھتا ہے الخ اسکے بعد آپنے بڑی لمبی چوڑی تقریر
محض بے فائدہ یعنے عید کے معانقہ کو آپنے فرمایا ہے قولہ
کہ یہ دو سانپون کا سا گتھنا یا دو کٹرے نیولون کا لڑنا ہے اسکے بعد
اپنی تمامی پر لکھا ہے قولہ یہ بات سنکر میرے دوست خیالی آنسو
بھر لائے اور کہا میان کتنے تو تم سب سچ ہو پھر چاہے کوئی مانے یا نہ مانے
زیادہ والسلام ۔ راقم سید احمد خان ۔ جواب واہ سبحان اللہ
حضرت من گڈمین مین پوچھتا ہون کہ یہ ٹیٹ اسلام کا دعوی اور روشن
اسلام پر یہ مزخرفات بھلا آپ تو فرماتے ہین کہ مین ملا یا مفتی نہین
پھر بھلا تفسیر قرآن مجید کی آپ کیون کرتے ہین عید کے معانقہ پر

تو آپنے دو سانپون کا گتھنا یاد و کھڑی نیولون کا لڑنا فرمایا یہ معاشرت
آپکو ناپسند معلوم ہوئی حقیقت مین بقول آپکے لیلی بچشم مجنون باید
دید کسی نے سچ کہا ہے ؎ ہر کہ خسپد در میان آن ہما بیند بخواب
تشنہ آب و خواجہ زر سنگ استخوان بیند بخواب مگر مین حیران ہون
کہ یہ معانقہ آپ کو کیونکر پسند آیا ہوگا جو کہ آپکے صاحبان علم و فنون
یعنے علم کے دیوتاؤن مین رائج ہے مثلاً بروقت رخصت کسی
عزیز یا عزیزہ کے بھائی جوان بہن جوان کا منہ سربازار چومنا یا
ایک کلاوتا سر پر رکھ کے بینت ہاتھ مین لیے ہوے سیٹی
بجاتے کتا آگے آگے لیکر چلنا اور بعضے آپسے تہذیب یافتہ
کو مین نے دیکھا ہے کہ کتے کا پلا جیب مین یا گود مین لیے رہنا
یا خوشی کے دن مین بگانی جوروبیٹی بہو کے گلے مین ہاتھ ڈال کے
ناچنا منہ اور ہونٹونکو چومنا بل از نکاح استحان پسند یا ناپسند عورت
کا مرد کو پسند کر لینا کہ ظاہر ہے مناسب تو یہ تھا کہ پہلے ان صاحبان
تہذیب کو نصیحت کی ہوتی نیلنامی لی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا
برخوردار بناتا نہ یہ کہ برعکس آپ ایسے تہذیب یافتہ سے وقوع
مین آیا یہ کچھ عجیب بات ہے مشفق من ہنگام جہالت کی رسمین
ابھی آپنے سنے نہین جسکو اسلام نے مٹا دیا خیر ایک آدھ مین بیان

کردون اقول کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ جب اسلام
پھیلا اور حدود و مراسم اسلامیہ جاری و شائع ہونے لگے اور
رسمیات ہنگام جاہلیت مٹنے لگے تو ایک عورت مثل آپ کے
ہمارے حضور اقدس روحی فداک کی خدمت مین حاضر آئے اور
عذر کیا کہ ہمپر رسمیات اسلامیہ نہایت شاق ہین حضور نے اپنے
اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ کون سا رسم
ہے جو تجھپر شاق گذرتا ہے اوسنے عرض کی کہ عدت کی رسم
جو کہ اسلام مین مقرر ہوئی ہے کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جائے
وہ چار ماہ اور دس یوم خانہ نشین رہے سر نہ کنگھی کچھ نہ کرے
مابعد پھر اختیار ہے نکاح ثانی کا یہ سرشتہ ہمکو نہایت شاق ہے
آپنے فرمایا کہ ہنگام جہالت مین کیا دستور تھا اوسنے عرض کیا کہ ہنگام
جہالت مین یہ دستور تھا کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جاتا تھا تو جو کپڑا
کہ وہ اپنے بدن پر پہنے ہوتے تھے وہی کپڑا سال بھر تک پہنے رہتے
تھے اور ایک کوٹھری مین جو کہ اسقدر ہو کہ لیٹ رہے اوسمین بیٹھے
تھے اور سال بھر کے بعد خانہ کعبہ مین حاضر ہو کر بہل نامے بیٹھے جو
اندر خانہ کعبہ کے دھرا تھا اوسکے آگے برہنہ ہو کر بیٹھتے تھے اور
ایک مینگنی بکری کے یا اونٹ کی اپنے سر سے اکثر ایک کر

طرف نشست کے پھینک دیتے تھے اور ایک جانور پرندہ
اپنی شرمگاہ سے مس کرکے اوڑا دیتے تھے تب عدت سے
باہر آتے تھے اسپر حضور اقدس نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بڑھیا اس سے
تو رسوم اسلامیہ کہین آسان ہین لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ
جو رسمیات اسلامیہ کو رسم جہالت تصور کرتے ہین یہ کون نادانی ہے اور
ذلت اور ٹھانی ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ کوئی دیکھے
لاکھ ہزار یکے بھول ؎ ہم اپنے کسوٹی کی جڑ دت رکھتے ہین ؎
جناب من آپکے حواریون مثل منشی چراغ علی صاحب و مولوی فرید الدین
صاحب نے تو مجھسے آپکی علمیت و تواریخ دانی کی وہ تعریف کی تھی
اور ڈرایا تھا کہ اگر دوسرا شخص کوئی مدرسات حال کا تعلیم یافتہ ہوتا تو
آپکے مقابلہ پر قلم بھی نہ اوٹھاتا بلکہ ایک آدھ صاحب نے تو آپ کے
تعلیمات کے یہہ اشعار بھی سنائے مگر چونکہ تائید الٰہی و پرورش
جناب رسالت پناہی یہان شامل حال تھی کچھ خیال مین نہ آئے
اشعار یہ ہین قولہ تعلی سید احمد خانصاحب بہادر

آجکل ہو ہمین سر بستر خواب راحت	نشۂ علم سے مسرور و غرور نخوت
مزہ لیتا ہون پڑا علم و عمل کے اپنے	ہے تصور مرا اہرام مین تصدیق صفت
ہوگیا علم حصولی سے حضوری مجکو	ہے مراد من نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی ہین تمام — عقل کو وقفہ یورپ سے ہوئی ہے کثرت
لندن پاک کی تاثیر یہ ہے مجکو حصول — کہ جسے چاہون کرون عقل سے باطل ثابت
کبھی مین کرتا ہون تصریح معانی و بیان — کبھی مین کرتا ہون توضیح نجوم و ہیئت
کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول — کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت
کبھی ہون علم الٰہی کیطرف ذہن رسا — کبھی کرتا ہون طبیعی مین طبیعی جودت
کبھی ہے عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم — کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت
کبھی کرتا تھا قدم حرج کا ثابت بہمات — اور کبھی کرتا تھا باطل بسمار النشقت
کبھی افکار قیامت پہ مین لاتا تھا دلیل — کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت
حشر اجساد مین تھا گاہ تردد مجکو — کبھی تھی عالم برزخ مین مجھے اک حیرت
کبھی تھی عرصہ تدویر فلک کی مجھ سیر — کبھی مین ناپتا تھا سطح زمین کے وسعت
کبھی مین کرتا تھا اعراض مین جوہر قائم — کبھی مین کرتا تھا معلول سے ثابت علت
کبھی منقول پہ مائل کبھی سوی معقول — کبھی مین فقہ پہ راغب کبھی سو حکمت
کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر — کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت
کبھی مین کرتا تھا قانون سے تشریح علاج — کبھی مین کرتا تھا قاموس مین تصحیح لغت
کبھی مین نفی حقایق مین تھا سوفسطائی — کبھی مین مغربی باطل و درویت
کبھی مین جبری و مجبور بعقل تدبیر — کبھی مین قدری و مختار بقدر طاعت
کہ ملاحد کی تھی تردید کلام الحاد — کہ وجودی و شہودی سے بیان وحدت

کبھی پیش نظر انجیل و زبور و توریت	کبھی مصحف پیش نظر میری سر ہر آیت
کبھی زر رشتو بخین ایسا کہ ساری ہو میت	ز مدمار ند کی کرتے تھی میری تبعیت
کبھی ہتی آگھی شاستر و بید و پران	کرتا تھا بات مین پنڈتکی کہتا مین کہنڈت

غرضکہ اسی طرح اور بہت زیادہ گویان آپکے سنی ہین کہانتک قلمبند ہون پھر صفحہ مین آپ یون چھکے ہین یا بہکے ہین قولہ اجی یہ آٹھوین خاتم النبیین کیسے آپنے سنا نہین کہ مولوی یعقوب صاحب اور اونکے ساتھی سات خاتم النبیین تو زمین کے اوپر اور اندر بتلاتے ہین اور اب اونپر وحی آنا شروع ہوئی ہے پھر آٹھوین ہو گئے کہ نہین الخ جواب یہ آپنے خوب نے پر کی اوڑائی ہے الیصاحب یہ جھگڑا سات و آٹھ خاتم النبیین زیر زمین ہونیکا بالس بریلی مین ایک آپکے شاگرد صاحب ہم مذہب نے اوڑایا تھا سو وہ بالکل توہمات شیطانی جھوٹی کہانی ہمارے علماء دینداء سعادت شعار نے کر دکھایا کتاب تنبیہ الجہال مین دیکھیے اگر آپکو بہم نہ پہونچے تو ہمسے عاریتاً طلب کر لیجیے کہ ہمارے کتب خانہ مین موجود ہے ہمارے حضور کے خاتم النبیین ہونے مین تو کوئی کلام کی گنجایش ہی نہین اللہ جل شانہ نے خود اپنے کلام پاک مین خاتم النبیین فرمایا ہے ہان البتہ خاتم شیاطین

ابھی تک نہین ہوا ہے اگر آپ فرماوین گے تو یقین ہے
کہ چند انفار مین گن بھی دونگا جیسا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب نے
اپنے خط مین لکھا ہے **قولہ** یعنے عالم رویا مین مین دیکھتا ہون
کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ سید احمد خان دجال ہے یہ سنکر مین نے
عذر کیا کہ وہ دجال کیونکر ٹھہرا تو وہ فرمانے لگے کہ تمنے یہ حدیث
نہین سُنی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہین
ثلاثون دجالا یعنے میری بعد تیس دجال ہونگے اب فرمایئے
کہ اسمین آپکو یا آپکے نائب جدید منشی چراغ علی صاحب ہمارے
دوست کو کیا عذر ہے دیکھو چند تو مین گنے بھی دیتا ہون مولوی
محمد یعقوب صاحب تو آپ ہی تک ہیں مثلاً علیگڑھ مین آپ اور صوبہ اودھ
ضلع سیتا پور مین منشی چراغ علی صاحب اور حیدر آباد دکن مین
مولوی سید مہدی علی اور دہلی مین تاراچند اور جلیسر مین مولوی صفدر علی
رئیس آگرہ اور امرتسر مین مولوی عماد الدین پانی پتی لاہور مین
اور بنارس مین آپکی اول الحواری مرزا رحمت اللہ صاحب یہ سب
بقید حیات موجود ہین باقی تا یوم قیام ہوتے چلے جاوین گے
اور جو مر گئے اونکا شمار ہے نہین بس اُنکے خیالات جو بعد
واپسی لندن کے جو بہک گئے ہین اونکا اوترنا معلوم

بقول شاعر ؎ چڑھی ہے ایسی تمہاری دلیر شراب الفت ؛
کتاب حکمت ہزار دیکھیں کہیں نہ اوسکا اوتار دیکھا ؛ فقط

راقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۷۲ء کو لکھنؤ سے روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ار —

نقل خط ہذا بذریعۂ عرضی تاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۷۳ عیسوی کو آگرہ آباد سی خدمت میں سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق مغربی وشمالی کے روانہ ہوئی ہے تمے لندن ٹکٹ چسپان اطلاعاً قلمی ہوا

۶ ر

پہراسکے بعد یہ نامہ بطور ہدایت کے تحریر ہوا
درج کتاب ہوتا ہے جو سنتا ہے وہ روتا ہے
سید صاحب کی قابلیت کو بجز ندامت مین ڈبوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ ششم

زاد لطفہ
بنارس
حسب بہادر جج

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے آمدم مطلب قطعۂ نامۂ نامی گرامی از ان
زبدۃ العلما جناب محمد علی نجش خانصاحب بہادر
جج واقعۂ باندا محررۂ ۲۵- اگست سنہ حال بنام
نیازمند مشعر باین مضمون آیا سرفراز فرمایا قولہ جناب

خانصاحب اب تو ہمارے مخالفین مذہب کا یہ حال ہے کہ قواعد
عربیہ وعلم تفسیر وحدیث سے کوئی معنی کسی آیہ کے لکھنے سے
معذور رہوئے ہین نسخۂ تورات کہ محض واہیات نے اصل ہے
سامنے رکھہ کے منشی چراغ علی معنی قرآنکی لکھتے ہین نہ وہ الفاظ
قرآن مین موجود ہین جنکے معنی تصنیف کیے جاتے ہین نہ تورات
مین وہ الفاظ موجود ہین جنکی سند لاتے ہین حتی کہ ظہیر کا لفظ اونکی
معلم اول نے بمعنی آفت اخذ کیا ہے اور اونکے حواری نے
بمعنے لشکر اختیار کیا ہے اور نمل سے مراد قوم انسان قرار دی
ہے اور ہدہد نام رکھدیا ہے حضرت سلیمان کے لشکر کے سردار
کا جب یہہ حال ہے تو اب ہم کیا خاک بحث کرین ہر شخص کو اختیار ہے
کہ قواعد صرف ونحو ولغت ومعنی وبیان کو چھوڑ کر جس آیۂ قرآنی کے
جو چاہے معنی بیان کردیا کرے اور احادیث کی نسبت متعدد تحریرات
مین لکھدیا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم معاذ اللہ افترا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر کیا کرتے تھے مفسرین کو کذاب اور مفتری اور فسانہ گو
لکھتے ہین جب یہ حال گالیان سنانیکا اکابر دین کی نسبت ہے
تو بھلا وہ لوگ قابل خطاب علماء دین کے کیونکر ہوسکتے ہین اب تو
بحث علمی وہ مذہبی نہ رہی بھنگیڑ خانے کی آوازین اور گالی گلوچ

پر وہ لوگ آگئے ہین اور طرفہ یہ کہ مفسرین پر طعن کرتے ہین کہ وہ
اہل کتاب سے اخذ مطالب کیا کرتے تھے مگر خود بدولت بھی
اوسی طعن مین شریک ہین سوائے اقوال بیل محرفہ کے کوئی
سند نہین لاتے ہین اسی سے اونکے سخن سازی و الحاد و زندقیت
ظاہر ہے الزجواب مین کہتا ہون کہ بھلا یہ کون تہذیب اور ٹیسٹ
اسلام کی روش ہے ایصا حب ایسے تاویلات تو یہود و نصاریٰ
جو کہ قدیم سے ابطال اسلام کی مدعی ہین اونسے بھی سرزد نہین
ہوئی برا نہ مانیے یہ تو وہی مثل ہوئی بلکہ آپ کی نسبت اصل ہوئی
بیت بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔ ایجنین تسبیح کے دار داتر
فرمایئے کسی دین آئین کی نسبت کلمات لاطائل تو ہیناً لکھہ کے
طبع کرانا کس قانون مین جایز ہی اہل فارس کا قول ہے چیزے بگو
کہ بگنجد کستاخی معاف ابھی کوئی تاویل کرے کہ سید احمد خان صاحب
بہادر جج بنارس کے گلے مین آماس ہے لہذا اس سے مرگھٹ
بنارس یا علیگیڈہ کا چمر گدہ مراد ہے اور منشی چراغ علی صاحب چونکہ
ہمارے بھی شفیق ہین اور رنگ گورا ہے اس سے دو دھیا
لٹورا مراد ہے تو آپ کو کیسا ناگوار ہوگا جو سنیگا وہ کہیگا یہ
محض واہیات ہے قابل تاویل ہذا کم ذات ہے دیکھو کتاب

سر ۱ تو وہ اور دوسرا کا ہوتا ایک دو دھیا دوسرا ۱ خیا دو دھیا اگر سکیا ۱ جاوے تو خشکا پڑ سکتا ہے ۱۲ منہ

موئد الاسلام جو کہ دہلی مین ترجمہ ہوئی مصنفہ مسٹر جان ڈیونپورٹ
صاحب کا پہلا صفحہ قولہ مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کے عیب
اون لوگون کے بات ہر گز میری خیال مین نہین آئی جو کہتے ہین
کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تھے اور آنہون نے قرآن ایسا
لکھا ہے یعنے قصداً فریب کیا ہے جیسے کوئی جعلساز لکھے
میری رای مین جو نصف آدمی قرآن کو پڑھیگا اوسکا یقین اس
قول سے بالکل مختلف ہوگا الخ از کتاب کارلل صاحب جلد ۱ صفحہ
۲۱۴ مطبوعہ لندن اقول سبحان اللہ بدعی البطال اسلام تو یون
فرماوین اور رد عی ثبوت اسلام اونکے مفسرین اور صحابۂ کرام کے
نسبت یہ ایمانداری جتاوین پس قربان اون مسلمانون کے اسلام
کے جو کہ آپکے شریک چندہ ہین نہین معلوم حاکم مطلق سے
یوم جزا کو کیا عذر پیش لائین گے جب آپکے ہمراہ کر دیے
جائین گے دیکھو قرآن مین جہان چیونٹیون کا ذکر ہے وہان
خدا فرماتا ہے کہ کہا چیونٹیون نے گھس چلو اپنے سوراخون
مین ایسا نہو سلیمان کا لشکر ہمین پیس ڈالے وہم لایشعرون
یعنے اونہین معلوم نہ ہو اب فرمایئے وہ کون قوم ہے پردہ
زمین پر جو کہ سوراخون مین رہتے ہون ہان اگر اسیان پیغمبر ان

یورپ ہون تو یہ اور بات ہے باقی ہفت اقلیم مین تو ہمنے
نہین سُنا کہ کسی تواریخ مین لکھا دیکھا ہے مشفق مکرم آپ علم
تواریخ سے بھی نابلد ہین دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے
ع آپسے عاجز ہو دنیا مین اوسے ہرگز نہ چھیڑ + حق نے
فرمایا ہے قرآن مجید چیونٹی کو نمل + اور جہان ہُدہُد کا ذکر ہے
اوسکے اول آیہ دیکھیے یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے وتفقد
الطیر یعنے خبر لے پرند جانور کی اب فرمایئے کسی محاورہ مین
سردار لشکر کو کسی نے پرند جانور بولا ہے اور پھر اسکے
بعد آیہ ولاذبحنہ شہادت دیتی ہے جانور سے اگر سردار
آدمی ہوتا تو حضرت سلیمان کہتے ولاقتلنہ آپ اجتہاد فی اللغت
تو کرتے ہی تھے اب خیر سے فی العبارت بھی شروع ہوگیا جناب
من آپ بھی باز آیئے تو یہ فرمایئے کہ ہنوز در توبہ بازست آیندہ آپکو
اختیار ہے بندہ لاچار ہے بقول مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد وبس
اطلاعاً گذارش ہوئی

اسکے بعد یہہ نامہ لکھا گیا مناسب معلوم ہوا
کہ یہہ بھی سرِ دست داخل کتاب ہے۔

ہو المستعان

نامۂ ہفتم

لطفہ
گرد
گڈہ
واقع علی
پشن دار
بنارس

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر زید مجدہم

بعد دعا و حب کے آدم بمطالعہ رسالہ اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع ۲۴ رمضان المبارک ۱۸۸۹ء ہجرے
آج ہمارے نگاہ سے گذرا جسمیں آپکی رائے
مالک مطبع نے نسبت مسلمانوں کے لکھی ہے

اوسکا پڑھ کر نیاز مند بہت محظوظ ہوا مگر مناسب معلوم ہوا
کہ اپنی رائے بھی نسبت آپکی رائے کے ملانا چاہیے بس
چند فقرات اوسمین سے منتخب کرکے مع اپنی رائے کے
عرض کرتا ہون معاف فرمائیے گا قال ہماری یہ رائے
ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لفظ
خراب سے خراب اور سخت سے سخت اونکی نسبت استعمال
کیجائے وہ سب درست اور بجا ہے الخ اقول اس آپ کی
رائے سے کچھ ہم بھی اتفاق کرتے ہین بدو وجہ اول یہ کہ
باوصف وسعت ہو جانے استثنا ثبوت کفر نسبت جناب
والا کے کل علماء ہند کا فر یقین سے بہتر آپکے اجرائے مدرسہ
کے تائید مین لاکھون روپیہ کا جمع ہونا اور خزینۃ البضاعت
قرار پانا بے شک قول آپکا بعد استثنا شذوذ علماء ہند کے
صحیح معلوم ہوتا ہے بقولہ تعالے شانہ تعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ اللہ تعالے اپنے
کلام پاک مین صاف صاف فرماتا ہے کہ باہمد گر اعانت کرو تم
اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور ایکدوسرے کی اعانت
نہ کرو تم اوپر گناہ اور تعدی کے دوم یہ کہ باوصف اسکے کہ اجانب

برخاستہ
امداد علی
صاحب
دہلوی خبر
بلکہ شاید
دہلوی
محمد علی صاحب
مراد آبادی
مرحوم

حاکم وقت سے ہمنے اپنی تحریرات طبع کرانیکو لوکل گورنمنٹ اودہ
سے حاصل کیا جسکو عرصہ ہوا اور یقین ہے کہ نصف ہندوستان
مین گشت کر آئی ہونگے اور مسلمان صاحبون سے بخوبی
سمجھایا کہ آپ لوگ اگر چندہ اسقدر جمع کر دیتے تو ہم بھی جوابات
جو کہ ابطال قرآن اور رسالت مین ہوئے ہین اونکو طبع کراکے مسلمانونکو
تقسیم کرتے استمداد کنندگان یوم جزا کو ثواب پاتے مگر باوصف
جد وجہد کے ابھی تک کہ عرصہ ہفت سال کا گذرتا ہے پانچسو روپیہ
کی نوبت بھی نہ آئی ہوگی پس ادھر سستی اور ادھر چستی کہ جسکا مآل
ظاہر ہے تو اس صورت مین آپکے فقرات بعض مسلمانان کی
نسبت نہایت درست اور ہمدردی قومی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے
مگر جب یہ قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آتا ہے کہ ہل جزاء الاحسان
الا الاحسان یعنی عوض احسان کے احسان لازم ہے
تو البتہ گونہ بٹہ آپکی لیاقت مین عائد ہوتا ہے پھر اسکے بعد
یون نشان دہی کرتی ہو **قال** کہ سلیکٹ کمیٹی خواستگار ترقی
تعلیم مسلمانون مین یہہ سوال بحث مین آیا تھا کہ ہندوستان
مین انگریزی تعلیم کا اثر کیون نہین ہوتا جیسا کہ انگلستان
مین ہوتا ہے پس اسکا جواب انرور کا آرٹکل لکھنے والا

یہ دیتا ہے **قولہ** آپکو (یعنے مسلمانون کو) گورنمنٹ کے
ذات سے یہ توقع نہ کرنا چاہیے کہ وہ سور کے بالون سے
ریشم کی پتلی بناوین الخ اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** اب ہم
اپنی قوم سے پوچھتے ہین کہ علم کے دیوتا نے ہمین سور کا خطاب
دیا ہے پس ہمکو اسی خطاب مین خوش رہنا چاہیے یا کوشش کرکے
اور اپنی حالت کو درست کرکے دنیا کو بتلانا چاہیے کہ اس خطاب کا
مستحق کون تھا الخ **اقول** مشفق من سلیکٹ کمیٹی کی نظیر کا جواب
تو یہہ ہے کہ اسی طرح مجالسات اسلامیہ جو کہ اکثر جا بجا ہوتے
ہین اون مین آپ کی اور آپکے حواریین اور صاحبزادگان کے
نسبت بھی یہی سوال کیا گیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ ان اشخاص مین باوصف
آپکے ہر چہار جانب کی نصیحت اور لعن و طعن کے ایسا اثر کیون نہین
ہوتا جیسا کہ صاحبان اہل فرنگ مین ہوا اور مسلمان ہو گئے
پس اسکے جواب مین یہی کہا گیا انکو (یعنے سید احمد خانصاحب
اور اونکے حواری و ہردو پسران) کو ہند کے مسلمانون کو یہ امید
نہ رکھنا چاہیے کہ وہ نصیحت پذیر ہون اسلیے کہ سور یا سی ہے
سے پتیاتا ہے ہر چند کہ غذاے لطیف پیش کرو وہ غلیظ ہی کھاتا
ہے رہا وہ دوسرا فقرہ آپکا **قولہ** کہ ہم اپنی قوم سے پوچھتے ہین

کہ علم کے دیوتا نے ہمکو سور کا خطاب دیا ہے الخ جواب اسکا یہ ہی
اقول کہ اب آپکی قوم ہندوستانی ہو نہین سکتی اب آپ اونہین
خطاب دہندگان سے رجوع کیجیے بلکہ ہمارے شفیق منشی
چراغ علی صاحب کو بھی ہمراہ لے لیجیے کہ اونکو بھی ان علم کے
دیوتاؤن سے کمال رجوع ہے مشفق من روش اسلام اور
اسلامیون پر آپکا کوئی اعتراض جمتا نہین دریا کے بہاؤ مین خس و
خاشاک تھمتا نہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ تکلف سے
بری ہے حسن ذاتی ✣ قبای گل مین گل بوٹا کہان ہے ✣
آپنے سنا نہین حکما کا اتفاق ہے کہ ہر امر اپنے باطن سے
خبردار ہے اور ظاہر ہے کہ باطن امور ظاہر کا اوسکے ظاہر
ہونے سے آشکارہ ہے مگر چشم بینا درکار ہے اور ظاہر و باطن
نیک و یکسان رکھنے سے آدمیکا اعتبار ہے جو لوگ کہ ظاہر ادعوے
بہبود اسلام بتاتے ہین اور باطن حمایت مدعیان اسلام فرماتے
ہین وہ انجام مین شامت اعمال سے مطعون خلائق ہوکر ذلیل
وخوار ہو جاتے ہین بقول شاعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کیا
کچہ برا چاہا ✣ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردون کو ✣ اعلاعا
گذارش ہوئی فقط ۔

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار بتحریر آخر الزمان صلی الله

علیه وآله وسلم بقلم خود للمسمی اغفر ذنوبه نامه تاریخ ۲۳ رمضان المبارک

سنه ۱۲۹۳ هجری نبوی از نام ملک پیشان ۰

پھر اسکے بعد یہ نامہ بھیجا گیا ہے

ہو المستعان

نامہ ہشتم

زادلطفہ
علیگڈھ
واقع
نشین دار
سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر

بعد ما دب کے عرض پرداز ہون آج ایک پرچہ اخبار علیگڈھ سے اسٹیوگزٹ محررہ تاریخ ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۷۰ء مقام اعظم گڈھ مین ایک مسلمان نے پیش کیا آپکو ہماری سرکار ابد قرار کا خیر اندیش کیا

جسمین آپ کی یہ تحریر ہے پس کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کر کے
مین بھی عذر کرتا ہون نکوئی آخرت پر قدم دھرتا ہون آپ کے
کان دُر معنے سے بھرتا ہون **قولہ** غرض ہمارے پاس جو کچھ ہے
وہ ہے **الی قولہ** ای مسلمانون ای کمبخت بدنصیب مسلمانون
بادشاہ باتونکے غلام فرزند معزز باپون کی ذلیل اولاد مالدار باپون
کے مفلس فریات تمکو کچھ خبر ہے تاریخ کی کتابون مین تمہارے
بزرگون کے کارنامے لکھے ہین مین سچ کہتا ہون ابھی انکی سیاہی تک بھی
نہین ہوکھی روے زمین پر تمہارے بزرگون کے فتوحات
کے شادیانے بج رہے ہین یقین جانو کہ ابھی تک اوسکی گونج
بند نہین ہوئی الخ غرضکہ اسیطرح صفحہ بھر مین کل تقریر آپ کی
اشتعال طبع ہر صغیر و کبیر ہے **جواب** سبحان اللہ یہ آپ ہی
کی دلیری ہے کہ ایسے وقت مین ایسے پوچ خیالات فاسدہ بیفائدہ
خلاف قانون چھاپ کر مشتہر کرنا اور سرکار وقت کا خیال نہ کرنا کہ
جنکی بدولت آپ لاکھون روپیہ کے آدمی ہو گئے حتی کہ خونیتہ ایضاً
قرار پایا کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہا اصل نہ چھوڑے
نسل کو کم اصل نہو دی لاکھ برس تپ کرے سو کاگا ہنس
نہ ہووے + پھر اسکے بعد آپکا یہ بیان ہے یا ہذیان ہے

قولہ ہمنے یہانتک مضمون کو بند کرکے تھوڑی دیر تک سوچا
کہ کس پیرایہ مین مسلمانون سے خطاب کرین کہ جو کچھ ہم
کہنا چاہتے ہین مسلمان اوسے دل سے سنین لیکن
غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسی فکر کرنا لاحاصل ہے
امروج اسلام کو برا کہنے بن ہم رہ نہین سکتے اور مذہب
کی برائی سنین اور آگ بگولہ ہو جائین یہ مسلمانون سے
نہوا ہے نہو سکتا ہے الخ جواب واہ شاباش نمکحلالی
اور خیر خواہی کی ہے معنی ہین بھلا مین پوچھتا ہون کہ آپنے
جو آجتک توہین اسلام پر ردۂ اسلام مین تحریر کی اور طبع
کرائی اوسپر تو مسلمانون نے تحریر جواب مین کچھ کمی نہین کی
کہ جواب ترکے بہ ترکی ہوتا ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین
کہ یہ تو مسلمانون سے نہوا ہے نہو سکتا ہے ہان اگر
یہ مراد آپکی ہے کہ پادری لوگ جو بازارون مین ابطال
اسلام کا دعوی ظاہر کرتے ہین اوسپر مسلمان لوگ آگ بگولہ
کیون نہین ہوتے سو یہ بات خلاف آئین اسلام ہے
دیکھو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
کس قدر گستاخیان کفار عرب نے کین مگر آپنے بمجرد صبر

تحمل کے کچھ نہین کہا تا وقتیکہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
تشریف نہ لے گئے یعنی ہجرت نہ کی مشفق من جسکی عملداری
مین رہے اوس سے مذہب کی مقدمہ مین مستعد بجنگ
ہوتا سررشتۂ محمدیہ کے خلاف ہے یہ سب مسلمان جانتے
ہین آپکی اشتعالک سے کیا ہوتا ہے اور پھر آپکے
اعتقادات مولوی محمد علی بخش خانصاحب بہادر دام اقبالہ
نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین صاف صاف بلا خلاف
بیان کر دیے ہے کہ آپ تو ملحد بیدین ہین نہ کسی انبیا کی نبوت کا اقرار
ہے نہ خدا کی ذات وصفات پر یقین و مدار ہے آپکا تو فلسفیت
مین دار و مدار ہے تو اب اسصورت مین مسلمانون کی نسبت
آپکو اپنے خیالات ظاہر کرنا کون ضرورت ہے مگر ہان اگلون کا
قول صحیح معلوم ہوتا ہے ؎ نشیں اقرب نہ ازپی کین ہست ✣ بمقتضائے
طبیعتش انیست ✣ اب لیجیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ مسلمان
خود مٹی کوٹنے کی طرف دوڑتے اور قدر کرتے ہین مگر ہم تو ایک
نو کیلا تیز نشتر لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے
دماغون مین خلل ہے ادہر آؤ تمہاری فصد کھولدین ہمارے
ہاتھ مین دوا کڑوی کیا پیلا ہے اور ہم مسلمانون کو بلاتے ہین

کہ تو پیو اگر مسلمان نشتر کی تکلیف نہین سہتے نہ سہی مگر طیار
رہین اوس بڑی تکلیف کیواسطے بوٹی بوٹی کاٹی جائیگی الخ
جواب حضرت من اسکا جواب مسلمان یہہ دیتے ہین کہ سائل
سے کہدو بقول محمد علی بخش خانصاحب بہادر **قولہ** یعنے مانا
ہمنے کہ آپ فکر معاش تو بتاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق
جہنم بناتے ہین اور یہ قول آپکا **قولہ** کہ ہم ایک نوکیلا نشتر
لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے دماغون
مین خلل ہے آؤ تمہاری فصد کھولدین الخ اسکا جواب یہ ہے
کہ مسلمانون کے دماغون مین خلل نہین ہے فقط آپ ہی کے
دماغ مین خلل ہے اور خشکی آگئی ہے اور نزلہ نیچے کو اوتر گیا
ہے جسکا مادہ گلوگیر ہو رہا ہے جسپر اہل دہلی نے شاید
یہ مصرعہ موزون کیا ہے **مصرعہ** نیست در دین رسولے کہ
رسولی دارد ۔ لہذا اگر آپ لکھنؤ مین تشریف لاتے تو حکیم
سلطان جان صاحب ہمارے ہم مکتب اب مصر سے طب
انطاکیہ پڑھکے تشریف لائے ہین وہ فرماتے ہین کہ حقیقت
مین سید صاحب کے دماغ مین بسبب کھانے اغذیۂ جارہ
وملبوسات گرم در لندن حسب تشخیص جناب سید امداد العلیخانصاحب

بہادر ڈپٹی کلکٹر مولف کتاب امداد الآفاق مثل پوشش کلاہ ہیندے وار
الپا کہ مرخ اونکے دماغ مین خلل آگیا ہے اگر یہانتک تکلیف
کرتے یا مجھے بلاتے بطور بیزنگ ریل پر تو مین وہ نشتر تیز
اوس ملک سے لایا ہون اور تشریحات سے کل رگ و پٹھہ
انسانی سے واقف آیا ہون کہ ایک ہی نشتر مین کل مفسدات دماغیہ
وحرکات مجنونانہ مثلاً مصرعہ مانیا قطرب جنون خبط و یا لیخولیا یہ سب انتظام
دفعہ ہوسکتی ہین اور اس تشخیص پر حکیم عزیز اللہ سلمہ سا کن نام خاص اور
ممتاز علی خانصاحب ساکن اٹاوہ ہمارے شفیقون کی رائے
متفق ہے پھر اسپر بھی اگر سید صاحب نشتر کی تکلیف سہنی نہین
چاہتے تو طیار رہین اوسدن کیواسطے کہ جسدن اونکی بوٹی بوٹی
اس روٹی کے عوض مین کاٹی جائیگی بقول چاہ کندہ را چاہ در پیش
وبمصداق شعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کسیکا کچھ برا چاہا ہمیشہ
دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو ؎ مشفق مین ابھی آلہ آباد مین
مولوی فریض الدین صاحب جو کہ ایک اعلی درجے کے حواری
آپکے ہین مجھسے ملے اُنھون نے تو فرمایا کہ مین نے سید صاحب
کو ہجویات اہل اسلام کی بیان کرنی اور طبع کرانی سے باز رکھا
ہے والا اس پرچہ کے دیکھنے سے تو مقدمہ بالعکس معلوم

ہوتا ہے بس ثابت ہوا کہ آپ اپنے حواریون کے بھی نہیں
مانتے ہین تو کون ستوسانتے ہین حسب القائے شیطانی سبکو
بکھانتے ہین اب ہمین تصدیق ہوا کہ شاید کوئی ہوا ہندوستان
مین ایسی آئی ہو کہ لوگ خبطی ہوتے چلے جاتے ہین چنانچہ یہان
ضلع اعظم گڈہ مین ایک مقام موضع گھوسی مین ایک مولوی صاحب
کو یہ خبط ہوا ہے کہ مین امام ہون اور شاید بعضونکا قول ہے
کہ اوس موضع مین ایک مسجد اڑہائی اینٹ کی احداث کی ہے
اوسکا نام بیت الحرام قرار دیا ہے اور کچہ جولاہونکو مثل آپکے
حواریونکے متفق کر لیا ہے اور جمعہ کے دن اس بات کا وعظ
فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی بنا کپڑا نہ پہنین جولاہونکا بنا دیسی
کپڑا پہنین کہ پرورش قوم اور ہمدردی قومی لازم ہے ہمارے
نزدیک اگر اونہین آپ اپنا نائب بنا لیتے تو عین مناسب تہا
بقولہ ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
اس مذہب نیچر سر اسر سینچر ہے یہ ترکیب مولوی صاحب سبوق الذکر
ٹھیک ہی کیا معنے کہ اصول کو اگر لیے رہے اور فروع مین تفرقہ
ڈالے تو ممکن ہے اور رینے جو آپکے جوابات اونکو سنائی
تو بہت محظوظ ہوے اور بڑے جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے

مصرعہ ہم دونون بھائی اکطرف ساری خدائی اکطرف + اسپر
مین نے عذر کیا کہ آپ اونکو اپنا بھائی نہ بنائیے اونکے حوارین
کی نسبت جو کچھ اخبارون مین چھپا ہے آپنے شاید نہین دیکھا
فرمانے لگے کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ اپنے پرچۂ اخبار
نیر اعظم واقع مراد آباد مطبوعہ ۱۶ مئی ۱۸۷۸ء صفحہ ۹ مین رقم طراز
ہے قولہ علیگڈھ ایک سور نہین معلوم کہان سے سمیع اللہ خان
صاحب جج ماتحت کے بنگلہ مین گھس گیا اوسوقت وہان کوئی
آدمی موجود نہ تھا خانصاحب نے خود ہی اوسکا لکالنا چاہا وہ
موذی نہ ٹلا بلکہ اولٹا حملہ آور ہوا اور بائیان ہاتھہ اونکا منہ مین لیکر
چابنے لگا پھر تو سخت کشتی ہوئی آخر جب اُنھون نے دیکھا کہ چھوڑتا
ہی نہین تب نے تحاشا چلائے کہ دوڑیو مارڈالا حسن اتفاق سے
ایک بھنگی اونکے بنگلے کے پاس تھا تھا وہی اونکی فریاد کو پہونچا
اور بزار مشکل اوس موذی کے پنجۂ ظلم سے چھوڑایا مگر یاران ظریف کہتے
ہین کہ اوس مسئلہ کی رو سے جس سے گردن مروڑی مرغی جائز
ہے اوسکو برائے طلباے مدرسۃ العلوم حلال کرتے تھے دہنی ہاتھہ
مین چھری تھی اور بائین سے اوسکے تھوتھنی دبایا چاہتے تھے مگر وہ
اونسے زبردست تھا نہ دبا اور تھوتھنی چھوڑا کے ہاتھہ چبا گیا

اور اگر ایسا نہوتا تو یہ غیر ممکن تھا کیونکہ سور بجائے حملہ کانپ مارتا ہے
ہاتھ ہرگز نہین چباتا یہ سنکی خاموش ہوئے دوئے پوش ہوئے پھر ملاقات نہین کی

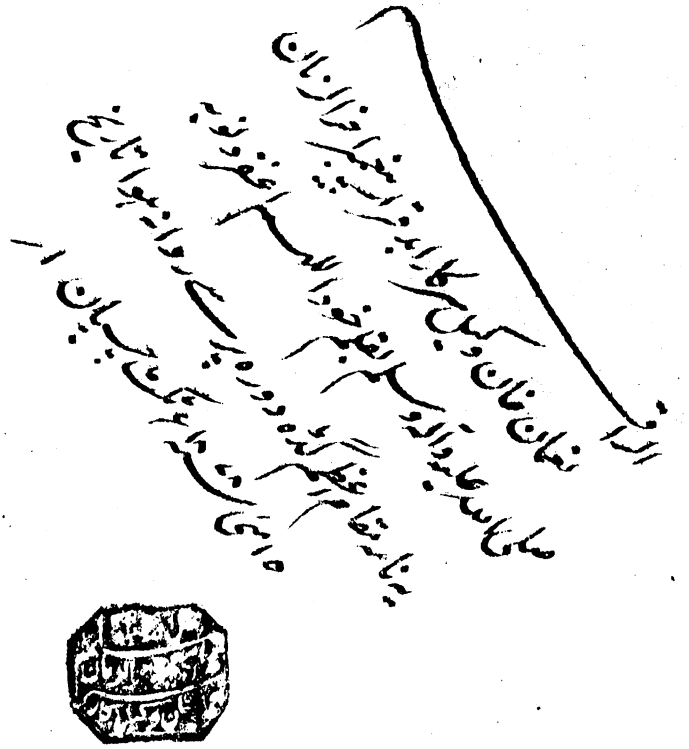

یہ نامہ بنارس سے روانہ ہوا ہے

ہوالمستعان

نامۂ نہم

لطفہ زاد علیگڈھ واقع پنشن دار نہایت جناب فیضمآب

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خاں

بعد ماوجب کے عرض رساہون نیازمند دریغولا یہان مقام بنارس ہین بطور دورہ کے آیا اکثر رؤسا سے مثل مولوی اسمعیل صاحب علمار اثنا عشری کہ بہت بڑے عالم متقی ہین اور آپکے دوست ہین

اکثر آپکی تعریف فرماتے رہے کچھ بندہ کی بھی تحریرات کو سنا اور
تعریف کے مابعد مولوی محمد عمر صاحب ساکن جونپور کہ علم عربی
مین مہارت کامل رکھتے ہین اونسے بندہ سے صحبت رہی مولوی
محمد علی صاحب سلمہ اللہ ساکن مراد آباد کی تصنیفات کے ملاحظہ کا
بہت اشتیاق ظاہر کیا مین نے کہا کہ آپ ایک خط مولوی صاحب
موصوف الصدر کی خدمت مطلب کتاب ارد انشقاق جواز الاشتقاق
کے لکھکے بھیجدیجیے یقین ہے کہ اوسیوقت وہ ارسال کرینگے
پس بموجب میرے اظہار کے مولوی صاحب نے خط لکھا کتاب
آئے اوسکو ملاحظہ فرماکے مجھ سے فرمانے لگے کہ درحقیقت
اکثر غلطیان سید صاحب کی جو مولانا محمد علی صاحب نے پکڑی ہین
ہین بہت صحیح ہین بلکہ قابل خندیدگی طفلان مکتب ہین عربیت مین
تو جناب ممدوح کو کچھ وقفیت ہے نہین معلوم ہوتے اور تواریخ
دانی کا دعوی اونکا تو صاف نادانی ہے کیا معنے کہ جب اونکو
یہی نہین معلوم کہ فرزدق شاعر ایام جہالت کا نہین ہے تو پھر
اور کیا وقفیت اونکی دیکھی جاوے رہی عربیت تو اوسکی باب مین
اس کتاب کی صفحہ ۲۰۳ مین ایک حدیث سید صاحب نے
پیش کی ہے یعنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے جسکا ایک لفظ یہ ہے (سہم غائر) اسکا ترجمہ
سید صاحب نے کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام تھا اوسکے ایک مقام پر تیر لگا الخ اسکے جواب
مین مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے **اقول** مجتہد صاحب
اصابہ سہم غائر کو لکھتے ہین اور ترجمہ کرتے ہین کہ اوسکے ایک
مقام پر تیر لگا حال آنکہ یہ ترجمہ غلط ہے اور محض بے علمی ہے
جناب مجتہد صاحب کو غائر کے معنی نہین معلوم حال آنکہ غائر
کے معنی ایک مقام کے نہین بلکہ سہم غائر اوس تیر کو کہتے ہین کہ
جسکا پھینکنے والا معلوم نہ ہووے کہ کسنے پھینکا ہے کہا جاتا
ہے جیسا کہ جوہری نے صحاح مین لکھا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے **قولہ** یعنے غائر سہام اور حجارہ سے وہ ہے کہ نہ معلوم
کسنے پھینکا الخ اسپر مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ عربی دانی مجتہد صاحب
کے ظاہر ہے اور یہہ دعوی اجتہاد ہے یہ بیان کرکے مجھسے
مولوی محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ آپکے اور جناب سید صاحب
کے خط کتابت ہے اگر آپ اونکو اطلاع دین تو مین غائر تیا چند
اونکو عربی پڑہا سکتا ہون چاہین خزینۃ البضاعت مین بہی نہ شریک
کرین لہذا بندہ عرض پرداز ہے کہ اگر مناسب ہو تو مین جناب

مولیصاحب موصوف الصدر کو بر سبیل ریل بیرنگ روانہ کردن
کچھ مضائقہ نہین ہے مگر یہ عذر البتہ بندے کی طرف سے
قابل اظہار ہے کہ مثل منشی چراغ علی صاحب ہمارے دوست
کے اونکو بھی اپنے حواریون مین شامل نہ کر لیجیے گا کہ یہ مثل
ہمین پر صادق آجاوے مصرعہ این روشنی طبع تو بر من بلا
شدی ۔ اطلاعاً عرض کیا فقط

بہر یہ نامہ لکھنؤ سے لکھا گیا درج کتاب ہے۔

ہو المستعان

نامہ دہم

سلامت
علیگڈھ
واقع
بنارس
بہادر
خانصاحب

سید صاحب فضیلت پیرای مجتہد بالرای سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہوں بندہ دورے سے مع الخیر والظفر مکان پر آیا تو دو قطعہ پرچہ اخبار اودھ پنچ ایک مطبوعۂ ۲ جولائی جلد ۲ ۱۸۷۸ء اور دوسرا جلد ۲ مطبوعۂ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

اول مین تو آپکے تہذیب کی چپتہاڑ اور دوسرے مین آپکی
قمار بازی پر بوچھار ہمنے پایا جسکے مطالعہ سے نہایت سرور
طبیعت مین آیا بہت شکر خدا بندہ بجا لایا معلوم ہوا کہ خدا کے
فضل سے اور مسلمان بہی آپکی خبر لیتے ہین خلعت ندامت آپکو
دیتے ہین آپکی انانیت کو تہ و بالا کرتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غماض ہے +
قصہ منصوبہ پونچا یاز یان دار تک + اب مین پوچہتا ہون کہ حلت
قمار آپنے کس ملت و قانون سے جائز ٹہرائی ہے یہ کیا حرکت
لغو آپکی رائے مین آئی ہے حلت منخنقہ مین تو آپکے شاگرد اول
نے یہ تاویل کی تہی کہ یعنی تا نیت کی ہے اور بیان والمیسرہ
مین تو میسر ند کر موجود ہے اسمین آپ یا آپکے حواری کیا
تاویل کرینگے کسطرح پیمانۂ خوش آمد کو بہرین گے اور نماز شکرانہ
کا حال بہی بنارس مین آپکے خوب معلوم ہوا جو کہ مسلمانون سے
آپنے پڑہوائی ایک صاحب جو کہ اوس نماز مین موجود تہے
انہون نے مجہسے کہا کہ بعد اجتماع لوگون کے سید صاحب
منبر پر تشریف لے گئے اور آیات سجدہ پڑہنا شروع کین
اسپر سب مسلمان سر بسجدہ ہوئے مابعد سب لاحول پڑہتے ہوئے

اپنے اپنے گھر ونکو روانہ ہوے مگر حکام کو یہ ثبوت ہوا کہ سید صاحب
نے معہ اور مسلمانون کے نماز شکریہ ادا کی خیر الماضی لا یذکر اب بندہ
وہی مضمون صداقت مشحون اودہ پنچ جو کہ آپکی قمار بازی کی نسبت
طبع ہوا ہے پیش کرتا ہے باین لحاظ کہ شاید آپکے ملاحظہ مین
نہ آیا ہو حواری صاحبون نے چھپایا ہو **قولہ** جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی
سنہ الیہ عیسوی

غزل

اب ارادہ ہی بدلڈالین بٹیشن اپنا — کوٹ و پتلون سی کر دین میونسن اپنا
سیتاشی مژدہ کہ سرکار سی ساقی کی مری — پنٹ اک رم کا ہوا آج سی رشن اپنا
چھوڑ کر بیدرم و در و کلیسا ہمنے — اوسکی کوچہ کو بنایا ہی سٹیشن اپنا
قومی ہمدرد کی کونسل مین شراکت کی ہی — اب علیگڈہ مین گذارینگی وکیشن اپنا
رات اک بوسہ پہ کیا کیا بت انگلش بگڑا — ہمنشین سننے کی قابل ہی مرشن اپنا
وصف مین مارگرٹ کی یہ مضامین باندھے — برک انکھو نسی لگاتا ہی اوریشن اپنا
شوق مین مرغ و مٹن چاپ کے اہل پنجر — کھودیا تمنی سوی لائی ریشن اپنا
مغربی جاری خیالات کرینگی حاذق — ہمنے ٹھہرالیا لبس یہ ایوکیشن اپنا

باقی آیندہ **قولہ شعر** جو دل قمار باز یمین بت سی لگا چکے + وہ کعبتین چھوڑ
کعبہ کو جا چکے + حضرت کل زمانہ کی اولٹا پلٹی یارون کی بہیر

بدل دنیا کی قلابازیون پر نظر سوچتے سوچتے جون ہی آنکھ جھپکی ہو
کہ متخیلہ نے جھپاک ایک بڑی لمبی چوڑی عالیشان دربار مین جا اوتارا
اہا ہا یہان تو اور ہی سامان ہے ایک بُرجُ کمر چیت آسمان سے
باتین کرتی ہوئی مینشن کا اجلاس تہا اوسپر ایک وجیہ لائق فائق عالی
دماغ جج بلکہ جج کرسیونیر ڈٹے ہوے ہین اور داہنے بائین جوری
لوگ جمع سامنے کٹہریکے پاس چار شخص کہڑے ہین اور خلقت
ہے کہ ٹوٹی پڑتی ہے کہین تل رکھنے کا ٹہکانا نہین مگر بندہ گھس پل
رتی رتی گہستا اون تک پہونچ ہی گیا معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے
لاٹری یعنے چٹہی ڈالی جو اونکو شرعاً عقلاً نقلاً قانوناً جائز تہی دوسرا
جوری مین ماخوذ تہا سیر فریب مین گرفتار جو تہا قتل مین یکتا گیا
تہا کہ اتنے مین مشیر قیصر نامی ایک حضرت نے لاٹری والے صاحب
کی اسپیچ سنکر الزام دہی اسطرح پر کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ
شروع کی ہمارے حضرت ہی ہمیشہ نئی بات نکالتے ہین کیون نہو
شیرے شاعرانہ طبیعت پائی جاتی ہے ہر وقت ایک نیا مضمون
سوجہتا ہے سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا مین کل جدید لذیذ کا مذاق
آپ ہی نے حاصل کیا ہے لاٹری جسکے معنی قمار بازی اور
جوے کی ہین اور جو عقلاً و نقلاً اور قانوناً سیطرح ناجائز تہی آپکا

خیال جواد ہر رجوع ہوا تو اپنی طبیعت کی زور سے اوسکو بھی جایز
کر دیا مقصود اس سے فقط جدت ہے نہ بدعت ماشاء اللہ چشم بددور
پڑھے ہو تجدید سے حضور کو یہانتک شوق ہے کہ شاید ایک مرتبہ خود
بخود پرانی مسجد ڈہاکر نئی گھڑی ہوئی تعلیم کا طریقہ نئے طور پر تبدیل
ہوا لباس کا خاکہ کوٹ و پتلون سے اوڑایا گیا بجاے ہاتھ کے
چھری کانٹے سے کھانا کھایا گیا بیت الخلا مین آپ ہی کا راج
وپاٹ ہی سبحان اللہ کیا بات ہے دینیات مین اسقدر تجدید
کو کام فرمایا گیا تفسیر گڑہ والی اجتہاد کا وہ شوق کہ گلا گھونٹی مرغی
بھی حلال کر دی گئی نئی روشنیت سے نیچریت کی شمع جلادی گئی
غرضکہ تجدید مین تو ہمیشہ توغل رہتا ہے حضور کی ذات والا صفات
قریب المات نہایت مغتنمات سے ہے بات کی بات مین جدت
پسند کا جلوہ ہے ایسے لوگ کہان پیدا ہوتے ہین خدا
سلامت رکھے اسکے جواب مین مجرم صاحب نے پہلے تو
ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور کھل کھلا کے خوب ہنسے پھر سکراکر
اسطرح جواب شروع کیا ہان بلاشبہ ہمنے مدرسۃ العلوم کی عمارت
کی تائید کی لیے لاٹھی ڈالی ہے بلاشبہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی
سے ہمکو اجازت بھی دیدی ہے ہمکو تعجب تہا کہ ابتک ہمارے

کسی شفیق نے اس امر کی نسبت ہمپر اعتراض نہین کیا تھا ہمارے
خیال مین نہ تھا کہ ہمنے متعدد دفعہ تسلیم کیا تھا کہ ہمکو ایسے پرہیزگار ہونے
دعوی نہین کہ اوس شے سے پرہیز کرین کہ جسمین نفع دنیا ہو اوس سے
پرہیز کرین گو آخرت مین مواخذہ ہو کیونکہ آخرت ایک گمانی بات ہے موجود
کو مفقود پر ترجیح نہین مگر ہم شکر کرتے ہین کہ ہمارا یہ خیال غلط نہا ہمارے
شفیق مشیر قیصر نے ہمپر لے دے کر ہی دی بس جو کچھ ہمارے شفیق
نے اوس جوش قلبی سے جو ہماری نسبت فرمایا ہے ہم نہایت
جوش قلبی سے اوسکا شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے دوستون
کو اوسکی خوشخبری سناتے ہین کہ لاٹری بہت کامیاب ہوئی ہے
اور بہت ٹکٹ فروخت ہو چکے ہین اور تھوڑے سے جو باقی ہین
وہ بھی بہت جلد فروخت ہو جائین گے واللہ در من قال بیت

اگر شراب خوری جرعۂ فشان بر خاک ٭ ازان گناہ کہ نفعی رسد بغیر چہ باک ٭

اسپر اثر اسپیچ کا تمام ہوتا تھا کہ ایکبارگی لوگ ایک زبان
ہو کر نات گلٹی اونہین مجرم پکارا اوٹھے پھر کیا تھا وہ تالیان بجین
کہ شبرات کے پٹاقے مات ہوئے اور وہ خوشی کے نعرے ہوئے
کہ سارا مکان گونج گیا وہ بہندنے دار کی ٹوپیان اوچھلین کہ
گویا سارے جہان کے شہانے قب ٹوٹ پڑے حضرت غل غیاڑے

آنکھہ جو کہلتی ہے تو علیگڈہ انسٹیٹیوٹ اخبار ہاتھہ مین پوچھتے پھرتے
ہین کیون بھئی علیگڈہ کی راہ کدہر ہے جہان قمار بازی بھی روا
ہے اب ہمکو یہ فکر ہے کہ سید صاحب کی دیکھا دیکھی اگر وہ تینون
مجرم بہے کہین کہ مدرسۃ العلوم کے واسطے جب روپیہ سید ہے
طور سے نہ ملا تو ہمنے چور یکے قتل کیا فریب دیا ہم تو خود وہ
جمع جو اسطرح ہاتھہ لگی کمیٹی خزینۃ الصناعت کے سپرد کرتے جاتے
تھے کہ اتنے مین پکڑ آئے تو کیا وہ بھی بری ہو جائین گے ممکن
ہے کیونکہ آج ہی کے دنکو ماقط فرما گئے ہین مصرعہ از ان گناہ کہ
رسد بغیر چہ پاک ۔ ہمارا تو خذ ما صفا ودع ما کدر مسلک لا تقربو الصلوۃ
پر عمل ہے الخ اب لیجیے پرچہ دوئمی جسمین آپکی تہذیب پر ردی
ہوئی ہے قولہ تہذیب وہ پرندہ ہے جسکا آشیانہ اہل دانش کے
دماغ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو پڑہکر احمق سا احمق آدمی
کانٹہ کیت ہو جاتا ہے وہ پوشاک لباس ہے جسکو پہنتے ہی بدن
مین چستی آجاتی ہے وہ بیل ہے جسکے کھانے سے آدمیکا
خاکہ اور سے اور ہو جاتا ہے چیستان تو درکنار آپنے تو بدر چاچ
کو بھی مات کیا ذرا فرمائے نہ بہریے ذرا باک کو روکے ہوئے پھر
زبان مین حرفا حرفا سمجھائیے جبھی جبھی تم موٹی سمجھ کا آدمی اگل سکے

پیچھے ڈنڈا لیے پھرتا ہے خبر تمہارا قول سہی سنو اول حرف دت کے
معنے تڑاق پڑاق مزاج کا جواب ننگ بو تقدیر کوئی چیز نہین
تخفیف مدنظر تو تو مین مین سے کام تین، تیرہ کر دینے سے غرض
دوسرا حرف (و) ہر کسن بخیال خویش خبطی دارد مصرعہ ہم بھی ہین
پانچون سوارون مین + ہر گھڑی وضع نئی بات نئی چال نئی رباعی
ہر کس بضمیر خویش صفا خواہد داد + آئینہ خویش را جلا خواہد داد +
ہر لحظہ پئی صفای دل بادہ بنوش + بشنو کہ ہمین کا نسہ صدا خواہد داد +
تیسرا حرف (ڈ) ال ہو کر خیر آیکا کچہ بڑ ہکے شیطان سے بھی ہے
ذرا سی چاٹ پر بات سے اپنے ہاتھہ دھو بیٹھے ذرا سی آدمیت
تھی او سے بھی آپ کھو بیٹھے چوتھا حرف (ی) یا وحشت یک
نہ شد دو شد مصرعہ یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین مل گئے +
پانچوان حرف (ب) بکر کو دین چاق جو بند + مصرعہ بادہ پیمائے
سے ہے آٹھہ پہر کام ہمین + بڑے بڑے بہے جائین
گر بڑیا پو چھے کتنی تباہ وقت تھوڑا ہے گرانی سے اگر جیتے
بچے تو پھر کہین گے ڈنڈا بغل مین لیے کھٹ پٹ یہ جیل
وہ جیل چمپت الخ الراقم اع شوق ۔ اب فرمائیے اس پیرانہ سالی
مین آپ پر یہ بوجھہ بھلا یہ کون تہذیب ہے قمار بازی سی

مدرسہ قائم کرنا یہ کون وضعداری ہے جناب من وقت اخیر ہے
کچھ گناہان ماقبل کے تدبیر کیجیے ناحق کا کاغذ سیاہ کرنا قدم
کو جادۂ راستی سے باہر دھرنا یہ کون دانائی ہے بقول حافظ شیراز
بیت چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو ۔ رندی ہوسناکی
درعہد شباب اولی + زیادہ والسلام

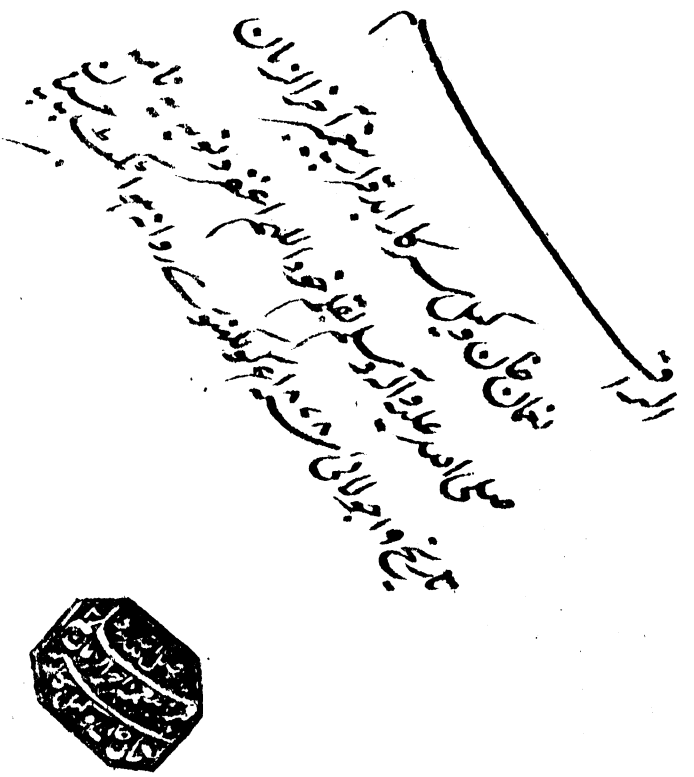

نامہ ماقبل کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا گیا

ہو المستعان

نامۂ یازدہم

بلطفہ زاد گڈہ واقع ضلع بلند شہر دار خطاب بہادر

سید صاحب مجتہد الثانی مفسر کتب آسمانی سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے عرض یہ ہے کہ بعد از ارسال نامہ ماقبل

محمد عمر خانصاحب کہ قرابت دار اور خصوصیت واقعی

نیاز مند سے رکھتے ہیں بہت مسن جہاندیدہ

سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ ہمیشہ عہد شاہی میں

شاہ اودھ کی سرکار مین عہدۂ معزز پر سرفراز رہے ہین بندہ جب
یہان لکھنؤ مین آتا ہے تو اونہین کے مکان پر اترتا ہے
مجھسے فرمانے لگے کہ آپکے اوپر احمد خانصاحب بہادر کے
خط وکتابت رہتی ہے لہذا میری طرف سے بعد ادائے
آداب تسلیمات فقط اتنا دریافت کر دیجیے کہ اُنہون نے
جو تفسیر توراۃ کی کی ہے نیکنامی لی ہے تو اس عبارت کتاب
حزقیئل باب ۲۳ کے کیا تفسیر کی ہوگی لہذا مجبوراً نیاز مند
بعینہ عبارت مذکور قلم بند کر کے بذریعہ نیاز نامہ ہذا ارسال
خدمت کرتا ہے جو کچھ اسکی تفسیر آپنے کی ہو ضرور مرحمت فرمایئگا
مجکو پیش خانصاحب معزالیہ جھوٹا نہ ٹھہریگا **قولہ** باب ۲۳ کتاب
حزقیئل - اور خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا (۲) اے
آدم زاد دو عورتین تھین جو ایک ہی ماں کے بیٹ سے پیدا
ہوئین (۳) انہون نے مصر مین زناکاری کی وہ اپنی جوانی
مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان ملی گئین اور وہان اونکی
بکر کی پستان چھوئی گئی (۴) اونمین سے بڑیکا نام اہولہ اور اوسکی
بہن اہولیبہ اور وہ میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنمین اونکی
نام اہولہ سمرون اور اہولیبہ یروشلیم (۵) اور اہولہ نے جب دونون

وہ میری تہی چنانچہ کرنے لگے اور اپنے یارون سے یعنے
اسوریون پر جو ہمسایہ تہی عاشق ہوئی (۶) کہ وے سرشکر اور
حاکمان تہے اور سب کے سب دل پسند اور جوان مرد اور سوار تہے
جو گہوڑون پر چڑہے تہے اور ارغوانی لباس پہنے ہوے تہے
(۷) اسطرح اوسنے اون سبکے ساتہہ جو اسور کے برگزیدہ مرد
تہے چنانچہ کیا اور وہ اون سبکے ساتہہ جنسے وہ عشقبازی کرتی
تہے اور اونکی ساری بتولنے ناپاک ہوگئی (۸) اوسنے ہرگز
اپنی ناکاری کو جو اوسنے مصر مین کی تہی نہ چہوڑا کیونکہ انہون نے
اوسکی جوانی مین اوس سے خلوت کی تہی انہون نے اوسکے
بکر کی پستانونکو ملا تہا اور اپنے زنا اوپر اونڈیلی تہی (۹) اسلیے
مین نے اوسے اوسکے یارون کے ہاتہہ مین یعنے اسوریون
کے ہاتہہ مین جنپر وہ مرتی تہے کردیا (۱۰) انہون نے اسکو
ننگے سر کیا اوسکے بیٹون اور بیٹیون کو چہین لیا اور اوسکو تلوار
سے مار ڈالا سو وہ عورتون کے درمیان انگشت نما ہوے
کیونکہ انہون نے اوسے عدالت سے سزا دی (۱۱) اور اوسکی
بہن اہولیبہ یہ سب کچہ دیکہا پر وہ شہوت پرستی مین اوس سے
بدتر ہوئی اور اوسنے اپنی بہن کی زناکاری کی نسبت سے

زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہی اسور یعنی اون سرشکرون اور حاکمون
پر جو اوسکی ہمسایہ تھی جو بہر کیلی پوشاک پہنتی تھی اور گھوڑونپر چڑہتی
تھی اور سبکے سب دل پسند جوان مرد تھے عاشق ہوئے (۱۳)
اور مین نے دیکہا کہ وہ بہی ناپاک ہوگئے اون دونون کی ایک ہی
راہ ورسم تھی (۱۴) بلکہ اوسنے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اوسنے
دیوار پر مردون کی صورتین دیکہین کسدیوؤنکی تصویرین جو شنگرف
سے کہچی ہوئی تہین (۱۵) اور کمر اونکے کمر بند پر ٹیکے کسے ہوئے
تہے اور اونکے سر پر اچہی رنگین پگڑیان اور دیکہنے مین سب کے
سب سرشکر ہین بابل کے بیٹون سے مشابہ جنکا وطن کسدستان
ہے (۱۶) تب دیکہتے ہی وہ اونپر مرنے لگے اور قاصدون کو
کسدیون کے ملک مین اون پاس بہیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے
اوس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑہے اور انہون نے اوس
زناکرنیوالی آلودہ کیا اور وہ جب اونسے ناپاک ہوئی تو اوسکا
جی اونسے پھر گیا (۱۸) تب اوسکی زناکاری علانیہ ہوئی اور اوسکے
برہنگی نے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تہا
ویسا میرا دل اوس سے بہی ہٹا (۱۹) تو بہی اوسنے اپنی جوانی کے
دنون کو یاد کرکے جب وہ مصر کی سرزمین مین چہنالا کرتے تہے

زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پیر اپنے اون یار ونپر مرنے لگی
جنکا بدن گدہونکا سا بدن اور جنکا انزال گھورون کا سا انزال تہا
(۲۱) اسیطرح سے تونے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جسوقت
وہ مصری تیری جوانی کے سبب تیری چہاتیان ملتے تہے پہر
یاد دلایا (۲۲) اسلیئے ای اہولیہ خداوند یہواہ یون کہتا ہے دیکہہ
مین اون یار ونکو جنسے تیرا جی پہر گیا اور یہار ونگا کہ تجہسے مخالفت
کرین اور انہین بالاؤنگا وی تجہے چارون طرف سے گہیر لیوینگے
الخ اب فرمایئے جنکا خدا اپنی جورو ونکا یہ بیان کرے اون لوگون
مین تہذیب کی جا اور آپنے اونکو علم کا دیوتا فرمایا ہے اسمعاملے
یقین ہے کہ آپنے ان آیات کے تفسیر لندن کی بادریون سے
دریافت کرکے خوب لگی ہوگی اور مسٹر ڈیسن اور مسٹر اسٹیل
پیغمبران یورپ سے خوب آپنے دریافت کرلیا ہوگا لیکن امید وار
ہون کہ اسکا جواب ضرور تحریر فرمایئے گا اور حواریان خیر سگال کو
بہی یہ نامہ دکہایئگا شاید اونکے ذہن مین کوئی تاویل آجاوے

زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی

اسکے بعد یہ نامہ مقام پٹنہ عظیم آباد سے روانہ ہوا ہے درج کتاب ہوتا ہے ۔

ہو المستعان

نامۂ دوازدہم

لطفہ زاد بہادر

سید صاحب محمد بالرای سید احمد خان صاحب

بعد ادائے حسب کے کاشف مدعا ہون در نیولا بندہ بطور دورہ جو نماز میور ہوتا ہوا مقام پٹنہ مین آیا تو ہرکارۂ اسلام ذوالاحترام نے ایک پرچۂ پارینہ تہذیب الاخلاق جسمین ایک نائب تحصیلدار صاحب آپکے ہم مذہب نے

ایک خط آپ کو بسوال ملحدانہ بطلب جواب از جانب آپ لیے لکھا
تھا اور آپنے اوسکا جواب بقول مشہور پیران نمی پرند مریدان می پرانند
لکھکے طبع کرایا ہمنے پایا لہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
مین بہی جواب دوٹہی آپکو سناتا ہون وہو ہذا — پرچۂ تہذیب الاخلاق
جلد ۴ نمبر ۲ مطبوعہ یکم صفر ۱۲۹۰ ہجری مسئلہ جبر و اختیار از جانب
سید محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار واقع الہ آباد خلاصہ سوال تحصیلدار
صاحب کا یہ ہے قولہ کہ جب خدا نے قرآن مین فرمادیا ہے کہ ہمنے
بہتونکو جن و انسان سے دوزخ کی واسطے اور اکثرونکو جنت کے
واسطے بنایا ہے اور اونکے دلونپر اور آنکہونپر مہر اور پردہ ڈالدیا
ہے کہ حق بات سنتے نہین تو پہر انبیا کا آنا اور ہدایت کرنا فضول
ٹہرا اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے تحریر فرمایا ہے الی قولہ
کہ اسکا جواب من حیث العقل و النقل تو ایخ البرسی ہو لکہیگا الخ —
اسکے بعد آپنے جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ فقط خیالی لا اُبالی
مادۂ معقولیت سے خالی موافق مذہب نیچریہ کے بہ چند تاویلات
و تمہیدات جسکو ہم لوگ و کل اہل علم بالنحو لیا خیال کرتے ہین لکہا ہے
بقولہ مصرعہ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند اگر مان بقول جناب محمد علی
صاحب کہ آپنے اپنے دل کے پہپولے اس پردہ مین خوب

بہوڑے ہین بمثلہ کہ آپ بہی تو دہلی کے روڑے ہین لکھتے ہو
قولہ کہ خدا نے انپڑہ بدوون کے لیے قرآن اونکی زبان مین
اوتارا ہے بس ہمیشہ قرآن مجید کی سیدہی سیدہی صاف صاف
معنے لیے جائین اور نکات بعد الوقوع اور کنایات واستعارات
ودلالات کے قسم کو اوسمین گھسیڑکر اوسکو کہینچنا اور تاننا نہ چاہیے
الخ الجواب بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپکو پہلے تحصیلدار صاحب
سے یہ بات اقبال کرا لینا تہا کہ آیا آپکو خدای وحدہ لاشریک لہ
کی ذات کا اقرار ہے یا نہین اگر وہ اقرار کر لیتے کہ ہان بموجب
عقیدۂ اہل اسلام کے مین اس بات کا قایل ہون کہ خداوند متعال
اس کائنات کا بانی ہے تب آپکو اوسسے پوچہنا چاہیے تہا
کہ جب ذات باری تبارک وتعالے کا ثبوت ہوا تو پہر اوسکے اوامر
ونواہی کے تبلیغ بدون انبیا علیہم السلام کے تشریف آوری کے
کیونکر ہوتے مثلاً جناب ملکہ معظمہ ام اقبالہا اس ہندوستان کے
بادشاہ ہین تو اب کوئی کہے کہ وہ یہان ہندوستان مین کبہو
تشریف لائین نہین تو اب کیا ملکہ صاحبہ کا کچہ وجود نہ ٹہرا اسکے
جواب مین مدعی یہی کہیگا کہ لاٹ صاحب اور کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب
کی زبانی ہمنے سنا ہے کہ جناب ملکہ معظمہ یہان کے بادشاہ

ہین اور ایسا حکم فرماتے ہین اب اگر کوئی رعیت یا غیر رعیت
کہے کہ ہم ان حکام مذکورہ بالا کا اعتبار نہین کرتے تو فرمایئے
موافق قانون کے حکام وقت حکم جبلخانہ بنسبت منکر کے صادر
فرماوین گے یا نہین لہذا جبکہ آدم علیہ السلام جنت سے دنیا
مین تشریف لائے اور اولاد کثیر چھوڑی تو ہر وقت اور ہر زمانہ
مین انبیا علیہم السلام اور کتاب ہدایت کی اللہ جل شانہ کو ضرورت
ہوئی ورنہ خلقت یوم جزا کو عذر دار ہوتی کہ ہمکو کسی نے احکام خداوندی سے
مطلع نہین کیا جو ہم اوسکی پابندی کرتے تو اب معاذ اللہ صفت
عدالت مین حاکم مطلق کے بٹہ لگتا دیکھو شیطان علیہ اللعن نے
جب تک کہ قصور ظاہری سرزد نہو لیا ملعون نہین کیا ورنہ کیا
خدا پہلے سے نہ جانتا تہا کہ یہ مردود ہے اب رہی یہ بات
کہ خدا قرآن مجید مین جو فرماتا ہے کہ بہتونکو جنت اور بعضونکو
دوزخ کے لیے بنایا ہے یا اونکے دلونپر اور آنکھون پر
مہر یا پردہ ڈالدیا ہے سو یہ آپکے اور آپکے سائل صاحب
کی عقل کی خوبی ہے اور اونکے بیان کی خوش اسلوبی ہے
ایسا صاحب قرآن کا مخاطب کون ہے بس اللہ جل شانہ اپنے
مخاطبہ سے فرماتا ہے کہ تو جو معجزات باہرہ دکھاتا ہے

اور سمجھاتا ہے اور لوگ ایمان نہین لاتے سو تو استعجاب نہ کر
جب تک کہ ہم ہدایت نہ کرین کوئی ہدایت نہین پا سکتا تو فقط
واسطے پہونچانے حکم کے بھیجا گیا ہے اب اگر یہ کہیے کہ برائی
و بھلائی تو پہلے ہی سے ہمارے نام لوح ازل سے لکھدی گئی ہے
تو ہم قصوروار کیونکر ہو سکتے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالے تمکو شعور اور عقل معاش اور انبیا واسطے فہمائش
کی نہ بھیجی ہوتی تو البتہ تمہارا قول کچھ جا رکھتا تھا مثلاً ایک شخص صاحب
شعور و تمیز کو ہمنے نوکر رکھا اور سبط حکمی پروش اور ہزارون نعمتین
اوسکو مہیا کردین اور اختیار بھی اچھے برے کام کا نامہ دیدیا اور منع
کر دیا کہ اگر یہ کام تمسے سرزد ہوگا تو تم سزا پاؤگے اور اگر ایسا کروگے
تو تمکو انعام ہوگا اور پھر اوسپر بھی اوسنے منہیات کو اختیار کیا
تو اب اسکو آقا اگر سزا دی تو کیا جاے الزام ہے ہان اگر منع نہ کرتا
اور اختیار اوس فعل پر نہ دیتا تو البتہ جا تھی دوسرے یہ کہ جو صاحب
کہ جبر و اختیار کے مسئلے مین گفتگو کرتے ہین کہ یہ مسئلہ لاحل ہے
پہلے اونسے یہ پوچھنا چاہیے کہ آپ اس مسئلہ کو زبان ہی سے
فرماتے ہین یا عمل بھی ہے اگر کہین کہ عمل بھی کرتے ہین تو خوردنی
و غیر خوردنی اونکے آگے رکھدیجاوے اور کہا جاوے کہ یہ دونون

اگر آپ بلا اکراہ کہا جاوین تو ہم جانین کہ آپ اس سزا پر قائم ہین
بس جسکو آپکو اچھی چیز کہنے اور بری نہ کہانیکی تمیز ہے تو اعتراض
آپکا باطل ہے اور یہ جو آپسے بعضے عقلمند فرماتے ہین کہ خیر و شر
من اللہ تعالے یعنے خیر و شر سب خدا کی طرف سی ہے یہ محض غلط
فہمی ہے ایسا صاحب اسکا مطلب یہ ہے کہ بانی خیر و شر خدا تعالے
ہے دوسرا کوئی نہین ہے حسب عقائد پارسیون کے یعنے وہ
دو خدا بتاتے ہین ایک خیر دوسرا شر کا اب رہی یہ بات کہ جو کچھ خدا
نے ہماری تقدیر مین لکھدیا ہے وہی ہوگا اب ہمکو عبادت
اور اطاعت کی ضرورت نہین ہے یہ عذر بدتر از گناہ ہے اوّل
یہ کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار دوسرے یہ کہ عند الروبجا
جب خدا تعالے پوچھیگا کہ تمنے یہ کیونکر جانا تھا کہ ہماری تقدیر
مین کفر لکھدیا ہے ہم مسلمان کیون نہین تو اسکا کیا جواب ہوگا
اور آپنے جو اپنے جواب مین اللہ جلشانہ اور دنیا کو علت اور
علۃ العلل فرمایا ہے یہ بالکل غلط فہمی آپکی ہے کیونکہ ذات باری تبارک
وتعالے شانہ صیغۂ اشتقاق نہین ہے کہ کوئی چیز اوس سے
مشتق ہو وہ حاکم مطلق ہے فرماتا ہے کن فیکون یعنے کہا
ہمنے بس ہو گئے تم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حکما کے قول پر

کاربندی کر رہی ہین مگر یہ دریافت نہین کیا کہ حکماے فلسفہ کا
کیا قول ہے دیکھو حکیم رضی جو بڑا فلسفی ہے وہ اپنی کتاب الہیات
مین لکھتا ہے قولہ کہ اتحاد متقدم الوجود و متاخر الوجود محال
ہے عند العقل اور ساتھہ اسکے مخلوق متاخر الوجود کو حدوث
لازم اور خدا کو قدم تو اتحاد قدیم اور حادث کا لازم ہوا اور یہ بھی
عند العقل محال ہے کہ قدیم وجود ابد الآباد ہے اور وجود حادث
کا مسبوق العدم ہے اور اتحاد درمیان قدیم و مسبوق العدم
کے محال ہے کہ اگر اتحاد ہو تو لازم آوے قدم حادث کا اور
حدوث قدیم کا اور وہ مفہوم متضاد ہے اور اتحاد آپکا عند العقل
محال ہے کہ اتحاد علت و معلول لازم آتا ہے کہ علت مقتضی تقدم
کو ہی اور معلول مقتضی تاخر کو ہے ذاتاً اگرچہ تقدم زمانے نہ ہو پس
اتحاد ذاتی عند العقل محال ہے پس ہرگاہ کہ اتحاد ذاتاً ناممکن ہے
لازم ہوا تغایر ذاتاً اور یہ مقتضی تعدد آلہ عقلاً و نقلاً باطل ہے الخ اب
فرمائیے کہ آپکو موافق عقیدۂ فلسفہ کے بھی باطل ہوے ابو الفضل
نے سچ کہا ہے ؎ ولد الزنا ست حاسد منعم آنکہ طالع من ✣
ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی ✣ اور یہ قول آپکا قولہ کہ خدا نے
قرآن مجید اُن پڑھ بدو پر اتارا ہے اوسمین معنی گھسیڑ کر نہ جانے

صاف صاف سید ہے سید ہے معنے لینا چاہیے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بھی آپ ہی پر منقلب ہوتی ہے تقدیر ہستی
ہے تقریر روتی ہے آپکی قابلیت کو بحر ذامت مین ڈبوتی
ہے اسلیے کہ آپنے جو تاویلات لاطائل الفاظ قرآنی مین
کیی ہین جسکا جواب ہم دے چکے ہین یعنے سورۂ نمل مین نمل سے
مراد قوم لی ہے اور ہدہد کی تاویل حضرت سلیمان علیہ السلام
کے لشکر کا سردار مراد لیا ہے بھلا فرمایئے یہ تان تون آپکی
سید ہے سید ہے معنی رکھتے ہین دیکھو قرآن مین جہان
نمل کا ذکر ہے اوسکی بعد کی آیہ یہ ہے یعنے کہا چیونٹون نے
کہ گھس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو کہ سلیمان کا لشکر ہیرہ
پیس ڈالے ولا یہم لیشعرون یعنے اونکو معلوم نہ ہو اب
فرمایئے کہ وہ کون قوم ہے کہ آدمی کے پاؤن کے تلے پس جاوے
اور اوسکو معلوم نہو اور جہان ہدہد کا ذکر ہے آگے صاف صاف
یہ آیہ ہے کہ کہا سلیمان نے ہدہد کو کہ اگر تو یہ خبر لاتا تو مین
تجھے ذبح کر ڈالتا اب فرمایئے آپکا قول اور تاویل کیسی باطل
ہوگیی والدۂ عزازیل آپکے سر ہانے رو گیی باقی یہ الفاظ اُن بیہودون
بدودون کی نسبت ہمارے آقاے نامدار فخر الانبیا کے محض

بیہودہ گوئی ہے آپنے سنا نہین جسوقت مین کہ جس بات کا
کفار کو دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا
ہے لہذا اُسوقت فصاحت و بلاغت کا کفار کو دعوی تہا
اسواسطے مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کی کہ بے پڑہے
کو مرتبۂ رسالت خاتم النبیین کا دیا گیا اور وہ عبارت پیش کرائی
گئی کہ کسی سے الا الآن اور سبکے مقابلہ مین ایک اقصر سورہ نہ بن سکے
اب آپسا منہ پیٹ رذالیکا لٹھہ نہ مانے تو کیا ہوتا ہے میان
جرأت نے سچ کہا ہے ؎ اب اونکو طائر معنے کی صید کی ہے
تلاش ٭ کہ نت پہن کے تہے کوا یکبڑے جنکی معاش ٭ لگا کے
مسند قالین پہ بیٹہے جب فراش ٭ تو کیون نہ قصر بتہورا کے
اوہ موئے خفاش ٭ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی ٭ لہذا
اسی مختصر پر نامہ تمام کیا فقط۔

پہر یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہے

ہو المستعان

نامہ سیزدہم

لطفہ زاد علیگڈھ واقع

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر

سبحان اللہ والحمد للہ وجزاک اللہ علی مصنفہ کہ بعد عرصہ دراز کے تحریر نامہ کی نوبت آئی عرصہ سے مزاج والا کی مزہ نا تھی قلم انداز بیٹھے تھے کہ قطعاً اخبار مشرا وہ پنج مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۸۷۹ء نازل ہوا طبیعت

مسرور ہوئے قلم اوٹھایا اطلاعاً جناب والا کو تحریر ہے مسٹر اودہ پنچ
صاحب تحریر فرماتے ہین چونکہ آپکے مفید مطلب کی بات ہی لہذا ہم
آپکو جناتے ہین کیا تعجب کہ اسکے صلے مین آپکو مرحبا فرماتے
ہین قولہ نئی تعلیم ۔ مسٹر اودہ پنچ صاحب ہزار کوئی سر پٹکے سمجھائے
بجھائے کچھ ہی کیون نہ کرے یہ ہندوستان کے بھلمانس
تہذیب کو گردن نہ پٹکنے دین گے سبب یہ کہ انکا طریقہ تعلیم درست
نہین مکتب غیر مہذب مولوی غیر مہذب کتابین غیر مہذب خربزہ کو دیکھکر خربزہ
رنگ پکڑتا ہے یہ مہذب کیون ہونے لگے ہان مین وہ بات
سوچتا ہون کہ جس سے نئے مہذب بنے کچھ بن ہی نہ پڑے
وہ کیا بہت آسان اور بڑی دور کی بات نہین پہلے تو مسلمانون
کی کتابون سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یکقلم محو کر دیا جاوے
اور دوسرے آمدنامہ قدیم کی ترمیم ضرور ہے لہذا آمدنامہ مین
مین سب تہذیب ختم کیے دیتا ہون وہ ہذا الی قولہ خوردن گلا
گھوٹی مرغی کھانا ۔ نوشیدن شراب پینا ۔ پوشیدن جاکٹ
پتلون یا لال ٹوپی و کالا بوٹ پہننا ۔ آویختن لال ٹوپی کا پھندنا لٹکانا
دادن گالیان دینا ۔ فروختن دنیا کے واسطے دین بیچنا ۔
پروردن کتا پالنا لینڈی ہو یا ولایتی ۔ آرد غیدن شراب پیکر

ڈکار لینا۔ بازیدن لاٹری یا کوئی اور جوا کھیلنا۔ شاشیدن کھڑے ہوکر موتنا۔ گفتن سوائے اپنے سبکو بُرا کہنا۔ گریختن آبادی سے دور بھاگنا آوردن اچھے اچھے یورپ سے بلا لینا۔ یافتن رشوت سے روپیہ پانا۔ بوسیدن کُتّے کا منہ چومنا الخ اور بھی اسی قسم کے الفاظ خیال کر لیجیے گا راقم اظہار شوق پھر اسکے بعد ایک نیا سلام بھی درج ہے چونکہ آپکے مفید مطلب ہی لہذا اور مع نامۂ ہذا کرتا ہون رہت و دروغ برگردن راوی دہرتا ہون قصور معاف نام آوری تو آپ پر ختم ہے قولہ وہ لکھتے ہین کہ چند جولاہون نے ایک روز سعید دیکھہ کر پنچایت مقرر کی اس بات کی کہ ہمارے پیغمبر صاحب کی وفات کو ایک زمانہ کثیر گذر گیا اور اون حضرت کا سلام یعنے والیکم بہت پرانا ہوگیا اور پرانی چیز سے ستھرا کام نہین چلتا اسلیے کوئی نیا سلام ایجاد کیجیے یعنے بجاے سلام والیکم کے (ڈ فلافون بھائی ڈ فلافون) مقرر کیا جاوے اور اسی پر سبھون نے عمل کیا بس یہی حال نیچریہ کا ہے الخ راقم بنارس پنچ اور اس سے پہلے اودھ پنچ پرچہ اخبار مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۶ء مین تحریر فرمایا تھا میرے دیکھنے مین آیا تھا یعنے کسی صاحب نے بطور خیر خواہی آپکے لکھا تھا قولہ کہ تہذیب الاخلاق اسلیے بند نہین ہوا جیسا کہ مرزا صاحب

بتاتے ہین اور نہ اوسکے مصنف کا ابتک لنگوٹ کہلاتا ہے
وہ لنگوٹ باندہے ہوئے تیار ہے اور یہ لنگوٹ خدا کے
سامنے کہلیگا جہان اوس پہلوان کے سر پہ پگڑی ہی بندہیگی الخ
اسپر اودہ پنج جواب دیتے ہین قولہ حضرت اسمین ایک بات کا شبہ
رہا کہ یہ لنگوٹ کہلاکے جو فرق مبارک پر پگڑی بندہیگی تو آیا ہے
لنگوٹ اُچھو ہوکر اول باآخر نسبتی دار کے موافق سر پر پہونچیگا
یا کوئی جدید پگڑی ہوگی فقط آب راقم یہ عرض کرتا ہے کہ آپکا حال
سنکر اکثر کف افسوس ملنا اور رونا آتا ہے کہ آپ کی ذات سے
بیدینی شائع ہوئی چنانچہ ابھی چندروز کا عرصہ ہوا بندہ بطور دورہ
عظیم آباد پٹنہ مین وارد ہوا اور آپکے حواری صاحبان مثل قاضی
رضا حسین صاحب و سید شمس الہدیٰ و مولوی فضل الرحمن صاحبون
سے ملاقات ہوئی اور آپکے اعتراضات نسبت قرآن کے
اور اونکے جوابات جو کہ میرے قلم سے نکلے ہین سنا تو سکوت
کیا اور بعضے صاحبون نے یہ چند اشعار فرمائے اور فرمایا
کہ خدا کے کامون مین کسکو دخل ہے اشعار یہ ہین نظم

زادہ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوح کا گمراہ ہو
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو	لاوی تبخانہ سے وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین	امی مطلق ہو خیر المرسلین
چاہ بابل ہین معذب ہون ملک	ہو مقام زہرہ بالائے فلک
بلعم باعور کو دو رخ ملے	جنتے ساحر ہین فرعون کے
زوجۂ فرعون ہووے طاہرہ	اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
کربلا مین قرۃ العین نبی	لال زہرہ کا حسین ابن علی
ظالمون کے ہاتہ سے یون ہو شہید	اور اپنا کام دل یاوے یزید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر	دشمنان حق کو ہو یون کر و فر
دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر	غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

غرضکہ اسیطرح اور بہت کچہ افسوسانہ لوگ کہتے رہے اور اکثر اشخاص آپکے معتقدین تائب بہی ہوے اور میری نسبت فرمایا کہ خدا آپکو جزاے خیر دے اطلاعاً گذارش ہوئی فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ انام سے تاریخ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ہجرے کو روانہ ہوا کٹ چیپان

اسکے بعد یہ نامہ بطور خوش طبعی کے لکھا گیا
چونکہ سید صاحب کا مزاج شاعرانہ یگانہ ہے
اسلیے بندہ نے بھی خالی مباش کچھ کیا کر یہ نامہ
لکھا درج کتاب کیا۔

ہو المستعان

نامۂ جہانم

لطیفہ زاد علیگڈھ وارث

سید صاحب خوش رای قابلیت گرای سید احمد خانصاحب بہادر

بعد ادب کے آمد مطلب پرچہ اودھ اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر
۷۰ء جسمیں آپکے بلکہ موخ درباب تعریف لفظ نیچر

جسکی تفسیر شاید ایک اونٹ کا بار ہو یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
قولہ معاذ اللہ نیچر خدا و نیچر رسول و موسیٰ و جملہ انبیا نیچر لہذا جو کوئی
ہکو نیچر کہے اوس سے برا ماننا نہ چاہیے اسپر یہ شعر بھی خیر سے
موزون کیا ہے ؎ تو وطوبا و ما و قامت یار ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ الخ **جواب** ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

سپاس ایزد جان آفرینی	نہ جان بل جملہ گیہان آفرینی
حکیم دادگستر دانش آموز	درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت	بپستی افگن اہل ضلالت
زہے پیرو رسائی اہل تحقیق	شکست انداز در خصمان زندیق
لوا افراز حق از حق پسندی	بحق جویان بہ بخشد ارجمندی

جناب من اول تو لفظ نیچر کے معنی ہماری تحقیق ہیں از روی اقوال
علماء وقت جو کہ نامی گرامی ہیں آئے ہیں مولوی لطف اللہ سلمہ اللہ
جواب استفتای ثبوت کفر بہ نسبت جناب الا جو کہ پرچہ اخبار
نور الآفاق دافع نفاق ہیں طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے اور درج کتاب
امداد الآفاق اوسمیں بہت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں
آنکو جتلاتے ہیں **قولہ** کہ لفظ نیچر بروزن کیچڑ ایک لغت یونانی ہے

انگریزی زبانمین اسکے معنی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور
خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جھکے اوسکے کرنے کرانے مین
نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب
کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال ہو اور یہی حال ہے اور
معنونکا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بی ایمانی کے ہر ایک
منفرداً و مطرداً ابیدینی اور خودرائی اور خودبینی اور خودنمائی و مافی معناہا
پر دلالت کرتا ہے اور اس قاعدہ کے پیروونکو انگریزی مین ایجرسٹ
کہتے ہین یعنے پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرل اسٹ نے اگرچہ
فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے نوبت
پہونچی ہے ازانجملہ چھیاسی ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار
لندن مین لیکن بحمداللہ کہ عقلای مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریراً
بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ بخوبی گوشمالی فرما رہے ہین اور اونکو آٹے
دال کا بھاؤ بتا رہے ہین اسٹاد وصاحب کی کتاب ایڈوالنسڈ ریڈ
اور بارنصاحب کی کتاب انٹراکشن لو اسکرپ وغیرہا مین دیکھو تو
کسطرح کھلا نیچریونکے نذمت اور مکاری اور نالائقی اور عیاری وغیرہ
من قبائح مالا تحصے مذکور و مسطور ہین اسپر بھی اگر نیا نیچری نہ شرمائے
اور بطمع ترقی جاہ چاہے کہ اس نجی کبھی بلاکو اس ہندوستان مین

پھیلائے تو ہمارے علماء محمدیہ نے جسطرح فلاسفہ اور اہل
اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دھجیان اوڑائے
ہین اور اونکو عدم کی راہین دکھائے ہین اوس سے زیادہ اس
نیچر کا سنیچر اوتارین گے اور شواظ من نار کی براہین مارین گے ذرا
بگڑے دل لیچر پیرو نیچر سرد ست یہ تو فرماوین کہ قبول نیچریت کے
تو پہلا دھرم کھو چکے تھے اور آپکے سارے کرم ہو چکے تھے لندن
مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آئے خمر خنزیر در کنار گلا گھوٹی مرغی
کے کھانے مین نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت مشاقی
ہے نبات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سی اس آئی
بمعنی نخوست دس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی رہا جو نیچریہ
طریقہ کی جانب للچائے کیا جی چاہتا ہے کہ لاٹ پادری بنجائے
اور جناب بیم صاحبہ کو لیڈی کہلائے سو یہ نیچر ہے ؎ کلاہ
خسروی و تاج شاہی + سر کل کے رسد حاشا و کلا + پان بقول بعض
نیچریونکے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے
تاکسی قوی کے حیانے لازم نہ آئے شاید بمقتضای قوت
شہوہ پہ پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو ٹوٹتے
کچھ دنون وہان کا مزا لوٹتے برای خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمائیے

پیش و پس کو یکسان نہ بنائیے الخ اب نیازمند یہ عرض کرتا ہے
کہ لفظ نیچر کے معنی جو آپنے مشخص کیے ہین اور مثل پادریونکے
ایک نیا لٹریچر گڑھا ہے یہ فقط عندیہ آپکا ٹھہرا جب تک دعوی پر کوئی
برہان عقلی یا نقلی نہ قائم ہو وہ مالیخولیا کہلاتا ہے مگر ہان یہ فرمانا آپکا
مصرعہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یہ دوسری بات ہے مگر مین افسوس سے
عرض کرتا ہون کہ آپ کچھ دنون ہمارے علماء دینداری کے صحبت کیجیے
سعی مین کرو نگاہ کیجیو مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار بالاری واقع
ضلع مراد آباد نے جو کتاب ظفر المبین بجواب اندرمن لکھی ہے
اور طبع کرائی ہے اوسکے صفحہ ۲۰۳ مین پہلے قول اندرمن لکھا
ہے قولہ حاصل آنکہ قبول ایمان آزادی ہے الخ اسپر جناب مولانا
صاحب سلمہ اللہ جواب دیتے ہین اقول حرف درویشان مدوز
مردودن تا نخواند بر سلیمی صد فسون لالہ جی تمکو ہرگز مناسب نہ تھا
کہ بات تراز و جھوڑ کر مباحثہ دینے پر ساتھہ اہل اسلام کے آمادہ
ہوتے تمنے کرشن جی کی نصیحت گوش نہ فرمائی انجام کار بہت ولت
اوٹھائی تم قبول ایمان اور وحدت ارادی کو کیا جانو بقول شخصی مصرعہ
چہ داند بوزنہ لذات ادرک پس تو قبول ایمان تو مقولہ انفعال سے
ہے اور وحدت مقولہ کم سے اور ارادہ مقولہ فعل سے پھر تمنے

کیا سمجھ کے یہ کہا کہ قبول ایمان وحدت آزادی ہے کچھ الفاظ
کے معانی بھی سمجھا کرتے ہو آخر ہی نے بضاعتی پر دبیری کا دم بھرنے
ہو تمنے صرف روٹی کما کھانیکی یہ صورت پیدا کی ہے یہ سمجھا ہو
کہ جاہلون مین بیٹھ کے اس قسم کے الفاظ بیان کرین گے
چونکہ وہ حمقا کچھ سوچتے سمجھتے نہین البتہ اسقدر تو بے شبہ
وشک آپ کے مدح مین زبان پر لاتے ہونگے ؎ ہوئی
شکست اگرچہ نصیب پر اندر + مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
مگر خوب سمجھ لیجیے کہ مدح جاہلونکے مانند منزل گھانس کی ہے
انجام اسکا بخیر نہین صاحبان عقل جب دیکھین گے تو آپ پر
سخت نفرین کرین گے کہین گے کہ اس آگندۂ جہل کی عقل مین
فتور آگیا ہے کہ ایسی خبر کو جو معقولات الفعال سے ہے کسطرح پر
عین اوس شے کا جو مقولہ کم سے ہی ٹھہراتا ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فنون حکمیہ اہل ہند مین مفقود ہین ورنہ ایسا حکیم
کل سر سبد حکمای ہند کا مبادی فنون حکمیہ مین مثل خرد کل عاجز
نہوتا الخ بس نیاز مند بنی نوع سمجھ کے عرض کیا کرتا ہے امیدوار
ہے کہ ناگوار خاطر عاطر نہ ہو ہان ایکبات میرے خیال مین گذرتی
ہے کہ شاید آپکا خیال ادہر گذرتا ہوگا کہ کچھ ایسا کام کیجیے کہ

جس سے آگے کو یادگار رہے سو ایسے خیال سے ملحد
بننا فضول ہے دیکھو کتاب اصول عجیبہ مصنفۂ محمد جمال الدین
خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست بھوپال مطبوعۂ مطبع نظامی
واقع کانپور ۱۳۰۱ھ ہجری اُنھون نے کیا خوب اصول عجیبہ تجویز
کرکے واسطے تعلیم متدیان حال کے ایک کتاب ضخیم طبع کرایا ہے
لہذا آپ بھی اگر ایسے ہی کوئی کتاب تصنیف کرکے حسب مقوا بید
اپنے حواریون کے طبع کرا کے تقسیم کرتے تو آجکل
ہندوستان بشکل ایک پاگل خانہ کے تو ہو ہی رہا ہے واسطے
یادگار ذات والاصفات عین مناسب تھا بدین وجہ دو رقعہ اوس
کتاب کے بطور پشت نمونہ از خروارے درج نامۂ ہذا کرتا ہون
ملاحظہ فرما لیجیے گا وہوالغفار رقعہ اول مہربان من سلامت بیچ سلامت
کے آیا کہ نوکر تمہارے نے نوکر ہمارے کو ایسا مارا اور مارا ہے کہ کسی نے
ایسا نہ مارا تھا نہ کوئی کسیکو ایسا مارتا تھا نہ ماریگا نہ مارتا ہے بہرکیف
چپ رہنا تمہارا واسطے تمہارے زیب نہ دیا اور زیب نہ دیا ہے
اور نہ زیب دیتا تھا اور نہ زیب دیگا اور نہ زیب دیتا ہے درحقیقت
نوکر تمہارا بیچ دنیا کے ساتھ بدنامی کے جیا اور جیا ہے کہ نہ کوئی
ایسا جیا تھا نہ جیتا تھا نہ جیے گا نہ جیتا ہے کسی مادر نے ایسا بیٹا

جیسا کہ نوکر تمہارا ہے نہ جنا نہ جنا ہے نہ کسی نے ایسا جنا تھا
نہ کوئی ماں جنی تھی نہ جنے گی نہ جنتی ہے لیکن بسبب موقوف
کرنے تمہارے کے اپنے نوکر کو اتنے قصور پر زنگار اس غم
کا دل میرا ایسے چھوٹا اور چھوٹا ہے کہ کبھو ایسا نہ چھوٹا تھا نہ چھوٹیگا
نہ چھوٹا ہے اگر موقوف نہ کرتے دل میرا ایسے یہ زنگار کبھی نہ چھوٹتا
باقی خیریت ہے الحمد و ستر ارقعہ غریب پرور سلامت
کوئی مثل جناب کے عنایت فرما ہمارا نہ ہوا نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے
نہ ہوگا نہ ہوتا ہے جو کوئی حضور سے پھرا سر اوسکا غیب سے
ٹوٹا اور ٹوٹا ہے اور ٹوٹتا ہے کہ کسی کا سر ایسا نہ ٹوٹا تھا
نہ ٹوٹیگا نہ ٹوٹتا ہے وصف تمہارا کسی نے زمانہ مین نہ سنا بلکہ
تمام خلق نے سنا ہے اور سنا تھا اور کون نہ سنتا تھا اور
سنیگا اور سنتا ہے اور کسی نے آپ کو رفیق پیر و رہنما نہ گنا
بلکہ سب نے گنا ہے اور ہر ایک نے گنا تھا اور ہر کوئی گنتا تھا
اور گنیگا اور گنتا ہے یہان سوای ذات عالی کے مین نے
دوسرے کو نہ پہچانا اور نہ پہچانا ہے اور نہ پہچانا تھا اور نہ پہچانتا تھا
اور نہ پہچانیگا اور نہ پہچانتا ہے بلکہ دوسرا کیا خیال اپنے دل
سے دھویا اور دھویا ہے ایسا کسی نے نہ دھویا تھا

نہ کوئی کبھی دہوتا تہا نہ دہوئیگا نہ دہوتا ہے گہوڑا زبان کا
میدان تعریف تمہاری بین دوڑا اور دوڑا ہی جو کبھی ایسا دوڑا تہا نہ دوڑتا تہا
نہ دوڑیگا اور غنچہ دل میرا بیچ ہوای محبت تمہاری کہلا اور کہلا ہی کہ کبھی کوئی غنچہ نکہلا
نکہلیگا نہ کہلتا ہے اور سیر غیر کو ایسا چرا اور چرا ہے کہ کسی نے
نہ چرا تہا نہ کوئی کبھی چرتا تہا نہ چریگا نہ چرتا ہے دل میرے نے
غیر کے نام پر موتا اور موتا ہے کہ کسی نے ایسا نہ موتا تہا
نہ کوئی موتتا تہا نہ موتیگا نہ موتتا ہے الخ **اقول** میرے نزدیک
ایک رئیس کلان کی تصنیف ہے اور نئی بات ہے اور آپکو
جدت پسند ہے اگر آپکے مدرسہ مین اسکی مزاولت ہو تو عین
مناسب ہے ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ

ہواستعان

نامۂ پانزدہم

لطفہ زاد علیگڈھ واقع نشن دار بہادر انصاب حب سید احمد خا

سید صاحب معدن توہمات وخیال زدہ وین شیطانی نالائال

بعد ادب کے عرض پرداز ہون کہ بندہ درینولا دورہ کرتا ہوا علیگڈھ مین جو وارد ہوا تو اکثر مشتاقین سننے آپکے جوابات کے میرے پاس حاضر آئے اور فرمایا کہ آپکے جوابات جو کہ جانب سید صاحب ہوئے ہین ہمین سنائیے ثواب دنیا و آخرت کمائیے۔

چنانچہ بندہ دو جمعہ مقیم رہا اور وہانکے مسلمانونکو آپکے جوابات جامع مسجد مین ممبر پر بیٹھکر سنایا سب محظوظ ہوئے

من بعد آپکے مدرسہ کی سیر کی ایک جلد کتاب آیات بینات خریدی
اور کچھ کتب درسی طفلان جو آپکے مدرسہ مین پڑہائی جاتی ہین دیکہنے
مین آئی ہین جس سے ثابت ہوا کہ اس تعلیم کے لڑکے ضرور تہذیب
یافتہ ہونگے اور ایک پرچہ اخبار اسٹیوٹ گزٹ مطبوعۂ تاریخ
۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء ایک مسلمان نے پیش کیا اوسمین ایک
تقریر پر از تزویر منجانب آپکی دیکہنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہی
قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ خلیفہ جس سے اشارہ ایک مذہبی
پیشوا سردار نکلتا ہے مدت سے معدوم ہے شیعہ لوگ
تو کسی شخص کے خلیفہ ہونے کی قایل نہین ہین البتہ امام کو مذہبی
پیشوا اور سردار سمجہتے ہین باقی رہے سنت جماعت انکے
پیغمبر صاحب نے فرمایا تہا کہ خلافت تیس برس رہیگی
اور اسکے بعد ظالم بادشاہون کا زمانہ ہوگا پس اہل سنت کی
مذہب کی رو سے خلافت جس سے مذہبی پیشوا کا اشارہ
نکلتا ہے حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہوئی اور حضرت امام حسن
علیہ السلام پر ختم ہوئی بلکہ اگر ٹہیک مذہب اسلام پر غور کیا جاوے
تو ان پانچون کو بہی جنکو اہل سنت و جماعت خلیفہ برحق جانتے ہین
مذہبی پیشوا ہونیکا کوئی استحقاق نہین ہے فقط اقول ایکی وہی

مثل ہوئی کہ ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا کہ دو اور دو کے
او سنے کہا چار روٹیان بہلا فرمائیے جبکہ آپکو رسالت اور معجزات
اور ثبوت ذات باری تبارک وتعالے سے انکار ہے جیسا کہ
جناب حامی الحرمین شریفین محمد علی نجش خانصاحب بہادر کے
بیان سے ثابت وظاہر ہے تو پھر خلافت کی ثبوت وعدم ثبوت
چہ معنی دارد رہی یہ بات کہ ان پانچون کو اہل سنت وجماعت خلیفۂ
برحق نہین جانتے ہین یہ آپکا عندیہ ہے یا اسپر کوئی دلیل
عقلی یا نقلی ہی آپکی جیب مین ہے ثبوت خلافت صحابہ رضوان اللہ
مین بمقابلۂ شیعان مولوی سید محمد لعلی صاحب آپکے اول
حواری نے کتاب آیات بینات لکھی جو کہ اب ہمنے آپکے مدرسہ
سے خریدی کتاب مذکور کیا آپکے ملاحظہ مین نہین گذری جو
آپنے یہ تقریر طبع کرائی رہے خطرات شیعہ وہ فقط تین سے انکار اور
دو کا اقرار کرتے ہین میرے نزدیک آپکو مانیا قطرب جنون یا خبط
یا مالیخولیا ان پانچ مین سے ایک نہ ایک عارضہ ضرور لاحق دماغ
ہے اب ضرور کسی طبیب حاذق سے خواہ مخواہ رجوع کرکے
تنقیۂ دماغ فرمائیے لندن مین جو آپ رہے اور وہان غذا
حازہ وملبوسات گرم حسب تشخیص سید امداد العلی صاحب بہادر

جوکہ استعمال مین آئین اوس سے کیا عجب کہ نفیس دشمنان
خشکی دماغ مین آئی ہوگی جس سے یہ خیالات سوجھتے ہین خدا
سمجھے یہ بشرط مداومت جنون فاحش کا احتمال ہے اور آپکی
دیکھا دیکھی جناب سمیع امد خانصاحب مع صاحبزادگان بلند اقبال
لندن کو تشریف لے گئے ہین مجھے اسٹیشن اٹاوہ پر ملے تھے
خدا اونکی خیر کرے اب دوسری بات یہ ہے کہ بندے نے
جو آپکے مدرسہ کی سیر کی تو اوسمین یہ کتاب جسکا پہلا باب یہ ہے
نظر پڑی چونکہ ایک امر بات قابل ترمیم ہے عرض کرتا ہون
قولہ گنا سنام کو تو بانور ہے ۔ پر آدمیکا اور اسکا قدرتی سانہ ہے
جہان دس گھر ہی آدمیون کے ہونگے وہان ایک کتا ضرور ہوگا ۔
اسکی خوبیان ایسی ہین کہ خواہ مخواہ اسکا رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے
ویسا غریب ہوشیار ایسا محبت کرنیوالا کوئی جانور نہین ۔ یہ اشرافونکا
دربان ہے ۔ گندڑیون کا چوکیدار غمکاریونکا مددگار ۔ اسکی
سمجھ بہت اچھی ہے جسطرح سدہا وہ اسطرح کام کرتا ہے اسے
غریبی اور امیری برابر ہے جسکا ہورہا اوسیکا ہورہا سوکھے
ٹکڑے آدھے پیٹ کھائیگا مگر جس گھر کا ہے وہین رہیگا اچھی
کھانیکے لیے امیر کے گھر نجائیگا اپنے مالک کی برے

وقتون مین رفیق ہے اور وقت پڑے پر جان دیدیتا ہے
یہ نیک جانور نیکی کو یاد رکھتا ہے برائی کو بھول جاتا ہے نیکی کرنیوالے
اسے دکھہ بھی دے تو خیال نہین کرتا ابھی بلایئے تو دم ہلاتا چلا آتا
ہے جس ہاتھ سے مار کھاتا ہے دم بھر مین اوسیکو چاٹنے لگتا
ہے اسکی پہرتی اور دوڑ مخصوص ہے بڑے بڑے بہکیت
اور جنگلی جانور اسکے شکار مین حرگوش لومڑی قسمت ہی سے بچ
نکلتے ہین شکار کی بو دور سے لیتا ہے اور بو کے پتہ پر زمین
کھودتا ہے مگر ان باتون کے واسطے سدہا ناضرورہے ہمارے
ملکون مین کسیکو خیال نہین ولایت مین لوگون نے قسم قسم کے
کتے پالے ہین اور انمین سدہایا ہے الخ **اقول** غرضکہ اسیطرح
اوسمین اور بہت تعریف کتے کی لکہی ہے اسپر مجھے خیال آیا کہ اونمین
خاصیت کتے کی ہے جو مصنف کے خیال مین نہ آئی ہو مین خدمت
والا مین بذریعہ نامہ ہذا عرض کرتا ہون اگر بطور ترمیم حاشیہ اوس کتاب
مین کردیا جاوے تو لڑکون کی تعلیم کو یقین ہے کہ بہت مفید ہووے
یہ ہے **قولہم** یرچہ اخبار مہر درخشان مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۷۶ء نمبر ۱
جلد ۲ مین مرقوم ہے - پیرس کے جارڈن ڈے انکلشن جانتا
ہے کہ کتون کے پلون کا گوشت عام طور پر کہانے مین آتے ہے

چنانچہ پہلا جلسہ کتون کے کہانیکا اس ماہ مین ہونیوالا ہے مگر پیر
والون مین ایک بات کی کمی ہے کہ جین والے کہانے کے
پلون کو تقریبًا ایک سیر روپیہ کا گوشت گائے یا بیل کا کھلا کر پالتے
ہین یہ بات فرانس والے شاید نہ کرسکین روزنامچہ پنجاب مطبوعہ
۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے **قولہ** یہ ممکن نہین کہ
بعضے نے عقل اور دہقانی محض غیر تہذیب یافتہ اسکے تلغے
کتے کی خوبیون کو پہچان سکین کتے مین بہت سے نیک خصائل
ہین مثلاً قناعت کہ اپنے مالک کی دی ہوئی چیز اور ٹکڑے پر
گذر کرتا ہے پہروفادار ہے پہر شب زندہ دار کہ تمام رات چلا کر
صبح کردیتا ہے پہر قوت دماغ پہر انسان سے انتہا درجہ کی محبت
وغیرہ پس ہر غذا انسان کی بدن مین گرم یا سرد تاثیر کرتی ہی تو کتے
کے گوشت ہی کہانیوالون کے دل مین کتے کی خاصیت یہ سب
مذکورہ بالا اور اوصاف حمیدہ ضرور پیدا کریگا پس اسلیے اگر دودھ
کا گوشت گائے یا بکری وغیرہ کا کھلا کر کتے پالے جاوین تب بھی
صریح فائدہ ہے اگرچہ تورات مین فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت
تک کو ناپاک لکھا ہے لیکن بیچنا اور بات ہے اور نوش فرمانا
اور بات ہے اور ملاؤنکے منہ بند کرنیکے لیے تو یہی دو باتین

کافی ہین اگر انہین کا قول تسلیم کیا جاوے تو کتے کے گوشت
کھانیکی ایک گناہ پر از روی نبچران سب بشمار خوبیون پر ترجیح نہین ہوسکتی
الخ ۔ اور تیسری بات یہ ہی کہ بندہ جو آپکے بار مکانپر آیا تو ایک لفافہ
آمدا زبنارس بنام نیازمند باین مضمون کہ آپکے اور سید صاحب کے
خط کتابت ہے لہذا یہ عرضی شیطان کے اوپر تک خبر پہونچا دیجیئے گا
قصور معاف بعینہ نقل عرضی مذکورہ ملاحظہ والا مین گذرا تا ہون معاف
فرمایئے گا وہو ہذا

عرضی شیطان علیہ اللعن

ایکدن شیطان گیا پیش خدا — عاجزی سے اسطرح کہنے لگا
یا الٰہ العالمین دانا ہے تو — تیری بندون کی ہی کی مجھسے دغا
پہلے کی بعیت انہون نے لعین — علم مجموعات سب مجھسے پڑہا
مین نے بھی شایق لیق اونکو سمجھ — جسقدر معلوم تہا سکہلا دیا
طمع دی روزی کی اونکا کیا — دلکو پہیرا اور انگریزی پڑہا
دیہوی پوشاک لی اونسے اوتار — کرتی اور پتلون اور جاکٹ پہنا
لیگیا لندن کو وان کی مرغیان — غیر مذبوحہ گلا گھونٹی کہلا
پختہ کار وہوشیار و ذی فنون — جان فشانی اور محبت سے کیا

اب وہ سب مجھسے ہی منکر ہوگئے | برملا اسبات کا دعوی کیا
کیسا غیطان کسنے دیکھا ہی اوسے | خارج از انسان کب پیدا ہوا
یا الٰہی تجکو تو معلوم ہے | تو نے جب آدم کو تھا پیدا کیا
کیا نہین اوسوقت مین موجود تھا | کیا نہین سجدہ سے مین منکر ہوا
عدل کر عادل ہے تو ای کبریا | دے مرے منکر لعین کو کچھ سزا
یعنے کر لندن سے اوسکو زرد رو | پیرو ون کی میرے وہ پاوے نہ بو
نیچری ملت سے دے اوسکو نکال | پیرو ونکو اوسکی تو کر پایمال
بس ہوا حکم خداوند کریم | جیسا تو فا خرج ہوا ہی ای رجیم
ایسا ہی وہ بھی نکالا جائے گا | بعد مرنیکے یہان جب آئیگا
اور دنیا مین بھی وہ ہوگا خراب | منہ سے بولیگا تو پاویگا جواب
فتوئی تکفیر اوسپر ہوئے گا | تا ابد پچتائیگا اور روئے گا

الراقم

بنارس پنچ - محلہ اوٹھہ بار ٹولہ - کتبہ ع ن ق

اقول اب نیاز مند عرض یہ کرتا ہے کہ اس مذہب جدید کے اختیار کرنے سے تو البتہ شہرت آپکی اس قدر ہوئی کہ خدا تک نوبت پہونچی میرے نزدیک اب آپ مذہبی گفتگو سے ہاتھ اوٹھائیے کچھ خیر خواہی سرکار وقت بجالائیے بقولہ جسکا کہا یئے اوسکا گائیے

بدیہات سے تو انکار نہ فرمائیے۔ اب چوتھی بات بطور خیر خواہی
آپکے عرض کرتا ہون کہ اسکا تدارک آپ پر چونکہ آپ ممبر کمیٹی کونسل
ہین لازم والزم ہے فقط ابطال روش اسلامیہ سے کچھ
خیر خواہی سرکار متصور نہین ہوتی دیکھو اخبار عام واقع لاہور ۶ جون
سنہ ۸۸ء نمبر ۱۸۶ مین لکھا ہے قولہ ایسے شریر یعنے عبدالرحمن خان
کو امارت دینے کیا اب یہی سرکار چاہتی ہے۔ اگر نہین تو وہ اب
افاغنہ اور افغانستان سے کیونکر فراغت حاصل کرین گے
اس امر مین سنجیدہ مضامین کو ہم لکھ نہین سکتے لہذا افغانستان
سے فراغت حاصل کرنیکے طریقے جو ہمارے دوست لکھنوی ظریف
نے لکھے ہین اور بتائی ہین ذیل مین لکھتے ہین۔ اول تو امارت
نیلام کردی جاوے کہ سہل الوصول ترکیب یہ ہے دوم چٹھی ڈالی جاوے
اسمین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر ہماری ہی چٹھی نکلی تو روپیہ کا روپیہ
ملا اور پھر ملک گھاتے مین سوم ایشیائی قصون مین جیسا دستور
پایا جاتا ہے صبح کو جو شخص پہلے داخل شہر ہو وہ شہریار بنایا جاوے
چہارم ہما تو عنقا ہے باز کی تلاش ایسی عجلت مین وقت سے خالی
نہین لہذا مناسب ہے کہ کابل مین ایک جلسۂ عام مقرر ہو اور
بالاحصار سے اُلو اوڑایا جاوے جسکی طرف میل کرے وہ امیر

بنایا جاوے اگر امیون کی طرح الوکا ملنا بھی کابل مین سہل ممنوع ہو تو فرقہ کنشر ڈیو سے درخواست کیجاوے وہ ولایت سے باسانی بھیج سکتے ہین ۔

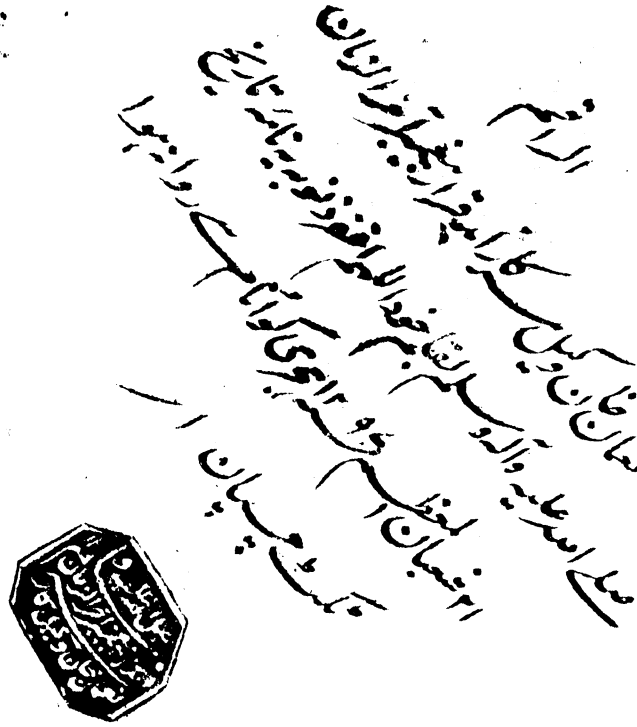

پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

۱۶

نامۂ شانزدہم

سلامت علیگڈھ واقع پنشن وار حضور

سید صاحب مظہر الطاف و کرم عالی ہمم سید احمد خانصاحب

بعد ادائے حسب مدعا طراز ہون ایک پرچہ اخبار شعلۂ طور کانپور مطبوعہ ۱۲ - اکتوبر ۱۸۷۰ء میرے دیکھنے مین آیا چونکہ آپکے مطلب کی بات ہے گو کہ تمام عالم کے نزدیک مزخرفات ہے اسلئے

نیاز مند بطور اطلاع حضور والا مین عرض پرداز ہے
قولہ ولایتی تہذیب اخبار پرونٹہ نامے مین لکھا ہے کہ جناب
مسٹر ارسٹڈ بارلٹ صاحب بہادر طولعمرہ ممبر پارلیمنٹ آجکل
اس غور و فکر مین ہین کہ ایک اس قسم کا مسودہ قانون پارلیمنٹ
کے جلسۂ آیندہ مین پیش کرین کہ پھر اسکے روسے ہر شخص اپنے دادی سے
شادی کر سکے اور کوئی معترض نہو اسپر صاحب اخبار نے یہ لکھا ہے
قولہم سچ ہے تہذیب بڑی نعمت ہے الخ **اقول** لہذا بندگی
عرض یہ ہے کہ آپ ہندوستان مین کل مہذبین کے اعلی افسر
یا سرگروہ ہین آپکو اس جلسۂ آیندہ مین مع حواریون کے شریک
ہونا پر ضرور ہے نیاز مند جو اسی آپکی طرف سے دورہ کرتا ہوا ماہ
شعبان مین گھر کو آتا تھا تو راہ مین شاہجہان پور مین اتفاق قیام کا
ہوا لوگون نے جناب زین العابدین خانصاحب سے ملاقات کرائی
کچھ میرے روبکاری سنین بعدہ یہ فرمایا کہ سید صاحب ہمدردی
قومی اور رفاہ خلایق کی مدعی ہین چاہتے ہین کہ وہ علم خلقت حاصل
کرے کہ جس سے صورت معاش متصور ہو اسپر مین نے عرض کیا
کہ معاش کسی علم پر منحصر نہین ہے دیکھو لندن مین کوئی بجز از
عورت و مرد نے علم نہی نہ ہوگا مگر افلاس کا یہ حال ہے کہ پرچہ اخبار

مشیر قیصر واقع لکھنو مطبوعہ ۱۸۸۱ء واقع تاریخ ۲۹ جون مین
رقمطراز ہے قولہ لندن کے فقیر - ہفتہ گذشتہ کو جو شمار
کیے گئے تو اونکی تعداد ۸۸ ہزار ۸ سو ۷۸ - آدمی نکلے اس
سال گذشتہ کی نسبت ۳۴ ہزار ۶ سو ۹۴ فقیر زیادہ ہین الخ
اب فرمایئے کہ علم حاصل کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا جو آدمی اپنی عمر عزیز
انگریزی دانی یا جغرافیہ مین صرف کرے رہا مذہب جدید نیچریہ
اوسکی شکل دیکھیے پرچۂ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۰ - اگست ۱۸۸۱ء
کسی صاحب نے اودھ پنچ سے استفسار کیا تھا قولہ حضرت
مدتون سے تمام ہند مین اور خصوصا آپکے اخبار مین نیچر
نیچر نظر آتا ہے مین گرداب فکر مین غوطے کھا رہا ہون کہ یہ کیا
بلا ہے کس کہیت کی مولی ہے کس جنگل کا جانور ہے اور عقیہ
کا شر مرغ ہے یا عرب کا اونٹ ہے یا برہما کا ہاتھی ہے
عوج بن عنق کا ساتھی ہے حشرات ارضی ہے یا سم فرسی
ہے جمادات سے ہے یا نباتات سے ہے حیوانات سے
ہے آخر یہ کیا ہے اسپر اودھ پنچ نے جواب دیا ہے اول
حضرت سنیے یہ موالید ثلاثہ سے باہر ہے اس سے کوئی
نہین باہر ہے مین حلیہ بتاتا ہون آپ علیگڈھ جاکے

ڈھونڈ لیجیے حلیہ سر پر لال لال سرپوش اور اوسپر کالی دسم منہ
مین جلتا سوختہ ہاتھہ مین کبری ساتھہ مین کتا بدن مین جاکٹ ٹانگ مین
پتلون پیر مین تو بڑا کمیٹیون کا شائق لامذہبون مین لائق لاٹری
پر عاشق کالون سے نفرت گورون سے الفت روش اسلام سے
کلفت منہ مین سور گڈام پانچون سوارون مین نام گڈ مارننگ
بجاے سلام لبس بس حلیہ تمام - الراقم جوینده) اب فرمایئے
اگر یہی مذہب ہے تو ایسے مذہب کو ہمارا اسلام اس سے تو کانپور
کا ٹھگ ع - ن بہتر ہے جسپر ہمارے دوست شیخ رحمت اللہ
سلمہ اللہ متخلص بہ رعد نے کیا خوب کہا ہے ؎ نہ دام زاہد
مکار مین تو آ ایدل ۔ کہ وان بجاے ہے مگر بوریا کے لیے + مگر
ہان شہرہ آپکا البتہ از شرق تا غرب خوب ہو رہا ہے چنانچہ ایک
پرچہ اخبار مشیر قیصر واقع لکھنؤ میری نگاہ سے عرصہ ہوتا ہے
گذرا تھا اوسمین ایک مضمون کی غزل جو یقین ہے کہ آدم سے
تا ایندم بہت شعر اگذرے ہین کسی نے نہ کہی ہوگی دیکھنے مین
آئی ہے چند شعر اسوقت یاد پڑتے ہین بطور ہدیۂ احباب
جناب والا کو سناتا ہون قولہ ہر زمانہ اور ہر قوم مین اپنے اپنے
محاورہ کے موافق قسمونکا رواج ہوتا ہے چنانچہ خود خداوند کریم

نے حسب محاورہ اہل عرب کہین اپنے رسولون کے اور کہین
اپنے فرشتون کی قسم کہائی ہے اور کہین تارون کی کہین درخت
زیتون کی کہین دوڑتے گھوڑون کی وغیرہ وغیرہ یہی حال زمانے
کے لوگون کا ہے اگر تمام جہان کی قسمون کو جمع کیا جاوے
تو سوائے فالن صاحب کے دگنشنری کی اور کہین گنجایش
نہ ہو مگر ہم مختصراً لکھتے ہین مثال اہل اسلام واللہ باللہ سوگند
بخدا قرآن کی قسم باباجان کی قسم حضرت عباس علمدار کی قسم مثال
اہل ہنود علم کی قسم گنگا کی قسم رام دوہائی وغیرہ وغیرہ خیر یہ سب قسمین
تو نہین علاوہ اسکے اس زمانہ کے مناسب حال نامہ نگار سٹر
اودیہ نے اپنے ایک نظم مین کچہ قسمین لکھی ہین جو سب زمانہ سے
عجیب ہین چنانچہ انتخاب اوسکا ہم بہی اپنے مذاق پسند ناظرین
کے نذر کرتے ہین وہو ہذا

نظم

تجھے اپنی زندگی کی ہے کچہ خبر	بیا ساقیا کم ہیر کم ہیر
کرم ہمپہ کر آ برو آج رکھہ	ذرا کوٹ پتلون کی لاج رکھہ
بڑا نڈہی پلا برف مین جہل کی آج	دنا دن لوڑی کاگ بوتل کا آج
کسی شرم تہذیب باقی رہے	پیالہ نہین لال ٹوپی سہی

قسم اپنے بل ڈانک کے جان کی | قسم ہے پکالن کے دوکان کی
قسم دل کی جسپر ٹپکتی ہے رال | قسم ٹوپیون کی جو ہین لال لال
قسم بوٹ کی جو پہنتے ہین ہم | قسم کوٹ کی جس سے بنتے ہین ہم
قسم لاٹری کی قسم سود کی | قسم بندرونکے اوچھیل کود کی
قسم چار اونگل کے بالونکی ہے | قسم اپنے عمدہ خیالون کی ہے
گلا گھوٹی مرغی کے سر کی قسم | ہین ننگے یہ گدا دنکے سر کی قسم
قسم کرسینکی قسم میز کی | قسم وادی وحشت انگیز کی
قسم اپنے پتلون کی جو ہے زیب | قسم لہو کی جو ہے عرفا درست
قسم خودسری کی کہ مرغوب ہے | قسم طرز یورپ کی جو خوب ہے
قسم کعبۂ لندن پاک کی | قسم نگلستان کے خاک کی
ٹفن کی قسم حاضری کی قسم | غرض اس نئی روشنی کی قسم الخ

اقول اگر یہ ہدیہ میرا نا پسند ہو تو جواب تحریر فرمائیگا فقط الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶ - اکتوبر کو کانپور سے روانہ ہوا انکمٹ جیپان ۰

اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا

ہو المستعان

نامۂ ہفتادوہشتم ۷۸

سلامت علیگڈھ واقع نشن وار جناب بہادر

سید صاحب مجتہد بی شعور سراپا زور سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے مدعا از ہون ۵ رہنمائی خلق کی چاہے تو راہ کج نہ چل ۵ شیخ ہونے سے عصا محروم چوب تاک ہے ۵ درینولا التفسیر مصنفہ آپکے تعدادی دو پارہ قرآن مجید مرسلہ علماء اسلام میرے پاس آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی واہ کیا بات ہے خراصونی نوآپ

ختم ہے پہلے تو عرض یہ ہے کہ آپنے جو تفسیر سورۂ جن اور
سورۂ فیل کی کی تھی نیک نامی لی تھی اوسکا جواب نیاز مند
نے عرصہ ہوا کہ لکھکے خدمت سراپا ندرت مین روانہ کیا
اوسکا جواب آپنے لکھہ لیا ہوتا تب حوصلہ کیا ہوتا مین حیران
ہون کہ جبکہ آپکو جواب دینے کی لیاقت نہین ہے تو پھر بحث
کرنا کیا ضرور ہے اور پھر بحث بھی ایسی کہ نری زٹل سے بھری
ہوئی دوسرے یہ کہ توریت کے آیات سے مطابقت آیات
قرآنی یہ محض نادانی ہی مثلاً آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ۔ جبرئیل
اسپر آپ نظر لاتے ہین کہ توریت کی پیدائش کی کتاب مین لکھا
ہے کہ یعقوب پیغمبر رات بھر ایک شخص سے کشتی لڑتے
رہے اور صبح ہوتے یعقوب کے یا اوسکی پانوکی بہتیر کے
نس مڑور کے دیمارا اور چل دیا وہ فرشتہ تھا لہذا یہودیون
کی کتب مقدسہ مین بیماری پر بھی فرشتہ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ
یعقوب کو وجع الورک کی بیماری تھی الخ۔ اقول واہ سبحان اللہ
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپنی تالمود یہود بھی شاید نہین دیکھین
اور قرآن کی تفسیر کرنیکو مستعد ہو بیٹھے تاریخ یوسف مورخ دیکھئے
اوسمین لکھا ہے اور کل یہود کا اتفاق ہے کہ وہ کشتی لڑنیوالا

تالمود قسم ۱ جلد ۱۲ ورق ۱۰۱

خدا تھا چنانچہ یعقوب یہودی جو کہ اب فوت ہوا ہے مین نے
اوس سے پوچھا کہ یہ بات یعنی خدا سے کشتی لڑنا صحیح ہے
اوسنے کہا کہ صحیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جانور
کے بہتیرا نکا گوشت نہین کھاتے ہین باین وجہ کہ خدا نے
مڑوری ہے الخ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ فرشتہ تھا اور ہماری
تھی اب مین خدمت سرایا مدت مین عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی کہے
کہ سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی لندنی صاحب کے
جو گلے مین آماس ہے یا مسکن خناس ہے لہذا یہ ایک فرشتہ
تاری ہے جو گلوی نا مبارک سید سے چسپان ہے تو پھر اسکا کیا جواب
ہوگا مجھے اس آپ کی لیاقت پر بڑا افسوس آتا ہے کہ آپ بدیہات
سے انکار کرتے ہین ایضاً صاحب فرشتہ ایک خلقت خدا ہے
اور جبرئیل علیہ السلام تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین حضرت دحیہ کلبی کی شکل پر اکثر تشریف لائے ہین مجمع عام مین
اور فتوح شام و غزوات محمدی مین دیکھیے مثل جنگ بدر و احد
مین فرشتونکا جنگ کرنا آدمیون کی شکل پر صاف ظاہر ہے چنانچہ
روایت ہے کہ جنگ بدر مین حضرت عباس رضی اللہ تعالے
عنہ کو ایک شخص نے چونکہ آپ قوی الجثہ تھے باندھ کے ایک

صحابی کے حوالے کیا تھا اور کہا تھا کہ انہین اسیطرح سے حضرت
کی خدمت مین لیجانا جب وہ صحابی اونہین خدمت عالی مین اسطرح
لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمنے اسطرح انکو کیونکر باندہ یا یا صحابی
رضوان اللہ نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص سپید پوش کہ اوسکو
مین نہین پہچانتا ہون مجھے انہین باندہ کے دیدیا اسپر حضور اقدس
نے ارشاد کیا کہ وہ فرشتہ تھا میرے یہ کہ پہلے توریت و انجیل
رائج الوقت کے اپنی تصدیق کرلے ہوتے کہ یہ وہی توریت
و انجیل ہے جسکا قرآن ناطق ہے ہماری کتاب کا دوسرا طبقہ طبع
ہو رہا ہے انشاء اللہ پہلے خدمت والا مین مرسل ہوگا اور ہمارا
ہفت جلسہ مدت ہوئی جو دو ہزار جلد طبع ہو کر تمام ہندوستان
مین مشتہر ہوگیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمائیے ایک جلد مولوی اسمعیل
صاحب کے پاس موجود ہے کہ جسمین میر مجلس میجر آرصاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر رای بریلی میر مجلس تھے تو یقین ہے کہ آپکے قلب
منقلب کو تسکین ہوگی اگر ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم کے آپ
مصداق نہین ہوتے ہین ورنہ مصرعہ تربیت نا اہل را چون گکان
برگنبدست ۔ جناب من آپنے تکلیف بہت کی مگر چونکہ اللہ تعالے
اپنے کلام پاک کا خود محافظ ہے کچھ نہوا کسی نے سچ کہا ہے

سے کار خرد سے ہرگز نہ گئے بید کے خار ٭ بندر خنہ نہ ہوا
آبکے گل مالے سے ٭ اب اور سنیے ہر چند کہ مجکو لکھتے شرم
آتی ہے مگر باین خیال کہ شاید آپ متنبہ ہون اسلیے بطور اطلاع
تحریر ہے پرچۂ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ء قولہ منتظمان
مدرسۃ العلوم کو شرم و غیرت دلانیکی واسطے چند شعر درج کرتے ہین
یہ اشعار ہمارے دو نامہ نگارون نے اوس ناپاک مقدمہ کے
بابت لکھے جو بقول مراد آبادی ہمعصر کے مدرسۃ العلوم مین ۱۴
مئی سنہ حال کو مولوی مشتاق حسین صاحب کے روبرو پیش
ہوا تھا۔ اسمین تین لڑکے ایک نو سالہ لڑکے کے ساتھ فعل شنیع
کرتے پکڑے گئے جسمین سے دو نکال دیے گئے اور ایک کی
ساتھ کسیقدر رعایت کی گئی وہ ہذا۔ **اشعار**

چودھوین مئی کا ماجرا ہے یہ	ماجرا کیا کہ ایک بلا ہے یہ
قوم کے حق مین سنکیا ہی یہ	مجکو افسوس آرہا ہے یہ
ایک لونڈے پہ تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار
ای علیگڈھ تجھے سلام مرا	بگڑا اسکول مین غلام مرا
بد ہوا سفت ہی مین نام مرا	اب تو یہ ہی سدا کلام مرا
ایک لونڈے پر تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار

کوئی کاظم حسین کو سمجھاؤ | کوئی احمد رضا کو عقل بتاؤ
کوئی عبد المجید کو دھمکاؤ | یاد رکھو پڑین گی پٹرنے بھاؤ

ایک لونڈی پہ تین تین سوار
ایسے اسکول پر علی کی سنوار

راقم

دوسری صنا فرماتے ہین

اغلام موخت بروزن اسوخت

ایسا تو علیگڈھ کبھی بدنام نہوتا | اخبارون مین اس طور سے کہرام نہوتا
بازارون مین چرچا سحر و شام نہوتا | تہذیب کا یارو یہ بد انجام نہوتا
سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

تذکیری الف ہای ہین ادغام نہوتا | طلاب مہذب سی تو اقدام نہوتا
آب جو بد سے جوہر اجرام نہوتا | وہ فیض سے اسکام کی ناکام نہوتا
سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

کہرے تو وہان جاتی ہین پڑنے کی بنا سے | جب رہنے لگی لگتے ہین شیطان کو چرانے
تہذیب کو کہتی ہین یہ ہین امر بر انے | سید کو یہ آتے ہین مگر گشت سنانے

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا
بیدین نہ تو ہوتا اور بدنام نہوتا

راقم

مرتکشت خان از گنڈر کی ضلع مراد آباد

اقول اب فرمایئے کہ ذات قریب الممات والا نے اون امور کو تازہ کیا جو یزید ملعون نے اپنی حکومت مین شایع کیے تھے مولوی عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ اپنی تصنیف سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین **قولہ** کہ یزید ملعون نے اپنی حکومت مین منہیات شرعیہ کو مثل زنا و لواطت اور بہن کا بہائی سے بیاہ علانیہ جاری کیا تھا الخ بس معلوم ہوا کہ وہی سرشتہ آپنے بنام تہذیب قایم کیا ہے اور تاریخ اکبری مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ نے جب مذہب الحاد اختیار کیا ہے تو اس فعل کا نام مشغلہ آلہیہ رکھا تھا جو اسی بدکام جانتا تھا اوسی قتل کا حکم دیا جاتا تھا میرے نزدیک اب اسکے رواج مین دم نہ ماریگا کہ عملدار سرکار ہذا مین اسپر سخت سزا مرقوم ہے کسی وکیل ڈبلو یافتہ سے دریافت کر لیجیے گا جناب من بہت باتون مین ہم آپکے خیر خواہی کر رہے ہین اطلاعاً گذارش ہوئی - برسولان بلاغ باشد و بس

کسی نے اسوقت کیواسطے یہ شعر لکھ رکھا تھا ؎ میکدہ میں گو
سراسر فعل نامعقول ہے ۔ مدرسہ دیکھا تو وہاں بھی فاعل و مفعول

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۱ شعبان المعظم کو لکھنؤ سے
روانہ کیا گیا تکلت چسپان ۔

اب کچھ جوابات اعتراضات مولوی سید مہدی علی صاحب
کے بھی درج کتاب ہذا مناسب معلوم ہوئے کہ
واعظین کے کام آویں پہلے تو وہ جب
تحصیلداری مرزاپور پر سرفراز ہوئے اور
جناب سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس
سے دست بیعت ہوئی تو یہ اعتراض نسبت شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام کے لکھا۔

ہوالمستعان
نامۂ اول

زادلطفہ
مرزاپور
تحصیلدار
صاحب
سید مہدی علی

مولویصاحب معدن فضل و کمال سریع الفہم ضعیف البقال مولوی
بعد از سلام سنت الاسلام ہدایت الینام مشہود رائے
سامی باد در ینولا قطعۂ اخبار مطبع منشی نولکشور صاحب

واقع، جون ۱۸۷۰ء مقام لکھنؤ کا ہنے یا تتمہ جواب عرضداشت
سید احمد خانصاحب منجانب آپسے ہمارے مطالعہ مین آیا کیفیت
واقعی ذہن مین آئی اجازت تحریر جواب باصواب آپنے جناب
معلے القاب سے پائی درگفتگو باز ہوا سلسلہ رسل ورسائل آغاز
ہوا آپکا قول ہے بالکل ڈانواڈول ہے جسکی ناپ ہے نہ تول
ہے بقول نعمت خان عالی قطعہ بسر حد رسیدہ خلق را افراط ناداری
کہ معنی ہم ندارد این زبان حرف سخن دانی + محاسب سال را بنوشت
ماہ روز مورد دفتر + برای آنکہ معلومش نہ شد شوال شعبانی ۔ آپ فرماتے
ہین قولہ کہ اب ہم آنکھہ سے دیکھتے ہین کہ ہم مین علم معقول رہا نہ
منقول نہ عقلی مسائل سے وقوف نہ نقلی سے اب صرف اپنے
پرانے قصون پر اتراتے ہین اور اپنے باپ دادا کی چال چلن
پر چلتے ہین اور ذرا عقل و فہم کو دخل نہین دیتے جو بات ہمارے
دلون مین عادتًا سما رہی ہے نیک و بد مین ذرا تمیز نہین کرتے
اور اگر بعضے عقلمند کچھ سمجھتے بھی ہین تو عوام کے خوف اور تکفیر
کے فتوی کی ڈر سے کچھ زبان سے نکال نہین سکتے کسی قصہ
کو گو کیسا ہی جھوٹا ہو کسی حضرت کی کیا مجال جو زبان سے کہہ سکے
کہ جھوٹھہ ہے اور کسی مسئلہ کو کیسا ہی پوچ ہو کسی حضرت کی کیا

طاقت کہ زبان پر لاسکے کہ یہہ غلط ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک
حضرت واعظ صاحب سے ہمنے یہ سنا کہ جسوقت امام حسین
علیہ السلام شہید ہوئے ہین تب سے آسمان پر شفق کی سرخی
نمودار ہوتی ہے تاکہ ایک نشانی خدا کی غضب کی دنیا مین ظاہر
ہو اگرچہ اسکو سنکے سبھون نے واہ واہ کہے پر مین نے
دل سے آہ کی اور رویا لوگ مجھکو رقیق القلب سمجھے اور بڑا محب
حسین کہنے لگے مین نے کہا کہ مین امام کو نہین روتا مولوی
صاحب کی عقل پر روتا ہون جو ایسی جھوٹی باتون اور ایسی لچر
روایتون سے ہمارے مذہب کو بگاڑتے ہین اور اسی قسم
کی ہندوؤن کے پنڈتون کی طرح بیٹھے کتھا کہتے ہین پس
یہ سنکر سب مجھے خارجی اور ناصبی کہنے لگے اور دشمن
اہلبیت جاننے لگے مینے کہا کہ بھائیو امام حسین کی بزرگی اور
فضیلت کے لیے اونکی سیادت اور قرابت جو رسول مقبول کے
ساتھہ ہے کیا کم ہے جو تم ایسی جھوٹی باتون سے اسمین داغ
لگاتے ہو اور جو مجکو اونسے محبت ہے اوسکا ہزارواں حصہ بھی
تمھارے دلون مین نہ ہوگا کہ اگر امام حسین تمھارے آقا ہین تو میرے
دادا ہین اونکی مصیبت پر رونیکا حق مجھپر زیادہ ہے یا تمھپر پس

جس صورت مین کہ خواص و عوام کا یہ حال ہے اور کسی طرح پر اپنے
پرانے چال چلن چھوڑنیکا کوئی قصد نکرے تو ترقی اسلام کی امید
معلوم اور مذہب کی ان کدورتون سے صفائی دشوار الخ جواب
مشفق مین یہ تقریر آپکی سراسر بے بنیاد ہے اونٹ کا پاؤ ہے
اسواسطیکہ متقدمین کے قول پر متاخرین کا قول کسیطرح ترجیح نہین رکھسکتا
دیکھو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کہ جنکے قول
کی صحت از شرق تا غرب ہو رہی ہے اسکو کون چھوڑیگا کوچۂ راستی
سے منہ موڑیگا اور ایک شخص زردست دنیا پسند خوش آمد تاب جو کہ
اپنے قول مین خود مقر ہے کہ ہم مین علم معقول رہا نہ منقول نہ عقلی
مسائل سے واقف نہ نقلی سے بقول شخصے خانۂ آخرت کور کے
ہین اپنے ہی بیان سے اپنی علمیت کی تانگ توڑتے ہین بھلا
کب یقین کرین گے علماء متقدمین کے قول سے پھرین گے
ایضاً صاحب مولانا صاحب رحمہ اللہ کتاب سر الشہادتین مین تو یون
فرماتے ہین آپکو جتاتے ہین قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ سرخی شفق کی کنارون آسمان پر قبل شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی اوسکا کچھ وجود نہ تھا ابن جوزی نے لکھا
ہے کہ آسمان کی سرخی کا بھید یہ تھا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے

خون جوش مین آتا ہے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور اللہ تعالی
چونکہ جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اوسنے
اپنے غضب کے اظہار کے واسطے تمام آسمان کو سرخ کردیا تھا
اور یہ بھی روایتون مین آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کے دن سورج گہن ایسا پڑا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور
لوگون کو گمان ہوا کہ شاید قیامت آج ہی ہے تحریر از صواعق
محرقہ الخ **اقول** اب فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ کون بینا
کون ہارا کسنے یہ میدان مارا حضرت من علمیت پر بزرگی نہین ہے
عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت مین فتور ہے
تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ علمیت پر بزرگی ہوتی تو
شیطان کی اتباع لازم آتی اسواسطیکہ اوسکی علمیت کو
آپکی علمیت پر فوقیت ہے ہر چند کہ آپ اکثر لوگونکو اوسکی پیروی کا
ذوق ہے **قطعہ** خوشنا بہ دل خورکہ شراب بہ ازین نیست ٭
دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ در کنز و ہدایا نتوان یافت
مندارا ٭ در صفحۂ گل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ امنا بہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ مولوی صاحب کی عقل پر روتا ہون کہ ایسی یوح
قصے دین مین داخل کرکے دین کو بگاڑتے ہین الخ **اقول**

تو اب یہ پوچ بیان آپکا کیسا پوچ ہو گیا مادۂ معقولیت آپکا اور آپکے
مشیر الدولہ کا ہو گیا بقولہ ؎ اک بچا حجام بہرتے تھے سبھونکو
مونڈتے + آج اس کوچہ مین اونکی ہی حجامت ہو گئی + اب لیجیے
یہ فقرہ **قولہ** کہ مین اونکی اولاد ہون اور وہ میرے جد امجد ہین اونکا
ماتم جو مجھپر ہے وہ دوسرے پر نہین الخ **اقول** یہ بھی آپکا خیال
خام ہے زبانی ہے جھوٹی کہانی ہے ابلہ فریبی کی نشانی ہے
حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **بیت** پسر نوح با بدان بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد + پس اس صورت مین آپ اسکے مصداق
ہوئے ہم وکیل ہین ہادی سبیل ہین اپنے عہدۂ جواب دینے
سے بیباق ہوئے ہان اب اگر شاید کوئی کہے کہ وہ سادات
تھے اگر ایسا نہ تھا تو یہ اعتراض انہون نے کیون کیا تو اوسکا جواب
یہ ہے ؎ جو سعادتمند ہین رکھتے ہین وہ سبکو عزیز + ناخلف
بیٹا کرے اپنے پدر کا سامنا + برا نہ مانیے گا ہمکو جواب باصواب
سے ضرور سرفراز فرمائیے گا مثل مولوی صفدر علی صاحب خلیلپوری
عقل سے دوری اور مولوی عماد الدین پانی پتی لاامتی سرخ خامنوی
نہ کہائیے گا زیادہ والسلام ——————

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۳ فروری ۱۸۷۱ء کو انام سے روانہ ہوا تکٹ چسپاں ار

پھر اسکے بعد مولویصاحب کا عہدہ جو بڑھا آگے
بڑھ قرآن شریف پر اعتراض گڑھے
اوسکا جواب بھی لکھکے روانہ ہوا درج کتاب کیا

ہو المستعان

نامۂ دوم

نامۂ علی الاطلاق بجواب اخبار تہذیب الاخلاق

لطفہ زاد صاحب مہد تعلیے

مولوی صاحب فضیلت پیرا قالمیت گرامی مصباحی ضیا موجد تفسیر بالرای مولوی سید
بعد سلام سنت الاسلام ہدایت انجام مشہود رای سامی
باد اعجب کالعجب کہ درین ایام فرخندہ فرجام قطعۂ اخبار

مسمی بہ تہذیب الاخلاق شہرۂ آفاق ہر کارۂ اسلام والاکرام حضرت
خیر الانام ہمارے پاس لائے عجائب وغرائب مضامین پر
اوسے مشتمل پایا معلوم ہوا کہ کچھ فتور اُنکی راہی مین پہر آیا یعنی
اول مین آپ تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ اس پرچہ مین صرف
مضامین مفیدہ جو کہ مسلمانون سے متعلق ہین طبع ہوتے
ہین اور اس سبب سے اخبار دیار و امصار اسمین مندرج نہین ہوتے
مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہ ہے کہ مسلمانون کی حسن
معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور غلط اوہام جو اس فرقہ کے
مانع ہین وہ مٹائی جاوین **الی قولہ** اسکے بعد آپ تفسیر بالرای
پر آتی ہو قرآنی قرینہ کو اپنی رائے سے ملاتی ہو کہتی ہو کہ
مسلمان جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر
کرنا منع ہے اور اپنے اس اعتقاد کی ثبوت پر اس حدیث کو
پیش کرتے ہین ترجمہ۔ یعنے جس شخص نے قرآن کی تفسیر
اپنی عقل سے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ کی آگ مین ٹھہراتا ہے
الخ غرضکہ اسپر بہت سے نظیرین اگلے علما کے قول آپ
بیان کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا کی کتاب پر غور کرتے
اور اوسکے الفاظ سے معانی مطلب کے تحقیق کرنا اور صرف

اسکے مفسرین کی بھی پیروی کرنا منع نہین ہے بلکہ جو علوم
کہ اب حاصل ہوئے ہین اونکا قرآن سے جانچنا منع نہین ہے
اور یہ ایسا کرنا تفسیر بالرای ہے مابعد پھر یہ فقرات ہین **قولہ** بلکہ
وتفسیر توفی الحقیقت حقیقت قرآن ہے جسکی روشنی خدا اسکو
نصیب کرے الخ راقم مہدیعلی ڈپٹی کلکٹر مرزاپور۔ اب اسکے بعد
آپ تحریر فرماتے ہین آسمان پر جاتے ہین **قولہ** وجود آسمان
مسلمان جو یہ سمجھتے ہین کہ قرآن کی روسی ہر ایک مسلمان کو
اس بات کا اعتقاد فرض ہے کہ آسمان ایک مجوف کروی گنبد
کے مانند ہے اور انڈے کے چھلکے کی طرح دنیا کو گھیرے
ہوئے ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے اور تمام ستارے جڑے ہوئے ہین یہ سمجھ اور یہ اعتقاد
انکا غلط ہے **الی قولہ** اب کہتے ہو کہ حکمار یونان نے اپنی
حکمت سے ایسا کچھ اسوقت مین تشخیص کیا تھا لہذا مسلمانون نے
بھی قرآن سے آیات مشابہات کے معنی ایسا ہی کچھ سمجھ لیا ہے
ورنہ قرآن شریف کی آیہ سے یہ معنی ہرگز نہین پیدا ہوتے
ہین بس اب ہم مسلمانونکو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ درحقیقت آسمان
کوئی وجود مجسم مثل گول گنبد کے نہین ہے نہ چورس چھت کے

بلکہ تمام ستارے چاند اور سورج جنمین زمین بہی ایک ستارہ
ہے قضاے بسیط مین معلق ہے اور قدرتی ستون کے ذریعہ
سے جسکو ہم دیکھہ نہین سکتے جسکا نام و نشان شرع مین
عمد غیر مرئی اور زبان اہل علم مین جرب ہے اپنی اپنی جگہہ
پر قائم ہے جو کہ یہ ہمارے سر کے اوپر ہے اسکا نام آسمان
ہے پھر کہتے ہو کہ یہ ہمارا ہی قول نہین ہے بلکہ اگلے مسلمان
عالم بہی اسکے قایل ہین اسپر امام فخر الدین رازی کی نظیر لائے ہو
کہ انہون نے فرمایا ہے قولہ یعنے آسمان کا لفظ ہر ایک اوپر کے
چیز پر بہی بولا جاتا ہے قرآن مجید مین بہی سما کا لفظ انہین معنون
مین بولا گیا ہے جہان خداے تعالی فرماتا ہے وانزل من
السماء ماء یعنے برسایا اوپر سے خدا نے پانی پس ہنجگہہ سما یعنے
آسمان کے لفظ سے اگلے لوگون کے نزدیک بہی یونانی
حکیمون والا آسمان مراد نہین بلکہ صرف اوپر کے سمت مراد
ہے قرآن مجید سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ آسمانون کا
ایسا وجود جیسا کہ یونانی حکیمون نے بیان کیا ہے نہین ہے
کیونکہ خداے تعالی نے ستارون کی نسبت مین فرمایا ہے
کہ وہ تیرتے پھرتے ہین پھر اگر وہ جڑے ہوئے ہوتے تو

تیرتے کیونکر پھرتے اس سے ثابت ہوا کہ آسمان کوئی وجود
مجسم نہین ہے نہ ستارے اوسمین جڑے ہوئے ہین
بلکہ معلق ہین اور خود اپنی اپنی جگہہ پر تیرتے پھرتے ہین فلک کے
معنی بھی جو مسلمانون نے مثل آسمان کے جسم مجوف کردی
محیط ارض قرار دیے ہین یہ بھی غلط ہے بلکہ فلک کے معنے
مثل اوس دائرہ کے ہین جو کسی ستارے کی گردش سے ذہن مین
یا خیال مین پیدا ہوجاتا ہے جیسکہ بنبٹھی کے گھمانے مین
تمنے دیکھا ہوگا کہ ایک گول چکر بنجاتا ہے حقیقت مین وہ چکر
نہین ہے بلکہ بنبٹھی کے سرون کی گردش کی راہ ہے جو خیال
مثل فلک کے یعنے دائرہ کے دکھائی دیتا ہے یا کبھی لڑکے
ڈورے کے سر مین پتھر یا گیند باندہ کر زور زور سے گھماتے ہین
تو ایک وہمی حلقہ معلوم ہوتا ہے حقیقت مین وہ حلقہ نہین ہے
بلکہ اوس پتھر کے یا گیند کی گردش کی راہ ہے جو وہم مین مثل فلک
یعنے دائرہ کے دکھائی دیتی ہے قرآن مجید کی اس آیہ سے
وکل فی فلک یسبحون یعنی ہر ستارہ ایک کہر مین تیرتا پھرتا ہے
بالکل ٹھیک ٹھیک فلک کے یہی معنی پیدا ہوتے ہین جو ابھی
ہمنے بیان کیے ہین شارح جغمنی نے بھی لکھا ہے **قولہ** یعنے

فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے اور فلک کا لفظ غیر مجسم چیز
پر بھی بولا جاتا ہے جیسیکہ دائرہ پر یا حلقہ پر اور امام فخر الدین رازی
لکھتے ہین **قولہ** یعنے فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے جو ستارہ
اپنے چال سے بناتا ہے الخ غرضکہ بہر صورت آپکا اصل مطلب
و منشا یہ معلوم ہوا کہ آسمان کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے
حکمار انگلستان کا قول ہے کہ آسمان ایک حد نگاہ ہے
اب اسقدر کا جواب ہم دی لین تو آگے کو بڑہین **جواب** لاحول
ولا قوۃ الا باللہ لعنت بکار شیطان مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ جو
دیکھیگا وہ کہیگا کہ یہ شخص جہل مرکب مین پھنسا ہے یا آپکے دشمنون
کو مالیخولیا ہوگیا ہے اسواسطیکہ جب تفسیر بالرای پر مدار ٹہرا تو ہر وقت
و ہر زمانہ مین لوگ اپنی اپنی رائے کے موافق ہر ایک قاعدہ
جملہ امور دینی و دنیوی مین گڑہ لیا کرین گے تو پھر علم سیاق
و سباق یہ سب کچھ محض لچر و پوچ ٹہرا جو کہ قدما نے بنا کر دنیا مین رواج
دیا ہے اور پھر بڑی ابتری کارخانۂ دنیا و دین مین پڑ جائیگی اور
تمام عالم کا دفتر درہم و برہم ہوجائیگا ہر ایک شخص اپنی نمود کے واسطے
ایک قاعدہ نیا بنا کر کہا کریگا کہ متقدمین کا مطلب یہ تہا نہ یہ تہا دوسرے
یہ کہ جو نظایرات شارح چغمنی یا امام فخر الدین رازی کے آپ پیش

کرتے ہین قابلیت کا دم بھرتے ہین کہ شارح چغمنی یا امام فخرالدین
رازی نے لکھا ہے کہ فلک کے معنی لفظ غیر مجسم چیز پر بھی لیا جاتا
ہے اور فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے یہ سب باتین استعارات
مین داخل ہین جیسیکہ چشم کو نرگس یا قد معشوق کو سرو کہتے ہین
اور نظیر دیتے ہین تو اب اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے
کہ چشم کا وجود یا قد معشوق کا کچھ وجود ہے نہین ہے مین حیران
ہون کہ یہ نیا منطق آپنے کس مدرسہ مین پڑہا ہے یا اپنی طبیعت
سے گڑہا ہے تیسرے یہ کہ اس آپکے بیان تہذیب الاخلاق
سے ایک بڑی طرح تخریب الاخلاق کے پیدا ہوتی ہے
وہ یہ ہے کہ فرقۂ یہود نا بہبود اس آپکے بیان کو پیش کرکے
حضرات عیسائیہ سے کہین گے کہ دیکھو سید مہدیعلی صاحب
جو ایک فاضل زبردست اور نمکخوار سرکار عیسویہ کے ہین وہ
کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ وجود ہی نہین ہے یہ فقط ایک وہمی
دائرہ ہی جیسا کہ بنبیٹھی گہانے مین نظر آتا ہے اور ستارے
بھی معلق ہین تو پھر حضرت عیسی علیہ السلام تو تم کہتے ہو کہ بابین جسم
خاکی آسمان پر تشریف لے گئے ہین اور آسمان کا وجود حسب تشخیص
باطلہ آپکے نہ ٹہرا تو پھر وہ کہان تشریف رکہتے ہین جو قریب حشر

آوینگے عدالت فرماوین گے وہ تو معاذ اللہ ایک بتپتی کے
چکر مین پڑے ہین یا مثل ستارون کے معلق بین السماء
والارض لٹکے ہوئے ہین بس معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک خدا
کا گھر چمگادڑ کی دعوت ٹھہرا جیسے کہتے ہین کہ چمگادڑ کی دعوت
ہے جو آئے وہ لٹکا رہے مین نہین جانتا کہ اسکا آپ کیا
جواب دین گے یا الزام خلاف بیانیکا لین گے چوتھے یہ جو آپنے
فرمایا کہ قرآن مجید کے اس آیہ وکل فی فلک یسبحون کی جو تفسیر کی کہ
ہر ستارہ ایک گھرے مین تیرتا پھرتا ہے یہ معنی معلق ہونے پر
ستارون کی کہان دلالت کرتے ہین تفسیر حسینی مین دیکھیے اوسمین
لکھا ہے کہ مثل ماہی کے تیرتے ہین تو اب فرمایئے کہ ماہی کو معلق
بدریا نہین کہین گے یہ تو کہین کا محاورہ نہین ہے اگر اٹاوے کا
ہو تو یہ اور بات ہے کہ وہان کے کاریگر مشہور ہین اور آپکا مولدگاہ
ہے پھر سوا اسکے دوآیہ اوپر سے بڑھ کے پڑھ آیئے یہ
اشارہ فقط بسبت سبع سیارہ کے ہے کل پر اسکا اطلاق نہین
ہوسکتا ہے چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
اپنی تصنیفات مین نسبت سبع سیارہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبھی
اولٹی چال اور کبھی سیدھی چال آسمان پر چلتے ہین اسیطرح تو اب

نیاز احمد خانصاحب رئیس بالنس بریلی جنہون نے اب تاریخ روہیلکھنڈ
حسب فرمایش کمشنر صاحب روہیلکھنڈ کے تصنیف کی ہے اونکا
شعر موجود ہے ؎ قطرے چہرہ پہ پسینے کے نہین تاری ہین +
پر دہلکنے سے یہ ثابت ہے کہ سیارے ہین + بس مناسب ہے
کہ آپ پھر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک ڈالیے بیچارے نے
کو آسمنین ہین نہ پایا ہے واہ واہ صاحب کیا خوب پرچہ تہذیب الاخلاق
آپنے مسلمانون کے لیے چہاپا ہے زمین پر بیٹھے بیٹھے
جریب خیال سے آسمان کو ناپا ہے لوگ سچ کہتے ہین میان
عزازیل نے آپکو خوب بہانپا ہے اور یہ بیان آپکا قولہ کہ اسوقت
مین جیسا کہ عقیدہ حکمار یونان کا نسبت آسمانون کے تہا کہ مثل ایک
جسم کروی کی ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہو ایسا ہی مسلمانون نے بہی آیات متشابہات قرآنی سے ثابت
کر لیا ہے یہ خیال آپکا سراسر غلط ہے ای سبحان اللہ بہلا یہ تو
فرمایئے کہ یہ آپنے کس کتاب مین دیکہا ہے اور کس سے
سنا ہے کہ جو آیات آپنے نسبت آسمان کے اخذ کر کے
تحریر کیے ہین یہ منجملہ آیات متشابہات کے ہین متشابہات
تو آیات چند ید اللہ فوق ایدیہم یا خافیما تولوفثم وجہ اللہ یا حروف مقطعات

کو البتہ علماء اسلام کہتے ہین اور یہ آیہ جو کہ آپنے پیش کیے ہین
یہ تو متشابہات سے نہین ہوسکتین انکے تو لفظی معنی جایگا
مترجمون نے لکھدیے ہین جناب من کچھ عجب ہوا چلی ہے
کہ عالم جاہل ہوئے جاتے ہین جسکا کہا تے ہین اوسکا بھی نہین گاتے
ہین فقط اتنی بات پر فخر ہے کہ ہم بھی مانگ مونگ کے ایک
کمیٹی جماتے ہین دوسرے یہ کہ یہ آیہ قرآنی آپنے کیون چھوڑدی
کہ والسماء ذات البروج بھی تو اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ لکھکے
کوئی تاویل تفسیر بالرای کردی ہوتی اس سے تو صاف جسم آسمان
پیدا ہے وجود آسمان ہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ اسمین کوئی
تاویل آپکی راے مین نہین آئی نہ آپکے مشیر نے اسمین تفسیر بالرای
فرمائی یہ آیہ آپکے ابطال دعوے کو چھوڑدی قابلیت آپ کی نوڑدی
مین کہتا ہون کہ اگر یہ آیہ لکھکے آپ کہدیتے کہ یہ آیہ ماول ہے
اسکو یون تفسیر بالرای پڑھنا چاہیے اسکے معنی یون گڑھنا
چاہیے کہ یہ آیہ اصل مین والسماء ذات المفقود تھی مسلمانون نے
بسبب تمادی ایام اسکو ذات البروج پڑھ لیا ہے برا نہ مانیے یہ
فقرہ ہمنے آپکو کیسا مفید مطلب گڑھ دیا ہے مناسب ہے کہ
آپکے کسی پرچہ تہذیب الاخلاق مین اسے بھی چھپوا دیجیے گا ہمکو

دعاے خیر سے یاد کیجیگا اور ہماری اس تحریر کو اپنی کمیٹی مین
ضرور پیش کیجیگا دیکھیے ارباب کمیٹی ہماری نسبت کیا فرماتے ہین
کسی نے سچ کہا ہے ؎ صدر نشین شد شغال ترکش و باہ بست +
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت + اب دوسری بات کے
جواب پر مین آتا ہون آپکو سمجھاتا ہون ہر چند کہ آپ نہین سمجھتے
ہین کسی کی نہین مانتے ہین اپنی ہی کہے جاتے ہین **قولہ** طعام
اہل کتاب کے باب مین جیسے کہ ہم لوگون مین اباحت و حرمت
کی نسبت گفتگو شروع ہوئی ہے تب سے اکثر لوگون مین اس امر
کی تحقیق کی خواہش ہے کہ اصحاب نبوی اور اون لوگون کا جو کہ قرون
ثلثہ مین تھی کیا طریقہ تھا آیا وہ اہل کتاب کے کھانے اور اونکے
ساتھہ کھانا کھانیکو حرام جانتے تھے یا حلال یا مکروہ سمجھتے تھے
اور اونکی دعوت کو قبول کرتے تھے یا نہین چنانچہ جن لوگون نے
اہل کتاب کے کھانے اور اونکے ساتھہ کھانا کھانیکو مباح اور جائز
تصور کیا انہون نے اسلاف کرام کے اقوال سے اسکے جواز
کو ثابت کیا مگر ابتک کسی نے صحابۂ کرام کے عام رسم و رواج کو اس
معاملہ کی نسبت ہمارے پچھلے محققین اور علما کے کلام سے ثابت
نہ کیا **الی قولہ** مین مدت سے اس تلاش و تحقیق مین ہون چنانچہ اتنا

تو مجھے معلوم ہوا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی اہل کتاب سے مصالحہ کرتے تو اونسے عہد لیتے اور عہدنامہ مین منجملہ اور شرائط کے ایک شرط یہ بہی کرتے تہے کہ جب کسی مسلمان کا اونکے یہان گذر ہووے تو تین دن تک مہمانی کرین مگر یہ بات صاف معلوم نہ ہوئی تہی کہ اُس وقت مین مہمانی کا کیا دستور تہا آیا اہل کتاب خشک دانے دیدیا کرتے تہے یا قیمت کہانیکی نذر کیا کرتے تہے یا اپنے گہر کا پکا کہانا کہلاتے تہے یا اون مسلمان مہمان کی ساتہہ بیٹہہ کے کہاتے تہے چنانچہ مدت سے مجکو اس امر کے تلاش تہی کہ آج مین کتاب تنبید الشیطان جو خلاصہ کتاب اعانۃ الاہقان فی مصائد الشیطان تصنیف علامہ ابن قیم کا ہے دیکہہ رہا تہا کہ اوسمین ایک مضمون دیکہا جس سے صاف ثابت ہوگیا کہ صحابہ نبوی نہ صرف اہل کتاب کے کہانیکو جایز جانتے تہے بلکہ اونکی ضیافت کو قبول کرتے اور اونکے یہان کی پکے ہوئے کہانیکو اون کے گہرون اور عبادتخانون مین جاکر کہاتے چنانچہ اوس کتاب کی اصل عبارت اور ترجمہ کو ذیل مین درج کرتا ہون بس جو دیندار مسلمان آجکل کے لوگون پر اطلاق کفر و تنصر کا اس بات کے کرنے سے جو صحابہ نبوی کیا کرتے تہے نہ کرین اور صرف پابندی رسم

ورواج سے درپردہ الزام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ لگاوین

ترجمۂ عبارت
اصل کتاب

قولہ اور اسمین سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص دعوت کرتا آپ قبول کرتے اور اوسکا کھانا کھاتے اور ایک یہودی نے آپ کی دعوت جو کی روٹی اور بکری کے سالن سے کی تھی اور خدا تعالے نے اہل کتاب کے کھانیکو حلال فرمایا ہے اور مسلمان اونکا کھانا کھایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے شرط کرلی تھی کہ جو مسلمان تمہارے پاس آوے اوسکی ضیافت کرو اور تم جو کھاتے ہو اوسکو کھلاؤ اور جب آپ شام تشریف لے گئے تو آپکے لیے اہل کتاب نے کھانا تیار کیا اور بلایا آپنے پوچھا کہ وہ کھانا کہان ہے انہون نے کہا گرجا مین ہے آپنے اوسکے اندر جانا مکروہ سمجھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم لوگون کو لیجاکر کھلاؤ چنانچہ وہ لے گئے اور کھانا کھایا کھلایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرجا کی تصویرونکو دیکھتے اور فرماتے تھے کہ اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ

تھے اور کہا تھے تو اونکا کچھ حرج نہ تھا — واضح ہو کہ شام مین اوس
زمانہ مین عیسائی رومن کا تھلک تھی فقط الراقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر
رامپٹ گنج ضلع مرزاپور الخ **جواب** مشفق من یہ ڈھنگ آپنے
خوب ڈالا حلت طعام اہل کتاب کو خوب سنبھالا مگر اول تو عذر یہ
ہے کہ شاید اوسوقت مین اہل کتاب اپنی کتاب کے پابند ہونگے
جیساکہ پانچوین باب نامۂ پولوس مین لکھا ہے **قولہ** کہ تمکو لکھتا ہون
کہ تم خلط نہ کرو ساتھہ اوس شخص کے جو کہ بھائی کہلاتا ہو اور زناکار
یا بت پرست یا طامع یا شرابخوار یا ستمگر ہووے بلکہ ایسے شخص کے
ساتھہ تم کھانا نہ کھاؤ اور نہ پانی پیو اور حرمت اوس جانور کی جسکا گلا گھونٹ
کے مارا ہو الخ پھر دیکھو اکیسوین فصل مین نسبت اعمال حواریین لکھا ہے
قولہ مین نے قبائل مومنین مین حکم کیا ہے کہ یہ لوگ یعنے مومنین
کسی عمل کو بجا نہ لاوین مگر یہ کہ اون قربانیون کو جو کہ نام پر بتون کے
ذبح کیے گئے ہون اور خون سے اور ان جانورون سے جو کہ گلا گھونٹ
کے مارے گئے ہون پرہیز کرین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ آجکل
کے عیسائی جو کہ اوس کتاب سے ہی منحرف ہو گئے ہین اور بالکل
مردار خواری مین پھنسے ہین تو اونکے ساتھہ کھانا کھانا آپ کیونکر جائز
کر دین گے نیک نامی لین گے اور لفظ طعام کا اطلاق اگرچہ ہر کھانے پر

ہوتا ہے لیکن غالبا اور اکثر عرب مین اوپر گیہوونکے دانونیز تھا
اوسوقت مین چنانچہ اہل لغت فیروزآبادی وغیرہ قاموس مین اور
جوہری فی صحاح مین اور ابن اثیر فی نہایہ مین اور صاحب مجمل اور
شمس العلوم نے تصریحا مصباح مین لکھا ہے کہ اہل حجاز جہان
کہین لفظ طعام بولے ہین اوس سے گیہونکا دانہ مراد ہے
ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین عرف مین گندم کو طعام
بولتے تھے اور پھر دیکھو جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہین کہ مین آج
کتاب تبعید الشیطان دیکھ رہا تھا اوسمین یہ عبارت نظر پڑی اور سطح
خدا کی شان سے عقل حیران ہے کہ نیازمند آج تفسیر کشاف
دیکھ رہا تھا کہ یہ عبارت کسی نے ذہن مین جمادی آپ کی بگاڑدی
ہماری بنادی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
لاتتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتواخونہم وتصافونہم ومعاشروہم ومعاشر المومنین
ترجمہ یعنے بھائی نہ جانو نصاری کو بلکہ مصافحہ بھی نکرو ای مسلمانون
اور پھر اس باب مین نصوص قطعی بھی سن لیجیے یا ایہا الذین آمنوا
لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء ومن یتولہم منکم فانہ منہم ترجمہ یعنے
ای لوگو جو کہ ایمان لائے ہو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست اور جو
اونسے محبت رکھے وہ اونہین مین سے ہے اب فرمایئے

مسلمان بھلا آپ کی کتاب تبعید الشیطان پر عمل کرین گے
یا تفسیر کشاف اور نصوص قرآنی پر مین پوچھتا ہون کہ جب مصافحہ
تک منع ہے اون لوگون سے تو پھر کھانا کھانا چہ معنی دارد ظاہر
ہے کہ جب اکل و شرب باہم ہوا تو تولا ثابت ہوئی اور پھر تبعید الشیطان
کون ایسی معتبر کتاب حدیث کی پرانی ہے یا تفسیر قرآنی ہے
علماء متقدمین نے مانی ہے جو آپنے اوسے معتمد سمجھ کے پیش
کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا معقولیت دائمی اپنے ذمہ
لیا جناب من اکثر انصاری ہندوستان مین موجود ہین جنکے پاس
مین نے تفسیر کشاف و مدارک و بیضاوی وغیرہ دیکھی ہین اور
بہت بڑا عربی دان پایا ہے چنانچہ سنا ہے کہ ولیم میور صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر شمالی بہت بڑے عالم علم عربی کے ہین جنہون
نے تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے
جناب موصوف لکھتے کہ مسلمانون کو ہمارے ساتھ کھانا کھانا
درست ہے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی لحاظ سے
سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس نے آپ کی تحریر کے
عقب ۴۶ حدیث غیر مستند کا ترجمہ لکھوا کر اسی لیے پیش
کیا ہے اور جسپر اوپایا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہو جائین کہ جبکہ

غیر مستند حدیث پر عمل کرنا ممنوع ہے تو پھر کتاب تبعید الشیطان
پر کب جائز ہوگا ہکذا۔ تقریر سید احمد خانصاحب احادیث
غیر مستند قولہ اسلام کا ادب اور اوسکی دوستی کا کمال ان بات
مین ہے کہ حدیثون کی تنقیح کیجاوے اور جسمین ذرا بھی شک
ہو اوسے دودھ کے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دی حدیث
کی تنقیح نہ کرنا اور ہر حدیث کو سمجھنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے نہایت بی ادبی اور اسلام کی دشمنی ہے بس
دوستی حقیقی اور سچی کا ادب یہی ہے کہ غیر کے کلام کو اپنے نبی
پاک کی کلام سے علحدہ کردی الخ اسکے بعد حضرت علامہ مجدالدین
فیروزآبادی کہ اکابرین علماء سید المرسلین سے گذرے ہین
اونکا حال لکھکے پھر حدیثین لکھی ہین گو کہ اونمین مستند بہت
اور غیر مستند تھوڑے ہین گڈبڈ کرکے ذیل مین لکھدیا ہے
اپنے نزدیک ادھر اودھر دونون طرف نیک نامی لیا ہے
خیر بقول میان جعفر زٹلی مصرعہ گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است
فقط امیدوار ہون کہ اگر جواب نہ دیجیے گا تو رسید نامہ سے
ضرور سرفراز کیجیے گا چونکہ ہم وکیل ہین ہمپر زیادہ گوئی کا الزام
نہ دیجیے گا مشفق من ایلچی بادشاہان جلیل القدر کی آتے ہین

تو صاف صاف بلا خلاف بات کرتے ہین مقدمہ بھگتاتے
ہین بقولہ تعالی شانہ وما علینا الا البلاغ —

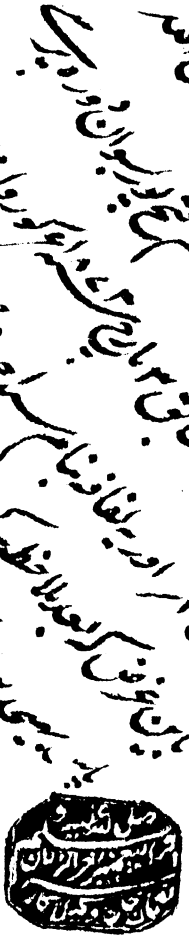

جاننا چاہیے کہ باوصف تحریر ہذا کے مولویصاحب مذکور الصدر نے پھر یہ اعتراض پیش کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا لہذا انکے جواب باصواب سنایا وہو ہذا۔

ہو المستعان
نامہ رد مظالم بجواب اخبار عالم

لطفہ زادہ

مولویصاحب شریعت مصطفوی کی نائب مولوی سید مہدی علیصاحب

بعد سلام مالاکلام مدعا یہ ہے کہ آج پرچہ اخبار عالم مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۳۳ء ہماری نگاہ سے گذرا آپکی طرف سے جو اظہار اقم مظہر الحق کو جو فقرات آپنے

تحریر فرمائے ہمارے مطالعہ مین آئے مستفق من آپکی علمیت
پر ہمکو رونا آتا ہے کہ آپ ناحق اپنی خواہش نفسانی کے واسطے
یار سوخ دینوی درمیان مدعیان دین احمدی کے جان بوجھ
کے اولٹی تقریرین جیسوا تے ہین یعنی اول تو آپنے یہ دعوی لکھا
ہے **قولہ** کہ شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اوسوقت زیبا
ہے کہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ سب مفسرین
اس سے منکر ہین اور بعض محققین نے بدلائل اس سے
انکار کیا ہے اسپر آپنے نظیر دی ہے کہ تفہیمات الٰہیہ مین مولوی
شاہ عبدالعزیز کی والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے
قولہ کہ عندنا لیس من المعجزات اور حدیثین جو حضرت ابن عباس
سے اس باب مین ہین اوپر بھی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اسوقت
تک پیدا نہوئے تھے اور حضرت انس کی حدیثون پر بھی قدح
ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علماء مین
بحث اسکی منصوص اور متواتر ہونے پر ہورہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری ہے الخ **جواب** بہت
دن کے بعد آپ بولے عقدہ سربستہ اب اس طرح سے
کھولے پہلے تو اخبار تہذیب الاخلاق مین آپنے وہ تقریر چھاپی تھی

۱۲ منہ نقل تقریر جناب مولوی صاحب مرحوم

کہ جس سے آسمان کا وجود نہ ٹھہرتا تھا فقط ایک شبہی کا چکر قرار
دیکر معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کو آپ چکر مین ڈالتے تھے یہود نامسعود
کے اعتراضون کو سنبھالتے تھے اور اب آپ معجزۂ شق القمر پر
جھکے ہین سو اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ یہ فقرہ آپکا کہ سب
مفسرین اس معجزہ پر متفق علیہ نہین ہین یہ آپ کی سمجھ کی خوبی ہے
تفسیرون مین جو لفظ بعض کی ہے تو یہ لفظ ادل دلیل ہے
اس بات کی کہ اس بعض سے کافرین قریش مراد ہین مثل ابوجہل
وغیرہ کہ انہون نے جو یہ معجزہ دیکھا تو کہا کہ انہون نے ہمارے
آنکھون پر سحر کیا ہے کہ ہمکو معلوم ہے ایسا ہوتا ہے مگر یہ بات بہر
اونہین کفار مین قرار پائی کہ اگر سحر ہے تو ہمارے اوپر ہوگا سارے
عالم پر تو ہو ہی نہین سکتا اب باہر کے آنیوالون سے پوچھا چاہیے
کہ تمنے بھی ایسا دیکھا یا نہین پس جبکہ قافلہ باہر سے آئے اور
اونسے جو پوچھا گیا تو اکثرون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا اور
پھر آپتو عالم کہلاتے ہو سیاق کلام کو تو دیکھو دوسری آیہ تو کہتی
ہے کہ اگر وہ دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور کہین کہ یہ جادو ہے
قدیم پھر مین پوچھتا ہون کہ اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ شق قمر سے روز
قیامت مراد ہے یہ کس دلیل سے کہتے ہین دوسری آیہ تو کہتی ہے

کہ اگر وہ دیکھین پھر جاوے تو شق ہوا ہے نہ تھا دیکھین کس چیز کو خدا
نے کہا اور کفار نے تو دیکھا ہے تھا پھر کیون کہا کہ انھون نے
ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے ایسا جب اگلون کی کتابین دیکھئے
مولوی آل حسن صاحب مرحوم و مغفور مصنف کتاب ہذا تفسیر تحریر
فرماتے ہین **قولہ** کہ جسوقت علماء یہود و نصاری نے مجتمع ہوکر یہ
مشورہ کیا کہ یہ اگر جادوگر ہے تو ہر آسمان پر نہین جاتا ہے
یہ ہمکو کوئی معجزہ آسمانی دکھاوین جسمے سے حضرت عیسی علیہ السلام
پر مائدہ کا ایک خوان اوترتا تھا کہ اوسمین ایک مچھلی بھونی ہوئی
اور کچھ روٹیان ہوتی تھین اور اوسکے سر کے پاس نمک اور دم
کے پاس شہد ایک برتن مین رکھا ہوتا تھا اور تاثیر اوسمین
یہ ہوتی تھی کہ جس مرض کا بیمار اسے کھاتا تھا اوسیوقت شفا پاتا
تھا اور ہزارون آدمی کھاتے تھے اور وہ کھانا پھر پورا ہو جاتا تھا
لہذا تم بھی اگر سچے پیغمبر ہو تو یہ معجزہ ہمکو دکھاؤ کہ چاند آسمان پر
دو ٹکڑے ہو جاوے تب ہمکو یقین ہوگا کہ تم سچے پیغمبر ہو اسپر
حضور اقدس نے تامل کیا پس اوسیوقت یہ حکم نازل ہوا اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ترجمہ یعنی قریب ہوگئے وہ ساعت اور
پھٹ گیا چاند مراد یہ کہ تو تامل نکر ہمنے وہ ساعت جو کہ ہمارے

مشیت مین تہی کہ ایک وقت ایسا شق ہوگا وہ قریب کردی دیکھو
نیسری آیہ بالکل ہمارے بیان کی صحت کرتی ہے وکذبوا واتبعوا اہوائہم
وکل امر مستقر ترجمہ اور جھٹلایا انہون نے اپنی خواہشون کی اور
ہر امر قرار پکڑا ہوا ہے الزوہ مشتق من اللہ تعالے یون
فرماتا اگر قل ان اللہ شق القمر لیے تو کہہ کہ ای اللہ شق ہوجاوے
قمر ای سبحان اللہ آپکا دہن کہ خوب لڑتا ہے تو اب دیکھیے
قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہمارے مطلب کو ہے نہ کہ آپکو مفید اور
بعد اسکے جو قیامت کا ذکر کیا تو اسکی تمہید کے لیے اسکا ذکر
کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھ حاجت تہی یعنے قیامت سے بعض
لوگ جو منکر ہین تو اپنے انکار کی وجہون مین بعضے یہ بھی کہتے
ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کی اور اجرام
علویہ کا خراب ہوجانا یعنے ٹوٹ پھوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بھی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق قمر کا ذکر کیا یعنے
استدلال استبعادی عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہات سے اور
جبکہ بداہتاً عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال
نہین ہے تو نظر و فکر کی حاجت در باب اوسکے استحالہ و عدم
استحالہ کی کیا رہی پس معنے آیہ کے یہ ہین کہ دور آخر الزمان کا

پہونچا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بھی پھٹ چکا اب قیامت
کے آنے مین ویسی شہادت اہیہ نہ کیا کرو اور یہ جو بعضے عیسائی
مزاج کہتے ہین کہ بیضاوی والے یا اور مفسرین نے اس آیہ
کو بمعنی سینشق القمر کر لکھا ہے یعنے آگے چلکر چاند پھٹیگا
سو یہ فقط مغالطہ مثل آپکے کہا یا ہے یا یہ کہ لقمۂ ترجو بدعیان
اسلام سے پایا ہے تو مغالطہ دینے کے لیے یہ تقریر
چھانٹی ہے اسلیے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جنکی کتابین متداول
و مستند ہین اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال کمال شہرت
سے ثابت ہے اپنا مذہب اور اپنی تحقیق اسطرح پر نہین لکھی
ہے کہ انشق القمر بمعنے سینشق القمر کے ہے بلکہ جسنے لکھا ہی
بلا ذکر نام قایل یون لکھا ہے کہ بعضے ایسا کہتے ہین تو اب
نہین معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین
اور پھر اونکے قول کو رد بھی کیا ہے اور بیضاوی والے نے
بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوسے رد تو کیا مگر رد کی
تقریر شد و مد سے نہین کی بخلاف اور مفسرون کے چنانچہ
تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر
کہنا اونہین لوگونکا قول ہے جنپر مسئلہ طبیعات ارسطو کے

غالب آ گئے تھے اور اسلام اونکا مثل آپکے اور سید احمد خان
صاحب جج بنارس کے برائے نام تھا کسی صحابی یا عالم تابعی
جلیل القدر یا کسی مجتہد شیعہ اور سنی کا یہ قول نہین ہے اور
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پھیلنے کی
سبب سے بہت لوگ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شیطان
مثل وقت ہذا معتقد تثلیث کے ہوئے تھے جیسا کہ اکثر اشخاص
ظاہر مین مسلمان باطن مین دشمن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا طلب خوش آمد آب ابطال اسلام مین خاک پھانکتے ہین
اندھے کنوئین جھانکتے ہین چنانچہ اوسوقت مین مجوسی لوگ تھے
جیسا کہ خود اونہین کے پیغمبر چہاردہم ساسان نخستین نے خبر دی
ہے پس جبتک کسی عالم کا حقیقت حال بکمال وضوح معلوم نہو
اور اوسکی بات کے لئے شواہد اور متابعات بہم نہ پہونچین تبتک
اوسکی بات قابل پذیرائی کے نہین ہوسکتی دیکھو ڈاکٹر ٹیلر صاحب
نے لب التواریخ کے دفتر اول کے ۴۰ باب کی چوتھی فصل
مین لکھا ہے قولہ ابتدا مین کون قابل شخصون کے سب سے
جنھون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیحی کو حکما کی حکمت سے
تطبیق دین اسوجہ سے مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹھایا

الخ لہذا مین کہتا ہون کہ شاید بعضے علما، اسلام بھی اس بلا مین پڑگئے
ہون جو بموجب لتتبعن سنن من کان قبلکم کے حکمار پارس اور یونان
کے پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہوگیا تھا
حتے الوسع آیات قرآنی واحادیث کے پھیر پھار کی تاویل کے
بس کسی اگلے شخص نے شق قمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت
مشہورہ یونانیون اور گرون کے دیکھا اور توجیہ کی اور
انشقاق وانفطار جو قیامت کو ہونیوالا ہے اسکو محمول
تجویز کرکے کہنے لگے کہ یہ اشارہ ہے داہیہ کبرا اور مصیبت
عظما کے واقع ہونیکا جیساکہ عیسائی حضرت عیسا کی اوس بات
کو کہ آسمان کے تارے جھڑ پڑین گے اور قوت فلکی لودی ہوجائینگی
بعضے جہتون سے تاویل کرکے کہتے ہین کہ یہ اشارہ ہے
ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقع صلیب کے پچاس
برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتھہ سے اور شلیم پر
ہوا بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن وحدیث
نبوی کے معنی نہین بدلتے ہین لہذا فی الحال اگر کسی نے
اپنے فہم ناقص کے موافق مثل میان عماد الدین پانی پتی لاہوری
اور مولوی محمد ذکی علی صاحب جبلپوری عقل سے دوری جو کہ

نئے بگڑے ہین خدا کے یا اوسکے رسول کے کلام مین
تاویل بیجا کرنے سے اگر اصل مطلب مین فتور آتا ہو تو چاہیے کہ
رومن کاتھلک اور پوپون کی باتون سے جو کہ انجیل کے معنی
اپنے طور پر بہیر بہیار کے تاویل کیا کرتے ہین اصل دین عیسوی
بہی غارت غول ہوجاوے غرضکہ جس طرح سے معجزہ شق القمر کا
صادر ہونا اور ثبوت واقعی حضرت خاتم رسالت سے ثابت ہے
اوسطرح پر معجزہ توقف شمس در رجعہ تک حضرت یوشع علیہ السلام
سے اور تاریک ہوجانا آفتاب کا حضرت عیسی کے صلیب کے
وقت بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کا معاذ اللہ ثابت نہوگا اور یہ فقرہ آپکا
قولہ کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے والد نے تفہیمات الہیہ
مین لکہہ دیا ہے کہ عند ما یثبت من المعجزات الخ یہ جب قابل تسلیم
ہوتا جو دوسرا قول اونکا ثبوت معجزہ شق القمر مین پایا نہ جاتا دو جگہہ پر
مولانا صاحب نے اسکی تصدیق ہی کی ہے اگر آپ چاہینگے
تو ہم ثابت کردین گے یہان ہم دورہ پر ہین کتب خانہ ہمراہ نہین
ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب جو کہ اونہین کے صاحبزادہ
ہین اونکا رسالہ شق القمر تو ملاحظہ کیجیے انہون نے تو بہت شرح
وبسط کے ساتہہ اثبات شق القمر کردیا ہے اب فرمایئے یہہ

ہوسکتا ہے کہ جس بات کے باپ تصدیق کرجاوے اوسی
بات کی بیٹا تکذیب کرے اور تاریخ فرشتہ مقالۂ یازدہم مین لکھا ہے
قولہ کہ شہر دہار کہ متصل دریاے نربدا ہے صوبۂ مالوہ مین اب
اسکو شاید دہارا نگری کہتے ہین وہانکا راجہ اپنے محل کی چھت
پر بیٹھا تھا ایکبار کی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا
بس اوسنے اپنے یہان کے پنڈتون سے جو پوچھا تو سبھون
نے اپنی کتابین دیکھکے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے
کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتھ پر معجزہ شق القمر کا
ظاہر ہوگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی انیا جسکا نام بابارتن تھا
بھیجا اور یہ ایلچی اوسوقت پہونچا جبکہ معرکہ جنگ خندق درپیش تھا
جسکے قبر اب موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریاے گنگ کے
موجود ہے اور جب یہ ایلچی واپس آیا تو وہ راجہ مسلمان ہوگیا
اور قبر اوس راجہ کی ابتک شہر دہار کے باہر زیارتگاہ ہے
اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اوس راجہ کا نام راجہ بھوج
لکھا ہے اور تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے تو اب آپ ہوشیار
ہین آوین امت محمدیہ کو نہ بہکاوین مقولہ شعرا کے مصداق منہ وجا
کسیکا شعر ہے ؎ تقریر ایسی چاہئے کہ مضمون کیا خراب

ٹھہرے کے پینے والیکو دیدی کڑی شراب + اور پھر مین پوچھتا
ہون کہ مثلاً اگر کسی کے تحقیق اول مین غلطی ہوئی اور آخر کو بعد
دریافت واقعی کے صحت حاصل کی اور اقرار کیا اوسی امر کا جسکا
پہلے انکار رہتا تو اب اس سے یہی بات ثابت ہوگی کہ پہلے تحقیق
غلط ہے قابل اعتبار کے نہین اور یہ کلمہ آپکا قولہ کہ حضرت
ابن عباس سے اس باب مین جو حدیثین ہین اوپر جرح ہوچکی
ہے کہ اسوقت تک وہ پیدا نہ ہوئے تھے اور حضرت انس
کے حدیثون پر بھی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس
کے تھے الخ اقول مشفق من اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ بعد گذر جانے اسوقت دجالی کے آپکی نسبت یہی لوگ
یہی کہین گے اور گمان کرین گے بعض تو کہین گے کہ اونکے
کل اقوال پر جو کہ ابطال رسالت یا قرآن کے انہون نے اخبار
تہذیب الاخلاق مین یا جہان کہین تحریر کرکے بپاس ملحدین
بیدین طبع کرائی تہی اون سبکا جواب معقول از روی معقول ومنقول
معاذ خان وکیل پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے
جرح وقدح ہوچکی ہے اور بالفرض جو ہمکو نہ جانتے ہون گے
وہ یہ گمان کرین گے کہ ڈپٹی سید مہدی علی صاحب علماء اسلام سے

تھی اونکا یہ اعتراض بیہودہ نہ ہوگا یا یہ فقط اسم فرضی ہے
اونکے وجود خارجی کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے سید
احمد خانصاحب آپکے دوست کا نسبت شیطان کے مقولہ
ہے دوسری یہ کہ جو آپنے فرمایا نسبت حضرت ابن عباس
کے کہ وہ اُسوقت تک پیدا نہ ہوئی تھی یہ کس قاعدہ سے آپنے
فرمایا اور کیونکر اور کس کتاب سے یہ بات آپنے اخذ کی ہے
اوس کتاب اور اوس راوی کا نام تحریر فرمایئے تب البتہ اوسپر
غور کیجاویگے ورنہ نے ثبوت بات کو عقلا کہتے ہین کہ شتر گوز ہی
اور پہر نا ہمنے کہ اگر آپکا گمان نسبت ان صحابہ رضوان اللہ کے
صحیح بہی سمجھا جاوے تو اور صحابہ جنکا اوسوقت اوس جلسہ خاص
مین موجود ہونا بروایت معتبرین ثابت و متحقق ہے اوسکا
کیا جواب دیجیگا الزام کفر سے بریت لیجیگا دیکھو قاضی عیاض
محدث نے اپنی کتاب مین لکھا ہے قولہ کہ شق قمر کے
دیکھنے کی گواہی جناب علی مرتضی شیر خدا اور حذیفہ بن الیمان نے
بہی دی ہے الخ اب لیجیے یہ فقرہ آپکا قولہ بالٓ قایا الخ اسکا
جواب یہ ہے کہ آپکا جی جو کہڑے ہو کر موتنے کو چاہتا ہے
تو آپنے یہ مغالطہ بتایا ہے یا یہ بیان آپکا بطور زور ہی کہنا کر

علی دین ملوکہم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار انگلشیہ
بڑی ذلشعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمد پر آتی
ہین تو ایزٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین لہذا مشکات مین بحیہ
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہوکر کرتے تہے او سے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹہ کے کیا ہے الخ اور پہر مشکات
مین حضرت عمر رضے اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجہے ایکبار کہڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکہا
تو فرمایا کہ عمر کہڑے ہوکر پیشاب مت کیا کر پہر مینے کبہو کہڑے
ہوکر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال قائماً کی روایت
بگہارا ہے سو وہ بہی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی ابطال رسالت کے مفید نہین اسواسطیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ
رگ جسکو جکما مابض کہتے ہین اوسمین کچہ خلل تہا اور بیٹہا نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرمائیں تو یقین ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دھرتے مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہوں سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی ہے والا ہان اگر یہی عذر متذکرۂ بالا پیش کیجئے کہ حضرت ابوہریرہ بھی چار برس کے تھے تو پھر ہم بھی یہی سمجھیں گے کہ آپ ابھی نابالغ ہین زیادہ و بس فقط

اس نامہ کے جواب مین ایک نامہ مولانا صاحب
کا آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ جوابی

لطفہ زاد صاحب

جناب مولانا صاحب معدن جود والکرم سید مہدی لعلی

بعد سلام ہدایت انجام کے عرض یہ ہے کہ قطعہ
خط آپکا بجواب ہمارے نامہ رد مظالم کے آیا حال

مفہوم ہوا آپنے تحریر فرمایا کہ یہ خط بطور رسید خط کے بھیجا جاتا ہی
اور آپکے قیام کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے سو حال یہ
ہے کہ پہلے جو خط انام سے کہ وہان مکان نیاز مند کا ہے بابت
ابطال شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ایک تقریر آپنے
منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین مقام لکھنؤ تاریخ ۱۰ جون ۱۸۷۰ع
کے پرچہ مین چھپوایا تھا اوسکا جواب تاریخ ۲۰ فروری ۱۸۷۱ع کو تحریر
کرکے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگاکے بھیجا اور پھر دوسرا لفافہ نامہ علی الاطلاق
بجواب اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعۂ علیگڈھ کے جواب مین آپکے
نام لکھا مگر یہ لفافہ ثانی سید احمد خانصاحب بہادر کے نام سے
تھا فقط اس لحاظ سے کہ وہ آپکے دوست ہین اوسکو ملاحظہ کرکے
دیدین گے مرسل کیا تھا اور یہ خط آپکا فقط ایک نامہ کے رسید ظاہر
کرتا ہے اسکی حال سے نیاز مند کو مطلع فرمائیے اور اب جو جواب
میرے خطونکا تحریر فرمائیگا تو لفافہ پر لکھدیجیگا کہ لفافہ ہذا بمقام انام
خاص محلہ بدھواری پاس لغمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہونچے بس اس پتہ پر لاہور
وجبلپور اور دور دور سے خط بنام نیاز مند آتے ہین جب
دورے سے فراغت کرکے مکان پر جاتا ہون تو جواب ہر ایک خط کا

لکھتا ہون اور آج تک ۲۳ کتب رد اسلام مین سوای اخبارات
وغیرہ کے نیازمند کے پاس آ چکے ہین کہ اونکا جواب مصنفون کے
خدمت سراپا ندامت مین جا چکا کہ قریب چالیس جنکے کتاب ہوگئی
ہے جو کہ انشاء اللہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اور بجز آپکے اس
خط کے کسی صاحب نے رسید نامہ سے سرفراز نہین کیا لہذا مین
آپکا نہایت مشکور ہوا اور یقین ہوا کہ آپ ضرور جواب تحریر فرماوینگے
یا معقول ہو جاوینگے اسواسطیکہ معقول معقول ہوتا ہے نامعقول
معقول نہین ہوتا ہے اور اگر دونون پہلے خط نہ پہونچے ہون
تو اطلاع دیجیے گا نقل اونکی داخل کتاب ہے پھر اور نقل کرکے
بمہر و دستخط خود رجسٹری کرا کے مرسل ہو جناب من مین ایک وکیل
اور امتی ہبت اور حکم یہہ کہ ہمارے کل ہمتیون کو اطلاع دو اسوجہ
سے مکان پر رہنے کا اتفاق کم ہوتا ہے انشاء اللہ اگر آپکی طرف
دورے کا اتفاق ہوگا تو آپ کی ملاقات ضرور حاصل کرونگا جس طرف
ریل نہ تھی اودہر سے پہلے فراغت حاصل کی اب فقط جدہر ریل ہے
اوسطرف کو دورہ ہوگا فقط بکر یہ کہ جو خط نیازمند کو لکھیے گا تو جنّی خط
مین نہ لکھیے گا کہ پڑھنے مین دقت ہوتی ہے فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار بغیر

آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ
۱۲ جون ۱۸۷۳ء مقام بانس بریلی روہیلکھنڈ سے روانہ ہوا انکٹ
چسپاں ۰ نمبر

اسکے بعد جب بندہ دوبارہ سے مکان پر آیا اور کتب خانہ دیکھا تو یہ نامہ چہارم لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے وہو ہذا

ہو المستعان

۴

نامۂ چہارم

لطفہ زاد صاحب مہد لعلی مولوی سید

مولویضا صاحب معدن توہم و خیال از مکروہات دنیوی فارغ البال

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون نیاز من بفضلہ و کرمہ دوبارہ سے مکان پر آیا کتب خانہ دیکھا بہالا نے مضمونکا لفافہ آپکی شان مین نکالا عبارت تفہیمات الٰہیہ مصنفہ مولانا

شاہ مولوی ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ قولہ واما شق القمر فعندنا
لیس من المعجزات بل ہو من علامات القیامۃ کما قال اللہ تعالیٰ
اقربت الساعۃ وانشق القمر لکنہ اخبر عنہ قبل وقوعہ فیکون معجزۃ من
ہذا السبیل ۔ ترجمہ اور لیکن شق قمر بس نزدیک ہمارے نہ تھا
معجزات سے بلکہ علامات قیامت سے تھا جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے قبل واقع ہونے
اس بات کے بس ہوجاویگا معجزہ شق القمر اس وجہ سے
انتہی اقول مطلب یہ کہ نفس شق القمر معجزہ نہ تھا لیکن جب خبر
دی آنحضرت نے قبل وقوع کے بس شق قمر معجزہ ہوجاویگا اور
بڑی دلیل اس بات کی کہ شاہ صاحب منکر اس معجزہ باہرہ کے
نہیں ہیں اور مطلب عبارت ہذا سے یہی ہے جو ہمنے بیان
کیا یہ ہے کہ فتح الرحمن ترجمہ قرآن فارسی مولانا صاحب اور
فوز الکبیر فی اصول التفسیر شاہ صاحب موصوف نے خوب شرح وبسط کی ساتھ اس
معجزہ کے اثبات کا اقرار باللسان والتصدیق بالقلب کردیا ہے اور لکھدیا ہے بس معلوم ہوتا ہے
کہ یہ بات آپنے شاید فرسول پادری سنکر اوڑایا ہے کہ اوس نے
عرصہ ہوا کہ حیدرآباد دکن میں اس بات پر بڑا غل کیا تھا اور

شہرہ دیا تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس معجزہ سے انکار کیا
ہے چنانچہ اس بات مین علماء اسلام نے مہرین کردی ہین کہ
شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا یہ مطلب نہین ہے جو تم سمجھے ہو اور
رسالہ بھی اس باب مین چھپ گئے ہین اگر آپکو بہم نہ پہونچے ہون
تو ہم منگادین جیسکہ آپکے اوستاد صاحب کی نسبت کتاب
امداد الآفاق و امداد الاحتساب لاجواب در باب رد طعام اہل کتاب
کے جناب مولانا و مخدومنا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر کانپور دام اقبالہ نے چھپوایا ہے اجتماع ذخیرۂ دنیا
و آخرت فرمایا ہے علماء اسلام ذوی الاحترام مین سربرآوردہ ہو
ہین میان عزازیل کے اوڑادیے دسہوئین ہین اب قاعدۂ نحوی
ملاحظہ کیجیے دون کی نہ لیجیے کہ لاکن واسطے دفع شبہ ماقبل کے
آتا ہے لہذا عبارت کتب نحو کی بعینہ نقل کرتا ہون **قولہ** لاکن لاستدراک
ای لدفع التوہم الناشی من الکلام سابق مثل غاب زید لاکن بکر احاضر
ترجمہ لاکن ثابت ہے واسطے استدراک کے معنے واسطے
دور کرنے وہم کے ایسا وہم جو پیدا ہوتا ہے کلام سابق سے
جیسکہ مثال مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے یہ بات کہ غائب
ہونے زید سے کلام سابق مین شبہ پڑا لاکن کے آنی سے

اوسکو دفع کیا ایصاحب اہل فہم سے شرمائیے تھوڑے سے
علم پر اتنی دور نہ جائیے نقل مشہور ہے چھوٹا منہ بڑی بات
تفسیر کرنیکو بڑے ذہن اور فہم کی ضرورت ہے جیسا کہ ہم پہلے
بھی لکھہ چکے ہین کہ آپ پہر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک
ڈالیے بچہ رافضی کو آستین مین نہ پالیے اب دیکھو انشق کی تفسیر
مین جس کسی نے مثل آپکے سینشق القمر کا گمان کیا ہے
اوسکا بھی یہ مطلب نہین ہے کہ قمر ابھی شق نہین ہوا آگے
چلکر ہوگا ایسے بڑے معجزہ کا تو چرچا گہر گہر ہوگیا تہا شک کے
گنجایش کہان نہی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسے اور پیشین گوئیان
ہوتی تہین اور اونکے بیان کے لیے کبھی آیات خداوندی
نازل ہوتی تہین اور کبھی زبان فیض ترجمان نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کاشف راز مستور ہوجاتے تہے ایسے ہی یہان
بھی قبل وقوع انشقاق رفع اضطراب وتسکین جناب ختمی مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سے اطلاع دیا اور آیہ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل کی گئی تاکہ دونون معجزہ علمی وعملی
اون اول اخبار بالغیب ولسا عجاز ہو دوسرے
سانحہ عجیبہ بانشقاق قمر کا کاشف غطای کفار حیلہ ساز ہو مگر بانیوجہ

کہ آنیوالی باتون مین جسکا یقین کامل ہوتا ہے اوسکے لیے صیغۂ
استقبال کو چھوڑکے بسا اوقات بصیغۂ ماضی تعبیر کردیا انشق فرمایا ینشق القمر
و فرمایا کہ اوسکے آنے مین کسیکو شک باقی رہے دیکھو کلام اللہ
مین سورۂ اعراف مین آیہ ونادیٰ اصحاب الجنۃ واصحاب النار و
نادیٰ اصحاب النار واصحاب الجنۃ بصیغۂ ماضی فرماتے ہین حالانکہ ابھی
جنت و دوزخ مین جانے اور باتین کرنے کرانے کی وجہ و قصہ کہیں
دور پڑا ہے فقط اپنے محاورات سے تسکین خاطر منظور ہے
اور سونیوالے کو صبح کو جگاتی ہین تو کہتے ہین کہ دن نکل آیا اور
ابر کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ مینہ آیا علی ہذا القیاس سیکڑون
باتین اور نظیرین و مثالین ہمارے تمہاری زبان پر جاری ہین
کچھ قاموس و صراح مین ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین بالجملہ کفار
نابکار کو اوسکے وقوع مین انکار اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تکرار لہذا رفع شبہ کے لیے
ضرور پڑا کہ پہلی آیہ نازل فرماوین پھر سانحہ معہودہ دکھاوین تاکہ تسکین
کفار کے لیے سرمایہ یقین ہو ورنہ ہر کسیکو کہنے کی جگہ تھی کہ اتفاقا
اتفاق قمر ہوا واقعہ عجیبہ دیکھکے لوگون کے بہکانے
کے لیے ایک آیہ گڑھ لی اسلیے شاید بعض مفسرین نے انشق کے

تفسیر میں سنیشق القمر فرمایا ہو اعنی باعتبار وقت نزول یہ قصہ
قصص مستقبلہ سے ہے واقعۂ گذشتہ نہیں جو کوئی عقل کا اندھا
احتمالی گرہنت پیش کرے مگر آفرین ہے ایسے فہم والو نیز
جیسا کہ آپ ہیں کہ مفسرین مذکورین کے ذمہ حسب مثل مشہور
نیکی برباد گنہ لازم اولٹے الزام انکار کا لگایا اور در پردہ اپنا
کام بنایا الیصاحب مولانا صاحب کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی
کہے کہ انشقاق قمر تو ہونیوالا ہے تھا کچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر مثل دیگر معجزات کے موقوف
نہ تھا پس آپنے جو قبل وقوع کے اطلاع دی اسلیے یہ معجزہ حضرت
کا ٹھہرا و باعتبار وقوع مثل کسوف وخسوف وتعاقب لیل ونہار
کے وطلوع وغروب وگردش فلکی منجملہ وقائع عالم نہ تھا مولوی صاحب
کے کلام کے سیاق کو ملاحظہ کیجیے اور ملک العلام کے
کلام کو دیکھیے کہ اقتربت پر انشق کا عطف کرنا وجود اسبات پر
شاہد ہے کہ اس واقعہ کو قیامت سے علاقہ نہیں تو اب یہ
بات ایسی ہے جیسے آنکھوں کا پٹ جانا سانس کا اوکہڑ جانا
موت کا علاقہ ہوتا ہے پس چاند کا پٹ جانا دلیل قیامت
کی تھی اسلیے فرمایا کہ قیامت پاس آلگی اور چاند پٹ چکا الخ

اب مولانا رفیع الدین صاحب کی عبارت رسالہ شق القمر کی ملاحظہ
فرمائیے قولہ در تاریخ فرشتہ دیدہ ام نقل مے نماید از کنانے
کہ راجہ بدا از راجہ بلیبار ملاقات واقع شد با جماعۂ از مسلمانان کہ
بہ زیارت قدم حضرت آدم علیہ السلام در سراندیب بجہاز سوار شدہ
در اثنای راہ بارادۂ نزول بر ساحل در شہر و مملکت او افتادہ بعد
دریافت اعتقادات ایشایان از زبان ایشان قصۂ شق قمر شنیدہ از
برہمنان خود در حوادثات آن سالہا تفحص کنانید و تصدیق آن
از روی کتب خود دریافت نمود و ہمین معنی موجب اسلام او گردید و
نیز در قصص بابا رتن نام بخاطر ماندہ اما نام کتاب فراموش شدہ
ظاہرا تاریخ فضلی ست کہ راجہ بہوج حاکم دکن وقت شب بر بستر
خود این ماجرا دید و از استیان و منجمان علی الصباح تفحص و تجسس
نمود او شایان از روی کہانت پیدا شدن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجہ بابا رتن را با دو
دیگر برای ملاقات آنجناب و امتحان صدق ایشان فرستاد
و ایشایان در ایام مغرومہ خندق رسیدند دیدن این معجزہ قرآن
اقلیم از تواریخ امم دیگر بند کوست اما تاریخ آن دران گروہ اطلاع
بہ خاص و عام بر آئینہ ضرور نیست و اما اہل فرنگ پس بسبب قلت

ارتفاع قمر در غایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیۂ شمالی ندیده
باشد محل تعجب نه بود بعد ازین ثابت شد که حمل آیۂ کریمہ بزبان قیامت
وجہی ندارد چہ اگر شق قمر محال ست در حال و در قیامت یکسانست و اگر
محال نیست پس حوالہ بران چہ ضرور الخ اقول یہ تو مولانا صاحب
نے تحریر فرمایا ہے مگر ہمنے تحقیق اسکی بذات خود کیا تو دریافت
ہوا کہ بابا رتن کی قبر موضع شیر پور ضلع مراد آباد کنارہ دریای گنگ
کے موجود ہے اب آپکی قابلیت کا کچہ ذکر بہی ضرور ہے آپنے
ترجمہ اخبار تہذیب الاخلاق بنبی نفاق مطبوعہ یکم جمادی الاول ۱۲۹۰ھ
مین لکہا ہے قولہ کہ جب مین عالم مثال سے لوٹا تو لوگون سے
یہ قصہ کہا تو وہ سب مجہسے ایک ایک بات اور لفظ کی حقیقت پوچہنے
لگے الی قولہ جسکا نتیجہ مسخ انسانیت ہے جو کہ ہم اپنی آنکہہ سے
دیکہتے ہین اور جسکا علاج اب ہم سوای دعا کے اور کچہ نہین پاتے
الخ اقول سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوس عالم مثال کی تاویل مین
آپنے بالکل غلطی کی ہے لہذا بطور اطلاع آپکو لکہا جاتا ہے معاف
فرمایئگا اگر کچہ ناگوار طبع اقدس ہو تو موجد اول پر جایئگا دیکہو
پرچہ اخبار نور الانوار نمبر ۳۰ تاریخ ۲۶ جولائی روز شنبہ مطابق ۲۰ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۰ھ قدسی مطبوعہ کانپور مین رقم کشاف حقیقت لکہتے ہین

قولہ کہ پرچۂ تہذیب الاخلاق مین جناب سید محمد اعلی صاحب
کے عالم مثال کے سیر کی کیفیت دیکھنے مین آئی اور ونکو شاید
اوسکے دیکھنے سے استعجاب ہوا ہو کہ جناب ممدوح کو رسائی
اوس عالم تک کیونکر ہوئی مگر مجھے کچھ اسکا تعجب نہین ہوا اسلیے
کہ جناب مولوی صاحب نے حقیقت مین اپنا عالم مثال تک پہونچنا
نہین لکھا ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ خیال نے مجھے عالم مثال
تک پہونچایا تو واقعی وہ عالم مثال نہ ہوا بلکہ اونکا عالم خیال ہوا
اور ایسے تخیلات سابق ہی لوگون کو ہوئی ہین یہ واردات جناب
موصوف پر کچھ نئی نہین ہوئی اسپر ایک جولاہے کی کیفیت لکھ کے
پھر تاویل معقول ہر ایک فقرے کی کی ہے لہذا چند فقرات ازانجملہ
بطور نمونے کے پیش کرتا ہون سمجھ لیجیے گا پھر بزرگونکی کا الزام
نہ دیجیے گا اول فقرہ **قولہ** یہ جو انہون نے لکھا ہے کہ مین نے
اوس عالم مین مغرب کی طرف ایک باغ ہرا بھرا دیکھا اور مشرق کی
طرف ایک باغ اوجڑا اور ویران اور آخر مین فرماتے ہین کہ جو
باغ مغرب مین دیکھا وہ علوم اور فنون جدیدہ کا باغ ہے اور جو
باغ مشرق مین دیکھا وہ ہمارے علوم قدیمہ کا باغ ہے الخ
اقول یہان پر مولوی صاحب کی رای نے سخت غلطی کی ہے

جسکو وہ سمت مغرب کہتے ہین وہ درحقیقت جانب مشرق ہے
اور جسکو وہ سمت مشرق سمجھے وہ دراصل مغرب کی سمت ہے
اس صورت مین وہ آباد اور شاداب باغ ہمارے علوم قدیمہ
کی ہوئی اور مولانا سے اس غلطی ہونیکا سبب یہ ہوا کہ اونکے
ذہن رسا مین جو علوم جدیدہ کی خوبی سما رہی ہے اور ہر وقت
اوسکے خیال مین رہتے ہین تو اچھی چیز دیکھتے ہین جانتے
ہین کہ یہ علوم جدید کی تشبیہ ہے بقولہ ؎ ہر کہ خسپد در میان
آن ہما بیند بخواب ۔ تشنہ آب و خواجہ در رسگ استخوان بیند بخواب
اور علوم قدیمہ کی شادابی کی دلیل یہ ہے کہ بارہ سو برس گذرے
پر اب بھی ایسے ایسے عالم اوسکے موجود ہین کہ ملحدین و مرتدین اپنی
جگہ جو چاہین کہین مگر اونکے جواب مین یہہ زبان نہین کھول سکتی
اور سوای اسکے کہ سکوت کرین اور کچھ چارہ نہین دیکھتے ادہر
زبان کھولی اودہر جواب دندان شکن پایا کہ دانت کھٹے ہوگئے
اپنا سا منہ لیکر رہگئے اور ذرا بلند پروازی کی بس شہاب ثاقب
نے پر جلا دیے اور علوم جدیدہ کے باغ کی شکستگی اور
بربادی کی یہ علامت ہے کہ باوجود جد و جہد کے ایک بھی اعتراض
ایسا نہین نکال سکتے کہ جسکا جواب نہو اور ادہر کے کسی اعتراض کا

جواب شافی نہین دے سکتے اور یہ فقرہ جوارشاد ہوا قولہ کہ جس
طرح اور جسم جامد مجرد نے چلایا چلا الخ اقول مین عرض کرتا ہون کہ مجرد
نے نہ چلایا ہوگا بلکہ قرینہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مجرد نے
چلایا ہوگا جو ایسے گھبرائے کہ آنکھون کے تلے اندھیرا
آگیا اور مغرب و مشرق کی تمیز جاتی رہی چنانچہ یہ فقرہ مولانا کا اسکا
مصداق ہے قولہ کہ اپنے ہوش مین نہ رہا اور یہ جو فرماتے ہین
قولہ کہ اوسکی صورت ہی ویسی ہی تھی جہان سے مین نکلا تھا مگر دروازہ
کھلا ہوا اور دیوار شکستہ الخ اقول یہ جملہ تو مولوی صاحب کا
ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ کچہ اوسکی تعریف ہی نہین ہوسکتی جہان سے
نکلے اوسکے حسن کو کس خوبی سے بیان کیا اور جہان گھسے
اوسکی کھنگی کی کیا اچھی شرح کی ہے خوش بیانی مولانا صاحب
پر ختم ہے والا اتنا اکر اور لکھہ دیتے کہ نیچے کھلا ہوا دروازہ تھا
اور اوپر پرانا گنبد تو پوری تعریف ہوجاتی اور پھر یہ جو مولانا نے
لکھا قولہ کہ چند خوبصورت نوجوان آئے اور نہر کے پانی پیئے اور
اوسمین غوطہ لگانے سے اونکے سینگ نکل آئے ایک
دوسرے سے لڑنے لگے ایک نصف وحشی و نصف انسان
کے پاس گئی اور اوسکا حلیہ لکھہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبوتر کیطرح

غٹر غون کر رہا تہا الخ اقول اسکو پڑہکر مین حیرت مین آیا کہ اسی
کیا سمجھون اگر یہ سمجھتا ہون کہ وہ نہرا ور وہ جوان طلبہ وغیرہ غٹر غون
بولنے والا عالم تہا تو چونکہ مولانا بہی علم قدیم ہی کی طالبہ ہین کسی
ولایت کے کالج مین نہین پڑہے اور اونکے اوستاد بہی علم قدیم
کے عالم ہین کوئی ماسٹر نہین ہین تو یہ قباحت پیدا ہوتی ہے
کہ مولانا کے سر پر بہی سینگونکا نکلنا اور وحشیانہ لڑنا اور اونکا نصف
وحشی اور نصف انسان اور خونخوار اور درندہ ہونا اور مسخ ہوجانا اور
غٹر غون کرنا ثابت ہوتا ہے اسی سوچ مین تہا کہ مولانا کی صورت
مثالی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی کہ ہرگز تم ایسا خیال نہ کرو
مین کیا ایسا ناسمجہ ہون اور ناخلف ہون کہ اپنی اور اپنے اوستاد
کی مذمت کرتا اور کیا ایسا احسان فراموش ہون کہ جس علم کی
بدولت آج میرے قلم اور زبان مین یہ روانی ہوئی اوسکو برا کہتا
اور کیا ایسا عقل سے خالی ہون کہ جس علم کا ایک حرف نہین
جانتا اوسکی ایسی تعریف کرتا کہ اپنا علم اسکے آگے ہیچ و پوچ
ہوجاتا اور کیا میری اوستاد پہلے ولایت گئے تہے اور اپنی
زبان چہوڑ آئے اور وہان کی زبان نہ آنے سے ازین سوراندہ
وازالسو باندہ ہوکر غٹر غون بولتے تہے اور سمت کی غلطی

جو تم سمجھے ہو صحیح سمجھے ہو یہ پیر علم جدید کی نہر اور وہ نوجوان مین
ہون اور میرے ہم مشرب ہین دیکھو جب تک نین ادہر نہین آیا
تھا بھلا چنگا انسان تھا جسے اس نئے مشرب مین آیا اور اوس
نہر مین غوطہ لگایا ہے سینگ نکل آئے ہین ناحق لوگون سے
وحشیانہ لڑائی کرتا ہون ہر ایک کو برا بھلا کہتا ہون گو چوٹ
سے سینگ ٹوٹگئے ہین لیکن تو بھی لڑتا ہون مین نے کہا
پھر آپنے یہ صف وحشی اور نصف انسان کسکو کہا ہے فرمانے لگے
اب صاف صاف کیا کہون ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ
آید در حدیث دیگران الخ غرضکہ اور سب تاویلات رقم کشاف حقیقت
در حقیقت بجا ہین مین نے اسقدر پر اکتفا کیا پھر اوسی اخبار مین
دوسرا مضمون آپنے یہ بھی چھاپا ہے قولہ یعنے جو ناپین کر نماز پڑہنا
اسکا ثبوت بھی حدیثون سے تطبیق دی ہے مگر پھر کچھ انصاف
پر بھی آگئے ہو کہ بعضے فقہا نے لکھا ہے کہ جو نجاست ایسی ہو
کہ جسکا جرم نہو مثل پیشاب و شراب کے اگر وہ جوتے مین لگ گئی
تو دہوئے پاک ہے مگر امیر یہ اعتراض بھی جڑ دیا ہے قولہ
کہ یہ اونکی احتیاطی طہارت ہی پھر اسکو بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول
تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جب جوتے مین نجاست اس قسم کی لگجاوے

یعنے پیشاب وغیرہ اور بہت پر چلے اور یونہی ڈالے تو جوتا پاک
ہے بعدہ آپنے یہ بھی قابلیت کو کام فرمایا ہے تقدم بالحفظ
جتایا ہے فاخلع نعلیک کی حوالی سے اگلے لوگون نے ادب
تصور کیا ہے اور بہتون نے بعض سے ایسا کیا ہے جواب
مین کہتا ہون کہ اول تو ایسا اعتراض لانا روش اسلامیہ پر آپ
لوگونکا محض نادانی سے ندلت اور ٹھانی ہے اسواسطیکہ جب
یہ عقیدہ اہل اسلام کا ٹھہرا کہ حکم اخیر حکم اول کا ناسخ ہوا ہے تو اب
ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتدا مین جب تک کہ فرش مسجد نبوی کا بگڑا ہوا
تھا کہ اوسپر برہنہ پا کھڑے ہونے مین تکلیف ہوتی تھی اسوقت
ایسا حکم حضور نے شاید دیا ہوگا جسپر نشار آیہ کریمہ لا یکلف اللہ
نفسا نص قرآنی موجود ہے مگر بعدہ جبکہ سطح مسجد درست ہوگئی
بسبب خلاف ادب جیسا کہ بموجب آپکی نشاندہی کے حضرت
موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاخلع نعلیک
جوتا اوتارنیکا حکم دیا ہو کیا بعید ہے اوسپر یہ طعن آپکی کہ یہ
احتیاطی طہارت ہے یہ کون عقلمندی ہے خود پسندی ہے
کسی نے سچ کہا ہے ؎ نے ہنرمند نشین اہل ہنر ورد رحراب
عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + بھلا فرمایئے

کہ یہ تو احتیاطی خیالی طہارت ٹھہری اور پولوس مقدس نے تو
بعد عروج مسیح علیہ السلام کے حواری بنکے عیسائیون مین
حکم عام سنادیا کہ شریعت کی تکمیل جو کچھ کہ تھی وہ مسیح اپنے اوپر
تمام کرگئے اب کسی طرح کی پابندی شریعت کی نہیں ہے جو جسکا جی
چاہے کھائے کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بنائے
تو اب اس خیالی طہارت خیالی عمارت پر آپنی رجوع نکیا اور کوئی
نقص نہ نکالا کہ جس سے بقول آپکے علم کے دیوتا خوش ہوتے
علم و تہذیب کی ترقی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا برخوردار بناتا
آپکے مرشد کا قول مائی ڈیر یعنے میرے پیارے مہدی راست
آتا یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک صاحب کو شعر گوئی کا شوق ہوا کسی نے
اونکے سامنے یہ شعر حافظ شیراز صاحب کا پڑہا اور تعریف کی لالہ صاحب
بہت جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے کہ پہر تو پڑہیے مین ابھی
اوسکے موافق کہہ دونگا وہ اپنی زبان اور اپنے زمانے کے
حافظ تھے بندہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کا حافظ ہے اونہون نے
پڑہا کہ شعر حافظ شیراز یہ ہے ؎ دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + لالہ صاحب نے جھٹ سے
اوسے وزن پر یہ شعر موزون کیا ؎ دھوتی بہی پرانی گردید

فکر بارا+ جو انکی چھپا تھا بس ہوگا آشکارا ، میرے نزدیک آپکے
خیالات بھی اسے قبیل سے ہین دوسرے یہ کہ ہم نے
خوب تحقیق کیا ہے کہ ملک عرب نہایت جاذب طوبات
ہے مثل ہند کے نہین ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہان
خاکروب نہین ہے پاخانہ تیسرے دن مٹی ہوجاتا ہے تو
پھر ایسے ملک مین گمان نجاست کہان ہوسکتا ہے اب
اگر آپ کو یہ خیال گذرے کہ جو تا اوتارنے مین کوئی حدیث
نہین وارد ہے تو ہم یہ کہتے ہین کہ جب خدا ہی کے کلام
مین فاخلع نعلیک نسبت موسی علیہ السلام موجود ہے تو اب
اسمین حدیث کی کون ضرورت رہی تیسری یہ کہ ابتدا مین بہت
باتین تھین جو کہ اخیر مین موقوف ہوگئین جیسے حرمت شراب
اور سجدہ سمت بیت المقدس اور جواز نکاح ساتھ مشرکہ کے
کا ایسا حب ہمارے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد
مین تحقیق کرکے جو امر کہ حضور سے آخر مین ہوا ہے اوسکو
لیا ہے اور دوسرے مجتہدون نے اپنے اجتہاد مین کل
امرون کو لیا تو یہ کچھ جاے اعتراض نہین ہے نہ خیالی مہارت
ہے بلکہ مستحکم عبارت ہے کہ کوئی یاجوج ماجوج اسمین خلل انداز

نہین ہوسکتا مشفق من ہماری وکالت نے بقول شاعر ؎
ملک عدو مین دین کے ڈنکے بجا دیے ۔ بیہوش وحواس
ملحدین کے اوڑا دیے ۔ آپنے سنا ہوگا کہ جناب عمدۃ العلما
زبدۃ الفضلا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور
ادام اللہ برکاتہ نے قلم اوٹھایا ہے آپکے پیر و مرشد اوستاد
صاحب کے تقریر کو کیا خوب رد فرمایا ہے اور ہر جمعہ کو مسجد جامع کانپور
مین کس خوبی و دھوم دھام سے وعظ فرماتے ہین کہ جس سے
صداے آفرین بلند ہوتی ہے منافقان کج فہم کی تقریر روتی ہے
بحر ندامت مین ڈبوتی ہے اب مناسب کہ آپ بھی اپنے
سلسلۂ قدیم پر آجایئے قدم ہارے گمراہان طریقہ ضلالت پر بڑا
پکارے آیندہ آپکو اختیار ہے بندہ لاچار ہے مصرعہ
بر رسولان بلاغ باشد و بس فقط ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۴ ۔ اگست ۱۸۷۳ء
کو انام سے رجسٹری ہوکر روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ۵ سر

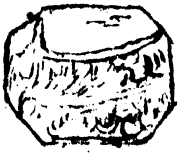

اسکے بعد یہ نامۂ خاص لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامۂ خاص

لطفہ
زاد
حسب
علیصا

مشفقی مکرمی مولوی سید مہدی

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہوں بڑے تعجب کی بات ہے مہمات سے مہمات ہے کہ آج پرچہ نور الآفاق لدفع ظلمت اہل نفاق جو کہ بجواب اخبار تہذیب الاخلاق باعانت اہل اسلام تاریخ ۳۰۔ اگست روز شنبہ بمقام کانپور میں جاری ہوا ہے ہر کارۂ اسلام ذوی الاحترام نے

ہماری پاس دورہ پر مقام آگرہ آباد پہونچایا اور میں آپکی تحریر جیاپر تزویر بجواب نامہ
مظہر الحق دیکھکر بڑا استعجاب آیا اول یہ کہ جس اعتراض کا جواب ہم بکرر دیچکے
ہین اوسیکا ماخذ آپنے پھر تحریر فرمایا مناسب تو یہ تھا کہ پہلے جواب ہمکو دیدیتا
تب ایسا کیا ہوتا ہماری بات کو پیش کرنا محض نادانی ہے نہایت اوتھانی ہے
المقول شعر ۵ ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را ۔ بجوزن پستان خود
مالد حظوظ النفس کے یابد ۔ اب آپ جو آپنے جواب سراسر خراب مین تحریر
فرمائے ہین قولہ مانا مین نے کہ آپ مجھے فاسد الاعتقاد جانتے
ہین اور تسلیم کیا کہ اور لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے ہین مگر مجھے تو یقین ہے کہ
مین سچا پکا مسلمان ہون علی بصیرۃ اس سے جس دن دلون کے بھید کھلینگے
جو کچھ ہمارے تمہارے دل مین ہے سب کھلجائیگا الخ اقول اسکا جواب
یہ ہے کہ جب آپنے خود ہی فرمادیا کہ مانا مین نے اور دوسرا کلمہ تسلیم کیا
جبی موجود ہی تو پھر وہ کون لفظ باقی رہے کہ جس سے آپکو اتحاد کا انکار ہوگا
ایسا صاحب شرع ظاہر پرست ہی امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار رہی یہ بات
قولہ کہ مجھے تو یقین ہے کہ مین سچا اور پکا مسلمان ہون جس دن دلون کے بھید
کھلینگے اوسدن ہمارے تمہارے دلون مین جو کچھ ہے کھل جائیگا الخ اقول
گستاخی معاف کاش آپنے اسی قول پر عمل کیا ہوتا تو دنیا کی بدنامی سے
تو بچتے جو کچھ فضیحتی ہوتی اوسدن ہوتی لقد یرتی تقریر روتی بمقابلہ بیچارہ عالم

آپکو بجز ندامت مین ڈبوتے مگر آپکے دل کا بھید تو نہین کھلگیا
میزان خرد اہل خرد مین خوب تل گیا اولئک کالانعام یا کلون فی بطونہم النار
کا مضمون آپ پر عائد ہوگیا مصرعہ نہان کے ماند آن رازی کزو
سازند محفلہا اور یہ فرمانا آپکا کہ مین تو سچا پکا مسلمان ہون الخ اقول
یہ کلمہ ہر ایک ملحد بھی کہہ سکتا ہے کہ مین پکا مسلمان ہون کوئی فرقہ والا
اپنے تئین ملحد نہین جانتا ہے ایسا صاحب مسلمانی کچھ گائے کے
گوشت کھانے پر منحصر نہین ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑی
مسلمان چمار ہوتے جو کٹری گائے کھاتے ہین نہ بھتی چھوڑین نہ
مری حضرت من وسوسۂ شیطانی اسیکا نام ہے اسکا بد انجام ہے پھر
اسکے بعد یہ تحریر ہے قولہ کہ آپکا سلام آپکو حوروں کے بوس و
کنار کا مزہ دیگا جسکی تمنا مین بدن توڑتے اور بھوکے رہتے ہو تو خیر
ہمکو بھی امید ہے کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا ایک بھونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان
کھاتے اور طعنے سہتے ہین اور کافر و ملحد بنتے ہین اور جسکے شوق
مین نہ موتیون کے مکان کی آرزو ہے نہ شہد اور دودھ کی نہرون کی
تمنا ہے نہ حوران بہشتی ماہ وش کے وصال کا خیال ہے بھی
قاان پری پیکر کے آغوش مین لینے کی خواہش اسپر یہ شعر بھی آپنے موزون
کیا ہے ؎ بسوز سینہ جنت کہ بسوزم ۔ باب دیدہ آتش را دہم نم ۔ الخ

ف ۱ یہ ہمارے اوپر بہتان ہے ہم نے کبھی ایسا نہین کہا

اقول مشتق من حورون کی خواہش مردون کو ہوتی ہے نامردون
سے کیا کام بقول اہل فارس ریش را باکون چہ کار کسیکا قول ہی
اسکو یاد کر لیجیے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھ سے ندیجیے ؎ ناز پرورده
تنعم نبرد راه بدوست ۔ عاشقی شیوۂ مردان جفاکش باشد اور یہ کلمہ
آپکا قولہ کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان کہاتے
ہین الخ اقول یہ محض بیحیائی ہے ایمان کی صفائی ہے اگر معاذ اللہ
الحاد خدا تک پہونچاتا تو آپکے اگلے کاہیکو ایمان لاتے نماز پڑہتے
روزہ رکہتے حج وزکوت ادا کرتے ہان اگر یہ کہیے کہ ہمارے اگلے
غلطی پر تہے تو پہر آپکے برخورداری مین بٹہ لگتا ہے جو سنیگا وہ
کہے گا کہ بہبودہ کبتا ہے جہنم جانیکی راہ تکتا ہے اب لیجیے یہ فقرات
آپکے قولہ آپنے مدرسۃ العلوم کی نسبت جو لکہا اوس سے مجھے
بڑی خوشی ہوئی بلاشبہ لکھنو کے اخبار الاخبار نے ہماری فریب دہی
ثابت کردی اگر اخبار نے بہی ہمکو ملحد ٹہہرادیا اور مدرسۃ العلوم کا چندہ
بند ہوگیا لیکن مجھے اندیشہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ سنکر مرنہ جاوین کہ فریب
انہی ہزار سے چندہ ہوچکا ہے اور ابتدائی مدرسون کی تقرر کے لیے
درخواستین چلی آتی ہین اور اب چند روزمین شاخین اون مدارس
ابتدائی کی جو اسی مدرسۃ العلوم کی ہین جابجا قائم ہوا چاہتے ہین

ہان ایک بات کا مجھے افسوس ہے کہ مدرسۂ ایمانیہ کی سی تعلیم ان ایجادی
مدارس مین نہ ہوگی وہ عاقلانہ خیالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہوتے
ہین ان مدرسون کی تعلیم یافتہ آدمیون کو نہ ہونگے مین نے ابھی
تھوڑے دن ہوئے مدرسۂ ایمانیہ کے اخبار الاخیار مین ایک بڑے
مفتی و مجتہد علامی فہامی کا محققانہ قول دیکھا تھا کہ اخبار صحیحہ سے
ثابت ہے کہ یوم یعنی اُلوا اول بستی مین رہتا تھا جیسے امام حسین علیہ السلام
شہید ہوئے اوسنے ویرانہ مین رہنا اختیار کیا ہے دنکو روزہ رکھتا
ہے شام کو قوت لایموت پر افطار کرتا ہے رات بھر امام کے غم
مین مرثیہ پڑھتا ہے نعوذ باللہ من ہذا الھفوات بس ایسی عالی دماغون
کے دلو نیز ہمارے مدرسۃ العلوم کی مقرر ہونیکا داغ کیون نہو اسلیے
کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کی بعد کہان دکھائی دین گے
اور ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان باقی رہین گے الخ اقول مشفق
من اس آپکی بیان کی دو کھنڈ ہین مگر بالکل بھر ہیچ ہین ایک تو یہ کہ چندہ
مدرسۃ العلوم کا اخبار الاخیار اور آگرہ اخبار کے اجرا سے بند ہوگیا
مگر قریب اسّی ہزار کے جو کہ زبانی جمع ہے اوسکے سننے سے لوگ
مرند جاوین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آپکا خیال خام ہے اسواسطیکہ
اہل اسلام مین حسد حرام ہے متقدمین کا قول ہے ؎ از حسد

اول تو دل را پاک دارد خویشتن را بعد ازان مومن شمارد البتہ آپ خوش
ہوئے ہونگے کہ اسقدر تو جمع ہوگیا باقی اپنی تنخواہ سے مجتمع کرکے
مدرسہ بنائین گے بتدیان ہند کو علوم جدیدہ پڑہائین گے مشتر
نے مہار بنائین گے انعام پائین گے سو یہ خبر ہے کسی نے
ایک حکیم سے پوچھا تہا کہ قبلہ کیا وجہ ہے کہ کدہا جیٹہہ مین موٹا ہوتا
ہے باوصف اسکے کہ اس ایام مین گیاہ کمیاب ہوتی ہے انہون
نے فرمایا کہ یہ نہایت بیوقوف ہے چرتے چرتے جب خاک
اوڑتے دیکہتا ہے تو یہ جانتا ہے کہ سب جنگل مین چر گیا ہون بس
اسی خوشی مین فربہ ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بیوقوف کہلاتا ہے
اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین مجتہد صاحب کا
بیان صحیح ہے کہ یوم نے جیسے امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے
ہین ویرانہ اختیار کیا ہے اور دائم الصوم ہے سو ظاہر ہے
کہ ذکو شکار کرتے اوسے کسی نے نہین دیکہا پہر اسپر آپ کیا فرماتے
ہین کہ نعوذ باللہ من ہذا الہفوات انجیل مین دیکہیے بی بی مریم علیہا السلام
کو معاذ اللہ یوسف نجار کی زوجہ قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پہر
حاملہ ہونا اونکا روح القدس سے بیان کیا ہے بقول مولوی رحمت اللہ
سلمہ اللہ خدا پر بہی زنا ثابت کیا ہے تو اب یہان البتہ آپکا قول صادق

آسکتا ہے کہ نعوذ باللہ من ہذا الہفوات اور یہ جو آپنے فرمایا
قولہ کہ بعد اجرای مدرسۃ العلوم ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان
باقی رہین گی اقول اسکا جواب یہ ہی کہ آپکے بعد یا آپکے اوستاد صاحب
کے بعد حسب مثل متذکرۂ بالا جبٹہ مین مثل خر کے نے فصل موٹی
ہونیوالی کہان باقی رہین گی اور ملین گی بقول ؎ ظہور شم بزرگان
تہی ز حکمت نیست ٭ غبار چہرۂ گردون دلیل بارانست ٭ جناب من
جواب باصواب سے ہمکو ضرور سرفراز کیجیے گا فقط سوال ہی
بیہودہ کر دینا یہ کون الوپن ہے زیادہ ہوس۔

بعد ارسال اس خط کے ایک خط سید صاحب کا اسکی
جواب مین جو آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا
ہے ۔

ہو المستعان
مع جواب سوال

حضرت من مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

آج کہ تاریخ ماہ مبارک رمضان شریف سنہ ۱۲۹۰ ہجری
قدسی سے بندہ مدور عظیم آباد پٹنہ سے مکان
یا تو قطعہ خط من جانب ایسے اس مضمون کا پایا
قولہ آپکے کسی خطا نے جسکے لکھنے کی آپنے
ف کی امید ہے کہ اب ایسے تحریرون سے
ے گا ورنہ میری طرف سے سوائے

سکوت سے اور کیہ جواب نہوگا الخ اقول مشفق من این گل دیگر
شگفت ہین پوچہتا ہون کہ ابہی خط سابق آیکا جو دورہ پر مقام بہلی
ہین میرے نام آیا اوسمین تو یہ عذر آپنے پیش کیا تہا کہ آپکے
مکان کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکہا جاوے لہذا باین وجہ
ہم امیدوار جواب تہے معلوم ہوا کہ آپ ہار جانیکو جواب فرماتے
ہین سبحان اللہ کیا خوب آپکو جواب آتا ہے کسی نے سچ کہا ہے
لہ حق تعالی اپنے گدہونکو خرما کہلاتا ہے اور یہ فرمانا آپکا قولہ
کہ جواب مین سکوت اختیار کرونگا الخ اقول محض بکار ہے ہو سکتا ہے
اگر آپنے کبہو جواب دیا ہوتا تو البتہ قول آپکا بجا تہا ہمارے نزدیک
تحریرات اعتراضات روش اسلامیہ پر سکوت فرمایئے ادویات
مسکتہ کہلایئے آپنے سنا نہین کسی شخص کے آتشک نکلی تہی منہ
آگیا تہا تہوکا نہ جاتا تہا باپ سے کہا کہ مجہسے تہوکا نہین جاتا
باپ نے جواب دیا کہ کیا ہوا تجہسے تہوکا نہین جاتا ایک عالم تمپر تہوکتا ہے
زیادہ چہ و السلام فقط

الراقم لنعمانخان وکیل سرکار ائمہ اطہار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ مقام اُنام خاص محلہ بہدوارے
مکان سید روانہ ہوا تاریخ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ

خاتمۃ الطبع

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

چمن حمین گلدستہ انشا طنیاز نثار سرستان ہمیشہ بہار اوس گلچین
گلشن آرا کی ہوا در گلشن گلشن بیاحین تحفہ گلزار اوس بہار پیرای فرنیشر
کی کہ غنچے گلستان آرزو کی تائید نسیم عنایت اور مدد ہوای عانت اوسکی سے
خندان وشگفتہ ہوئی اور اس زمانہ سرسبز وعہد تر وتازہ مین غنچہ مرسبتہ تمنا کی
پستگوفی از بار رنگارنگ آرزوی پنہان وپیدا کی گوناگون کیلئے اور شگفتان
ہوئی پس شائقون کو بشارت ہی تاجہ ون کو تازہ اشارت ہی کہ گلشن
بنیاز وگلزار ہمیشہ بہار کحل الجواہر عیون ادراک قرۃ العین افلاک سرسبزی
خاطر خار خار ترویح عطا فرمائے دل داغدار شریعت راجسم طریقت راجان
حقیقت راقالب معرفت راروان معدن جواہر زواہر مزید موبخلت قلزم
در رغرر اندر رونصیحت لالی حفظ مومنان ذلت دہ مشرکان ومنافقان
گلدستہ فرحت بخش طبع پیروجوان در رد دلائل وبراہین نیچریان بدگمان
مسمی ترویدالابطال مصنفہ وحیدہ ہر فقیہ عصر موید بتائید خلاق
دو[illegible] خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جسے [illegible] کا ذوق تماشا لیقین زلیخا کی مانند

اس عزیز یوسف کی چاہ مین غرقاب تھے حاسدین کے دلون مین ہزارہا طرح کے پیچ و تاب تھے بعد مدت کے اس نازنین حجلہ نشین کی صورت آئینہ ظہور مین نظر آئی کہ بکوشش تمام وسعی مالا کلام مطبع چراغ ہدایت مین جناب مولف فرا اپنے اہتمام سے طبع کرائی حاسد بدکیش کوتاہ اندیش کی نظر مین تو بشبک خار ہے مگر حق بین و انصاف پسند کی چشم مین فی الواقع گلشن جاوید بہار ہے اکثرون نے اسکے مطالعہ سے ہدایت پائی کتنون کو محبت حضرت رسالت پناہی ہاتھ آئی مشتری کدر بین جلد تشریف لائین ہاتھون ہاتھ نقد جان دیکر خرید لیجائین حرز جان و تعویذ بازو بنائین ورنہ پچتائین گے دکان دکان ٹھوکرین کھائینگے آخر تلاش کرکے خالی ہاتھ پھر جائینگے۔

قطعات تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

نعمان خان کہ خیر کا بانی ہے	وہ خاتم نبی کا وکیل ایمانی ہے
تالیف کتاب کی کہ جسکی تاریخ	تردید الابطال رلاثانی ہے
۱۲۹۵ھ	

ولہ مدظلہ

ندا دی ہاتف غیبی نے محبوب ملک سرمد سے	مٹا ہو مذہب نیچر ظہور دین احمد سے
۱۲۹۵ھ	

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا

دیکھو نام حق کو کیسا حق ہے نام — خوش ہین اس تالیف سے سب خاص و عام
یعنی لغان خان ہوا میر اوکیل — ہی یہ ارشاد رسول ذی الاکرام
از پی تردید اعدائے رسول — کیا ہی اس تحریر مین ہی اہتمام
ہو گئے ہین گونگے بہرے سب عدو — ظاہر و باطن مین دیکھو بالتمام
دشمن حق ہین یہ سارے نیچری — لعنت اوپر روز و شب اور صبح و شام
ایسی کی تحریر یہ نادر کتاب — لاجواب و بنظیر و خوش نظام
یون لکھی تاریخ اسکے طبع کی — دیکھیے ایسی ہے ناشر کلام

قطعۂ تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

احمد مختار نے لکھی یہ کتاب — دیے ہین خوب ہی رد لاجواب
ی یہ مسائل نیچری یہود — ہی انکے مذہب و ملت کی کردی مٹی خراب
چھپا جو [illegible] سال — کہ تو بھی مصرع تاریخ اسکا لکھدے شتاب
دو نہین یہ ہاتف غیب [illegible] — مناظر مین لکھی یہ کتاب ہی نایاب

تمت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔